

المجلد الحادي عشر

الجزء الأول

ترتيب و تخریج

مفتی مولانا ابوالحسن علی Nadwi صاحب
مدرستہ اہل علم دارالعلوم فاروقیہ لاہور اہل سنت و جماعت

کاشف

ابوالحسن علی Nadwi صاحب
دارالعلوم فاروقیہ لاہور اہل سنت و جماعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الصلاة والسلام عليك يا رسول الله صلى الله عليك وسلم

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

نام کتاب	:	امجد الاحادیث (الجزء الاول)
نام مؤلف	:	مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی بہرائچی، دارالعلوم قادریہ غریب نواز
	:	لیڈی اسمتھ 0728087863 (0027)
تصحیح و پروف ریڈنگ	:	حضرت مولانا عبدالمبین خاں مصباحی، بہرائچی
	:	و حضرت مولانا حافظ سید محمد ندیم ظفر قادری اعظمی
کمپوزنگ	:	یزدانی کمپیوٹر سائنسز متصل مدرسہ شمس العلوم گھوسی (فون: ۲۲۳۷۷۴۴)
سن اشاعت	:	رمضان شریف ۱۴۲۶ھ، نومبر ۲۰۰۵ء
تعداد اشاعت	:	گیارہ سو (۱۱۰۰)
صفحات	:	
قیمت	:	
ناشر	:	احسن العلماء پبلیکیشنز دارالعلوم قادریہ غریب نواز
	:	لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ (Ph:0027-366357863)
تقسیم کار	:	اسلامک پبلیشر، دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

سوادِ اعظم کی ان عبقری ہستیوں کے نام:

- ☆ امام الائمہ، سراج الائمہ، کاشف الغمہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی
 - ☆ شیخ الجن والانس، قدوة الاقطاب، غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی
 - ☆ شہنشاہ ہندوستان، خواجہ خواجگاں، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، بخاری، اجمیری۔
 - ☆ خاتم الاکابر، معدن برکات، فخر الاقطاب حضرت علامہ سید آل رسول میاں، برکاتی، مارہروی
 - ☆ فقیہ اسلام، مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری، برکاتی، بریلوی
 - ☆ فقیہ اعظم، صدر الشریعہ، بدر الطریقہ علامہ شاہ مفتی محمد امجد علی قادری رضوی، اعظمی
 - ☆ مفتی اعظم علامہ شاہ ابوالبرکات آل الرحمن محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری، بریلوی
 - ☆ شیخ الاسلام قدوة المشائخ، غوثِ زمان حضرت سید غلام غوث شہودی اصدقی، بہسرامی
 - ☆ استاذ العلماء جلالتہ العلم حافظ ملت علامہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی
 - ☆ رئیس الاتقیاء اجودا متکلمین حضرت علامہ مفتی بدر الدین احمد رضوی
 - ☆ قطب زمان، حضرت پیر سید معین الدین احمد اصدقی غوثی، چشتی، اعظمی
- برود اللہ تعالیٰ مضاجعہم ونور مراقدہم
ابر رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

خاک پائے اولیائے کرام

محمد ابو الحسن قادری مصباحی غفرلہ

۱۹ شعبان ۱۴۲۶ھ

فہرست

صفحہ	عناوین	صفحہ	عناوین
۱۸۶	بعث	۳	انتساب
۱۸۹	قیامت	۷	دعائیہ کلمات
۱۹۱	حوض کوثر	۸	کلمات تحسین
۱۹۵	حساب و میزان	۱۱	تقدیم
۱۹۸	جنت	۲۴	تقریب
۲۰۳	دوزخ	۵۰	تقریظ
۲۰۷	حیات انبیا	۵۷	کلمات مؤلف
۲۱۰	سماع اموات	۶۲	توحید کا بیان
۲۱۴	طہارت کا بیان	۷۱	احادیث توحید
۲۲۳	غسل کا بیان	۸۴	شرک کا بیان
۲۳۲	پانی کا بیان	۹۳	رسالت پر ایمان
۲۳۴	نیم کا بیان	۹۷	تقدیر کا بیان
۲۳۹	موزوں پر سح کا بیان	۱۰۴	مخلوق اول
۲۴۱	حیض کا بیان	۱۰۶	سرکار اعظم کی بے شکیت
۲۴۷	استحاضہ کا بیان	۱۰۹	شفاعت
۲۴۹	نحاستوں کا بیان	۱۲۰	وسیلہ
۲۵۲	استنجہ کا بیان	۱۲۰	اختیارات
۲۵۸	نماز کا بیان	۱۳۵	خاتم النبیین
۲۷۴	نماز کے وقتوں کا بیان	۱۳۷	حاضر و ناظر
۲۷۹	اذان کا بیان	۱۴۳	افضلیت مصطفیٰ
۲۹۰	نماز پڑھنے کا طریقہ	۱۵۰	علم غیب
۲۹۷	درود شریف پڑھنے کے فضائل	۱۷۲	غیر اللہ کو سجدہ
۳۰۱	نماز کے بعد ذکر و دعا	۱۷۴	دیدار الہی
۳۰۶	قرآن مجید پڑھنے کا بیان	۱۸۱	حشر
۳۰۹	امامت کا بیان		
۳۱۵	جماعت کا بیان		
۳۳۰	نماز میں بے وضو ہونے کا بیان		

صفحہ	عناوین	صفحہ	عناوین
۴۰۳	فضائل روز جمعہ	۳۳۱	نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان
۴۱۳	نماز جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں	۳۳۳	مکروہات کا بیان
۴۱۸	جمعہ کے دن نہانے خوشبو لگانے کا بیان	۳۴۴	احکام مسجد
۴۲۳	جمعہ کے لیے اول جانے کا ثواب	۳۵۹	وتر کا بیان
	اور گردن پھلانگنے کی ممانعت	۳۶۵	سنن و نوافل کا بیان
۴۲۷	عیدین کا بیان	۳۷۳	تحیۃ الوضوء
۴۳۰	گہن کی نماز کا بیان	۳۷۳	نماز اشراق
۴۳۲	آندھی وغیرہ کی حدیثیں	۳۷۴	نماز چاشت
۴۳۴	نماز استسقا کا بیان	۳۷۶	نماز واپسی سفر
۴۳۹	نماز خوف کا بیان	۳۷۶	صلاة اللیل
۴۴۲	بیماری کا بیان	۳۸۳	نماز استخارہ
۴۴۸	عیادت کے فضائل	۳۸۵	صلاة التبیح
۴۵۴	موت آنے کا بیان	۳۸۸	نماز حاجت
۴۵۶	دعائے ماثورہ برائے نماز جنازہ	۳۹۰	نماز توبہ
۴۶۲	جنازہ کا بیان	۳۹۰	نماز تراویح
۴۶۲	دفن کے بعد تلقین کا بیان	۳۹۱	منفرد کا فرضوں کی جماعت پانا
۴۶۴	شہید کا بیان	۳۹۳	قضا نماز کا بیان
۴۶۷	کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان	۳۹۴	سجدہ سہو کا بیان
۴۶۸	زکوٰۃ کا بیان	۳۹۵	نماز مریض کا بیان
۴۸۱	اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان	۳۹۶	سجدہ تلاوت کا بیان
۴۸۱	گائے کی زکوٰۃ کا بیان	۴۰۰	نماز مسافر کا بیان
۴۸۳	بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان		

صفء	عناوین	صفء	عناوین
٦١٠	مزدلفہ کی روانگی اور اس کا موقف	٤٨٥	سوںے چاندی، مال تجارت کا بیان
٦١٢	منی کے اعمال	٤٨٧	کان اور دقینہ
٦١٨	قرآن	٤٨٧	زراعت اور پھلوں کی زکوٰۃ
٦٢٠	تمتع کا بیان	٤٨٩	مال زکوٰۃ کن لوگوں پر صرف کیا جائے
٦٢١	حرم اور ان کے کفارے کا بیان	٤٩٤	صدقہ لقطر کا بیان
٦٢٢	محصر کا بیان	٤٩٦	سوال کسے حلال ہے؟
٦٢٤	حج فوٹ ہونے کا بیان	٥٠٥	صدقات نفل کا بیان
٦٢٥	حج بدل کا بیان	٥٢٨	روزہ کا بیان
٦٢٧	ہدی کا بیان	٥٤٦	چاند دیکھنے کا بیان
٦٣١	فضائل مدینہ طیبہ	٥٤٩	ان چیزوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا
٦٣٩	حاضری سرکار اعظم مدینہ طیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	٥٥٠	روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان
		٥٥٢	روزہ کے مکروہات کا بیان
		٥٥٤	سحری اور افطار کا بیان
		٥٦٠	ان وجوہ کا بیان جن سے روزہ نہ دیکھنے کا بیان
		٥٦٢	روزہ نفل کے فضائل
		٥٧٥	اعتکاف کا بیان
		٥٧٧	حج کا بیان
		٥٨٨	احرام کا بیان
		٥٩٢	داخلی حرم محترم
		٥٩٦	طواف وسعی
		٦٠٣	منی کی روانگی اور عرفہ کا وقوف

﴿دعائیہ کلمات﴾

سلطان الاساتذہ، ممتاز الفقہاء محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ
بانی جامعہ امجدیہ رضویہ وکلیۃ البنات الامجدیہ گھوسی، منو

☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

طویل عرصے سے میری یہ خواہش تھی کہ بہار شریعت میں فقہی ترتیب پر مذہب حنفی کی
تائید میں جو احادیث طیبہ درج کی گئی ہیں اصل کتب حدیث سے ان کی تجارت مع متن کے جمع
کر دی جائیں تاکہ مذہب حنفی کی تائید و توثیق پر عوام کو بھی اعتماد حاصل ہو جائے۔

الحمد للہ کہ عزیز مکرم مولانا مفتی محمد ابوالحسن صاحب، مدرس و مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ
گھوسی، منو و حال مدرس و مفتی دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ نے اس کام کو پایہ تکمیل
تک پہنچایا، جانفشانی اور محنت و دیانت کے ساتھ اصول کتب سے متون احادیث اور ان کے
صفحات و ابواب کے حوالہ جات بھی نقل فرمائے مذہب حنفی پر اعتراض کرنے والوں کا دندان شکن
جواب ہو گیا۔

دل کی گہرائیوں سے میں مولانا موصوف کے لیے دعا گو ہوں کہ رب قدیر ان کے
کارنامے کو قبول فرما کر قوم مسلم کے لیے مینارہ علم و ہدایت بنائے اور موصوف کو دین کے اہم
ترین کاموں کی انجام دہی کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ واللہ المستعان وبہ التوفیق

فقیر ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ

۲۱ شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ

وارد حال

دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ

(کلمات تحسین)

مبلغ اسلام پیر طریقت حضرت علامہ سید محمد علیم الدین اصدق اعظمی مصباحی مدظلہ العالی
بانی و صدر المدرسین دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

☆☆☆

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم و آلہ الفخیم

سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ والد ماجد قطب وقت حضرت پیر سید معین الدین احمد
اصدق غوثی چشتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فرمائش اور دیرینہ خواہش رہی کہ ناچیز بیش از بیش
خدمات دین انجام دے۔

اس لیے دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور سے فراغت کے بعد والدین اور اساتذہ کرام کی
دعائیں لے کر جادہ پیما اور تدریس و تحریر امامت و خطابت، ارشاد و ہدایت، تبلیغ و دعوت کے
ذریعہ ممبئی، تنزانیہ، سوازی لینڈ، ساؤتھ افریقہ میں اپنے مذہب و مسلک کی نشر و اشاعت، حفاظت
و صیانت کی بھرپور کوشش کی، میں نے دیکھا کہ افریقہ اور یورپی ممالک میں باضابطہ درس نظامی
کے سنی ادارے نہیں ہیں جب کہ ادارے ہی دینی خدمت کے مستحکم ذرائع اور قوم کی ترقی کے اہم
وسائل ہیں اس لیے میں نے فوری طور پر ایک سنی درس گاہ قائم کرنے کی ضرورت محسوس کی اور
بہت ساری رکاوٹوں اور دقتوں کے باوجود اللہ کے کرم اور اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
عنایت، سرکار غوث پاک اور حضرت خواجہ غریب نواز، مشائخ سلسلہ کی دعاؤں کی برکت سے سنی
اسلامی ادارہ بنام ”دارالعلوم قادریہ غریب نواز“ ساؤتھ افریقہ کے شہر لیڈی اسمتھ کے اندر ایک
کرائے کے مکان میں قائم کر دیا۔ طالبانِ علوم اسلامیہ کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایسی کثرت
ہوئی کہ دارالعلوم کی اپنی مستقل عمارت کی ضرورت محسوس ہونے لگی تو سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ
وسلم کے کرم اور بزرگوں کے فیضان احباب کے امداد و تعاون سے ۲۰۰۰ء میں دارالعلوم کی اپنی

ایک نہایت عظیم الشان عمارت کھڑی ہوگئی۔ آج بحمدہ تعالیٰ دارالعلوم معیاری تعلیم و تربیت، اعلیٰ انتظام و انصرام کے ساتھ اپنے جملہ شعبوں میں کامیابی کی راہ پر گامزن ہے۔ دنیائے اہل سنت کے لیے یقیناً یہ خبر مسرت بخش ہوگی کہ تقریباً تیرہ سو صفحات دو ضخیم جلدوں پر مشتمل زیر نظر کتاب ”امجد الاحادیث“ دارالعلوم قادریہ غریب نواز ہی کے شعبہ نشر و اشاعت ”احسن العلماء پبلیکیشنز“ سے منصہ شہود پہ آرہی ہے۔ فقیہ اعظم صدر الشریعہ علامہ مفتی شاہ محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ العزیز کی مشہور زمانہ فقہی کتاب ”بہار شریعت“ جو خفی خواص و عوام کے لیے یکساں ضرورت ہے اس میں بزبان اردو درج تمام احادیث کریمہ کے متن اور حوالہ جات و تحقیقات کے مجموعے کا نام ”امجد الاحادیث“ ہے۔ امجد الاحادیث کی ترتیب عظیم الشان کارنامہ ہمارے دارالعلوم کے استاذ و مفتی محب گرامی حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی نے انجام دیا ہے۔ موصوف دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور کے نو جوان فارغین میں ایک امتیازی شان کے حامل، حسن اخلاق، علم و عمل، تقویٰ جیسی اہم صفات کے مالک، بافیض مدرس، وقیع و دقیق نظر مفتی، سحر انگیز خطیب، مدلل و سیاق قلم کے مالک، خوش فکر شاعر ہیں، آپ مسلک حق اہل سنت کی ترویج و اشاعت میں مسلسل کوشاں رہتے ہیں۔ امجد الاحادیث کو ترتیب دے کر حضرت مفتی صاحب نے مذہب اہل سنت کی بڑی ضرورت کی تکمیل اور قوم مسلم پر ایک بڑا احسان کیا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانا بخشد خدائے بخشندہ

مفتی صاحب کی ہمہ جہات شخصیت کے تعلق سے پہلے بہت کچھ سن رکھا تھا مگر ملاقات ہوئی تو اس سے کہیں زیادہ پایا، ہم ان کے ممنون ہیں کہ دینی خدمت کے لیے انہوں نے ہمارے ادارہ کا انتخاب فرمایا اور تشریف لائے۔ تعلیمی معیار بلند کیا۔ آج تک دارالعلوم کے شعبہ افتاء اور درس نظامی کی اہم کتابوں کی تعلیم کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔

اور اس بات پر بھی ان کے شکر گزار ہیں کہ اپنی جلیل القدر تالیف امجد الاحادیث کی اشاعت کے لیے دارالعلوم قادریہ غریب نواز کے شعبہ نشر و اشاعت احسن العلماء پبلیکیشنز کو خدمت طباعت کی سعادت بخشی یقیناً امجد الاحادیث کی اشاعت احسن العلماء پبلیکیشنز کی

نشریات میں ایک وقیع اور اہم اضافہ ہے۔ بلکہ اس کی سب سے عظیم پیش کش ہے۔

ہم اور تمام رفقاء ادارہ تہہ دل سے دعا کرتے ہیں کہ مولائے کریم اپنے حبیب علیہ الصلاۃ والسلام کے صدقے و طفیل امجد الاحادیث کو مقبول و نافع اناام بنائے اور مفتی صاحب کی اس خدمت جلیل کو قبول فرمائے ان کی عمر و علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے ان کا فیض عام و تمام فرمائے۔ اور ان کی ذات ستودہ صفات سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو استفادہ کی توفیق ارزاں فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامی الامین علیہ التحیۃ والتسلیم و علی آلہ و صحبہ و عترتہ و ازواجہ و اولیاء امتہ اجمعین۔

سید محمد علیم الدین اصدق مصباحی اعظمی

۱۶ شعبان المکرم ۱۴۲۶ھ

تقدیم

از محدث جلیل حضرت علامہ افتخار احمد قادری مصباحی دام برکاتہم القدسیہ
شیخ الحدیث دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

☆☆☆

صدر الشریعہ بدر الطریقہ قاضی القضاۃ علامہ امجد علی
المتوفی ۱۳۶۷ھ صاحب بہار شریعت قدس سرہ العزیز۔

امتیازات و خصائص:

میرا امجد مجد کا پکا جس سے بہت کچھ جانتے ہیں

اسلام کی عظیم شخصیت مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قائد اہل سنت عبقری دین و ملت امام
احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ جس شخصیت کی توثیق فرمادیں وہ ثقہ ہے، جسے محدث بتائیں وہ
محدث ہے اور جسے قاضی القضاۃ کا منصب عطا فرمائیں وہ یقیناً قاضی القضاۃ ہے۔ پورے ہندو
پاک و بنگلہ دیش کے لیے شرعی تقاضوں کے پیش نظر مجدد اسلام نے بریلی کی مبارک سرزمین پر
شرعی دارالقضاء قائم فرمایا۔ اور اس تاریخی دارالقضاء کا قاضی حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ
علامہ امجد علی قدس سرہ کو مقرر فرمایا۔ امام اہل سنت کو اپنے اس تربیت یافتہ پر کتنا اعتماد و وثوق تھا۔
اس سے اس کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ قاضی شرع کی پوزیشن عطا کرنے کے لیے جو مقدس
مجلس اعلیٰ حضرت نے منعقد کی تھی۔ اس ایمان افروز روح پرور منظر کی تصویر کشتی خلیفہ اعلیٰ
حضرت حضرت علامہ برہان الملت والدین اس طرح فرما رہے ہیں۔ ایک دن صبح قریب نو بجے
اعلیٰ حضرت مکان سے باہر تشریف لائے، تخت پر ایک قالین بچھانے کا حکم فرمایا، ہم سب حیرت
زدہ تھے کہ حضور یہ اہتمام کس لیے فرما رہے ہیں، پھر حضور امام اہل سنت ایک کرسی پر تشریف
فرما ہوئے اور حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی علیہ الرحمہ کو مخاطب کر کے فرمایا:

”میں آج بریلی میں دارالقضاء شرعی کے قیام کی بنیاد رکھتا ہوں“

اور انہیں اپنی طرف بلا کر ان کا داہنا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر قالین پر انہیں بٹھا کر فرمایا ”میں آپ کو ہندوستان کے لیے قاضی شرع مقرر کرتا ہوں“

مسلمانوں کے درمیان اگر ایسے کوئی مسائل پیدا ہوں جن کا شرعی فیصلہ قاضی شرع ہی کر سکتا ہے وہ قاضی شرع کا اختیار آپ کے ذمہ ہے، پھر دعا پڑھ کر کچھ کلمات فرمائے، جن کا اقرار حضرت صدر الشریعہ نے کیا، اس کے بعد حضور نے اس خادم برہان کو بلایا اور اپنے دست مبارک میں میرا داہنا ہاتھ لے کر اس منہ پر حضرت صدر الشریعہ کے متصل بٹھا کر مجھ سے فرمایا، میں نے تمہارے فتوے دیکھے، افتاء کے لیے تمہارے دماغ کو بہت مستعد پایا ہے، میں تمہیں مسند افتاء پر بٹھا کر دارالقضاء شرعی کے لیے مفتی مقرر کرتا ہوں، اس کے بعد حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے ہاتھ کو اپنے دست مبارک میں لے کر میرے پہلو میں بٹھایا اور یہی کلمات جو مجھ سے فرمائے تھے ان سے فرما کر، پھر ہم دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ”دارالقضاء شرعی کے لیے قاضی شرع مولانا امجد علی کو اور آپ دونوں کو ان کی اعانت اور فتویٰ دینے کی اجازت دیتا ہوں۔ آج سے تم دونوں ہندوستان کے دارالقضاء شرعی، مرکز بریلی میں مفتی شرع کی حیثیت سے مقرر کیے جاتے ہو ہم دونوں سے کچھ کلمات فرمائے اور ہم دونوں نے اس سعادت عظیم پر سر نیاز خم کیا اور اٹھ کر ہم نے اعلیٰ حضرت کی قدم بوسی کی، اعلیٰ حضرت نے دست مبارک اٹھا کر بہت دیر تک دعا فرمائی۔ حضرت صدر الشریعہ نے دوسرے ہی دن قاضی شرع کی حیثیت سے پہلی نشست کی اور وراثت کے ایک معاملہ کا فیصلہ فرمایا (استقامت کا پور مفتی اعظم نمبر ص ۲۳) صدیق مکرم علامہ بدر القادری نے اس پوری مجلس کی تصویر کشی دو شعروں میں کر ڈالی ہے۔

شرع کا قاضی امام العصر نے تجھ کو کیا
تیری ہے یہ شان و عظمت حضرت امجد علی
نوری و برہان ہوئے تیرے مشیران قضا
زیب کرسی عدالت حضرت امجد علی

(حیات و خدمات ص ۵۱)

امام احمد رضا نے اپنے اس مایہ ناز علمی فرزند کو نہ صرف قاضی القضاۃ کے عظیم منصب

سے نواز ابلکہ اس سے بھی بڑے اعزاز ”صدر الشریعہ“ کے تاریخی خطاب سے بھی بہرہ ور فرمایا۔
 مولانا شہاب الدین رضوی رقمطراز ہیں: امام احمد رضا القاب و خطابات کے لیے باقاعدہ کوئی
 تقریب منعقد نہیں فرماتے بلکہ مخصوص اشخاص کے درمیان کسی کو کسی خطاب سے نوازتے، آپ
 نے مولانا امجد علی اعظمی کو ”صدر الشریعہ“ کا خطاب عطا فرمایا، یہ خطاب انگریزی تنخواہ یافتہ علماء
 کے ”شمس العلماء“ کی طرح نہیں ہے بلکہ صحیح معنوں میں مولانا کے علمی تبحر کی عکاسی کرتا ہے

(صدر الشریعہ حیات و خدمات ص ۱۹۲)

امام احمد رضا کے کرم و نوازش کا ایک اور جلوہ صدر الشریعہ کی فقہی عبقریت اور بصیرت کی
 شہادت ان الفاظ میں دے رہے ہیں۔

تفقہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی میں سب سے زیادہ پائے گا اس کی وجہ یہی ہے کہ
 وہ استفتا سنایا کرتے ہیں اور جو میں جواب دیتا ہوں لکھتے ہیں، طبیعت اخاذ ہے، طرز سے واقفیت
 ہو چلی ہے۔ (المفوضات و خدمات ص ۱۲، ۱۳)

مجدد اسلام نے حضرت صدر الشریعہ کو کیسے کیسے جلیل القدر اور عظیم الشان خطابات
 اور بڑے بڑے کلمات سے نوازا اور کیسی عالی شان سندیں عطا فرمائیں یقیناً رب تعالیٰ نے
 صدر الشریعہ کو خدمات علم و فقہ و حدیث کے لیے منتخب فرمالیا تھا اسی لیے آج دنیا کے بہت سے
 حصوں میں ان کا علمی فیضان نہایت نمایاں نظر آتا ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

”من یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا“ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۶۹)

جسے علم دین و فقہ عطا کیا جاتا ہے اسے بہت سی بھلائیاں عطا کر دی جاتی ہیں۔

یقیناً اس فقہ امت صدر الشریعہ کے ہاتھوں عالم میں فیضانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم بٹ رہا ہے۔ زبانِ نبوت سے نکلا:

”ومن یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین“

جس سے اللہ تعالیٰ عظیم بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی بصیرت اور تفقہ عطا فرماتا ہے۔

بلاشبہ علم و فضل و فقہ کی رحمتیں و برکتیں صدر الشریعہ کے ہاتھوں عالم کے چپہ چپہ میں بٹ

رہی ہیں تفقہ اور دینی بصیرت کی عظمتوں اور رفعتوں کے بیان سے قرآن و سنت بھرے پڑے

ہیں۔ امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم ابوحنیفہ کی روایت کردہ ایک حدیث ملاحظہ ہو: امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا میں اپنے والد کے ساتھ حج کے لیے گیا جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو اس میں ایک بڑا حلقہ (علمی) دیکھا میں نے اپنے والد سے پوچھا یہ کن کا حلقہ ہے؟ انہوں نے کہا صحابی رسول عبد اللہ بن حارث بن جزء بیدی کا یہ حلقہ ہے میں اس حلقہ کی جانب بڑھا اور آپ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ هِمَّهُ وَرِزْقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ“

(جامع المسانید ص ۸۰ ج ۱)

جو اللہ کے دین میں تفقہ اور بصیرت حاصل کرتا ہے اللہ اس کے غم و فکر کی کفایت فرماتا ہے۔ اور وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عالی امام اعظم نے ڈاکٹر بلا واسطہ صحابی رضی اللہ عنہ سے سماعت فرمایا ہے اس سے ایک طرف تفقہ کی عظمت و رفعت ظاہر ہوتی ہے تو دوسری طرف امام اعظم ابوحنیفہ کا تابعی ہونا اور آپ کا صحابی سے سماع حدیث بھی ثابت ہوتا ہے۔ یہ مسند حدیث امام اعظم کی تابعیت کے منکرین کے خلاف ایک عظیم حجت ہے۔ صدر الشریعہ کو اسی تفقہ اور علوم اسلامیہ میں عمق و ہونے کا شرف حاصل تھا اور آپ زبردست تجر و تفوق کی نعمت لازوال سے آراستہ تھے بلکہ وہ تفقہ کے درجہ امامت پر فائز تھے آپ سے پہلے بھی صدر الشریعہ گزر چکے ہیں اور انہوں نے بھی فقہ علمی یا دگار چھوڑی ہے۔ آپ میں بھی اسی میدان تفقہ میں علمی یا دگار چھوڑنے کا عزم و ارادہ ہوا اور پھر آپ نے مسائل شریعت اور احکام دین کی تدوین کا کام شروع فرمایا اور سالہا سال کی مساعی عظیمہ اور جہود کبیرہ کے نتیجہ میں آپ کے ہاتھوں شریعت کی بہار عالم وجود میں آگئی اور رب تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کی امانت جو صدر الشریعہ کے ذہن و دماغ میں تھی اسے امت تک بشکل بہار شریعت انہوں نے پہنچایا۔

بہار شریعت: صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان زیادہ تر ایسے علماء کی ٹیم تیار کرنے کے لیے جو مذہب احناف کے فروغ و استحکام کے لیے زیادہ سے زیادہ متحرک اور فعال ثابت

ہوسکیں مصروف عمل تھے کیوں کہ حافظ ملت، مجاہد ملت، محدث اعظم پاکستان، امین شریعت، شمس العلماء، امام انخو وغیرہم جیسے علمائے اکابر کا بنانا یقیناً ایک تاریخی عمل تھا آپ کی زیادہ تر کینز اسی پر تھی مگر عوام میں کچھ بناوٹی زیور (بہشتی زیور) رائج ہونے لگے تو صدر الشریعہ نے فیصلہ فرمایا کہ ایک ایسی کتاب کا منظر عام پر آنا ضروری ہے جو عوام و خواص و علماء کو صحیح مسائل شریعت سے روشناس کرا سکے اور بناوٹی زیوروں کی دل فریبی سے بچا سکے۔ اس مقصد عالی کی تکمیل کے لیے آپ نے بہار شریعت سترہ جلدوں میں قلمبند فرمائی۔ یہ کتاب فقہ اسلامی حنفی کی ایک ایسی عظیم انسائیکلو پیڈیا جن کی کوئی نظیر موجود نہیں۔ صدر الشریعہ نے اسی کتاب کی تکمیل کے بعد تھریٹ بالعمہ کے طور پر فرمایا تھا اگر اورنگ زیب عالمگیر اس کتاب کو دیکھتے تو مجھے سونے سے تول دیتے۔ (حیات و خدمات ص ۱۷) اے صدر الشریعہ علیک رضوان اللہ آپ کے شاگرد کا شاگرد عرض کرتا ہے اگر دنیا کے کسی بادشاہ نے آپ کو سونے سے نہ تولا تو کیا ہوا بادشاہ حقیقی آپ کو جنت کے سونے سے تول رہا ہے۔ دنیا کے سونے کی قیمت ہی کیا

لا کل شیء ما خلا اللہ باطل ☆ وکل نعیم لا محالة زائل

اس میں زندگی بھر کے ضروری مسائل بڑی جامعیت کے ساتھ لکھے گئے ہیں: انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک درپیش ہونے والے ضروری احکام مکمل حوالوں سے تحریر کیے گئے ہیں۔ پہلی جلد عقائد پر مشتمل ہے۔ اہل سنت کے عقائد اختصار اور بڑی جامعیت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد کی سولہ جلدوں میں شریعت کا کون سا ضروری ایسا مسئلہ ہے جو بسہولت اس کتاب میں نہ مل سکے۔ فقہ اسلامی کے ذخائر سے صرف مفتی بہ مسائل کو الگ کرنا حقیقت تو یہ ہے کہ ایک بڑی ٹیم کا کام تھا مگر صدر الشریعہ نے اسے تنہا انجام دے کر ثابت کر دیا کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام قرآنی اسلوب کے مطابق بذات خود ایک امت ہیں ”ان ابراہیم کان امة قانتا لله حنیفا“ (انحل ۱۲۰) تو امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ایک امتی بھی سنت ابراہیمی کی جیتی جاگتی مثال بن سکتا ہے۔ بہار شریعت ۱۹۱۵ء سے ۱۹۲۳ء کے عرصہ میں مکمل ہوئی اور ۲۷۷ صفحات پر مشتمل ہے (حیات و خدمات ص ۵۶) فتاویٰ عالمگیری کو ترتیب دینے والے سینکڑوں علماء، شیخ نظام الدین، اس جماعت فقہاء کے صدر و ہیڈ تھے اور

سلطان وقت حضرت عالمگیری کی کفالت و مشاہروں پر یہ حضرات فتاویٰ کا کام کر رہے تھے، مگر قربان جانیے حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی عبقری صلاحیتوں پر بلکہ جہاد علمی پر کہ آپ نے تنہا اس عظیم کتاب کو مکمل فرمایا۔ جس کے لیے کسی طرف سے نہ فتوحات تھیں اور نہ مشاہرہ تھا۔ اس حیثیت سے بھی دیکھئے کہ علماء کے سینکڑوں اذہان نے فتاویٰ عالمگیری کا کام کیا پھر بھی ہر مقام پر واضح مفتی بہ اقوال نہیں ملتے۔ بہت سی جگہوں پر حکم کا اضطراب اور ذہنوں کا تذبذب صاف نمایاں ہے۔ صرف ایک مثال پیش ہے۔ مدت رضاعت دو سال ہے یا ڈھائی سال، عالمگیری میں دونوں اقوال ہیں اور دونوں کو مفتی بہ قلمبند کیا گیا ہے جب کہ دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ عالمگیری ص ۳۴۲ ج ۱۔ مگر صدر الشریعہ صرف ایک مفتی بہ قول ہی تحریر فرمائے ہیں بچہ کو دو سال تک دودھ پلایا جائے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی (بہار شریعت ص ۱۹ ج ۱) حق تو یہ ہے کہ اگر یہ کتاب دنیا کی انٹرنیشنل زبانوں انگلش یا عربی وغیرہا میں ہوتی تو اس کو احکام اسلام کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کا مقام ملتا اور موسوعۃ الفقہ الاسلامی جیسے الفاظ سے یاد کیا جاتا۔

اس کتاب میں کتنے عنوانات، کتنے احکام، اور کتنی

آیات و احادیث ہیں اس کا اجمالی خاکہ یہ ہے :

تعداد احکام و مسائل نو ہزار نو سو تیرا نوے (۹۹۹۳)

احادیث طیبہ دو ہزار دو سو تین (۲۲۳۰)

آیات کریمہ تین سو پچانوے (۳۹۵)

عنوانات تین سو اکیاسی (۳۸۱)

(حیات و خدمات ص ۷۱)

جو احادیث طیبہ و آیات کریمہ ضمناً آئیں ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں مثلاً باب عقائد میں ۱۴۰ آیات اور تین سو کے قریب احادیث طیبہ ان کے علاوہ ہیں۔ ابن عسقلانی نے صحیح بخاری سے مکررات نکال کر احادیث مسندہ کی تعداد دو ہزار چھ سو تیس ۲۶۲۳ تحریر فرمایا ہے۔

(نزہۃ القاری ص ۳۴۱ ج ۹) اور صحیح بخاری کے عنوان و مضامین آٹھ ہیں :

(۱) عقائد (۲) احکام (۳) مناقب (۴) اشراط الساعۃ (۵) فتن (۶) سیر و مغازی (۷) آداب (۸) تفسیر۔ مناقب، سیر و مغازی اور تفسیر بہار شریعت کے مستقل عنوانات نہیں اگر ضمناً کوئی ایک دور روایت آگئی تو آگئی، بہار شریعت کا اصل موضوع احکام ہیں، اس تناظر میں دیکھا جائے تو بہار شریعت میں احادیث طیبہ کا تناسب صحیح بخاری سے زیادہ ہے یعنی مذکورہ آٹھ عنوانات پر بخاری میں چھبیس سو تیس ۲۶۳۰ احادیث ہیں تو ان سے کم عنوانات پر بہار شریعت میں تقریباً اسی کے بقدر احادیث ہیں۔ ابھی صدر الشریعہ کی عمقریت اور بالغ نظری اسی پر ختم نہیں ہوئی ابھی یہ کمال باقی ہے کہ یہ سب احادیث فقہ حنفی کی اساسات اور مؤید ہیں یعنی صرف احادیث احناف کا اتنا بڑا ذخیرہ شاید کسی ایک کتاب میں اکٹھا مل سکے، کیوں کہ موطا امام محمد کا حال یہ ہے کہ اس میں ایک ہزار سے زیادہ احادیث موطا امام مالک کی ہیں۔ ۱۸۰ / احادیث صرف امام محمد رحمہ اللہ نے دوسرے طرق سے لی ہیں گویا کہ یہ کتاب بھی فقہ حنفی سے زیادہ فقہ مالکی کی نمائندگی کرتی ہے، رہ گئی امام طحاوی کی شرح معانی الآثار تو اس میں بھی فقہ حنفی کی اساسات کے علاوہ دیگر احادیث کثرت سے موجود ہیں۔ ایک مثال ملاحظہ ہو: اونٹ کا گوشت کھانے سے کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ امام طحاوی نے ۹ روایتیں ایسی تخریج کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور ۲۲ روایتیں ایسی تخریج کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا۔ لیکن آخری اور بیسویں حدیث جابر بن سمرہ سے روایت کی جس کا متن یہ ہے:

أمرنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان نتوضأ من لحوم الابل

ولا نتوضأ من لحوم الغنم (الحاوی فی بیان آثار الطحاوی ص ۱۹۲ جلد ۱)

ہم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا ہے کہ اونٹ کے گوشت سے وضو کریں اور غنم (بکریوں) بھیڑوں کے گوشت سے وضو نہ کریں۔

سلسلہ احادیث ختم کرتے ہوئے امام طحاوی نے فرمایا ہے:

وقد فرق قوم بين لحوم الغنم ولحوم الابل وأوصوا في اكل لحوم

الابل الوضوء ولم يوصوا في اكل لحوم الغنم. (ایضاً ص ۱۹۱ جلد ۱)

اخیر میں امام طحاوی نے حدیث جابر سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری عمل یہ تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے جس سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اونٹ کے گوشت سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔ (شرح معانی الآثار ص ۳۳) لیکن ایسی کوئی حدیث تخریج نہ فرمائی جو نص ہوتی اس کے لیے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز ہو یا کسی طرح پکی ہوئی ہو یا کوئی بھی طاہر چیز ہو ان کے کھانے سے وضو نہیں جاتا۔ وہ حدیث ابن عباس ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”الوضوء مما یخرج لا مما یدخل“ (المختصر ص ۷۹ جلد ۱)

وضوء اس سے ہے جو نکلے اس سے نہیں جو جسم انسان میں جائے۔

جسم میں داخل ہونے والی اور کھائی جانے والی چیزیں ناقض وضو نہیں ہاں جسم سے خارج ہونے والی چیزیں (بول و براز وغیرہ) ناقض وضو ہیں۔ (باستثناء لعاب وغیرہ)

یہ فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتنا عمدہ ضابطہ ہے کہ کسی بھی طیب و طاہر چیز کے کھانے سے وضو نہیں جاتا اور یہ حدیث کسی کی رائے نہیں بلکہ زبان نبوت سے نکلے ہوئے کلمات مبارکہ ہیں ایسی صاف احادیث جو ذہن و فکر کے اضطراب کو مکمل ختم کر دیا کریں یہ آپ بہار شریعت میں پائیے گا۔ قللہ درالمصنف علیہ الرحمۃ والرضوان۔ اس پہلو سے اگر آثار طحاوی اور بہار شریعت کا موازنہ کیا جائے تو ”بہار“ کا تفوق ”آثار“ پر ظاہر اور نمایاں ہے۔ قلہ الحمد۔ جس سے ظاہر ہے کہ احادیث، مناف کا سب سے جامع مجموعہ بہار شریعت ہے اور اب یہ امجد الاحادیث ہے۔

متذکرہ بالا گوشوں پر نظر ڈالنے سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ بہار شریعت ایک طرف دس ہزار مسائل و احکام کی جامع ہے تو دوسری طرف احادیث عقائد کو شامل کر کے ڈھائی ہزار سے زیادہ احادیث کا شاندار مجموعہ ہے گویا کہ یہ دو کتابیں ہیں ایک فقہ کی اور دوسری حدیث کی۔ یہ انکشاف بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ احادیث احکام کی تعداد بھی تقریباً تین ہزار بتائی جاتی ہے۔

علامہ ملا جیون فرماتے ہیں:

”وہو مقدار ثلاثة آلاف على ما قالوا“ (نور الانوار ص ۷)

احکام کی احادیث کل تین ہزار ہیں جیسا کہ علماء نے فرمایا ہے

اور ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔ ”اعنی ثلاثة آلاف“ (نور الانوار ص ۲۵۰)

اب قطعی اور یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ بہار شریعت میں احکام کی بیشتر احادیث درج ہیں یہ کتاب احادیث احکام کا عظیم ذخیرہ ہی نہیں بلکہ یقینی طور پر ایسی احادیث کا بیشتر اور اکثر حصہ اس مجموعہ میں سودیا گیا ہے۔

علمی حلقوں کے لیے بڑی خوش آئند بات ہے کہ بہار شریعت کی ان تمام احادیث کو ایک گرانقدر اضافہ کے ساتھ ایک مستقل کتاب کی حیثیت دی گئی ہے۔ اس خوبصورت مجموعہ کا نام امجد الاحادیث (احادیث احکام) ہے۔ اس کتاب کے مولف محبت گرامی حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن مصباحی ہیں۔ کتاب کا جزء اول بیان عقائد پر مشتمل ہے فاضل مرتب نے اس حصہ کی آیات جن کی تعداد ۱۴۰۰ ہے۔ ان کے ترجموں کو لیتے ہوئے بڑی عمدہ ترتیب کے ساتھ کتاب کو زینت بخشی ہے اس پورے حصہ میں ۲۶۵ احادیث مبارکہ کی تخریج کی ہے اور ان کے سلیس ترجموں کے ساتھ کتاب کے آسمان عظمت پر چار پانچ چاند لگا دیئے ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ اس حصہ کی احادیث کا استخراج وہی کر سکتا تھا جس کی نظر بہت وسیع ہو یقیناً اہل علم و فضل اس جزء کو اس تناظر میں دیکھیں گے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ اس کتاب کا ایک مسحور کن اسلوب ملاحظہ ہو وسیلہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے اس موضوع کی مشہور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کی حدیث تخریج کی اور اس کے بعد کی حدیث آپ خود پڑھیں۔

عن انس بن مالک ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان اذا قحطوا
استسقى بالعباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فقال : اللهم انا كنا نتوسل
اليك بنينا صلى الله عليه وسلم فتسقينا وانا نتوسل اليك بعم نبينا فاسقنا
فيسقون . (صحیح البخاری ص ۱۳۷ ج ۱ باب سوال السائل للإمام)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب مدینہ والے کبھی قحط کے شکار ہو جاتے تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے تو یہ دعا فرماتے اے اللہ! ہم لوگ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے کہ بارش برساؤ ہم پر بارش برساتا تھا، اب ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں تو ہم پر اپنی باران رحمت فرما چنانچہ اس کے بعد بارش ہوا کرتی تھی۔ (بخاری) اس حدیث میں دو باتیں بالکل واضح طور پر ثابت ہیں۔ (۱) ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اور (۲) دوسرے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ صحیح بخاری کی یہ حدیث دو ٹوک انداز میں ثابت کر رہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ تو حق ہے ہی غیر نبی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ بھی حق ہے اور وسیلہ لینے والے ہیں کون؟ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جو اسلام کی تیسرے نمبر کی شخصیت ہیں جن کا ارشاد بذات خود حجت ہے۔ جن کا علم امت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علم کے بعد سب سے زیادہ ہے جن کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے:

لوان علم عمر وضع فی کفة ووضع علم احياء الارض فی کفة لرجح علم

عمر بعلمهم (سير اعلاء النبلاء ص ۵۲۰ ج ۲)

اگر حضرت عمر کے علم کو ترازو کے ایک پلے میں اور دوسرے پلے میں تمام روئے زمین والوں کے علم کو رکھا جائے تو فاروق اعظم والا پلہ بھاری پڑ جائے گا۔
جن کے بارے میں شارع علیہ السلام نے فرمایا:

فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا

عليها بالنواجذ . (مشکوٰۃ ص ۳۰ یاخراج الترمذی وابی داؤد وابن ماجہ)

اے لوگو! تم پر میرا طریقہ و سنت لازم ہے اس طرح میرے خلفاء راشدین کا طریقہ بھی تم پر لازم ہے۔ تم اس کو بڑی مضبوطی اور استحکام سے تھام لو۔ گویا فاروق اعظم نے وسیلہ کی حقانیت پر اپنی زبان سے نص فرمادی جس سے کسی کے لیے کوئی مفر نہیں۔ فاروق اعظم کے اس ارشاد کے مقابلہ میں کسی بھی انسان کی بات صفر ہو کر رہ جاتی ہے۔

فاتح بیت المقدس فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے قدس فتح کرنے کے بعد یہودی پیشوا

حضرت کعب الاحبار جو ابھی اسلام کی آغوش میں آئے ہیں ان سے فرمایا:

هل لك ان تسير معي الى المدينة وتزور قبره صلى الله عليه وسلم

وتمتع بزيارته قال : نعم (شرح الزرقانی ج ۱۲ / ص ۱۸۳)

کیا تم میرے ساتھ مدینہ چلو گے اور قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرو گے اور فیض

لوگے انہوں نے جواب دیا، ہاں میں چلوں گا۔

اس روایت نے دو مسئلے بالکل واضح کر دیئے۔

(۱) زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سفر کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ مرغوب

و پسندیدہ ہے کیوں کہ فاروق اعظم کعب احبار سے فرما رہے ہیں۔ آؤ میرے ساتھ مدینہ طیبہ چلو

اور بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری دو۔

(۲) دوسرا مسئلہ وسیلہ کا ہے۔ روایت کے الفاظ ”وتمتع بزيارته“ سے ثابت ہوتا ہے کہ

یہ حاضری نفع بخش ہے اس سے فیض لیا جائے اور حضور کو وسیلہ بنایا جائے یعنی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی ذات عالی وسیلہ ہے۔ رفیق اعلیٰ سے مل جانے کے بعد بھی فاروق اعظم کے ان الفاظ

نے بہت سی گمراہیوں کا سد باب کر دیا ہے۔ بیشک امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حق کو

حق اور باطل کو باطل کر دیا ہے یقیناً شانِ فاروقی کا یہ ایک بصیرت افروز جلوہ ہے۔

فاضل مرتب عالم باعمل حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن مصباحی یادگار حافظ ملت

علیہ الرحمۃ والرضوان الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور سے جنوری ۱۹۹۵ء میں درجہ امتیاز سے فارغ

ہوئے۔ جامعہ احمدیہ میں تدریس کا آغاز کیا۔ مارچ ۱۹۹۶ء سے ۲۰۰۵ء تک جامعہ امجدیہ گھوسی

یادگار صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ میں تدریس و افتاء کے فرائض انجام دیئے اور اس وقت دارالعلوم

قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ میں مفتی ادارہ اور سینئر استاذ کی پوزیشن پر اپنے

فرائض انجام دے رہے ہیں۔

اب تک سینکڑوں اہم فتاویٰ لکھ چکے ہیں۔ فتاویٰ بڑی تحقیق و تدقیق کے بعد لکھتے ہیں

ان کے چند فتاویٰ راقم سطور کی نظروں سے گزرے ہیں جن میں میں نے واضح طور پر ان کی بالغ

نظری محسوس کی ہے۔ متعدد کتابوں کے مصنف ہیں (۱) انوار نماز (۲) تجلیات حق (۳) طریقہ

نماز (۴) تعریب سرور العید السعید (۵) تعریب سبل الاصفیاء فی حل الذبح للاولیاء (۶) دیہات میں جمعہ اور ظہر باجماعت (۷) بدمذہبوں سے میل جول۔ ان تالیفات کے بعد اب آپ کے ہاتھوں میں امجد الاحادیث ہے۔ یہ ان کی عظیم کاوش اور زندگی کا اہم کام ہے۔ اس کتاب کی ترتیب و تصحیح و استخراج احادیث و آیات کے سلسلہ میں مولف نے کتنی جانکاہی اور دماغ سوزی سے کام لیا ہے۔ اس کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جس نے کبھی یہ کام کیا ہو۔ بہار شریعت میں مروی دو ہزار دو سو (۲۲۰۰) سے زیادہ احادیث اردو ترجمہ کی شکل میں تھیں، مولف نے ان ساری احادیث کے متون و عبارات کو اصل مأخذ و مصادر سے نکالا ہے۔ ان احادیث کی تلاش و بحث میں کتنی مساعی اور جہود عظیم مولف نے صرف کی ہے۔ اس کا صحیح اندازہ تو کوئی محقق ہی کر سکتا ہے۔ مولف کی اس عظیم کاوش کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے قلم سے امت مسلمہ کے لیے بہت کچھ صادر ہوگا۔ رب کائنات اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل میں ان کی یہ خدمت قبول فرمائے اور اس کی نشر و اشاعت میں برکتیں عطا فرمائے اور مزید اپنے دین کی خدمات کی توفیق بخشے۔

یہ خوبصورت گلدستہ احادیث شریعت دارالعلوم قادریہ غریب نواز کے شعبہ نشر و اشاعت احسن العلمین پبلیکیشن کے زیر اہتمام اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔ اس شعبہ نے سہ ماہی ”المعین“ کے علاوہ تھوڑے عرصہ میں متعدد اہم کتابیں (۱) سیرۃ المصطفیٰ (انگلش) (۲) حیاۃ الانبیاء (عربی) (۳) حیات انبیاء (اردو) (۴) حیاۃ الانبیاء (انگلش) (۵) اسلامک ٹیچنگ (۶) مورل اینڈ آتھنکس وغیرہ شائع کر کے لٹریچر کی دنیا میں زبردست پیش قدمی کی ہے ادارہ کے بانی عالم با توفیق محبت گرامی حضرت مولانا سید محمد علیم الدین اصدق مصباحی تعلیمی شعبوں میں نہایت نمایاں ترقیاں دے رہے ہیں۔ اس وقت اس دارالعلوم میں چار براعظم، افریقہ، آسٹریلیا، ایشیا، اور یورپ کے طلبہ زیر تعلیم ہیں، عربی زبان و ادب کے شعبہ میں بھی نمایاں انقلاب آیا ہے۔ یہاں کے طلبہ عربی زبان میں گفتگو کرنے لگے ہیں۔ اردو اور انگلش زبانوں کے ساتھ کمپیوٹر کورس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے ادارہ کی لائبریری پورے ساؤتھ افریقہ کی سب سے بڑی اسلامی لائبریری بن چکی ہے ایشیا کے علاوہ ممالک عرب مصر وغیرہ سے مسلسل امہات

الکتب کے ساتھ دیگر اہم کتابوں کی آمد کا سلسلہ پیہم جاری ہے۔ اس طرح لائبریری کی وسعت اور رفعت میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ شعبہ افتاء کی فعالیت بھی بہت بڑھ چکی ہے۔ اس کے بالغ نظر مفتی حضرت مولانا محمد ابوالحسن قادری مصباحی بڑی سرعت سے فتاویٰ صادر کرتے ہیں تعلیم نسواں کی طرف بھی بہت جلد پیش قدمی کی جانے والی ہے۔ ناظرین اس کے لیے خاص دعا کریں کہ رب تعالیٰ جلد اس مقصد خیر میں کامیابی مرحمت فرمائے، آمین۔

تصنیفی و تحقیقی دنیا میں صحیح الاحناف کے کام کا آغاز ہو چکا ہے، ہمارے نصاب تعلیم میں کوئی مستقل حنفی حدیث کی کتاب نہ تھی، رب تعالیٰ کی توفیق سے اس موضوع پر کام ہو رہا ہے۔ اس کتاب میں وہ احادیث رکھی جا رہی ہیں جو مذہب حنفی کی اساسات یا مؤید روایات میں انشاء اللہ العزیز اپنے موضوع کی اہمیت کے لحاظ سے یہ صحیح پورے عالم اسلام کے لیے نہایت وقیع اور گرانقدر، مستند اور مسند کتاب ہوگی۔ مگر اس سے پہلے اسی انداز کی اس امجد الا حدیث کے مطالعہ سے اپنی بصارت و بصیرت کو جلا بخشنے اور مولف اور مؤسس ادارہ اور سبھی معاونین اور مخلصین کو دعائیں دیجئے۔

اللهم وفقنا جميعا لخدمات الاسلام والمسلمين واعنا على نشر
تعاليمك الرشيدة ورسالاتك الخالدة في كل اصقاع الارض وانك على
ذلك لقدير وبالاجابة جدير بجاه نبيك وحبيبك المصطفى صلى الله عليه
وسلم وآله واصحابه وسلم .

افتخار احمد قادری

خادم دارالعلوم قادریہ غریب نواز
لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ
۱۸/رجب ۱۴۲۶ھ

﴿تقریب﴾

رئیس فکر و قلم حضرت علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری دام ظلہ العالی
مہتمم دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ، اعظم گڑھ، یوپی

☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمده ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ
وصحبہ اجمعین الی یوم الدین ط

زیر نظر مجموعہ احادیث ”امجد الاحادیث“ خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ بدرالطریقہ
فقہ اعظم حضرت علامہ شاہ امجد علی محدث گھوسوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی شہرہ آفاق تصنیف
بہار شریعت کی احادیث پر مشتمل ہے۔ بہار شریعت واقعی فقہ حنفی کا ایک ایسا انسائیکلو پیڈیا ہے
جو تقریباً نوے سال سے مسلمانان ہند و پاک و بنگلہ دیش و نیپال کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام
دے رہا ہے اور اب تو جب سے اردو زبان نے ترقی کی ہے اور دنیا کی تیسری بین الاقوامی زبان
کی حیثیت اختیار کر چکی ہے، بہار شریعت کا فیضان عالمگیر ہو گیا ہے، آج کوئی بھی دارالافتا
بہار شریعت سے خالی نہیں، حنفی فقہ سے تعلق رکھنے والے جملہ مسلمانان عالم اس وقت بہا
ر شریعت سے مستفید و مستفیض ہو رہے ہیں، بہت سی مساجد میں بہار شریعت کا درس ہو رہا ہے
اور کتنے دینی گھرانے بہار شریعت سے پُر بہار بنے ہوئے ہیں اس کے بعض حصے بہت سے
مدارس میں داخل نصاب بھی ہیں، یقیناً بہار شریعت فقہ حنفی کے مسائل متحہ رجحہ پر مشتمل ہے اور
فقہ حنفی کی قدیم مستند و معتد کتب کا نچوڑ بھی۔۔۔۔۔ بلاشبہ اردو زبان میں ایسی فقہی کتاب نہیں
لکھی گئی، فتاویٰ عالمگیری کو سیکڑوں علما نے مل کر مرتب کیا مگر صدر الشریعہ اعظمی علیہ الرحمہ نے اس
شان کی کتاب تنہا تصنیف فرما کر وہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ رہتی دنیا تک امت مسلمہ اس کے
بار احسان سے سبک دوش نہیں ہو سکتی اور اہل علم و دانش صدیوں جس پر فخر کرتے رہیں گے۔

بہار شریعت کی کئی ایک خصوصیات نمایاں ہیں، مثلاً

- ۱۔ بہار شریعت ترجیح شدہ مسائل کا بہترین مجموعہ ہے۔
- ۲۔ انداز بیان کے لحاظ سے بھی معاصر کتب فقہ پر فوقیت رکھتی ہے۔
- ۳۔ فقہ حنفی کے جملہ ابواب پر مشتمل ہے۔
- ۴۔ بوقت تصنیف جو جدید مسائل تھے ان پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔
- ۵۔ فتاویٰ رضویہ کے بعد اردو زبان میں شرعی مسائل کا سب سے عظیم و مستند ترین ذخیرہ ہے۔
- ۶۔ زبان و بیان کے اعتبار سے بھی بہار شریعت اردو نثر کا اعلیٰ نمونہ ہے۔
- ۷۔ فقہی کتب میں بہار شریعت اس حیثیت سے بھی ممتاز ہے کہ اس میں فقہی مسائل کے ساتھ ان کی متدل احادیث کا بھی ایک شاندار انتخاب ہے ساتھ ہی بہت سے ابواب کے آغاز میں بطور استدلال و احتجاج آیات قرآنی کا بھی ذکر ہے۔ اس طرح گویا یہ کتاب منکرین حدیث، چکڑالوی فرقے اور منکرین فقہ، غیر مقلدین کا بھی بہترین رد ہے۔

سادگی کے ساتھ صرف آیات و احادیث کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصنف علام علیہ رحمۃ السلام، گزر گئے ہیں، استدلالی مباحث کو قصداً نظر انداز اسی لیے کر دیا ہے کہ یہ کتاب عوام الناس میں جو کچھ پڑھے لکھے لوگ ہیں ان کے لیے تحریر کی گئی تھی جنہیں صرف مسائل کی واقفیت سے غرض ہوتی ہے نہ کہ احتجاج و استدلال سے، لیکن اب تو بہار شریعت عوام کے ساتھ خواص کی بھی ضرورت بن گئی ہے، ----- حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے مسائل اردو زبان میں لکھے تو احادیث کو بھی اردو ترجمے کے ساتھ پیش کرنے پر اکتفا فرمایا کہ عوام الناس کو نہ عربی کی ضرورت اور نہ ہی اس کو پڑھنا آسان، اور عربی متن کو ساتھ لینے میں کتاب کی ضخامت بھی بہت بڑھ جاتی اور خود صدر الشریعہ کے لیے فرصت کا مسئلہ بھی بڑا اہم تھا، کیوں کہ آپ اپنے عہد کے عمدۃ المدرسین تھے آپ کا سارا وقت درس و تدریس ہی کی نذر ہو جاتا تھا، غالباً رمضان المبارک کی تعطیلات میں آپ نے بہار شریعت کا تصنیف کا کام انجام دیا پھر بھی بہت بڑا کمال کیا، کیوں کہ رمضان شریف کے مہینے میں بالعموم آدمی سست پڑ جاتا ہے محنت و جاں کا ہی کام کرنا

دوسرے ایام کی بہ نسبت زیادہ دشوار ہوتا ہے لیکن حضرت صدر الشریعہ کی ہمت مردانہ کو داد دینے کو جی چاہتا ہے کہ اتنا بڑا کام جسے ایک پوری اکیڈمی مشکل سے انجام دے سکے آپ نے تنہا کر ڈالا۔

کتابوں پر حواشی لگانا تشریح کرنا اور تحقیق و تخریج کرنا آج کی علمی دنیا میں عام ہے اور ان کی افادیت بھی مسلم، حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی نادر روزگار تصنیف ”بہار شریعت“ بھی تحقیق و تخریج کی طالب تھی، فقہی عبارات کی تخریج کا کام پاکستان کے بعض ارباب علم انجام دے رہے ہیں پانچ حصے تخریج کے ساتھ شائع بھی ہو گئے ہیں جن میں ایک حصے (حصہ سوم) کی تخریج کا کام حضرت مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ نے انجام دیا ہے اس کی بھی قادری کتاب گھر بریلی شریف سے اشاعت ہو گئی ہے، اب ضرورت تھی کہ بہار شریعت کی احادیث کی تخریک کا کام ہوتا اور اس کے لیے کوئی مرد مجاہد دینی خدمات پیش کرتا چنانچہ فاضل نوجوان حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی نے ہمت کی، قدم آگے بڑھایا اور الحمد للہ کامیابی و کامرانی سے اس میدان کو سر کر لیا، مفتی صاحب موصوف نے نہ صرف احادیث کی تخریک کی بلکہ ان کی اصل عربی عبارات کو بھی شامل کتاب کر لیا، اس طرح یہ ایک مستقل حدیث کی کتاب مرتب ہو گئی، پہلے بہار شریعت کے ساتھ اس کو چھپنا تھا نا چیز راقم الحروف نے مشورہ دیا کہ اسے علیحدہ کتاب کی شکل میں چھپنا ہی زیادہ مفید ہے ورنہ بہار شریعت کی ضخامت اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ پھر اس کی اشاعت اور مطالعہ بھی گراں پڑے گا، موصوف نے میرے اس مشورے کو قبول کیا اور اس کی علیحدہ اشاعت کا انتظام بھی کر لیا، اس طرح حدیث نبوی کا یہ بیش بہا ذخیرہ آج ہدیہ ناظرین ہے، جو حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ والرضوان کی بارگاہ میں ایک بہترین خراج عقیدت بھی ہے یقیناً مصنف علیہ الرحمہ کی روح مقدس اپنی قبر میں ضرور جھوم رہی ہوگی۔

اس طرح کے علمی اور تحقیقی کاموں میں جو کد و کاوش کرنی پڑتی ہے وہ کچھ وہی لوگ جان سکتے ہیں جنہوں نے کبھی کوئی تحقیقی کام کیا ہو، اکثر احادیث تو ابواب کے تحت حدیث کی کتابوں میں مل جاتی ہیں مگر بہت سی حدیثیں مختلف عنوانات کی حامل ہوتی ہیں انہیں تلاش کرنا آسان کام

نہیں بلکہ بعض تو ادنیٰ مناسبت کی وجہ سے کسی باب میں داخل ہوتی ہیں جنہیں ڈھونڈ نکالنا اور دشوار ہوتا ہے۔ لیکن حضرت مفتی صاحب زید علمہ و فضلہ نے یہفت خواں بھی طے کر لیے ہیں دل کی گہرائیوں سے موصوف کے لیے دعا گو ہوں کہ ان کی یہ عظیم و جلیل دینی خدمت اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس کا بہتر سے بہتر صلہ انہیں، مشورہ دینے والوں اور معاونین و ناشرین کو عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین علیہ وآلہ وصحبہ والصلاۃ والتسلیم۔

حدیث و سنت کا مقام و مرتبہ:

ان تمہیدی کلمات کے بعد اب ذیل میں اختصار کے ساتھ حدیث و سنت کے مقام و مرتبے اور اس کے درجہ استناد سے متعلق بھی ایک مضمون سپرد قسط اس کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، امید کہ ناظرین اور اہل علم استفادے کے بعد دعاؤں سے یاد کریں گے۔

اسلام میں کتاب اللہ یعنی قرآن حکیم کے بعد سب سے بڑا درجہ حدیث رسول کا ہے۔ اسلامی احکام کا سب سے پہلے ثبوت قرآن سے ہوتا ہے پھر حدیث ہے، اور حدیث کی اہمیت اس بات سے مسلم ہے کہ بہت سی قرآنی آیات، حدیث ہی سے اپنا مفہوم بتاتی ہیں حدیث رسول کی تفسیر کو سامنے نہ رکھا جائے تو کثیر آیات کے معانی کا سمجھنا ناممکن ہے، اور بعض کا نہایت دشوار، اس لیے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے قرآن کریم کے ساتھ احادیث رسول کے ضبط و تحریر کا بھی اہتمام کیا، اگرچہ اس کا اہتمام قرآن کی طرح تو نہ ہو سکا کہ قرآن کی حفاظت کے لیے اس کے ایک ایک حرف کا تحفظ ضروری تھا، اور اس کے ہر حرف پر ایمان لانا بھی لازم کے درجے میں تھا اور ہے، جب کہ احادیث کا لفظ بہ لفظ حفظ ضروریات دین سے نہ تھا البتہ ان کے معانی کا حفظ ہی کافی تھا اگرچہ بعض صحابہ کرام نے الفاظ و حروف کا بھی اہتمام فرمایا جو ان کی احتیاذ اور تقویٰ پر مبنی ہے جیسے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اور ان احادیث میں جن کا تعلق ضروریات دین سے تھا یقیناً صحابہ کرام نے ان کے معانی و مفہیم کے تحفظ پر پورا زور دیا تا کہ اصل دین میں نقصان نہ واقع ہو جو ان کی ذمہ داری تھی اور اس میں کوتاہی ناممکن تھی کہ صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ نے جس عدل و تقویٰ سے نوازا اس کا تقاضا ہی

یہ تھا کہ وہ دین کی اہم اور ضروری باتوں کو پورے اہتمام سے محفوظ رکھتے البتہ جن کا تعلق فضائل و مستحبات اور سنن سے تھا ان کا اہتمام بھی کیا مگر ضروریات دین کی حد تک نہیں، اس کی مثال یوں سمجھیں کہ ایک مکان بنانا یا بنوانے والا ان میں جو دلچسپی لیتا ہے وہ پاسٹر رنگ و روغن اور آرائش و زیبائش میں نہیں لیتا، دین کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے، اس لیے صحابہ کرام پر اس سلسلے میں سستی اور غفلت کا الزام لگانا سراسر جہالت یا صحابہ سے عداوت کی پیداوار ہے۔

اب رہی یہ بات کہ صحابہ کرام نے تمام احادیث کیوں نہیں لکھیں تو اس کا آسان جواب یہ ہے کہ اس زمانہ خیر القرون میں جس طرح عدالت و تقویٰ میں صحابہ کامل تھے اسی طرح ضبط و قوت حفظ میں بھی بے مثال تھے اور یہ کچھ صحابہ ہی کی خصوصیت نہ تھی بلکہ اہل عرب بالعموم حافظے میں بہت قوی ہوا کرتے تھے پشہا پشت کے نسب نامے ان کو خوب از بر رہا کرتے اور واقعات و اشعار کی یادداشت میں بھی وہ ضرب المثل تھے، اور انہیں عرب میں جو ایمان لائے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ایمان کے ساتھ کی اور اسی پر اس دنیا سے اٹھے وہ صحابہ کرام کے لقب سے یاد کیے گئے، ظاہر ہے کہ جب وہ دور جاہلیت میں حفظِ تام کے مالک تھے تاو ایمان لانے کے بعد یقیناً ایمانیات کے حفظ میں خاص اہتمام فرمایا، جس کے صدقے میں آج احادیث کا ذخیرہ ہمارے ہاتھوں میں ہیں، لہذا ان کو تحریر کی چنداں حاجت نہ تھی، پھر بھی بعض صحابہ کرام نے قرآن شریف سے علیحدہ افادیت کے مجموعے بھی تحریر کیے پھر بعد میں جب لوگوں کے حافظے میں وہ قوت نہ رہی جو صحابہ کرام کو حاصل تھی اور تیج تابعین کا دور بھی گزرنے لگا تو اہل علم نے احادیث کی کتابت کی طرف بھی بھرپور توجہ دی، لیکن جو لوگ کتابت ہی کو اصل قرار دینے کے حق میں ہیں ان کو اپنی یہ غلط فہمی بھی دور کر لینی چاہئے کہ محض کتابت پر اعتماد کو اصل قرار دینا بہت بڑی غلطی ہے کیا عہد رسالت میں قرآن کریم کا تحفظ محض کتابت کے ذریعہ ہوا، عہد رسالت میں کیا صحابہ کرام حافظ قرآن نہ تھے؟ تھے اور کثیر تعداد میں تھے آج کے دور میں جب کہ قوت حافظہ بہت کمزور پڑ گئی ہے، پوری دنیا میں حفاظ قرآن کا ایک جال بچھا ہوا ہے بعض شہروں اور قصبوں میں تو اس قدر حفاظ ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں باوجود کثیر مساجد کے ان کو

تراویح کے لیے دیگر مقامات کی مساجد کو تلاش کرنا پڑتا ہے، کتنے حفاظ پھر بھی تراویح پڑھانے سے محروم رہ جاتے ہیں، کتنے سامع کی حیثیت سے شریک تراویح ہوتے ہیں، تو اس عہد برکت مہد میں جب کہ صحابہ کا حفاظہ بہت قوی تھی کتنے حفاظ رہے ہوں گے، اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں، پھر کتابت میں غلطیوں کا امکان زیادہ ہوتا ہے برخلاف حفظ کے کیوں کہ کوئی لفظ جب لکھا جاتا ہے تو اس کو کوئی طرح پڑھ سکتے ہیں اور یادداشت میں وہی لفظ صرف ایک ہی شکل سے محفوظ ہوتا ہے اس لیے اکثر کتابت کی اصلاح یادداشت اور قواعد کی بنیاد پر کی جاتی ہے، اس لیے ہمیشہ سے ہی کتابت و حفظ دونوں ہی کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اور یہ انتظام من جانب اللہ ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے دل میں اپنے دین کی حفاظت و صیانت کے لیے دونوں ہی طریقوں کا الہام فرمایا اور خود پیغمبر اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی دونوں ہی طریقوں سے قرآن و حدیث کی حفاظت کا حکم دیا، اور فضائل بھی بیان فرمائے،۔ اور جس حدیث میں فرمایا تھا کہ ”مجھ سے قرآن کے علاوہ کچھ نہ لکھو“ اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن کے ساتھ اس میں اور کچھ ملا کر نہ لکھو، ورنہ بہت سی روایتوں سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے احادیث کے مجموعے تیار کیے اور سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو ضائع نہیں کرایا نہ ہی صحابہ کرام نے ان کو ارشاد رسول سن کر ضائع کیا، صحابہ کرام کا یہ عمل خود حجت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مطلق کتابت حدیث سے منع نہیں فرمایا، اور یہ بھی کہنا درست نہیں کہ صحابہ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف کیا، کیوں کہ اس کا تو صحابہ سے تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ ارشاد رسول کی صریح حکم عدولی اور خلاف ورزی کریں، وہ تو سرکار کے اشارہ ابرو پر مر مٹنے کے لیے تیار رہا کرتے تھے۔

ایک بات اور قابل توجہ ہے کہ عہد رسالت میں اہل عرب کا حافظہ قوی تو تھی ہی، ساتھ ہی صحابہ کرام سرکار ذی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر حکم و فرمان کی تعمیل اور سرکار کی ہر ہر ادا کو اپنانے میں اپنی زندگی کی معراج تصور کیا کرتے تھے، اور یہ تجربے کی بات ہے کہ جب آدمی کسی حکم پر عمل پیرا رہتا ہے تو اس کو بھولتا نہیں اس کا عمل ہی حفظ کے قائم ہو جاتا ہے، اس طرح عمل سنتوں سے متعلق احادیث تو صحابہ کرام کو از خود اذہر ہو جایا کرتیں البتہ تفسیر قرآن اور فضائل

واقعات سے متعلق احادیث کے حفظ کی ضرورت تھی اس کے لیے ان کا قوت حافظہ بھی کافی تھا، اور سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد نے اور ہمیز کا کام کر دیا ”بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً“ میری ایک بات بھی ہو تو اس کو دوسروں تک پہنچاؤ۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲)

صحابہ کرام اور تابعین عظام کی زندگی میں حفظ قرآن کے ساتھ حفظ حدیث کے بیشمار حیرت انگیز واقعات تاریخ کے صفحات پر نقش ہیں، کہ دنیا ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے، ذیل میں صرف ایک واقعہ نقل کرتا ہوں اسے سنیں اور عبرت حاصل کریں۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہیں مدینہ طیبہ میں سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میزبانی کا سب سے پہلے شرف حاصل ہوا تھا، آپ نے ایک حدیث سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنی تھی لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ انہیں اس حدیث کے الفاظ میں ذرا اشتباہ ہو گیا تھا، اس وقت ان کے علاوہ صحابہ میں صرف حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ تھے جنہوں نے یہ حدیث سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی تھی، وہ ان دونوں مصر میں تھے تو حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصر کے لیے روانہ ہوئے لق وودق صحراؤں اور کٹھن منزلوں کو طے کرتے ہوئے ایک ماہ بعد مصر پہنچے۔ انہیں حضرت عقبہ کی رہائش گاہ کا پتہ نہ تھا، اس لیے پہلے مسلمہ بن مخاضہ انصاری امیر مصر کے پاس تشریف لے گئے، اور وہاں پہنچتے ہی کہا میرے ساتھ ایک آدمی بھیجو جو مجھے عقبہ بن عامر صحابی رسول کے پاس پہنچا دے چنانچہ آپ ان کے مکان پر پہنچے اور جب انہیں خبر ہوئی تو وہ دوڑے دوڑے آئے اور فرط اشتیاق سے آپ کو گلے لگا لیا اور تشریف آوری کی وجہ پوچھی۔۔۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ مومن کی پردہ داری اور عیب پوشی سے متعلق جو حدیث آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے بس اسی کو پوچھنے آیا ہوں۔ عقبہ کہنے لگے۔

”سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِي الدُّنْيَا عَلَى عَوْدَةِ سِتْرِهِ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ“

”میں نے حضور کو فرماتے سنا کہ جس نے دنیا میں کسی مومن کی پردہ پوشی کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو چھپا دے گا“

حضرت ابویوب نے اسے سن کر تصدیق کی اور فرمایا مجھے اس حدیث کا پہلے بھی علم تھا لیکن مجھے اس کے الفاظ میں وہم سا ہو گیا تھا اور میں نے گوارہ نہ کیا کہ بغیر تصدیق و تحقیق کے میں اسے لوگوں کو سناؤں۔ اس کے بعد فوراً اپنی سواری سے واپس ہو گئے اور کجاوہ بھی نہیں کھولا۔

سبحن اللہ! کمال احتیاط کا کیا انوکھا نمونہ ہے کہ ایک حدیث میں ذرا سا وہم ہو گیا تو محض اس کے ازالے کے لیے اتنا لمبا سفر طے کیا اور پھر حدیث سننے کے بعد اسی روز اپنی سواری پر سوار ہو کر مدینہ واپس ہو گئے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ ج ۱ ص ۹۳ ابن عبد البر، یعنی، فتح الباری بحوالہ سنت خیر الانام ص ۱۳۱) از پیر کرم شاہ ازہری۔ مرقیہ کتاب گہری، دہلی۔

ویسا ہی ایک واقعہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ہے کہ آپ نے صرف ایک حدیث سننے کے لیے سواری خریدی اور اس پر سوار ہو کر شام کا سفر کیا جو ایک ماہ کا تھا، وہاں گئے حدیث سنی اور واپس ہو گئے (جامع بیان العلم ۹۳) تابعی حضرت سعید بن مسیب تو ایک ایک حرف یا لفظ کے لیے سفر کرتے۔ (ایضاً)

صحابہ کرام و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اس ستون فراواں کا ایک سبب تو سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کی سچی عقیدت و محبت تھی دوسرے یہ کہ انہوں نے قرآن حکیم کو بغور پڑھا اور سمجھا تھا، ان کے سامنے قرآن پاک کی وہ آیات تھیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت رسول کا حکم دیا ہے، اور اپنے محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلم کتاب و حکمت اور مزی قرار دیا ہے تو جو معلم ہوگا مزی ہوگا اور باذن الہی مطاع و مقتدی ہوگا یقیناً اس کی ایک ایک بات حرز جان اور اس کا ایک ایک قول جان ایمان ہوگا۔ ذرا ذیل کی آیات نظر میں رکھیں اور ایمان تازہ کریں۔ ارشاد خداوندی ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ .

(آل عمران: ۳/۳۱، ۳۲)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرماں بردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش (پسند) نہیں آتے
کافر۔ (کنز الایمان)

مذکورہ بالا دونوں آیات سے پتہ چلا کہ بندے کو اللہ سے محبت ہو تو اس کو اللہ کے ساتھ
رسول اللہ کی اتباع و اطاعت بھی لازم ہے اور یہ کہ خدا اور رسول کی اطاعت سے روگردانی کافروں
کا کام ہے، اور کافروں کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔

اور یہ نکتہ بھی قابل توجہ ہے کہ دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اتباع و اطاعت کا حکم نازل تو
قرآن میں فرمایا ہے مگر کہلویا ہے اپنے حبیب کی زبان سے کیوں کہ دونوں آیتوں کا آغاز لفظ
”قل“ سے ہوتا ہے یعنی اے حبیب آپ فرما دو الخ
اطاعت و اتباع رسول سے متعلق آیات کثیر ہیں ذیل میں چند اور آیات ذکر کی جاتی
ہیں تاکہ مقام رسول اور اچھی طرح واضح ہو جائے اور اطاعت رسول کے فوائد بھی سامنے
آجائیں۔

(۳) وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (آل عمران: ۱۳۲/۳)

اور اللہ و رسول کے فرماں بردار رہو اس امید پر کہ تم رحم کیے جاؤ۔

(۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ .

(نسا: ۵۹/۴)

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

(کنز الایمان)

یعنی اللہ و رسول کی اطاعت مستقل ہے اور اولی الامر کی اطاعت اس شرط کے ساتھ کہ وہ
خدا اور رسول کی خلاف ورزی کا حکم نہ کریں۔ اسی لیے ”وَأُولِيَ الْأَمْرِ“ سے پہلے أَطِيعُوا کا
اعادہ نہیں ہے۔ اور حدیث میں بھی آیا ہے، لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ، خالق کی
نافرمانی میں کسی مخلوق کی فرماں برداری نہیں کی جاسکتی۔

(۵) وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (الانفال: ۴۶/۸)

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرو بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ (ک)

(۶) قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ (النور: ۵۴/۲۴)

تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا پھر اگر تم منہ پھیرو تو رسول کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا، اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا۔ اور اگر رسول کی فرماں برداری کرو گے راہ پاؤ گے اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا۔ (ک)

یعنی رسول نے کھلم کھلا حکم خداوندی تم تک پہنچا دیا اب تم پر ان کا ماننا ہے، اگر خدا اور رسول کی فرماں برداری کرو گے تو ہدایت پاؤ گے ورنہ گمراہی کے مرتکب رہو گے۔

(۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝

(سورہ محمد: ۳۳/۴۷)

اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو (ک)

(۸) وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ

الْمُبِينُ ۝ (التغابن: ۱۲/۶۴)

اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صریح پہنچا دینا ہے۔ (ک) یعنی تم کو اب عذر کی گنجائش نہیں رہی رسول نے تم پر حجت تمام کر دی۔

اب ذرا وہ چند آیات بھی ملاحظہ کر لیں جن میں اللہ تعالیٰ نے انبیائے سابقین کو حکم دیا ہے کہ وہ خود دنیا والوں سے کہہ دیں کہ میری اطاعت کرو اور میرا حکم مانو۔

(۱۰، ۹) إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۝

(الشعراء: ۱۰۷/۲۶، ۱۰۸)

بے شک میں تمہارے لیے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں، تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

(کنز الایمان)

(۱۱) فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا . (الشعراء: ۱۱۰/۲۶)

تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ (ک)

یہ اور اس سے قبل اور بعد کی کئی آیتیں حضرت نوح علیہ السلام کا مقولہ ہیں لیکن اس سے یہ بات بخوبی واضح ہے کہ جب انبیائے سابقین کا یہ مقام ہے کہ ان کی اطاعت ان کی امت پر واجب ہے تو جو سید الانبیاء اور خاتم النبیین ہے اس کی اطاعت بدرجہ اولیٰ امت پر واجب ہوگی کیوں کہ انبیائے کرام سے خود اللہ عز و جل نے پیارے حبیب کی اطاعت و نصرت کا وعدہ لیا ہے جیسا آیت میثاق سے ثابت ہے (یعنی وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ الْآیۃ سے)

(آل عمران: ۸۱/۳)

قرآن پاک کے مطالعے سے یہ ایک نکتے کی بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت نوح اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام انبیائے سابقین سے اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر یہ کہلوایا ہے ”اطیعوا“ میری اطاعت کرو، لیکن سرکارِ دو عالم و رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ نہیں کہلوایا ہے کہ ”میری اطاعت کرو“ بلکہ رب عز و جل نے خود بار بار اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ ”اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول“ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ ہاں صرف قرآن پاک میں ایک جگہ یہ ہے ”فاتبعونی“ میری پیروی کرو۔ (آل عمران: ۳۱/۳) لہذا رسول مطاع خود کہے کہ میرا حکم مانو اور رب عز و جل کہے کہ میرے رسول کا حکم مانو، دونوں میں جو باریک فرق ہے وہ اہل فہم پر خوب روشن ہے۔ سچن اللہ اس سے ہمارے سرکار نبی ذی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جملہ انبیاء و رسل پر عظمت و فضیلت کی طرف بھی اشارہ ہو گیا کہ وہ اپنی امت کو خود اپنی اطاعت کا حکم دے رہے ہیں جو اپنی جگہ بالکل برحق ہے لیکن خدائے عز و جل اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کا اپنی طرف سے اعلان اور حکم فرما رہا ہے جو آپ کی افزونی مراتب پر دال ہے۔

اب ایک وہ آیت بھی ملاحظہ ہو جس میں رب نے رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے تاکہ کوئی ایسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو کہ ہم خدا سے محبت کرتے ہیں، خدا ہی کو اپنا معبود سمجھتے ہیں تو پھر رسول کی اطاعت کی کیا ضرورت ہے؟ لہذا قرآن اس کا جواب دیتا ہے کہ یہ

سوچ ہی غلط ہے، کیوں کہ رسول کی اطاعت کا ہمیں حکم جب اللہ ہی دے رہا ہے تو رسول کی اطاعت بھی حقیقۃً اللہ ہی کی اطاعت ہے اسی کا حکم ماننا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:

(۱۲) وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ

حَفِیْظًا. (النساء: ۸۰/۴)

جس نے رسول کا حکم ماننا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا (اطاعت رسول سے) تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا۔ (ک)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول کا حکم ماننا خدا ہی کا حکم ماننا ہے اور یہ شان تو سارے ہی انبیائے کرام کی ہے وہ اپنی امت میں مطاع ہوتے ہیں اور ان کی اطاعت کا حکم دینے والا رب عز وجل ہی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

(۱۳) وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ الْأَيَّةِ (النساء: ۶۴/۴)

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ (ک)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کی اطاعت یہ بھی ہے کہ اس کے رسول کی اطاعت کی جائے اور جو رسول کا مطیع ہے وہ حقیقۃً خدا ہی کا مطیع ہے۔ اس لیے رسول کی اطاعت سے سرتابی کی مجال کسی خدا پرست کے لیے ممکن ہی نہیں، لہذا جو رسول کی اطاعت نہیں کرتا یا رسول کی اطاعت کو ضروری نہیں قرار دیتا وہ گویا خدا کی بھی اطاعت نہیں کرتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسول کی سنت پر چلنا بھی خدا ہی کی فرماں برداری کا حصہ ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کہ رسول تو وہی کہتے ہیں اسی کا حکم دیتے ہیں جو خدا کی طرف سے انہیں وحی ہوئی ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱۴) وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝

(النجم: ۴۰/۵۳)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

(کنز الایمان)

اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ رسول کی حدیث بھی وحی الہی ہے جو سرکار کی زبان

فیض ترجمان سے صادر ہوتی ہے، لہذا وحی کی دو قسم قرار پائی اول وحی متلو، یا وحی ظاہر جس کو قرآن کہتے ہیں دوسری وحی غیر متلو یا وحی خفی جس کو حدیث کہتے ہیں۔

(۱۶) وَمَا اتَّكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ

شَدِيدُ الْعِقَابِ . (الحشر: ۷/۵۹)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے

ڈرو، بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (کنز الایمان)

یعنی جس کا رسول حکم دیں اسے اختیار کرو اور جس سے منع کریں رک جاؤ اس آیت میں امر رسول کی پیروی کا حکم ہے، وہ امر چاہے قرآن کے حوالے سے ہو یا خود رسول اپنی طرف نسبت کرتے ہوئے کچھ ارشاد فرمائیں، یوں ہی جس سے روک دیں اس سے رکنا بھی واجب ہے، اس سلسلے میں اللہ سے ڈرتے رہنے کا بھی حکم ہے، اس آیت سے بھی فرمان رسول کی اطاعت کا حکم نمایاں ہے۔

ذیل کی آیت ملاحظہ جس میں سنت و سیرت رسول کو نمونہ بنانے کی ہدایت ہے۔

(۱۷) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ

الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا . (الاحزاب: ۲۱/۳۳)

بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لیے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید

رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔ (کنز)

اس آیت میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی امت کے لیے بہتر ہے اور سنتوں کا علم احادیث ہی سے ہوتا ہے لہذا احادیث کی حفاظت و اشاعت بھی امت پر لازم ہوئی اور ان کو مستند ماننا بھی ضروری ہوا۔

(۱۸) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ط

الْأَيَّة . (الانفال: ۲۴/۱۸)

اے ایمان والو! اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے

بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے گی۔ (کنز)

اس آیت نے بتایا کہ رسول کی آواز پر لبیک کرنا ضروری ہے جو حکم دیں اور جب حکم دیں حتیٰ کہ امتی نماز میں ہو جب بھی رسول کی آواز پر حاضر ہو، اس سے حکم رسول کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور حکم رسول آج حدیث ہی سے ثابت ہو سکتا ہے، لہذا احادیث کا حجت ہونا ثابت ہوا۔

(۱۹) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُ ط ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا . (النساء: ۶۵/۴)

تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ (ک)

یعنی جب تک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے اور حکم کو ایمان والے جی سے تسلیم نہ کریں مومن نہیں رہ سکتے۔ اس سے ارشاد رسول کی اہمیت ثابت ہوئی، اور حدیث رسول کا حجت ہونا بھی، کہ رسول کا فیصلہ جب بھی ہوگا ان کے اپنے ارشاد اور حکم سے ہی ہوگا۔

(۲۰) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضٰى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهٖمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

(الاحزاب: ۳۶/۳۳)

اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔ اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا۔ (ک)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلے میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں، اور اطاعت رسول کے بغیر کسی مومن کو چارہ ہی نہیں،

اب ان آیات کو ملاحظہ کریں جن میں اطاعت رسول کے فوائد و ثمرات دنیا و آخرت دونوں میں مرتب ہونے کا بیان ہے۔

(۲۱) وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَقْوَمُ لَا وَلَكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ (النساء: ۴۶/۴)

اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لیے بھلائی اور راستی میں زیادہ ہوتا۔ لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا۔ (کنز)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سراپا ادب و انقیاد بن جانا اور ان کے ارشادات پر آمنا و صدق کرنا ہماری ہی بھلائی اور کامیابی کا سبب ہے اور نافرمانی سبب لعنت جیسا کہ اس بات کا آیت کے آخری حصے میں بیان موجود ہے:

(۲۲، ۲۳) إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ (النور: ۵۱، ۵۲، ۵۳)

مسلمانوں کی بات تو یہی ہے، جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے، تو عرض کریں: ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔ اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔ (کنز)

مذکورہ دونوں آیات نے بتایا کہ خدا اور رسول کی اطاعت اور خشیت و تقویٰ شعاری کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی دنیا و آخرت کی بھلائی اور کامیابی کا مستحق ہو جاتا ہے اور جو اطاعت سے روگردانی کرتا ہے اس کا انجام برا ہے۔

(۲۴) فَإِنْ تَطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (الفتح: ۱۶/۴۸)

پھر اگر تم (اللہ و رسول کا) فرمان مانو گے، اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا اور اگر (اطاعت سے) پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔ (کنز)

(۲۵) وَإِنْ تَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

رَّحِيمٌ ۝ (الحجرات: ۱۴/۴۹)

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو گے تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے۔ (یعنی نیکیوں کا ثواب کم نہ کرے گا) (کنز)

(۲۶) وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

فِيهَا ط وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ (النساء: ۱۳/۴)

اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے

نیچے نہریں رواں، ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی۔ (کنز)

اس آیت میں اصل کامیابی جنت میں ہمیشہ رہنے کو بتایا ہے اور یہ کہ یہ کامیابی اسے حاصل ہوتی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کو مانے اور ان پر چلے۔

(۲۷) وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ

النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ (النساء: ۶۹/۴)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا

یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ (کنز)

(۲۸) وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ط إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

(التوبہ: ۷۱/۹)

اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا، بے شک اللہ غالب،

حکمت والا ہے۔ (کنز)

مذکورہ آیات قرآنی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت

کامیابی کا باعث ہے اسی اطاعت ہی کے صدقے میں بندہ اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کا مستحق

ہوتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ان کے ارشادات پر عمل کرنا ہے اور

ارشادات رسول ہی کا دوسرا نام حدیث ہے، لہذا حدیث حجت ہے اور دینی ضرورت بھی، اس

کے بغیر دین کامل ہی نہیں ہو سکتا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر رسول کی شان یہ بیان

کی ہے کہ وہ معلم کتاب و حکمت ہیں اور کتاب تو قرآن ہے حکمت اس سے مستنبط مسائل اور اس

کی تفسیر یا حدیث رسول کیوں کہ حدیث ہی قرآن کی تفسیر ہے، ذیل میں وہ آیات ملاحظہ کریں جن میں کتاب کے ساتھ حکمت کا ذکر ہے اور اس کی تعلیم کی نسبت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے۔

(۲۹) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (البقرہ: ۱۲۹/۲)

(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا) اے رب ہمارے! اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب سقا فرمائے بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ (کنز الایمان)

حکمت کے بارے میں متعدد اقوال ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ حکمت سے سنت مراد ہے، اور دیگر اقوال کا مرجع بھی حدیث رسول ہی ہوگی کہ رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن کے بعد امت کو جو کچھ احکام و اسرار بتائے ہیں وہ سب قول رسول ہی ہیں اور قول رسول ہی کو حدیث بھی کہتے ہیں۔

متعدد آیات میں یہ بات آئی ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتاب و حکمت کی تعلیم فرماتے ہیں، اور بعض آیات ایسی بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب کے ساتھ حکمت بھی نازل فرمائی جیسا کہ ذیل کی آیات میں فرمایا۔

(۳۰) وَادْكُرُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ ط الآية (النساء: ۱۱۳/۴)

اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے، اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (کنز)

مذکورہ آیات قرآنی سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ساتھ حکمت یعنی سنت بھی نازل فرمائی قرآن کو کلام الہی کہا جاتا ہے اور حکمت کو سنت رسول اس لیے کتاب و سنت دونوں کا حجت ہونا امت مسلمہ میں ہمیشہ سے مسلم رہا ہے کہ حال میں ایک فرقہ منکرین حدیث کا پیدا جو اپنے کو اہل قرآن کہتا ہے، اس فرقے کو چکڑ الوی اور برویزی بھی کہتے ہیں، جس کے گمراہ اور

بددین ہونے پر امت کا اجماع ہے ان میں جو مطلق احادیث کا منکر ہے جن میں متواتر بھی آتی ہے اور وہ بھی جو ضروریات دین سے متعلق ہیں ان کو خارج از اسلام سمجھنا بھی ضروری ہے۔

ایسے گمراہ اور گمراہ گرا اگرچہ دنیا میں آج اہل گہلے پھر رہے ہیں لیکن کل بروز قیامت ان کی حسرت کا عجیب عالم ہوگا۔ قرآن حکیم اس کا نقشہ یوں کھینچ رہا ہے۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَلَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ ۝

(الاحزاب: ۶۶/۳۳)

جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے جائیں گے، کہتے ہوں گے، ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا۔ (کنز)

پھر حسرت و یاس کے مارے یہ عذر کرتے ہوئے گویا ہوں گے،

(۳۲) وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا

(۳۳) رَبَّنَا اتِّهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنُّهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا .

(الاحزاب: ۶۷/۳۳، ۶۸)

اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو انہوں نے ہمیں راہ سے بہکایا۔

اے ہمارے رب! انہیں آگ کا دو ناعذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔

(کنز الایمان)

مذکورہ بالا دو آیتیں اطاعت رسول کا انکار کر کے کفر والوں کے لیے درس عبرت ہے اگر یہیں توبہ کر کے اپنے ایمان کو درست کر لیں تو بہتر ہے ورنہ پھر قیامت میں اسی حسرت و افسوس سے دوچار ہونا پڑے گا جس کا تذکرہ اوپر آچکا ہے۔

اطاعت کی ضد ہے معصیت یعنی نافرمانی، جیسے اطاعتِ خدا اور رسول ضروری ہے ویسے

ہی معصیت یعنی نافرمانی سے بچنا بھی ضروری ہے، جیسے اطاعت کا انجام اچھا ہے ویسے ہی معصیت کا انجام برا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّيٍّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قَبِيلَ وَمَنْ أَبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ
وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى. (رواه البخاری، مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے انکار کیا۔ عرض کیا گیا: اور کس
نے انکار کیا؟ فرمایا: جس نے میری فرماں برداری کی وہ جنت میں جائے گا، اور جس نے میری
نافرمانی کی تو اس نے واقعی انکار کیا۔ اس روایت کو امام بخاری نے نقل فرمایا۔
اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت میں ہے:

فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللَّهَ
وَمُحَمَّدٌ فَرَقٌ بَيْنَ النَّاسِ. (رواه البخاری، مشکوٰۃ ص ۲۷)

تو جس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی تو اس نے خدائی اطاعت کی اور جس نے
سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی تو اس نے اللہ عز و جل کی نافرمانی کی اور حضور محمد
عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی حق و باطل کے درمیان لوگوں میں فرق بتانے والی
ہے۔ یعنی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے سے آدمی مومن اور نہ ماننے سے کافر
ہوتا ہے، گویا سرکار کی ذات معیار حق ہے۔ اب ہو سکتا ہے کوئی منکر اطاعت رسول ان احادیث کا
بھی انکار کر بیٹھے باوجودے کہ یہ دونوں بخاری شریف کی صحیح حدیثیں ہیں تو اب قرآن کریم
میں اس مضمون کی آیتیں ملاحظہ کریں:

(۳۴) يَوْمَئِذٍ يُنَادِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصُوا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ ط
وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا. (النساء: ۴۲/۴)

اس دن تمنا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی، کاش انہیں مٹی میں
دبا کر زمین برابر کر دی جائے اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔ (کنز الایمان)
یعنی کوئی جھوٹا عذر نہ کر سکیں گے۔

اس آیت میں کفر کے بعد خاص طور سے رسول کی نافرمانی کی بات کہی گئی ہے جس سے
معلوم ہوا کہ کفر کے ساتھ نبی کی نافرمانی ہو تو کفر اور شدید ہو جاتا ہے اور ایسوں کا عذاب بھی

بڑھا دیا جاتا ہے، یا معنی یہ ہیں کہ محض نبی کی نافرمانی یعنی انکار ان کے کفر کا سبب بن گیا اور پھر قیامت کے دن ایسے لوگ بڑی حسرت سے کہیں گے کہ کاش ہمیں زمین میں دبا دیا جاتا اور ہم عذاب سے بچ جاتے، حالانکہ اب وہ عذاب سے بچنے والے نہیں۔ اور فرماتا ہے عز وجل:

(۳۵) وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(۳۶) فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنَّي بِرَبِّي مِمَّا تَعْمَلُونَ . (الشعراء: ۲۱۵، ۲۱۶)

اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو مسلمانوں کے لیے
تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرما دو، میں تمہارے کاموں سے بے علاقہ ہوں۔
(کنز الایمان)

یہاں حکم نہ ماننے سے مراد یہی ہے کہ اطاعت کے منکر ہوں اور آپ کی باتوں کا ان کو کچھ لحاظ نہ ہو تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم ہو رہا ہے کہ آپ صاف صاف ان سے کہہ دیں میں تم سے کچھ تعلق نہیں رکھتا یعنی قیامت کے دن تمہاری شفاعت نہیں کروں گا، تمہاری کوئی مدد نہیں کروں گا۔۔۔۔۔ اس آیات میں صاف عصوک کا کلمہ آیا ہے جس سے پتہ چلا سرکار اقدس پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے احکام کو ماننا ایمان کے لیے ضروری ہے ورنہ جو یک لخت فرمان رسول ہی کا منکر ہو اور حدیث رسول ہی کو نہ مانتا ہو اس کا سرکار سے تعلق ہو ہی نہیں سکتا اور جس سے سرکار کا تعلق نہ ہو وہ مسلمان بھی نہیں۔
اور فرماتا ہے عز وجل:

(۳۷) وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ

عَذَابٌ مُهِينٌ . (النساء: ۱۴/۱۵)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے،
اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا، جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے خواری کا عذاب ہے۔
(کنز الایمان)

اور فرماتا ہے اللہ عز وجل:

(۳۸) وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا . (الاحزاب: ۳۳/۳۶)

اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا۔ (کنز)
اور فرماتا ہے: رب عزوجل:

(۳۹) وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا أَبَدًا .

(الجن: ۲۳/۷۲)

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بے شک اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔ (کنز الایمان)

(۴۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَنَاجُوا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَغْصِبِ

الرُّسُولِ وَتَنَاجُوا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى . الْآيَةُ (المجادلة: ۹/۵۸)

اے ایمان والو! جب تم آپس میں مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو، اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو۔ (کنز الایمان)

ان مذکورہ آیات میں رسول کی نافرمانی کو کھلی گمراہی جہنم میں جانے کا سبب قرار دیا گیا ہے اور رسول کی نافرمانی کی باتیں کرنے سے منع بھی کیا گیا ہے جو اس بات کی بین دلیل ہے کہ فرمان رسول کا اسلام میں بہت بڑا مقام ہے اور حدیث یقیناً حجت ہے اور رسول کے ارشادات سے روگردانی عذاب کا سبب، اور رسول کی نافرمانی سے بچنا واجب، لہذا جو لوگ صرف قرآن پاک کو کافی سمجھتے ہیں وہ غور کریں کہ قرآن پر نہ چلنا تو معصیت اللہ ہے پھر معصیت الرسول کیا ہے؟ کیا معصیت الرسول حدیث رسول سے منہ موڑنا نہیں؟ ہے اور ضرور ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جو منکرین حدیث ہیں اور اپنے کو اہل قرآن کہتے وہ خود قرآن کو بھی نہیں مانتے۔ کیوں کہ مذکورہ ساری آیتیں حدیث رسول کے مستند و قابل حجت ہونے پر صریح دلیل ہیں،۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔

یہاں تک تو زیادہ تر بحث قرآنی آیات سے تھی تاکہ منکرین حدیث پر حجت قائم کی جاسکے، اب اہل ایمان چند احادیث کریمہ بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ ایمان تازہ ہو جائے۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ کہا میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا:

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : نَضَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَلَبَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ قُرْبٌ مُبْلَغٌ أَوْ عِيْلُهُ مِنْ سَامِعٍ . (رواه الترمذی وابن ماجه ورواه الدارمی عن ابی الدرداء (مشکوۃ المصابیح ص ۳۵ کتاب العلم)

”اللہ اس مرد کو خوش و خرم رکھے جس نے مجھ سے کچھ سنا تو اس کو جیسا سنا تھا ویسا ہی پہنچا دیا اس لیے کہ بہت سے وہ لوگ جن تک کچھ پہنچایا جاتا ہے وہ سامع (یعنی سن کر پہنچانے والے) سے زیادہ قوتِ حافظہ اور سوجھ بوجھ رکھتا ہے“ (ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی بروایت ابودرداء) تو اس پہنچانے کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ وہ حدیث محفوظ ہو جاتی ہے دوسرے یہ کہ کبھی کبھی بلکہ بہت ایسا ہوتا ہے کہ بعد والا سوجھ بوجھ اور قوت میں زیادہ ہوتا ہے تو اس سے مسائل کا استنباط کرتا ہے۔

(۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لَأَحَدٍ فافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ . رواه الترمذی (مشکوۃ ص ۳۰ . باب الاعتصام بالكتاب والسنة)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے میرے بیٹے اگر تجھ سے ہو سکے تو اس حال میں صبح و شام کر کہ تیرے دل میں کسی کی طرف سے کینہ نہ ہو تو ایسا ہی کر، اور یہ میری سنت ہے اور جو میری سنت سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا۔

(۳) حضرت انس ہی سے ایک طویل حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي . متفق علیہ (مشکوۃ ص ۲۷)

تو جو میری سنت سے روگردانی کرے۔ (میری جماعت سے نہیں)۔ (بخاری و مسلم)

(۴) عَنْ بَلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَزْنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وسلم من اَحْيٰ سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيتَتْ بَعْدِيْ فَاِنَّ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُورِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةٌ لَا يَزِيْضُهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اِثْمِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.
رواه الترمذی ورواه ابن ماجه عن كثير بن عبد الله بن عمرو عن ابيه عن جده .

(مشکوٰۃ ص ۳۰)

بلال بن حارث مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہا کہ، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس نے میری کوئی مردہ سنت کو زندہ کیا میرے بعد تو اس کو اپنے عمل کے ساتھ ہر اس شخص کا اجر بھی ملے گا جو اس پر عمل پیرا ہوگا، اور اس کی وجہ سے خود اس کے اجر میں کچھ کمی نہ آئے گی، اور جو کوئی گمراہی کی نئی بات (یعنی بدعت سیئہ) نکالے جس سے اللہ و رسول راضی نہیں تو اس کے اوپر بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس پر چلنے والوں کے اوپر، اور ان کے گناہوں میں سے اس جاری کرنے والے کے اوپر جانے سے کچھ کمی نہ ہوگی۔

روایت کیا اس کو امام ترمذی نے اور ابن ماجہ نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو اور کثیر نے اپنے باپ انہوں نے اپنے دادا سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا۔

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهُ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ“ جو میری سنت کو فساد امت کے وقت سختی سے پکڑے رہے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔
(مشکوٰۃ ص ۳۰)

سنت سے متعلق انہیں چند احادیث پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اب چند وہ احادیث بھی آخر میں سماعت کر لیں جن سے منکرین حدیث کا خاص طور سے رد ہوتا ہے، بلکہ ایسا لگتا ہے یہ حدیثیں منکرین حدیث ہی کے لیے سرکار نے ارشاد فرمائی ہیں۔

(۶) عن مقداد بن معدی کرب قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اَلَا اِنِّيْ اُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ اَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبَعَانُ عَلٰى اَرِيْكَيْتِهٖ يَقُوْلُ عَلٰيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاجْلُوْهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ

فَحَرَّمُوهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ . الحديث

رواہ ابو داؤد وروی الدارمی نحوه و کذا ابن ماجہ إلى قوله کما حرم الله

(مشکوٰۃ ص ۲۹ . باب الاعتصام)

حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو میں قرآن بھی دیا گیا ہوں اور اس کے ساتھ اس کا مثل بھی، سن لو! عنقریب ایک پیٹ بھرا اپنے آراستہ تخت پر (ٹھٹھاٹ سے) کہتا پھرے گا کہ اے لوگو! تمہارے اوپر صرف قرآن لازم ہے جو اس میں حلال ہے اسی کو حلال اور جو اس میں حرام ہے اس کو حرام جانو۔ (سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) حالاں کہ بے شک جو رسول اللہ نے حرام کیا وہ ویسا ہی حرام ہے جیسا اللہ نے حرام کیا۔ (مختصر)

اس حدیث میں صاف لفظوں میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ کا حرام کردہ ویسا ہی ہے جیسا اللہ نے حرام قرار دیا، تو رسول اللہ کا حرام کرنا یہی سنت ہے اور یہ حدیث سے ہی ثابت ہوگا نہ کہ قرآن سے۔ اور قرآن کے مثل سے یہی ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآن کے ساتھ سنت بھی دی گئی اس کو وحی خفی بھی کہتے ہیں اور قرآن میں جگہ جگہ اسی کو حکمت سے یاد کیا گیا ہے۔

☆ عن ابی رافع رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَا أَلْفِينَ أَحَدَكُمْ مُتَكِنًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ . رواہ احمد و ابو داؤد والترمذی و ابن ماج والبيهقي في دلائل النبوة . (مشکوٰۃ ص ۲۹)

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہ پاؤں تم میں کسی کو کہ وہ اپنے آرام کے تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا ہو اس کے پاس حدیث سے کوئی حکم آئے جس کا میں نے حکم دیا یا منع کیا تو وہ کہے کہ میں نہیں جانتا، جو ہم نے کتاب اللہ (قرآن) میں پایا بس اسی کی پیروی کر لی۔ اس حدیث سے کو امام احمد و ابو داؤد

دترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور بیہقی نے دلائل النبوة میں۔

یہ دونوں حدیثیں خاص منکرین حدیث کے لیے بطور پیشین گوئی ہیں، گویا سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہلے ہی سے معلوم تھا کہ ایک فرقہ ایسا آنے والا ہے جس کے بانی اس قسم کی باتیں کریں گے جو اوپر مذکور ہوئیں۔ آراستہ تخت پر براجمان ہو کر اس گمراہ کن بات کے کہنے سے اس کی طرف اشارہ ہے کہ یہ لوگ آرام کی اور ٹھاٹ کی زندگی گزارنے والے آرام طلب اور سہولت پسند لوگ ہوں گے کیوں کہ حدیث و فقہ کا علم ہی حاصل کرنا جدوجہد اور جاں کا ہی کا طالب ہے پھر حدیث و فقہ کی روشنی میں جو احکام صادر ہو رہے ہیں ان پر عمل کرنا بھی بہت آسان نہیں، اس لیے سہولت پسند کچھ لوگ اس قسم کا عقیدہ گڑھیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ چنانچہ حقیقت بھی یہی ہے کہ منکرین حدیث کے جتنے نمائندے ہیں وہ سب دنیا دار مغربیت زدہ دینی علوم سے اور دینی ماحول سے بالکل دور ہی نظر آتے ہیں اور ان کے زیادہ تر استدالات مشترقرین سے ملتے جلتے ہیں جو خالص اہل مغرب اور اعدائے اسلام سے ہیں اور اہل مغرب کی خوش حالی اور آرام طلبی تو سب کی نگاہوں کے سامنے ہے کہ ہر کام میں آسانی پیدا کرنا اور عیش و عشرت کو فروغ دینے کے سامان فراہم کرنا ان کا خاص مشغلہ ہے۔

حضرت صدر الشریعہ فقیہ اعظم علامہ شاہ ابوالعلیٰ امجد علی اعظمی رضوی قدس سرہ العزیز نے الحمد للہ پوری زندگی حدیث و فقہ کی زبانی بھی خدمت کی اور تحریری بھی، جس کی مثال ان کے معاصرین میں پیش ہی نہیں کی جاسکتی، لہذا حضرت صدر الشریعہ قدس سرہ اس بشارت حدیث کے مستحق ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو تروتازہ رکھے جس نے حدیث سنی اور اس کو دوسروں تک پہنچایا، اور دوسری بشارت کہ جو فسادات یعنی گمراہی کے پھیلنے کے وقت حدیث پاک کا احیا کرے اور اس کی اشاعت میں سرگرم ہو اس کو سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ملے گا، کے بھی یقیناً مستحق ہیں، مولائے کریم ان کی قبر کو نور و سرور سے بھر دے انہیں ان کی خدمات دینیہ کا بہتر سے بہتر اجر دے، اور ان کے تلامذہ کے تلامذہ کو بھی حدیث و فقہ کی زیادہ سے زیادہ

خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے اور ان کے شاہزادگان و نسل کو بھی۔۔۔۔۔ آمین بجاہ حبیبک سید
المرسلین علیہ وآلہ الصلاۃ والسلام

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

خادم دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ، منو (یوپی)

۱۱/ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ شنبہ۔ ۱۵/ اکتوبر ۲۰۰۵ء

انتباہ! حدیث و سنت میں جو فرق ہے اس کی بحث میں جانا یہاں مقصود نہیں درجہ
استناد و حجت انہیں احادیث کو حاصل ہے جو فنی اعتبار سے قابل احتجاج ہیں اس معنی میں حدیث کو
سنت بھی کہہ سکتے ہیں یوں حدیث کی اصطلاحات اور دیگر فنی مباحث کو بھی از راہ اختصار قصداً
ترک کر دیا گیا ہے کہ عوام الناس کو اس سے دلچسپی نہیں، ان کو ان مباحث کا سمجھنا بھی آسان نہیں،
اور اہل علم و فن اصول حدیث سے واقف ہوتے ہیں ان کو یہاں مخاطب ہی نہیں کیا گیا ہے کہ اس
فن پر روشنی ڈالنے کی ضرورت محسوس ہوتی۔ اصل مقصود تو حدیث و سنت کی اہمیت بتانا اور منکرین
حدیث کے گمراہ کن استدلالات کا جائزہ لینا تھا وہ مجملہ ایک حد تک ہو گیا، مزید کی گنجائش باقی ہے
اور اس موضوع پر علمائے کرام کی تصانیف بھی ہیں تفصیل کے طالب حضرات ان کی طرف رجوع
کر سکتے ہیں مثلاً ضرورت حدیث از علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ سنت خیر الانام پیر کرم شاہ
از ہری۔ سنت کی آئینی حیثیت از مولانا بدر القادری مصباحی۔ (نعمانی قادری)



تقریظ جمیل

ادیب شہیر حضرت فتح احمد بستوی مصباحی دامت فیوضہم

استاذ دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

قول حق قرآن ہے قول پیبر ہے حدیث
اہل دل کے واسطے تقریر ہے دونوں کی ایک

مسلمانوں کے دین کا سرمایہ اور شریعت اسلامیہ کی متاع کل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور احوال و معمولات ہیں۔ جنہیں دوسرے لفظوں میں ”حدیث“ کہا جاتا ہے۔

اس بات پر عہد صحابہ سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ”احادیث“ جو ہم تک صحیح اسناد کے ساتھ پہنچی ہیں وہ ہم مسلمانوں کے لیے حجت و دلیل اور شریعت اسلامیہ کے لیے ایسا ماخذ و مصدر ہیں جن سے مجتہدین شریعت کے احکام مستنبط کرتے ہیں۔

بلاشبہ حدیث و سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام دلائل شرعیہ کی اصولوں میں دوسری اہم اصل ہے نیز تشریح اسلامی کے لیے کتاب اللہ کے بعد اس کا دوسرا مرتبہ ہے جس کی اتباع ایسی ہی واجب ہے جیسی کہ کتاب اللہ کی۔ گویا کتاب اللہ اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں واجب العمل ہیں کیوں کہ دونوں ہی دین و شریعت کے بنیادی ستون ہیں۔

ما العلم الا کتاب اللہ و اثر

یجلو بنور ہداه کل ملتبس

(علم تو صرف قرآن و حدیث کا علم ہے جو اپنی ہدایت کے نور سے سارے شبہات کا

ازالہ کر دیتا ہے)

”علم حدیث“ قوانین اسلام کی بنیاد، جملہ فقہی روایتوں کی اساس، چھوٹے بڑے تمام

دینی فنون کا مآخذ و مصدر، بلکہ تمام معاملات کا مرکز و محور ہے، شریعت کی چمکی اسی کے گرد گھومتی ہے، حکمت و موعظت کے سوتے اور چشمے اسی سے ابلتے ہیں، امر و نہی کا قیام در قوام بھی اسی سے ہے۔ مبارکبادیاں ہیں ان حضراتِ عالیہ اور نفوسِ قدسیہ کے لیے جو علمِ حدیث کے طالب و کوشاں ہو کر دیگر تمام اچھے علوم و فنون کے حامل و مالک ہو جاتے ہیں۔ لیکن جس نے علمِ حدیث سے سیرابی نہیں حاصل کی، جو اس کے بحرِ بیکراں میں غوطہ زن نہ ہوا، پھر بھی احکام و مسائل شرعیہ کے بارے میں لب کشائی کرے تو وہ دینِ اسلام کے حق میں فیصلہ کرنے میں ظالم و بے انصاف ہے۔

اور حدیثِ پاک کو یہ بلند و بالا مقام، عالی شان، اور ممتاز وصف کیوں نہ حاصل ہو جب کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلامِ ذیشان ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں، آپ کو ربِّ الغلیمین جل جلالہ کی طرف سے جوامع الکلم اور سواطع الحکم عطا فرمایا گیا، تو آپ کا کلام بھی اشرف و افضل جامع و اکمل جیسا کہ مشہور بھی ہے ”کلام المملوک، ملک الکلام، کلام الامام، امام الکلام تو آپ کا کلام بھی دوسرے کلاموں سے بہت اونچا اور اچھا ہے۔ حتیٰ کہ کلام اللہ کے بعد اسی کا درجہ و نمبر ہے۔ اگر کلام اللہ وحی متلو اور الوحی الاول سے ممتاز ہے تو کلام رسول وحی غیر متلو اور الوحی الثانی کے نام سے موسوم ہے اور احکام شرعیہ کے دلائل کا دوسرا مآخذ و مرجع بھی ہے۔

چنانچہ قرآن کے تمام علوم، جملہ عقائدِ اسلام و احکامِ شریعت، طریقتِ حقہ کے سبھی قواعد، سارے کشفی اور عقلی علوم و فنون کا انحصار حضور علیہ السلام کے بیانِ فیضِ ترجمان پر ہے۔ اور ان علوم عقلیہ و کشفیہ کو جب تک اس تراز و پر نہ تو لا جائے، اس معیار پر نہ پڑکھا جائے، ان پر اعتماد و انحصار نہیں کیا جاسکتا۔ کیوں کہ یہ نصی اور قطعی علم حدیث شریف تمام تر علوم عقلیہ و نقلیہ کے جواہرات کو پرکھنے کے لیے ماہر جوہری اور اعلیٰ کسوٹی ہے۔

گویا کہ انسانی زندگی کے سارے ہی معاملات جو اس معیار و کسوٹی پر پورے اور کھرے اتریں گے انہیں کا سکہ کارخانہ حیات میں جاری اور رائج الوقت ہوگا اور جو کھوٹے ہوں گے وہ منکر و مردود، اور مطرور و متروک ہوں گے۔ چنانچہ جس قول و عمل کی تصدیق حدیث و خبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگی وہی قول و عمل شرف قبولیت کے مستحق ہوں گے، اور جس کی تائید قرآن و حدیث

سے نہ ہو وہ بکواس و خرافات سمجھے جائیں گے۔ یہی حقیقت اور اٹل سچائی ہے۔

لہذا ”علم حدیث“ مینارۂ رشد و ہدایت، جس نے اس کی پیروی کی رشد و ہدایت سے ہمکنار، خیر کثیر سے سرشار، فلاح و بہبودی کا تاجدار، صراطِ مستقیم کا شہسوار، دارالسلام جنت کا حقدار ہوا۔ اور جس نے اس علم سے روگردانی کی قعرِ مذلت میں پڑا، چاہِ ضلالت میں گرا، اور سراسر نقصان و خسران میں رہا۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کچھ چیزوں سے روکا اور منع فرمایا ہے تو کچھ چیزوں کے کرنے کا حکم بھی دیا ہے، ایک طرف اگر ڈرایا ہے تو دوسری طرف بشارت و خوشخبری بھی دی ہے، امثال و احوال بھی بیان فرمائے اور ان سب کی بار بار یاد دہانی بھی فرمائی ہے۔

بے شک یہ علم یعنی ”حدیث پاک“ امر و نہی، انداز و تبشیر، حکایات و قصص اور احکام و مسائل وغیرہ میں قرآن پاک ہی کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ مفصل و مشرح ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اتباع و پیروی کو حدیث پاک سے مربوط رکھا، اور یہی پیروی یقیناً بلا شک و ریب دارین کی سعادتوں کا ذخیرہ، اور ابدی و سرمدی زندگی کی اصل و حاصل ہے۔ تو علم درحقیقت کتاب و سنت ہی کا علم ہے، اور زندگی کے ہر موڑ پر بہتر عمل وہی عمل کہلائے گا جو کتاب و سنت کے مطابق ہوگا۔ تمام علوم کے درمیان اس علم کا مقام و مرتبہ ایسا ہی ہے جیسے آسمان کے سیارگان میں سورج کا ہے۔ اور یہ اللہ کا خاص فضل و کرم سے جسے چاہتا ہے یہ عطا فرمادیتا ہے۔

حضرت امام محمد بن علی بن حسین (رضی اللہ عنہم) اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ”فقیہ کی فقہ نامکمل ہے جب تک کہ وہ علم حدیث کی بصیرت نہ رکھتا ہو“ آپ نے سچ فرمایا۔ کیوں کہ اگر کوئی گہرائی و گیرائی میں جائے تو باسانی سمجھ لے گا کہ ہر علم کی ایک خاصیت ہوتی ہے جس کی مزاولت و ممارست سے نفس انسانی کو (اچھی یا بری) ایک خاص کیفیت حاصل ہو جاتی ہے۔

اور اس علم حدیث کی قراءت و کتابت، تبلیغ و اشاعت، مشغولیت و مصروفیت، اور مزاولت و ممارست کی وجہ سے محدث و عالم حدیث اپنی مومنانہ فراستوں، اور ایمانی قوتوں کی روحانی روشنی میں معنوی حیثیت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال رخ کا مشاہدہ اور آپ کی

حیات طیبہ کے ایک ایک گوشہ کا مطالعہ کرتے ہوئے گویا مجلس رسول میں حاضر ہو کر صحابیت کا عکس جمیل بن جاتے ہیں کیوں کہ صحابیت درحقیقت بالمشاہدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال سے مطلع و باخبر ہونے، اور آپ کی عادتوں اور عبادتوں کی اتباع و پیروی کرتے ہوئے ان سے مستفیض و مستنیر ہونے سے عبارت ہے۔

اور زمانہ دراز تک اس علم حدیث کی مشق و پریکٹس اور مزاولت و دمرارست رکھنے والے کے ادراک و شعور میں یہی معنی متمکن ہو جاتا ہے، نیز اس کے ذہن و خیال میں پہنچ جاتا ہے۔ اسی بات کی طرف کسی شاعر نے بڑا عمدہ اشارہ کیا ہے۔ اہل الحدیث ہم اہل النبی و ان لم یصحبوا نفسہ انفا سے صحبوا۔ یعنی محدث و عالم حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب ہیں، بذات خود اگرچہ ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و رفاقت نہ پائی۔ مگر ان کی روحیں ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم ناز سے لپٹی اور مچلتی رہی ہیں۔

حاصل کلام یہ کہ علماء حدیث (اللہ ان کی جماعت کو کثیر اور ان کے درجات بلند فرمائے) کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نسبت و تعلق ہے اور اس خاص وصف معرفت میں وہ یکتا و بے مثال ہیں، کیوں کہ یہی وہ حضرات ہیں جن کی زبانوں پر ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کریمہ اور احوال شریفہ کا ذکر پاک اور جن کے قلوب و اذہان میں ہمیشہ ہی پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ زیا اور ان کا رخ روشن رہا کرتا ہے۔ پس ان کے باطن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ باطن سے، نیز ان کے ظاہر کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن ظاہر سے گہرا تعلق اور قلبی لگاؤ رہتا ہے۔ اور وہ سیرت و سنت اور اسوۂ حسنہ کے حسین پیکر نظر آتے ہیں، بعض اسلاف نے فرمایا کہ ”علماء حدیث کے لیے یہ بہت ہی بڑا شرف و امتیاز ہے کہ ان کے امام و مقتدی خود امام الانبیاء حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔“

دین کی بقا کے لیے احادیث کی نشر و اشاعت بے حد ضروری ہے، اس کا سیکھنا سکھانا باعث اجر و ثواب، موجب رحمت و برکت، ذریعہ سعادت و شفاعت اور وسیلہ نجات و دخول جنت ہے۔ حدیث کی اہمیت کے پیش نظر ہی صحابہ و تابعین اور علماء و اکابرین نے تحصیل و تحفیظ علم حدیث کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں، بے شمار مصائب و تکالیف برداشت کیں اور دور

دراز کا سفر کیا کیوں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے لیے مژدہ جانفزا سنا تے ہوئے ارشاد فرمایا تھا نَصْرُ اللّٰهِ اَمْرٌ اَسْمَعُ مَقَالَتِي فحفظها و و اها و اداها یعنی اللہ ان لوگوں کو سربز و شاداب رکھے جنہوں نے میری باتیں (حدیثیں) سنیں، اور یاد رکھ کر انہیں دوسروں تک پہنچایا۔ (ارشاد الساری ج ۱ ص ۶)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اننا نسمع منك احادیث لا نحفظها، افلا نکتبها؟ قال بلی! فاكتبوها. قلت فی الغضب والرضاء قال نعم: فانی لا اقول فیہما الا حقا. یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے بہت ساری باتیں (حدیثیں) سنتے ہیں مگر انہیں یاد نہیں رکھ پاتے، کیا ہم انہیں لکھ نہ لیا کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کیوں نہیں؟ انہیں ضرور لکھ لیا کرو۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو نے عرض کیا کہ غصہ و خوشی میں بھی؟ فرمایا ہاں کیوں کہ ان دونوں موقعوں پر بھی میں صرف حق ہی کہا کرتا ہوں۔

صحابہ کرام میں حدیثیں سننے، یاد رکھنے اور انہیں جمع کرنے کا ایسا والہانہ جذبہ و شوق پیدا ہو گیا تھا کہ وہ جی جان سے احادیث سننے، یاد رکھنے، جمع کرنے اور ان کی نشر و اشاعت میں لگے رہتے، اس کے حفظ و ضبط کے لیے کافی اہتمام و احتیاط فرماتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیکڑوں احادیث لکھ کر جمع کیں ان کے مجموعہ کا نام ”صادقہ“ تھا۔ اس طرح حضرت انس، حضرت سعد بن عبادہ، حضرت سعد بن ربیع، حضرت سمرہ بن جندب، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے صحیفوں کا بھی تذکرہ ملتا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ عہد رسالت ہی سے کتابت حدیث کا زری عمل جاری ہے، خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سارے احکام و مسائل لکھوا کر لوگوں کو عنایت فرمایا: نیز کثیر احادیث کا ایک صحیفہ و مجموعہ لکھوا کر خود ملک یمن بھیجا۔ جس سے کتابت حدیث کی سند و فضیلت ثابت و اجاگر ہوتی ہے۔ (نزہۃ القاری ج ۱ ص ۱۲ تا ۱۳)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اللہم ارحم خلفائی، قلنا یا رسول اللہ! ومن خلفائك؟ قال الذین یاتون من بعدی یرون احادیثی ویعلمونہا

الناس "اے اللہ! میرے خلفاء و جانشینوں پر رحم فرما۔ ہم نے (صحابہ نے) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء کون ہیں؟ حضور نے فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث (وسنن) کو بیان کریں گے نیز لوگوں کو میری احادیث کا علم بھی دیں گے۔ (الترغیب والترہیب بحوالہ مقام علم و علماء ص ۷۲)

اسی طرح علماء حدیث کو دارین کی سعادتوں اور جنت کی بشارتوں سے سرفراز فرماتے ہوئے دونوں عالم کے مالک و مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من ادى الى امتى حديثا لتقام به سنة او تثلّم به بدعة فهو فى الجنة" جس (عالم دین) نے میری امت تک کوئی ایک حدیث پہنچائی تاکہ اس سے میری کوئی سنت قائم ہو یا کسی بدعت (خلاف شرع) کا راستہ ہی بند ہو جائے تو وہ عالم دین (دنیا میں رہتے ہوئے بھی) جنت میں ہے۔ یعنی اس کے لیے قطعی اور یقینی جنت ہی جنت ہے۔ (حلیۃ الاولیاء بحوالہ مقام علم و علماء ص ۹۵)

اگر دین میں احادیث کا اعتبار نہ ہوتا تو امان اٹھ جاتا اور ہم قرآن و صاحب قرآن کی دی ہوئی ہدایات سے یکسر محروم رہ جاتے نیز قرآن کی بعض آیتیں ہمارے لیے چیتاں اور معمہ بن کر رہ جاتیں۔ توضیح اور تعبیر و تشریح ہے۔ آپ ہی سوچیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ بتاتے کہ "یہ قرآن ہے" تو ہمیں کیسے پتہ چلتا کہ قرآن کیا ہے اور قرآن کے احکام کیا ہیں؟ قرآن کی تعین اور اس کے احکام کی تفصیل ہمیں صرف زبان و بیان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوئی یہی حدیث کا فیضان ہے۔

ہزار ہا مبارکبادیوں کے مستحق ہیں محب گرامی حضرت مولانا مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی صاحب (استاذ و مفتی دارالعلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ) جنہوں نے بڑی جانکاہی اور محنت و جانفشانی سے درجنوں مطبوعات و مقالات کے علاوہ ایک وسیع اور گراں قدر مجموعہ احادیث "امجد الاحادیث" کے نام سے تیار کیا اور "ن، والقلم و ما یسطرون" نیز قید و العلم بالکتابہ کی عملی تفسیر دنیا کے سامنے پیش کیا جو اپنی بعض خصائص کی بنا پر ممتاز و منفرد ہے۔

حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی مایہ ناز و شاہکار

تصنیف ”بہار شریعت“ اردو زبان میں فقہ اسلامی (حنفی) کی عظیم انسائیکلو پیڈیا ہے جو ایک طرف کم و بیش دس ہزار احکام و مسائل کی جامع ہے تو دوسری طرف احادیث عقائد کو شامل کر کے ڈھائی ہزار سے زیادہ احادیث کا شاندار و مستند مجموعہ ہے۔ گویا کہ بہار شریعت بیک وقت دو موضوع کی دو مستقل کتاب ہے۔ ایک فقہ کی اور دوسرے احادیث کی۔

اسی بہار شریعت کی تمام احادیث کو ایک گراں قدر اضافے اور استخراج کے ساتھ فاضل گرامی محمد مولانا مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی نے ایک مستقل کتاب کی حیثیت دے دی ہے اسی خوبصورت مجموعہ کا نام ”امجد الاحادیث“ ہے جو ہمارے دارالعلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ کے شعبہ نشر و اشاعت ”احسن العلماء پبلیکیشن“ کی طرف سے منظر عام پر آ رہی ہے۔

یہ کتاب علمی حلقوں میں انشاء اللہ بہت پسند کی جائے گی اور علم حدیث سے شغف رکھنے والے اساتذہ و طلبہ، محققین و علماء سب کے لیے یکساں مفید ہو کر اسلامی لائبریریوں کی زینت بنے گی۔

مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل مولف کتاب مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی کو اس کا اجر و صلہ عطا فرمائے خصوصاً دارالعلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ کے بانی و مہتمم محب گرامی حضرت مولانا سید محمد علیم الدین اصدق مصباحی اعظمی کو اپنے حفظ و امان میں رکھ کر مزید اعلیٰ دینی خدمات انجام دینے کی توفیق و سعادت بخشے۔ آمین بجاہ طہ و یسن صلی اللہ علیہ وسلم۔ فقط

(مولانا) فتح احمد بستوی مصباحی

دارالعلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ

۱۷ شعبان ۱۴۲۶ھ

۲۲ دسمبر ۲۰۰۵ء

کلماتِ مؤلف

مبسملا و حامدا و مصلیٰ و مسلم

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے خلیفہ اجل فقیہ اعظم علامہ شاہ مفتی محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ آسمانِ سنیت کے اس روشن سورج کا نام ہے جو خاتم المحدثین علامہ وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمہ کے ابدانِ علم حدیث سے سیراب و آسودہ کام ہو کر فلکِ تاریخ پر عبقری محدث بن کر طلوع ہوا اور مجددِ اسلام، فقیہِ انام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فیاض بارگاہ سے فقہ و قضا کی دولتِ گراں مایہ سے ایسا بہرہ ور ہوا کہ دنیا نے اسے فقیہ اعظم کا خطاب اعزاز دیا، صدر الشریعہ سے یاد کیا خود امام المحدثین افقہ تحقیقین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدر الشریعہ پر اعتماد فرماتے ہوئے پورے ہندوستان کا انہیں قاضی القضاۃ مقرر فرمایا ان کی فقہی درایت، علمی پختگی سے متعلق یوں اظہار خیال فرمایا ”فقہ میں ان کا پایہ بہت بلند ہے“ نیز فرمایا ”فقہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پائیے گا۔“ (فقیہ اعظم حیات و خدمات ص ۷ بحوالہ ملفوظ)

یوں ہی تقویٰ، طہارت، علم، عمل، عبادت، ریاضت، تدریس، تحریر، تقریر، اخلاص، محبت، خوفِ خدا، عشقِ مصطفیٰ، صداقتِ دیانت، پاکبازی، جذبہٗ احقاقِ حق و ابطالِ باطل، وغیرہ اوصافِ حمیدہ کے پیکرِ جمیل۔ یعنی علم و عمل کے بے ساحل سمندر تھے جس کی لہروں سے آسودہ کام ہونے والے حافظِ ملت، مجاہدِ ملت، امینِ ملت، سیرِ پیشہ اہل سنت، محدثِ اعظم پاکستان، سید العلماء، شمس العلماء، سند العلماء، شیخ العلماء، خیر الازکیاء، وقار العلماء، سید المفسرین ہو کر جبینِ تاریخ پر روشن نقوش ہو گئے ہیں۔ شفیق جو پوری نے خوب کہا ہے:

سلامی جا بجا ارض و سما دیں

مہ و خورشید پیشانی جھکا دیں

ترے خدام اے صدر شریعت

جدھر جائیں فرشتے پر بجا دیں

اسی عبقری شخصیت کی شہرہٗ آفاق تصنیف ”بہار شریعت“ ہے جو فقہ حنفی کی عظیم

انسائیکلو پیڈیا اور ریفرنس ہے، زبان اردو میں مسلک امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے مثال ترجمان و خلاصہ ہے، جس کی ثقاہت پر عبد رواں کے عامائے اسلام کا اتفاق و اجماع ہے۔ خود مجدد اعظم نقیب مسلک امام اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہار شریعت کا بعض حصہ مطالعہ فرما کر رقمطراز ہیں:

یہ مبارک رسالہ ”بہار شریعت“ تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی الجود والجاهد و الطبع السليم والفکر القويم والفضل والعلی مولانا ابوالعلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرّب والسکّنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارين الحسنى مطالعہ کیا۔ الحمد للہ مسائل صحیحہ، رجیحہ، خفّیہ، متحجّہ پر مشتمل پایا۔ (بہار شریعت)

غرضیکہ بہار شریعت جملہ خوبیوں سے آراستہ ہے اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو بہت سے محاسن اور گوشے آشکار ہوتے نظر آتے ہیں۔ یہاں قابل ذکر و توجہ دو اہم خصوصیتیں ہیں:

اول: یہ ہے کہ اس میں ان آیتوں اور حدیثوں کا اردو ترجمہ حوالوں کے ساتھ ذکر ہے جو مسائل عنوان کی مؤید و اساسات ہیں جن سے جہاں یہ واضح ہو جاتا ہے کہ فقہ حنفی کے مسائل و احکام قرآنی آیات سے مستخرج ہیں یا احادیث رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تائید یافتہ ہیں۔ وہیں ان معاندوں اور تعصب پرستوں کے الزامات کا شیش محل زمیں بوس ہوتا نظر آتا ہے جو شفاف فقہ حنفی پر بڑی بے باکی کے ساتھ بدنما دھبہ لگانے کی سعی ناروا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث سے اس کا علاقہ برائے نام ہے یا بالکل نہیں بلکہ قیاس و رائے ہی اس کا ماخذ و سرچشمہ ہے۔

دوم: اس میں احکام و مسائل کے احاطہ کے ساتھ بطور حوالہ فقہ کی ان متداول کتابوں کا ذکر ہے جن سے مسائل اخذ کیے گئے۔ اس سے مصنف کی دیانت اور کتاب کی ثقاہت موثق ہو جاتی ہے گویا بہار شریعت جہاں ہزار ہا مسائل و احکام کا سد بہار گلزار ہے وہیں احادیث و آیات کی برکتوں سے مالا مال اور سرشار ہے۔

عصر حاضر میں سرفہ علمی کی بڑی گرم بازاری ہے بالخصوص وہابی دیوبندی جو درحقیقت فقہ وحدیث سے عاری ہیں وہ بہار شریعت میں درج مسائل کو ان کی اصل عربی عبارات کتب فقہ سے تخریج کر کے کتاب فقہ و مسائل کے مصنف، فقہ کے خادم بننے جارہے ہیں۔ اسی طرح بہت

سے فنکار قلم کار حسب ضرورت بہار شریعت سے احادیث نقل کر لیتے اور اس کا حوالہ نہ دے کر اصل کتب حدیث کا نام ذکر کر کے اپنے کو محقق، رائٹر، محدث باور کر رہے ہیں اس طور پر بہار شریعت کے ساتھ ناروا سلوک ہو رہا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ بہار شریعت میں درج احادیث اور مسائل خالص اردو زبان میں ہیں۔ اس لیے سستی شہرت کمانے والے رائٹروں، قلم کاروں کو زریں موقع میسر آ گیا ہے اس کے سد باب کے لیے بہت پہلے ضروری تھا کہ اس کی جملہ احادیث ان کے مصادر سے اصل متون صفحات و ابواب کے ساتھ تخریج کر دی جاتیں یوں ہی اردو مسائل کے ساتھ کتب فقہ سے ان کی اصل عربی جزئیات و عبارات کو ذکر کر دیا جاتا اس سے خود کتاب بہار شریعت کا وزن بھی بڑھ جاتا۔ اپنے مذہب و مسلک کی روشن تائید بھی ہوتی مگر مقولہ ہے ”الامور مرہونۃ بأوقاتها“

اور اعلیٰ حضرت کا ارشاد ہے: اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے بعض علمائے اہل سنت نے اس ضرورت کا احساس بھی کیا جیسا کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ بعض حضرات نے اس کی احادیث کی تخریج کا آغاز کیا اور چند حصوں کا کام کرنے کے بعد کسی اور کام میں لگ گئے اور یہ نذر التوا ہو کر رہ گیا۔ بعض حضرات نے اس کے بعض حصوں کے مسائل کی تخریج بھی کی تو صرف اصل کتب کے صفحات و جلد کے ذکر پر اکتفا کیا جس کی وجہ سے ضرورت تخریج باقی رہی۔ اسی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے راقم السطور نے اللہ اور اس کے رسول عز و جل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل و کرم اور حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے فیض و عنایت کے سہارے ربیع الآخر ۱۴۲۲ھ کو جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مٹو، انڈیا کے اندر احادیث کریمہ کی تخریج کا آغاز کیا۔

چار سال کی مدت میں یہ کام اپنے جملہ محاسن کے ساتھ تکمیل کو پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک، حضرت صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ کی نسبت سے اس کا نام ”امجد الاحادیث“ رکھا ہے چوں کہ عنوان مسائل کے مطابق باضابطہ احادیث کا ذکر بہار شریعت کے حصہ دوم سے ہے اس لیے اس میں بہار شریعت حصہ دوم سے لے کر حصہ ہستم تک ہر حصہ کی احادیث حوالوں کے ساتھ درج کی گئی ہیں اور شروع میں عقائد و معمولات اہل سنت سے متعلق ۱۴۰ آیات کریمہ اور ۲۶۴ احادیث جلیلہ مع ترجمہ جو ۱۲۴ صفحات پر مشتمل ہیں فقیر بے مایہ کی

طرف سے اضافہ ہیں۔

امجدالاحادیث کے اندر درج ذیل خوبیاں ہیں:

- ☆ عربی متن مع حرکات و سکنات۔
 - ☆ اصل ماخذ یا اس کے معاون کسی اور کتاب حدیث وفقہ سے حوالہ نہ نجات، ابواب، جلد کے بیان کے ساتھ۔
 - ☆ عربی حدیث کے بعد حضرت صدر الشریعہ کا معنی خیز اردو ترجمہ مع حوالہ۔
 - ☆ بہار شریعت ہی کے موافق ترتیب۔
 - ☆ حسب ضرورت عنوان کی حاشیہ میں توضیح۔
 - ☆ حسب حاجت تحشیہ۔
 - ☆ احادیث و آیات کی نمبرنگ۔
 - ☆ اجمالی احادیث کا تفصیلی ذکر کے ساتھ ترجمہ۔
 - ☆ بہار شریعت حصہ دوم سے لے کر حصہ ہستم تک کی تمام درج احادیث کی تخریج۔
 - ☆ ابتدا میں عقائد و معمولات اہل سنت کے اثبات میں ۲۶۴ احادیث کا اضافہ جو ۱۲۴ صفحات پر مشتمل ہیں۔
 - ☆ عقائد و معمولات سے متعلق ۱۴۰ آیات کریمہ کا ذکر۔
 - ☆ ارباب فضل و کمال کی تقریظات سے تزئین۔
- امجدالاحادیث کی تسوید و تمییز میں جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کے مختلف درجات کے متعدد طلبہ نے تعاون کیا خصوصی طور مولوی شاہد رضا، مولوی مقبول خاں، مولوی انیس، مولوی وسیم احمد، مولوی طالب خاں، مولوی عظمت علی، مولوی سجاد خاں، مولوی حبیب اللہ، مولوی حبیب رضا، مولوی رضوان، مولوی عمران رضا و مولوی ظفر سلیم اللہ تعالیٰ عن الآفات و البلاء قابل ذکر ہیں۔
- اللہ تعالیٰ انہیں اور ان تمام طلبہ کے علم و فضل میں برکتیں دے جنہوں نے امجد الاحادیث کی ترتیب میں کسی طرح بھی اعانت کی۔ اور حضرت مولانا عبدالمبین خاں مصباحی، حضرت مولانا رئیس احمد مصباحی اساتذہ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی اور حضرت مولانا سید ندیم ظفر صاحب استاذ دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ نے تصحیح و پروف ریڈنگ

کے ذریعہ بڑا احسان کیا۔ ہم ان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں پھر مبلغ اسلام پیر طریقت حضرت علامہ سید محمد علیم الدین اصدق مصباحی اعظمی دامت برکاتہم القدسیہ بانی، مہتمم، صدر المدرسین دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ کا دل کی گہرائیوں کے ساتھ ممنون اور ان کے حق میں دعاگوں ہوں کہ مولائے کریم جل مجدہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے ان کو جسمانی، روحانی صحت و توانائی سے بہرہ ور رکھے، امراض جسمانی سے نجات کلی عطا فرمائے کہ انہوں نے اس ضخیم کتاب کو بڑی خندہ پیشانی، کشادہ ظرفی کے ساتھ قبول فرمایا اور اپنے دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ کے شعبہ نشر و اشاعت احسن العلماء پبلیکیشنز سے طباعت کا اہتمام فرمایا اور ساتھ ہی اپنے کلمات تحسین سے سرفراز فرما کر ذرہ نوازی کا بے مثال مظاہرہ فرمایا۔

اور بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اپنے ان کرم فرماؤں کی خدمات عالیہ میں ہدیہ تشکر پیش نہ کریں جنہوں نے ہمارے اس عمل کی تحسین کی اپنے مفید مشوروں سے نوازا اپنے تاثرات اور کلمات تقدیم سے بہرہ ور فرمایا یعنی

(۱) استاذی الکریم سلطان الاساتذہ، ممتاز الفقہاء، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری

دامت فیوضہم العالیہ، بانی طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، منو

(۲) محدث جلیل حضرت علامہ افتخار احمد صاحب قادری اعظمی دام ظلہ العالی شیخ الحدیث

دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

(۳) مفکر اسلام حضرت علامہ عبدالمبین نعمانی قادری مدظلہ العالی مہتمم دارالعلوم قادریہ

چریاکوٹ، اعظم گڑھ یوپی

(۴) صاحب فکر و قلم حضرت مولانا فتح احمد بستوی مصباحی دام مجدہ استاذ دارالعلوم قادریہ

غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ

اللہ تعالیٰ ان کا سایہ دراز فرمائے اور ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے، عوام و خواص سب

کے لیے یکساں مفید بنائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وصحبہ وعترتہ وازواجہ اجمعین۔

محمد ابوالحسن قادری مصباحی غفرلہ

۱۹ شعبان ۱۴۲۶ھ

﴿توحید کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱: وَاللَّهُمَّ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ. (البقرة ۱۶۳)

اور تمہارا معبود ایک معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مگر وہی بڑی رحمت والا

مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲: اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ط لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ج وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ. (البقرة ۲۵۵)

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا، اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے، اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین، اور اسے بھاری نہیں اس کی نگہبانی، اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔

اور فرماتا ہے:

۳: اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (آل عمران ۲)

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں، آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا۔

اور فرماتا ہے:

۴: هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

(آل عمران ۶۷)

وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے۔ اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔

اور فرماتا ہے:

۵: إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

الْحَكِيمُ. (آل عمران ۶۲)

یہی بے شک سچا بیان ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور بیشک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا۔

اور فرماتا ہے:

۶: اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لِيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ

اللَّهِ حَدِيثًا. (النساء ۸۷)

اللہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور وہ ضرور تمہیں اکٹھا کرے گا قیامت کے دن جس میں کچھ شک نہیں، اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔

اور فرماتا ہے:

۷: شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا

هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. (آل عمران ۱۸)

اور اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔

اور فرماتا ہے:

۸: لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهٌ وَاحِدٌ وَإِنْ لَمْ

يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابُ الْيَمِّ. (المائدة ۷۳)

بیشک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے، اور خدا تو نہیں مگر ایک

خدا، اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جوان میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔

اور فرماتا ہے:

۹: قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ أَنتُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ إِلَهَةً أُخْرَى قُلْ لَا أَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَهُ وَاحِدٌ وَإِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ. (الانعام / ۱۹)

تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی۔ تم فرماؤ کہ اللہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں۔ اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جند جن کو پہنچے تو کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور خدا ہیں؟ تم فرماؤ کہ میں گواہی نہیں دیتا تم فرماؤ کہ تو ایک ہی معبود ہے، اور میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔ اور فرماتا ہے:

۱۰: ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ. (الانعام / ۱۰۳)

یہ ہے اللہ تمہارا رب، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا بنانے والا تو، اسے پوجو اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔ اور فرماتا ہے:

۱۱: اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ. (الانعام / ۱۰۷)

اس پر چلو جو تمہیں تمہارے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو۔ اور فرماتا ہے:

۱۲: قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَاٰمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيُّ الْأُمِّيَّ الَّذِي

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبَعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ. (الاعراف ۱۵۸)

تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی جلّائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

اور فرماتا ہے:

۱۳: اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا ۚ لَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (التوبة ۳۱)

انہوں نے اپنے بادیوں اور جوگیوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا، اور مسیح ابن مریم کو، اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔ اور فرماتا ہے:

۱۴: فَإِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْمَلُوا إِنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَن لَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ. (ہود ۱۴)

تو اے مسلمانو! اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ وہ اللہ کے علم ہی سے اتر رہے ہیں اور یہ کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو کیا اب تم مانو گے۔ اور فرماتا ہے:

۱۵: هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذْكُرُوا أَنَّهُمْ أَتَوْا آلَ الْآلِبَابِ (ابراہیم ۵۲)

یہ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے اور اس لیے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور اس لیے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے، اور اس لیے کہ عقل والے نصیحت مانیں۔ اور فرماتا ہے:

۱۶: يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ (النحل ۲)

ملائکہ کو ایمان کی جان یعنی وحی لے کر اپنے جن بندوں پر چاہے، اتارتا ہے کہ ڈرناؤ کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں تو مجھ سے ڈرو۔

اور فرماتا ہے:

۱۷: إِلَهُكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكَرَةٌ وَهُمْ

مُسْتَكْبِرُونَ . (النحل / ۲۲)

تمہارا معبود ایک معبود ہے۔ تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل منکر ہیں اور وہ مغرور ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۱۸: وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِلُوا إِلَهَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَإِنِّي فَارِهِبُونَ (النحل / ۵۱)

اور اللہ نے فرما دیا دو خدا نہ ٹھہراؤ وہ تو ایک ہی معبود ہے تو مجھی سے ڈرو۔

اور فرماتا ہے:

۱۹: قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ

يُرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا . (الكهف / ۱۱۰)

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔ مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

اور فرماتا ہے:

۲۰: اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ (طہ / ۱۴)

اللہ کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام۔

اور فرماتا ہے:

۲۱: إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي . (طہ / ۱۴)

بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔

اور فرماتا ہے:

۲۲: اِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا (طہ / ۹۸)
تمہارا معبود اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۳: وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا

فَاعْبُدُونِ (الانبیاء / ۲۵)

اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف وحی فرماتے کہ میرے
سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی کو پوجو۔

اور فرماتا ہے:

۲۴: قُلْ إِنَّمَا يُوحِي إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ. (الانبیاء / ۱۰۸)

تم فرماؤ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا نہیں مگر ایک اللہ تو کیا تم مسلمان ہوتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۲۵: وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةٍ

الْأَنْعَامِ فَالْهُكُمُ إِلَهُ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ. (الحج / ۳۴)

اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے
ہوئے بے زبان چوپایوں پر تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو۔ اور اے
محبوب خوشی سادواں تواضع والوں کو۔

اور فرماتا ہے:

۲۶: وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ

أَفَلَا تَتَّقُونَ. (المومنون / ۲۲)

اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو
پوجو اس کے سوا کوئی تمہارا خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۷: فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ. (المومنون / ۱۱۶)

تو بہت بلندی والا ہے اللہ سچا بادشاہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے وہی عزت والے عرش کا مالک ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۸: اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ . (النمل آیت ۲۶)

اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۹: وَهُوَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاَوَّلٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ

تُرْجَعُوْنَ (القصاص / ۷۰)

اور وہی ہے اللہ کہ کوئی خدا نہیں اس کے سوا اسی کی تعریف ہے دنیا اور آخرت میں اور اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔

اور فرماتا ہے:

۳۰: وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ لَهُ

الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ . (القصاص / ۸۸)

اور اللہ کے سوا دوسرے خدا کہ نہ پوج اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔

اور فرماتا ہے:

۳۱: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ

مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفِكُوْنَ . (فاطر / ۳)

اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے کہ آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۳۲: قُلْ اِنَّمَا اَنَا مُنْذِرٌ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ . (ص / ۶۵)

تم فرماؤ میں ڈر سنانے والا ہی ہوں اور معبود کوئی نہیں مگر ایک اللہ سب پر غالب ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۳: خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَانْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ط يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ مَّ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَآَنِي تُصِرُّوْنَ (الزمر ۶۷)

اس نے تمہیں ایک جان سے بنایا پھر اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا۔ اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے اتارے۔ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے۔ ایک طرح کے بعد اور طرح۔ تین اندھیروں میں۔ یہ ہے اللہ تمہارا رب۔ اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ پھر کہاں پھیرے جاتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۳۴: غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ. (المؤمن ۳۷)

گناہ بخشنے والا، اور توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب کرنے والا، بڑے انعام والا، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف پھرتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۵: ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَآَنِي تُوفِكُون. (المؤمن ۶۲)

وہ ہے اللہ تمہارا رب ہر چیز کا بنانے والا۔ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو کہاں اوندھے جاتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۳۶: هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ط الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

الْعَالَمِينَ. (المومن ۶۵)

وہی زندہ ہے، اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اسے پوجو رے اسی کے بندے ہو کر۔ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۷: قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ فَاسْتَعِينُوا إِلَيْهِ

وَأَسْتَغْفِرُوهٗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ. الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ.

(حم سجدہ ۷۰۶)

تم فرماؤ آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں۔ مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو اس کے حضور سیدھے رہو اور اسی سے معافی مانگو اور خرابی ہے شرک والوں کو وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۳۸: وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهٌ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ .

(الزخرف ۸۴)

اور وہی آسمان والوں کا خدا اور زمین والوں کا خدا اور وہی حکمت و علم والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۹: لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ .

(سورة الدخان آیت ۸)

اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں وہ جلائے اور مارے تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ

دادا کا رب۔

اور فرماتا ہے:

۴۰: فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ

يَعْلَمُ مُتَقَلِّبُكُمْ وَمَتَوَاتِكُمْ . (محمد ۱۹)

تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان

مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو، اور اللہ جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا، اور رات کو تمہارا

آرام لینا۔

اور فرماتا ہے:

۴۱: هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ .

(الحشر ۲۲)

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا وہی ہے بڑا

مہربان رحمت والا۔

اور فرماتا ہے:

۴۲: هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ

الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ. (الحشر ۲۳)

وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا، امان

بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، عزت والا، عظمت والا، تکبر والا، اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے۔

اور فرماتا ہے:

۴۳: اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ. (التغابن ۱۳)

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، اور اللہ ہی پر ایمان لانے والے بھروسہ کریں۔

اور فرماتا ہے:

۴۴: رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا. (المزمل ۹)

وہ پورب کارب اور پچھتم کارب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔

احادیث

۱: عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةِ عَلَى أَنْ

يُوحَدَ اللَّهُ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجَّ فَقَالَ رَجُلٌ ذ (۱) الْحَجَّ

وَصِيَامِ رَمَضَانَ قَالَ: لَا، صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجَّ هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

(الصحيح لمسلم ج ۱/۳۲ باب ارکان الاسلام)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی

بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی۔ (۱) اللہ کی توحید (۲) نماز قائم رکھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) رمضان کا

روزہ رکھنا (۵) حج کرنا۔ ایک صاحب نے کہا کہ حج اور رمضان کا روزہ رکھنا حضرت عبداللہ نے

فرمایا نہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا رمضان کا روزہ رکھنا حج کرنا۔

۲: عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ

(۱) المراد بالرجل يزيد بن بشر السكسكى كما ذكره الحافظ الخطيب البغدادي في كتابه الاسماء المبهمة.

وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

(الصحيح لمسلم ج ۴/۱ باب الدلیل علی من مات علی التوحید دخل الجنة)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو یہ جانتے (مانتے) ہوئے مرا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو جنت میں داخل ہوگا۔

۳: عَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ أَمِّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْفَاها إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَإِنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَإِنَّ النَّارَ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ مِنْ أَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ . (الصحيح لمسلم ج ۴/۱ باب الدلیل علی من مات علی التوحید دخل الجنة)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ ہی معبود ہے اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ اس کے بندے اور اس کی بندی کے بیٹے ہیں اور کلمہ ہیں جس کا مریم کو القا کیا اور اس کی جانب سے روح ہیں اور یہ کہ جنت حق ہے جہنم حق ہے اللہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے وہ چاہے گا اس کو داخل فرمائے گا۔

۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى خَمْسَةِ شَهَادَاتٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ . (الصحيح لمسلم ج ۳/۱ باب بیان ارکان الاسلام)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ (۱) اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) رمضان کا روزہ رکھنا (۵) خانہ خدا کا حج کرنا۔

۵: عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ : كُنْتُ أَتْرَجِمُ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَأَتَتْهُ

امْرَأَةً تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ : إِنَّ وَفَدَ عَبْدُ الْقَيْسِ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ الْوَفْدُ أَوْ مِنَ الْقَوْمِ ؟ قَالُوا : رَبِيعَةُ قَالَ : مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا السَّدَامِيِّ قَالَ : فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَاتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ وَإِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ كُفَّارٍ مُضِرٍّ وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَاتِيكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرِ فَضْلٍ نَخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَ نَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ : فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ قَالَ : أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَقَالَ : هَلْ تَذَرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ ؟ قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تَوَدُّوا خُمُسًا مِّنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُرْقَتِ وَقَالَ شُعْبَةُ : وَرَبَّمَا قَالَ : النَّقِيرُ (الجامع للترمذی ج ۸۹/۲، الصحيح لمسلم ج ۱/۳۵ باب الامر بالایمان والصحيح للبخاری ج ۱/۱۹۱ باب آداء الخُمس من الایمان) هذا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت ابو حمزہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس اور لوگوں کے درمیان تریحان تھا، ایک عورت آئی اور گھڑے کی نبید کے بارے میں حضرت ابن عباس سے پوچھنے لگی تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عبد القیس کا وفد آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون وفد ہے؟ یا کون سی قوم ہے؟ لوگوں نے جواب دیا ربیعہ سرکار نے فرمایا قوم یا وفد کے لیے خوش آمدید ہے کوئی رسوائی اور پشیمانی نہیں۔ (راوی نے) کہا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ آپ کے پاس دور کے سفر سے آتے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان کافروں کا یہ قبیلہ مضر حائل ہے اور ہم صرف ماہ حرام ہی میں آپ کے پاس آتے ہیں تو ہمیں کوئی واضح حکم دیں جس کی ہم اپنے بعد والوں کو اطلاع دیں اور جنت میں داخل ہوں تو سرکار نے چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے منع کیا کہا اللہ کی توحید پر ایمان کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اللہ کی توحید پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض کیا اللہ اور رسول جانیں فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور رمضان کا روزہ رکھنا اور یہ کہ غنیمت سے پانچواں ادا کرو اور دبا، حنتم، مزفت، نقیر سے منع کیا۔

۶: عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ شُعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱۱/۱ باب زیادة الايمان ونقصائه)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے دل میں جو برابر بھی نیکی ہو تو جہنم سے نکالا جائے گا۔ اور جو کہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور گیہوں برابر اس کے دل میں بھلائی ہو جہنم سے نکالا جائے گا اور جو کہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اس کے دل میں ذرہ برابر نیکی ہو جہنم سے نکالا جائے گا۔

۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّه قَالَ : قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَسْعَدَ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوْلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ جِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدَ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ .

(الصحيح للبخاری ج ۲۰/۱ باب الحرص على الحديث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے بڑھ کر کون سرفراز ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ میں جانتا تھا کہ اس سلسلے میں تم سے پہلے کوئی نہ پوچھے گا اس لیے کہ میں تمہارے اندر اس کا اشتیاق دیکھ رہا ہوں قیامت کے دن میری شفاعت سے وہ شخص بہرہ ور ہوگا جو سچے دل و جان سے کہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۸: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمُعَاذَ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ : يَا مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ قَالَ : لَبَّيْكَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَسَعْدَيْكَ قَالَ : يَا مُعَاذُ! قَالَ : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَسَعْدَيْكَ قَالَ : يَا مُعَاذُ! قَالَ : لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى

النَّارِ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ ؟ فَيَسْتَبْشِرُونَ قَالَ : إِذَا يَتَكَلَّمُوا وَأَخْبَرَ
بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَائِبًا . (الصحيح للبخاری ج ۲۴/۱ باب من خصص بالعلم قوما دون قوم
کراهية ان لا يفهموا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
ایک سواری پر آگے سوار تھے اور پیچھے حضرت معاذ بن جبل بیٹھے تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے
معاذ! معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں آپ نے پھر ارشاد فرمایا اے معاذ! معاذ نے
پھر عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے پھر ارشاد فرمایا اے معاذ! معاذ نے عرض کیا
میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس کی گواہی دے کہ اللہ
کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس شخص کو اللہ تعالیٰ
دوزخ پر فرمائے گا معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اس کی خبر دوسروں کو دے دوں جس سے
لوگ خوش ہو جائیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا جب تو وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے (اخفائے حدیث)
کے گناہ سے بچنے کے لیے حضرت معاذ نے اس حدیث کو وصال فرمانے سے کچھ پہلے بیان
کر دیا۔

۹: عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي الْمَسَاوِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عَدِيُّ بْنُ
حَاتِمٍ نِ الْكُوفَةِ أَتَيْنَاهُ فِي نَصْرِ مَنْ فَقَّهَاءِ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَقُلْنَا : لَهُ حَدَّثَنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ ! أَسْلِمْتَ تَسْلَمُ
قُلْتُ : مَا إِلَّا سَلَامٌ ؟ فَقَالَ : تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ وَتُؤْمِنُ بِالْأَقْدَارِ
كُلُّهَا خَيْرٌهَا وَشَرُّهَا حُلُوهَا وَمَرُّهَا . (السنن لابن ماجه ج ۱۰/۱ باب الايمان بالقدر)

حضرت عبدالاعلیٰ بن ابوالمساور سے روایت ہے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں انہوں
نے فرمایا کہ حضرت عدی بن حاتم جب کوفہ تشریف لائے تو ہم فقہائے کوفہ کی ایک جماعت کے
ساتھ ان کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایسی کوئی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول
اللہ ﷺ سے سنی ہے تو فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے ارشاد

فرمایا کہ اسلام لے آؤ سلامت رہو گے (شععی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اسلام کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس بات کی تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں اور ہر بھلی بری، شیریں، تلخ تقدیر پر ایمان لائے۔

۱۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي نَفَرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا وَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا وَفَزَعَنَا وَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَعَ فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى آتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَارِ فَذَرْتُ بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ أَبَا؟ فَلَمْ أَجِدْ فَإِذَا رِبِيعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بَيْرِ خَارِجَةِ وَالرَّبِيعُ الْجَدُولُ فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قُلْتُ: كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتُ فَأَبْطَأَتْ عَلَيْنَا فَخَشِينَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُونَنَا فَفَزَعَنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَعَ فَاتَيْتُ هَذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَخْتَفِرُ الشُّعْلَبُ وَهُوَ لَا يَرَى النَّاسَ وَرَأَيْتُ فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَعْطَانِي نَعْلِيهِ قَالَ: أَذْهَبَ بِنَعْلِي هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتُ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرُ فَقَالَ: مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ؟ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! قُلْتُ: هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَضْرَبَ عُمَرُ بِيَدِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْ ضَرْبَةً فَخَرَرْتُ لِاسْتَيْ فَقَالَ: ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاجْهَشْتُ بُكَاءً وَرَكِبْنِي عُمَرُ فَإِذَا هُوَ عَلَى الْبَرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ: لَقِيتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِأَلَدِي بَعَثَنِي بِهِ فَضْرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيْ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاسْتَيْ قَالَ: ارْجِعْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عُمَرُ! مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ؟ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَكَلَّمَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلَّاهُمْ يَعْمَلُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَلَّاهُمْ. (الصحيح لمسلم ج ۱، ۴۵، ۴۶ باب الدَّلِيلُ عَلَى مَنْ مَاتَ

عَلَى التَّوَجُّيدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَطْعًا وَمَشْكُورًا الْمَصَابِيحُ ص ۱۵ الفصل الثالث من كتاب الايمان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے ابو بکر صدیق اور عمر فاروق بھی تھے رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان سے اچانک اٹھے اور دیر تک واپس تشریف نہ لائے ہمیں اندیشہ لاحق ہوا کہ خدا نخواستہ آپ کسی پریشانی میں تو نہیں؟ یہ سوچ کر ہم لوگ اٹھے اور سب سے پہلے میں گھبرا کر آپ کی تلاش میں نکلا پیچتے پیچتے انصار بنی نجار کے باغ میں پہونچا اور اس باغ کے چاروں طرف گھومنے لگا اندر جانے کے لیے کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا ایک پتلی سی نالی پر نظر پڑی جو باہر کے کنویں سے باغ کے اندر جا رہی تھی میں گھسٹ کر لومڑی کی طرح اس نالی کے اندر سے باغ تک اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہونچ گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے ارشاد فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے درمیان آپ تشریف فرما تھے پھر اچانک اٹھ کر کہیں تشریف لے گئے اور واپسی میں کافی تاخیر ہوئی تو ہمیں خوف ہوا کہ آپ کے دشمن آپ کو تنہا دیکھ کر کسی طرح کا گزند پہنچائیں سبھی لوگ گھبرا کر آپ کی تلاش میں وہاں سے نکل پڑے اور سب سے پہلے میں گھبرا کر تلاش میں یہاں آیا اور لومڑی کی طرح گھسٹ کر باغ کے اندر آ گیا دوسرے لوگ میرے پیچھے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے نعلین مبارک عطا کر کے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ! میری دونوں جوتیاں لے کر چلے جاؤ اور باغ کے باہر جو شخص بھی ایسا ملے کہ صدق دلی سے شہادت دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسے جنت کی بشارت دے دو۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ باغ سے باہر نکل کر میری پہلی ملاقات عمر فاروق سے ہوئی انہوں نے پوچھا یہ دونوں جوتیاں کیسی ہیں؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دونوں جوتیاں دے کر بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص صدق دلی سے کلمہ تو حید کی شہادت دیتا ہو اسے جنت کی بشارت دے دو یہ سن کر عمر نے میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے میں پیچھے کی طرف گر پڑا پھر عمر نے کہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس جاؤ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہونچ کر رونے لگا اتنے میں عمر بھی پہونچ گئے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اے ابو ہریرہ! تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا میں نے عمر سے ملاقات

کے وقت یہ کہا کہ آپ نے یہ نعلین دے کر کلمہ تو حید کی گواہی دینے والے کو بشارت جنت کا حکم دیا ہے۔ تو عمر نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا جس سے میں گر پڑا پھر انہوں نے کہا واپس جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے عمر سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ عمر نے جواب دیا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ نذاہوں کیا آپ نے ابو ہریرہ کو اپنی نعلین دے کر یہ حکم دیا ہے کہ وہ کلمہ تو حید کی گواہی دینے والے جس شخص سے ملیں اسے جنت کی بشارت دے دیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا نہ کریں کیوں کہ اندیشہ ہے کلمہ پر ہی بھروسہ کر کے لوگ بیٹھ جائیں گے انہیں عمل کرنے دیا جائے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھا انہیں عمل کرنے دو۔

۱۱: عَنِ الصَّنَابِجِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ : مَهْلًا لِمَ تَبْكِي؟ فَوَاللَّهِ لَئِنْ اسْتُشْهِدْتُ لَا شَهِدَنَ لَكَ وَلَئِنْ شَفَعْتُ لَا شَفَعَنَ لَكَ وَلَئِنْ اسْتَطَعْتُ لَا نَفَعَنكَ ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَوْفَ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ . (الصحيح لمسلم ج ۴۳/۱ باب الدليل على مَنْ مَاتَ عَلَى التَّوْحِيدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَالْجَامِعُ لِلترمذی ج ۹۲/۲ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ)

حضرت صنابچی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ میں عبادہ بن صامت کے پاس حاضر ہوا وہ قریب موت تھے میں رو پڑا تو عبادہ نے کہا ٹھہرو! کیوں روتے ہو؟ خدا کی قسم اگر میں گواہ بنایا گیا تو تیرے حق میں گواہی دوں گا اور اگر میری سفارش قبول ہوگی تو تیرے لیے سفارش کروں گا اور اگر قدرت ملی تو تجھے نفع پہونچاؤں گا پھر کہا بخدا رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی جس حدیث میں میں نے تمہارے لیے بھلائی دیکھی اسے ضرور بیان کیا سوائے ایک حدیث کے، اسے آج ابھی بیان کرتا ہوں جب کہ ان کی جان جانے والی تھی (کہا) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے ہیں جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ اس پر آگ کو حرام کر دے گا۔

۱۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُؤْمِنُوا بِبِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَانَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ (۱) (الصحيح لمسلم ج ۳۷/۱ باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله محمد رسول الله)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے اوپر اور میری لائی باتوں پر ایمان لائیں اور جب ایسا کریں گے تو اپنا خون، اپنا مال مجھ سے بچالیں گے مگر حق کے ساتھ ان کا حساب اللہ کے ذمہ کرم پر ہے۔

۱۳: عَنْ عُتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَنِي فِي بَصَرِي بَعْضُ الشَّيْءِ فَبَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ تَأْتِيَنِي تُصَلِّيَ فِي مَنْزِلِي فَاتَّخِذْهُ مُصَلًّى قَالَ: فَاتَى النَّبِيُّ ﷺ وَمَنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَخَلَ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَنْزِلِي وَأَصْحَابُهُ يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ أَسْنَدُوا عَظَمَ ذَلِكَ وَكَبَرَهُ إِلَى مَالِكِ بْنِ دَخْشَمٍ قَالَ: وَدُّوا أَنَّهُ أَصَابَهُ شَرٌّ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ وَقَالَ: أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالُوا: إِنَّهُ يَقُولُ: ذَلِكَ مَا هُوَ فِي قَلْبِهِ قَالَ: لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَيَدْخُلُ النَّارَ. (الصحيح لمسلم ج ۴۶/۱ باب الدليل على من مات على التوحيد دخل الجنة)

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھ میں کچھ تکلیف ہو گئی جس کی وجہ سے میں نے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج کر درخواست کی کہ آپ تشریف لا کر میرے گھر میں نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اس جگہ کو اپنی نماز گاہ بنالوں اس درخواست پر رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ چند صحابہ بھی تھے میرے گھر آ کر آپ نماز میں مشغول ہو گئے چند صحابہ آپس میں باتیں کرنے لگے اثنائے گفتگو مالک بن دخشم کا ذکر چل پڑا کہ اس کے اندر کبر و نخوت پائی جاتی ہے۔ اور صحابہ نے سوچا کہ سرکار اس کے لیے دعائے بد

فرمادیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کیا مالک بن دشمن اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ زبان سے تو اس کی گواہی دیتا ہے مگر اس کے دل میں ایسا نہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص بھی اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی نہ دے گا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

۱۴: عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَذْنُ فِي النَّاسِ أَنْ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ (کنز العمال ج ۱۲: ۱ حدیث ۱۱۱ کتاب الایمان)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کر دو کہ جو اخلاص کے ساتھ گواہی دے کہ معبود صرف اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۵: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِعْلَمَنَّ مَنْ مَاتَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالنَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ (ط، حم، ش، د، ع، حل و صحیح)

(کنز العمال ج ۱۳: ۱ کتاب الایمان حدیث ۱۴۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جان لو! کہ جو یہ گواہی دیتے ہوئے مرے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۶: عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُصَدِّقَ قَلْبُهُ وَلِسَانُهُ دَخَلَ مِنْ أَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ (ع)

(کنز العمال ج ۱۶: ۱ کتاب الاول فی الایمان والاسلام حدیث ۲۰۰)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کے دل اس کی زبان پر اس کی تصدیق ہو تو جس دروازے سے چاہے گاہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۷: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ : وَإِنْ زَنَى وَإِنْ

سَرَقَ ثَلَاثًا قَالَ : فِي الثَّلَاثَةِ عَلَى رَغَمِ أَنْفِ أَبِي الدَّرْدَاءِ (حم ن، طب و صحح

(کنز العمال ج ۱۶/۱ کتاب الایمان حدیث ۲۰۴)

حضرت ابودرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کہا معبود صرف اللہ ہے اس کا کوئی شریک و ساجھی نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا ابودرداء نے عرض کی اگرچہ وہ زنا کرے، چوری کرے؟ ارشاد فرمایا اگرچہ زنا کرے چوری کرے، تین بار یہ فرمایا (۱) اور تیسری بار میں فرمایا ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو۔

۱۸: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى : اَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا كَلِمَتِي مَنْ قَالَهَا : أَدْخَلْتُهُ جَنَّتِي وَمَنْ أَدْخَلْتُهُ جَنَّتِي فَقَدْ آمَنَ وَالْقُرْآنُ كَلَامِي وَمَنْ خَرَجَ رَوَاهُ الْخَطِيبُ فِي مُسْنَدِهِ . (کنز العمال ج ۱۷/۱ حدیث ۲۳۶ کتاب الایمان والاسلام)

حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جو میرا کلمہ کہے گا میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جس کو جنت میں داخل کروں گا وہ امن میں ہوگا اور قرآن میرا کلام ہے میری طرف سے جاری ہوا ہے۔

۱۹: عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ هُدِمَتْ مَا كَانَ قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا رَوَاهُ عَسَاكِرُ (کنز العمال ج ۱۶/۱ کتاب الاول فی الایمان والاسلام)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موت کے وقت جس کا آخری کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ہو اس کے گزشتہ گناہ و خطا مٹا دیئے جاتے ہیں۔

۲۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ

(۱) زنا نہایت قبیح اور قطعی حرام فعل ہے اسے حرام جانتے ہوئے اس کا مرتکب سخت گنہگار مستوجب قہر قہار ہے اگر وہ شادی شدہ ہے تو اس کی سزا یہ ہے کہ پتھر سے مار مار کر اسے ختم کر دیا جائے ورنہ سو کوڑے لگائے جائیں۔ البتہ اس سے مومن کافر نہیں ہوتا بلکہ اس کا ایمان باقی رہتا ہے اسی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبَلَتَنَا
وَيَاكُلُوا ذَبِيحَتَنَا وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاءُ هُمْ
وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ . (جامع الترمذی
ج ۸۸/۲ باب مَا جَاءَ أَمْرُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَقِيمُوا الصَّلَاةَ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے علم
ہوا کہ میں لوگوں سے قتل کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ وہ ہمارے قبلہ کو رخ کریں ہمارا ذبیحہ
کھائیں اور ہماری نماز سی نماز پڑھیں اور جب یہ کریں تو ان کا خون ان کا مال حرام ہو گیا مگر حق
کے ساتھ ان کے وہی حقوق ہیں جو مسلمانوں کے ہیں اور ان پر وہی حق ہے جو مسلمانوں پر ہے۔

۲۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
: إِنْ اللَّهُ سَيَخْلُصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةَ
وَتِسْعِينَ سَجَلًا كُلُّ سَجَلٍ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ : اتَّكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَظْلَمَكَ
كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ يَقُولُ لَا يَا رَبَّ فَيَقُولُ أَفَلَاكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُولُ: لَا. يَا رَبَّ! فَيَقُولُ: بَلَى
. إِنْ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةٌ وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرِجُ بَطَاقَةً فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ: أَحْضِرْ وَرَنَكَ فَيَقُولُ: يَا رَبَّ مَا هَذِهِ
الْبَطَاقَةُ؟ مَعَ هَذَا السَّجَلَاتِ فَقَالَ: فَإِنَّكَ لَا تَظْلَمُ قَالَ فَتَوَضَّعَ السَّجَلَاتِ فِي كِفَّةٍ
وَالْبَطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السَّجَلَاتِ وَتَقَلَّتِ الْبَطَاقَةُ وَلَا يَنْقُلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْئًا .

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۲ باب مَا جَاءَ فِي مِنْ يَمُوتُ وَيَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے سنا
آپ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک شخص کو الگ کر دے گا پھر اس کے
سامنے گناہوں کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک انسان کی نگاہ
جاتی ہے پھر فرمائے گا کیا تجھے اس میں سے کچھ انکار ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں
نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں، اے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی

ہے آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہوگا پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میزان کے پاس حاضر ہو جاؤ وہ کہے گا یا اللہ ان دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر ایک پلڑے میں ننانوے دفتر (گناہوں کے) رکھے جائیں گے، اور ایک میں وہ کاغذ کا پرزہ رکھا جائیگا دفتروں کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا جب کہ کاغذ (کا پلڑا) بھاری ہوگا اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی۔



(شرک^(۱) کا بیان)

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۴۵: وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا (النساء: ۳۶)

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ۔

اور فرماتا ہے:

۴۶: قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّيَ كُفْرًا بِمَا شَاءَ (الأنعام: ۱۵۱)

تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا اور یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو۔

اور فرماتا ہے:

۴۷: وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا. (الحج: ۲۶)

اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانہ ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر۔

اور فرماتا ہے:

۴۸: وَ أَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهِ سُلْطَانًا (الاعراف: ۳۳)

اور یہ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری۔

(۱) یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی عبادت کا مستحق ہے یا کسی کو الوہیت اور ایجاد و تائید میں شریک ماننا شرک ہے یوں ہی اللہ کے سوا کسی کے حق میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اپنے یا غیر کے لیے بذات خود نفع یا نقصان پہنچانے پر قادر ہے حقیقت شرک یہ ہے کہ غیر خدا کو واجب انوجود یا مستحق عبادت مانا جائے اور اس کی امارات میں سے یہ ہے کہ بندگان حق تعالیٰ و محبوبان خدا کی ان با عظمت صفات کو جو عام لوگوں میں نہیں پائی جاتی ہیں (مثلاً دفع بلا و مصائب، قبول دعا، تاثیر و تسخیر وغیرہ) اللہ کی صفات کے برابر تصور کیا جائے۔ معاذ اللہ!

شرک سب سے بڑا گناہ ہے اس کو اللہ تعالیٰ کبھی درگزر نہ فرمائے گا شرک ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا ارشاد الہی ہے ”ان الله لا يفرق ان يشرک به ویغفر مادمون ذلک لمن یشاء“ (النساء: ۱۱۶)

بے شک اللہ شرک کو نہ بخشنے گا اور اس کے علاوہ کو جس کے لیے چاہے گا معاف فرما دے گا۔

اور فرماتا ہے:

۴۹: لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (التوبة: ۳۱)
اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

اور فرماتا ہے:

۵۰: وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا (النساء: ۴۸)
اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ کا طوفان باندھا۔

اور فرماتا ہے:

۵۱: وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مَّبْعُودًا (النساء: ۱۱۶)
اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

اور فرماتا ہے:

۵۲: إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ (المائدة: ۷۲)
بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی۔

اور فرماتا ہے:

۵۳: وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ . (الحج: ۳۱)
اور جو اللہ کا شریک کرے وہ گویا گرا آسمان سے کہ پرندے اسے اچک لے جاتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۵۴: وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ .
اور اپنے رب کی طرف بلاؤ اور ہرگز شریک والوں میں سے نہ ہونا۔

اور فرماتا ہے:

۵۵: وَاتَّقُوا وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ .
اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکین سے نہ ہو۔

اور فرماتا ہے:

۵۶: فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا .
اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

۵۷: قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ .

تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں۔
اور فرماتا ہے:

۵۸: وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (الأنعام: ۱۴)

اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا۔

اور فرماتا ہے:

۵۹: إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ (النساء: ۴۸)

بیشک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے

چاہے معاف فرما دیتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۶۰: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (لقمان: ۱۳)

اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔

اور فرماتا ہے:

۶۱: لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ . (الانعام: ۱۶۳)

اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

اور فرماتا ہے:

۶۲: وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكَ فِي الْمُلْكِ . (الفرقان: ۲)

اور اس نے نہ اختیار فرمایا بچہ اور اس کی سلطنت میں کوئی سا جھی نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۶۳: قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَا اُشْرِكُ بِهِ اَحَدًا .

تم فرماؤ میں تو اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

احادیث

۲۲: عَنْ أَبِي اِدْرِيسَ عَائِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ

شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ أَحَدُ النَّبَاةِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : وَحَوْلَهُ عَصَابَةٌ مِّنْ

أَصْحَابِهِ بِأَيْعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا
أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ
وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ
شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعَنَاهُ عَلَى ذَلِكَ.

(الصحيح للبخاری ج ۷/۱ الجزء الاول كتاب الايمان)

حضرت ابو ادریس عائد اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے اور لیلۃ العقبہ کے نقیب بنائے گئے تھے) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے وقت فرمایا جب آپ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت تھی (ان باتوں پر) مجھ سے بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے اور خود گڑھ کر کسی پر بہتان (۱) نہ باندھو گے اچھی بات میں نافرمانی نہ کرو گے جس نے اس کو پورا کیا اس کا ثواب اللہ کے ذمہ کرم پر ہے اور جو ان گناہوں میں سے کسی کا ارتکاب کر بیٹھے اور اس کو دنیا میں سزا دیدی جائے تو یہ اس کے لیے کفارہ اور پاک کرنے والی ہے اور جو ان گناہوں میں سے کچھ کرے اور اللہ عزوجل اس کو چھپائے رکھے تو یہ اللہ کے سپرد ہے چاہے اسے معاف فرمادے چاہے (آخرت میں) سزا دے تو ہم نے ان سب پر حضور سے بیعت کی۔

۲۳: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: آتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ: وَمَنْ فَعَلَ كَذًا وَكَذًا؟ قَالَ: نَعَمْ. (الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۲۱ باب اداء الديون)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل آئے اور کہا کہ آپ کی امت کا کوئی مرے اور اللہ کے ساتھ کچھ شریک نہ کرے تو جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا اگرچہ ایسا ایسا (زنا، چوری) کرے فرمایا ہاں۔

۲۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ،

(۲) بہتان اس جھوٹ کو کہتے ہیں کہ آدمی سن کر مبہوت ہو جائے مثلاً جھوٹا الزام رکھنا، کسی پر جھوٹ باندھنا، اس کی نہ کہی بات اس کے سر منڈھنا، اس کا بھی احتمال ہے کہ یہاں خاص زنا کی تہمت مراد ہو۔

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: الشَّرْكُ بِاللَّهِ وَالسَّحَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ
اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ
الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ. رواه مسلم و ابو داود و النسائي و البزار
ايضا (صحيح البخارى ج ۱/ص ۳۸۸ والترغيب والترهيب ج ۱۰۲، ۳، ۲، ۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سات
ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کیا ہیں؟ فرمایا: (۱) اللہ
کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲) جادو (۳) اللہ کی حرام کردہ جان ناحق مارنا (۴) سود کھانا، (۵) یتیم
کا مال کھانا (۶) جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا (۷) پاک دامن برائی سے بے پرواہ ایمان والی
عورتوں پر تہمت لگانا۔

۲۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ
لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ مُحْتَسِبًا
وَسَمِعَ وَأَطَاعَ فَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَخُمُسَ لَيْسَ لَهُنَّ كَفَّارَةُ الشَّرْكِ بِاللَّهِ
وَقَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَتَهُتُّ مُؤْمِنٍ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَيَمِينٌ صَابِرَةٌ يَقْتَطِعُ بِهَا
مَالًا بِغَيْرِ حَقٍّ. رواه احمد (الترغيب والترهيب ج ۳۰۲/۲ باب الترهيب من الفرار من الزحف)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس
حال میں اللہ سے ملے کہ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور ثواب کے لیے اپنے مال کی زکوٰۃ دے جس
سے اس کا نفس ستھرا ہو اور (حکم شرع) سنے اور مانے تو اس کے لیے جنت ہے۔ یا جنت میں
داخل ہوگا۔ پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کا کوئی کفارہ نہیں (۱) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲) ناحق
جان مارنا (۳) مومن کو جھٹلانا، بہتان باندھنا (۴) جنگ سے بھاگنا (۵) پختہ قسم کے ذریعہ
ناحق مال چھیننا۔

۲۶: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْفَعُ مَعَهُنَّ عَمَلُ
الشَّرْكِ بِاللَّهِ وَغُفُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ. رواه الطبرانی في الكبير
(الترغيب والترهيب ج ۳۰۲/۲ باب ثَلَاثَةٌ لَا يَنْفَعُ مَعَهُنَّ عَمَلُ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین باتوں کے ساتھ کوئی عمل نفع نہیں دیتا (۱) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲) والدین کی نافرمانی (۳) میدان جنگ سے بھاگنا۔

۲۷: عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالذِّبَاتُ فَذَكَرَ فِيهِ: وَإِنَّ أَكْبَرَ الْكِبَائِرِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُؤْمِنَةِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَالْفِرَارُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَرَمْيُ الْمُحْصَنَةِ وَتَعْلُمُ السَّحْرِ وَآكُلُ الرَّبَا وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ . رواه ابن حبان في صحيحه (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۳۰۴ الكبائر تسع اعظمهن الاشراك بالله)

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن امیہ عن جدہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس میں فرائض، سنن اور دیتوں کا بیان تھا اس میں یہ مذکور تھا کہ بروز قیامت اللہ کے یہاں سب سے بڑا گناہ شرک ہے اور ناحق با ایمان جان مارنا اور راہ خدا میں جنگ کے دن بھاگنا اور والدین کی نافرمانی، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا اور جادو سیکھنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا۔

۲۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: لَا أَقْسِمُ! لَا أَقْسِمُ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: أَبْشِرُوا أَبْشِرُوا مَنْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَاجْتَنَبَ الْكِبَائِرَ دَخَلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ قَالَ: الْمُطْلَبُ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُهُنَّ قَالَ نَعَمْ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَالشَّرْكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَآكُلُ الرَّبَا . رواه الطبرانی (الترغيب والترهيب ج ۲/۳۰۳ باب من صلى الصلوات واجتنب الكبائر دخل من اي ابواب الجنة شاء)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر چڑھے پھر فرمایا میں قسم کھاتا ہوں، میں قسم کھاتا ہوں اس کے بعد

اتر آئے اور فرمایا خوشخبری سنا دو خوشخبری سنا دو کہ جو پانچ وقت کی نمازیں پڑھے اور کبیرہ گناہوں سے بچے وہ جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل ہوگا مطلب کہتے ہیں میں نے ایک شخص کو عبد اللہ بن عمر سے سوال کرتے سنا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہ کبائر ذکر کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے فرمایا ہاں۔ (۱) والدین کی نافرمانی کرنا (۲) اللہ کے ساتھ شرک (۳) پاکدامن عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا (۴) یتیم کا مال ناحق کھانا (۵) میدان جنگ سے بھاگنا (۶) سود کھانا۔

۲۹: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسِرُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَعَبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَذْلكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ: ثُمَّ تَلَا تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ حَتَّى بَلَغَ يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَدُرُوءِ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَدُرُوءُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَكَ ذَالِكَ كُلِّهِ؟ قُلْتُ: بَلَى! يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: فَآخِذْ لِسَانَهُ قَالَ: كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّا لَمَوْأَخِدُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ: تَكَلَّمْتَ أُمُّكَ، يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا خَصَائِدَ السِّنْتِهِمْ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (جامع الترمذی ج ۲/ص ۸۹ باب ما جاء في حرمة الصلوة)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا ایک روز چلتے چلتے میں آپ کے قریب ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کرے اور جہنم سے دور رکھے حضور ﷺ نے فرمایا تو نے مجھ سے ایک بہت بڑی بات کا سوال کیا البتہ جس کے لیے اللہ تعالیٰ آسان فرمادے اس کے

لیے آسان ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو پھر فرمایا کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتلاؤں؟ روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہوں کو بجھا (مٹا) دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور رات کے درمیانی حصہ میں نماز پڑھنا پھر آپ نے آیت پڑھی (ترجمہ) ان کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں ”یعملون“ تک۔ یہ آیت پڑھ کر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام امور کا سردار، ستون اور کوہان کی بلندی نہ بتا دوں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ بتائیے! نبی اکرم نے فرمایا تمام اعمال کا سردار اسلام ہے ستون نماز ہے اور کوہان کی بلندی جہاد ہے پھر فرمایا کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے ان سب کا استحکام ہے میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں ضرور بتائیے یا رسول اللہ! راوی فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا اسے روک رکھو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا گفتگو کے بارے میں بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے معاذ تجھے تیری ماں روئے! لوگوں کو جہنم کے منہ کے بل یا گھٹنوں کے بل گرانے والی زبان کی کاٹی ہوئی کھیتی کے سوا اور کیا ہے؟

۳۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَضُرَّهُ مَعَهُ خَطِيئَةٌ كَمَا لَوْ لَقِيَهِ وَهُوَ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ وَلَمْ تَنْفَعْهُ مَعَهُ حَسَنَةٌ . رواه احمد والطبرانی (صحیح)

(کنز العمال ج ۱ ص ۲۱ کتاب الاول فی الایمان والاسلام حدیث ۳۲۹)

حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ٹھہراتا ہے تو جنت میں داخل ہوگا اور کوئی گناہ اسے نقصان نہ دے گا جیسے کہ اگر وہ شرک کرتا ہو اللہ سے ملتا تو جہنم میں جاتا اور کوئی نیکی اسے نفع نہ دیتی۔

۳۱. عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ مَغْفِرَتُهُ . رواه الطبرانی وحسن (کنز العمال ج ۲۲/۱ حدیث ۲۴۴)

نواس بن سمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مرے اور اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ٹھہراتا تو اس کی مغفرت حلال ہوگئی۔

۳۲: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا فَتَبَحَّتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ وَلَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ . رواه الطبرانی في الأوسط (کنز العمال ج ۱ ص ۲۲ حدیث ۳۴۵)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی انہوں نے فرمایا جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جس سے چاہے گا داخل ہوگا اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

﴿رسالت پر ایمان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۶۴: فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ .

(آل عمران: ۱۷۹)

تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے۔

اور فرماتا ہے:

۶۵: فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ انْتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ (النساء: ۱۷۱)

تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو باز رہو اپنے بھلے کو۔

اور فرماتا ہے:

۶۶: وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ . (الحديد: ۱۹)

اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے۔

اور فرماتا ہے:

۶۷: وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ

ضَلَالًا مَّبْعُودًا . (النساء: ۱۳۶)

اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور

دور کی گمراہی میں پڑا۔

اور فرماتا ہے:

۶۸: آمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي

أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ط (النساء: ۱۳۶)

ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اپنے ان رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری۔
اور فرماتا ہے:

۶۹: لَيْسَ أَقْمَتُ الصَّلَاةِ وَأَتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَأَمْتُمُ بُرْسِلِي وَعَزَزْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَا كُفْرًا عَنْكُمْ سَيَاتِكُمْ وَلَا ذَلْنَكُمْ حَتَّى تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ . (المائدة: ۱۰۰)

اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض حسن دو بیشک میں تمہارے گناہ اتار دوں گا اور ضرورت تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں۔

احادیث

۳۳: عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۴۷)

حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ وہ شخص ایمان کا مزہ پائے گا جو اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوگا۔

۳۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٍّ وَلَا نَصْرَانِيٍّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ أُرْسِلَتْ بِهِ إِلَّا كَأَن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْبَدْرِ . (الجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۸۶ باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد ﷺ الى جميع الناس)

حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ

قدرت میں محمد کی جان ہے کہ اس امت کا کوئی یہودی یا نصرانی جو بھی مجھے سنے پھر مر جائے اور میری رسالت پر ایمان نہ لائے تو جہنمی ہے۔

۳۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ثَلَاثَةٌ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ حَزَنَتَيْنِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآذَرَكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَّنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ وَعَبْدٌ مَّمْلُوكٌ آذَى حَقَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَحَقَّ سَيِّدِهِ فَلَهُ أَجْرَانِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَعَزَّاهَا فَأَحْسَنَ غِذَاءَ هَا ثُمَّ آذَبَهَا فَأَحْسَنَ ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ . (الجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۸۶ باب وجوب الايمان برسالة نبينا محمد ﷺ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین لوگوں کو دو گنا ثواب دیا جائے گا۔

(۱) وہ کتاب جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تو ان پر بھی ایمان لایا اور پیروی کی، تصدیق کی تو اس کے لیے دو گنا اجر ہے (۲) وہ غلام جس نے اللہ کا حق ادا کیا اور اپنے آقا کا حق ادا کیا تو اس کے لیے دو ہر اجر ہے (۳) وہ شخص جس کی کوئی باندی تھی اس نے اس کو اچھا کھلایا اور اس کی اچھی تربیت کی پھر آزاد کر دیا اور شادی کر دی تو اس کے لیے دو ہر اجر ہے۔

۳۶: عَنْ رَمْلِ بْنِ عَمْرِو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا مَعْاشِرَ الْعَرَبِ ! إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَى الْأَنْسَامِ كَأَنَّهُمْ أَذْغَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ وَخَدَهُ وَأَنَّى رَسُولُهُ وَعَبْدُهُ وَأَن تَحْجُوا الْبَيْتَ وَأَن تَصُومُوا مِنِّي اثْنِي عَشَرَ شَهْرًا وَهُوَ رَمَضَانُ فَمَنْ أَجَابَنِي فَلَهُ الْجَنَّةُ نَزْلًا وَثَوَابًا وَمَنْ عَصَانِي كَانَتْ لَهُ النَّارُ مُتَقَلِّبًا (ابن عساکر)

(کنز العمال ج ۲۲/۱ کتاب الاول فی الايمان حديث ۳۵۹)

حضرت رمل بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے گروہ عرب! میں پوری مخلوقات کی طرف اللہ کا رسول ہوں انہیں صرف اللہ کی عبادت کی دعوت دو اور اس کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اس کا (برگزیدہ) بندہ ہوں اور بیت اللہ شریف کا حج کرو اور بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ روزہ رکھو وہ ماہ رمضان ہے جو دعوت قبول کر لے گا اس کے لیے جنت مہمانی

اور ٹھکانہ ہے اور جو میری نافرمانی کرے گا اس کے لیے جہنم ہے۔

۳۷: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ
الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ
وِإِتْيَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ . هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۸۸ باب ماجاء بنی الاسلام علی خمس)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) اس کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں (۲) اور نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) رمضان کا روزہ رکھنا (۵) بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔

﴿تقدیر﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۷۰: وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ (البقرة: ۱۸۷)

اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو۔

اور فرماتا ہے:

۷۱: قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا . (التوبة: ۵۱)

تم فرماؤ ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا۔

اور فرماتا ہے:

۷۲: وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا . (آل عمران: ۱۴۵)

اور کوئی جان بے حکم خدا مر نہیں سکتی سب کا وقت لکھ رکھا ہے۔

احادیث

۳۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ

يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ بِعَثْنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ

بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ . (جامع الترمذی ج ۲/۳۶ باب ما جاء في الايمان بالقدر خيره

وشره، وكنز العمال ج ۱ ص ۳۰ الكتاب الاول في الايمان والاسلام حديث ۵۴۴)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لے آئے۔

(۱) گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں مجھے حق کے ساتھ

بھیجا (۲) موت پر ایمان لائے (۳) مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لائے (۴)
تقدیر پر ایمان لائے۔

۳۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ وَحَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَإِنْ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ (جامع الترمذی ج ۲ ص ۳۶ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِيمَانِ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک بھلی بری تقدیر پر ایمان نہ لے آئے۔

۴۰: عَنْ أَبِي عَزَّةَ (۱) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بَارِضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةٌ أَوْ قَالَ: بِهَا حَاجَةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۳۶ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّفْسَ تَمُوتُ حَيْثُ مَا كَتَبَ لَهَا)
حضرت ابو عزرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ کسی بندے کے حق میں مقدر فرمادیتا ہے کہ (فلاں) زمین میں مرے گا تو وہاں اس کی ضرورت بنا دیتا ہے۔

۴۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مُشْرِكُوا قُرَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُخَاصِمُونَ فِي الْقَدْرِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ "يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ". هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۳۸ قُلْ أَبْوَابُ الْفِتَنِ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قریش کے مشرکین تقدیر کے سلسلے میں جھگڑتے ہوئے آئے تو یہ آیت "يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ" نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲: عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ: لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُولُونَ: فِي الْقَدْرِ قَالَ: يَا بُنَيَّ! اتَّقِرْ الْقُرْآنَ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَاقْرَأِ الزُّخْرُفَ قَالَ: فَقَرَأْتُ حَمَّ وَالْكِتَابِ الْمُسِينِ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا

عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِّي حَكِيمٌ. (سورة زخرف ۴۱)
 قَالَ: أَتَذَرُنِي مَا أُمُّ الْكِتَابِ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّهُ كِتَابٌ كَتَبَهُ
 اللَّهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاءَ وَقَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْأَرْضَ فِيهِ إِنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَفِيهِ
 تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ قَالَ عَطَاءٌ: فَلَقِيْتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبَ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ مَا كَانَتْ وَصِيَّةُ أَبِيكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ: دَعَانِي فَقَالَ: يَا
 بُنَيَّ اتَّقِ اللَّهَ، وَاعْلَمْ أَنَّكَ إِنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ
 فَإِنْ مِتُّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنْ أَوَّلَ مَا
 خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمُ فَقَالَ: اكْتُبْ قَالَ: مَا اكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبِ الْقَدْرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ
 كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ. (جامع الترمذی ج ۲ / ص ۳۸)

حضرت عبدالواحد بن سلیم فرماتے ہیں کہ میں مکہ آیا تو عطا بن ابورباح سے ملا اور ان
 سے کہا اے ابو محمد! بصرہ کے لوگ تقدیر کے سلسلے میں چہ می گوئی کرتے ہیں تو فرمایا اے بیٹے! کیا
 تو قرآن پڑھتا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں! فرمایا تو سورہ زخرف پڑھو میں نے پڑھا ”حَسْبُ
 وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا
 لَعَلِّي حَكِيمٌ“ (زخرف ۱، ۲، ۳، ۴)

فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ ام الکتاب کیا ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول
 خوب جانتے ہیں فرمایا کہ ام الکتاب ایک کتاب ہے جسے اللہ نے آسمان اور زمین کی پیدائش
 سے پہلے لکھا ہے اسی میں ہے کہ فرعون جہنمی ہے اسی میں ہے کہ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ
 جائیں اور ٹوٹ گئے۔ عطا نے کہا تو میں ولید بن عبادہ بن صامت صحابی رسول ﷺ سے ملا اور
 ان سے پوچھا کہ آپ کے والد کی موت کے وقت کیا وصیت تھی؟ فرمایا مجھے بلایا اور فرمایا اے
 بیٹے! اللہ سے ڈر اور جان کہ اگر تو اللہ سے ڈرے گا تو اللہ پر ایمان رکھے گا اور بھلی بری ہر تقدیر پر
 ایمان رکھے گا اگر اس کے علاوہ پر مرے گا تو جہنم میں جائے گا میں نے سول اللہ ﷺ کو
 فرماتے سنا کہ سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا فرمایا پھر فرمایا لکھ! قلم نے کہا کیا لکھوں؟ حکم دیا
 تقدیر جو ہوا اور ہوگا لکھ!

۴۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ وَهِيَ الدَّوَاتُ ثُمَّ قَالَ : لَهُ اكْتُبْ قَالَ : مَا اَكْتُبُ؟ قَالَ : مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ (الدر المنثور فى التفسير الماثور ج ۸ ص ۲۴۱ فى تفسير نون والقلم وما يسطرون)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا پھر نون یعنی دوات کو پیدا فرمایا پھر قلم کو حکم دیا لکھ! قلم نے عرض کیا کیا لکھوں؟ ارشاد فرمایا جو ہوا اور قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ لکھ!

۴۴: عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ يَقُولُ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِوً ، يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : قَدَّرَ اللَّهُ الْمَقَادِيرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ يَنْبَغِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ . هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ . (جامع الترمذی ج ۲ / ص ۳۸)

حضرت ابو عبد الرحمن جبلی فرماتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمر کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ اللہ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے ہی تقدیریں مقدر فرمادی ہیں یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

۴۵: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ فَقَالَ : لَهُ اكْتُبْ ، فَقَالَ : يَا رَبِّ اوَمَا اَكْتُبُ؟ قَالَ : اَكْتُبِ الْقَدَرَ فَجَرَى مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ ، ثُمَّ طَوَى الْكِتَابَ وَارْتَفَعَ الْقَلَمُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى السَّمَاءِ فَارْتَفَعَ بِخَارِ الْمَاءِ ، فَفُتِقَتْ مِنْهُ السَّمَوَاتُ ، ثُمَّ خَلَقَ النُّورَ فَبَسَطَتْ الْأَرْضُ عَلَيْهِ ، وَالْأَرْضُ عَلَى ظَهْرِ النُّونِ ، فَمَادَتْ الْأَرْضُ ، فَأُثْبِتَتْ بِالْجِبَالِ ، فَإِنَّ الْجِبَالَ لَتَفْخُرُ عَلَى الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، (ن، وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ) أخرجه عبد الرزاق والفريابي وسعيد بن منصور وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وابن مردويه وابن ابى حاتم و ابو الشيخ فى العظمة والحاكم صححه البيهقى فى الاسماء والصفات والخطيب فى تاريخه والضياء فى المختارة (الدر المنثور فى التفسير الماثور ج ۸ / ص ۲۴۰، ۲۴۱ فى تفسير ن والقلم وما يسطرون)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا فرمایا پھر اس سے فرمایا لکھ! تو اس نے عرض کیا کیا لکھوں؟ فرمایا تقدیر لکھ تو قلم چلا اس دن سے لے کر آئندہ جو بھی ہونے والا ہے قیامت کے قائم ہونے تک پھر کتاب لپیٹ دی گئی اور قلم اٹھا اور اس کا عرش پانی پر ہے تو پانی کا بھاپ بلند ہوا اور اس سے آسمان بنائے گئے پھر نور پیدا کیا گیا اور اس پر زمین بچھائی گئی اور زمین نون کے اوپر ہے تو زمین ہلنے لگی اس لیے پہاڑوں سے جمائی گئی تو پہاڑ قیامت تک زمین کے اوپر فخر کرتا رہے گا، پھر ابن عباس نے ن والقلم وما یسطرون پڑھا۔

۴۶: عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْمِيزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ . (ہب) (کنز العمال ج ۱ ص ۶ کتاب الاول فی الایمان والاسلام من قسم الاقوال حدیث ۱)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں پر ایمان لائے اور یہ کہ تو جنت اور دوزخ اور میزان پر ایمان لائے اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور بھلی بری تقدیر پر ایمان لائے۔

۴۷: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَإِذَا فَعَلْتَ فَقَدْ آمَنْتَ .

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ عَنْ أَبِي عَامِرٍ وَأَبِي مَالِكٍ وَالْإِمَامُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَسَاكِرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غُنَمٍ . (کنز العمال ج ۱ ص ۷ کتاب الاول فی الایمان والاسلام من قسم الاقوال حدیث ۱۴)

سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور روز آخرت اور فرشتوں اور کتاب اور نبیوں، موت، موت کے بعد حیات پر ایمان لائے اور جنت، جہنم، حساب، میزان اور بھلی بری تقدیر پر ایمان لائے جب تو یہ کرے تو ایمان والا ہو گیا۔

۴۸: عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ لَمْ يَجِدْ رَجُلٌ طَعَمَ الْإِيمَانَ حَتَّى يُؤْمِنَ بِهِنَّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ بَعْنِي بِالْحَقِّ وَانَّهُ مَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ (كنز العمال ج ۱ ص ۷ حدیث ۸۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا کہ کوئی جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے گا ایمان کا ذائقہ نہ پائے گا۔ (۱) یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (۲) اور بے شک میں (محمد) اللہ کا رسول ہوں مجھے حق کے ساتھ بھیجا (۳) مرنا ہے پھر اٹھنا ہے (۴) اور پوری تقدیر پر ایمان لانا۔

۴۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ يَعْمَلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رواه مسلم

(کنز العمال ج ۳/۱ حدیث ۵۴۷)

حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی ایک لمبے زمانے تک جنتیوں کا عمل کرتا ہے اور جہنمیوں کے عمل پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور انسان عرصہ دراز تک جہنمیوں کا عمل کرتا اور اس کا خاتمہ جنتیوں کے عمل پر ہوتا ہے۔

۵۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَدَرُ الْمَقَادِيرِ وَكُتِبَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۳۱ کنز العمال ج ۳/۱ حدیث ۶۱۳)

۵۱: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لِيْ جَبْرِيلُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا مُحَمَّدُ! مَنْ آمَنَ بِيْ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالْقَدْرِ خَيْرُهُ وَشَرُّهُ قَالَتْ مِسْرَبًا غَيْرِي. أخرجه الشيرازي في الالقاب.

(کنز العمال ج ۳/۱ کتاب الاول فی الایمان حدیث ۶۱۰)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھ سے کہا کہ اللہ عز و جل نے فرمایا اے محمد! جو مجھ پر ایمان لائے اور بھلی بری تقدیر پر ایمان نہ

لائے وہ میرے علاوہ کوئی اور رب تلاش کر لے۔

۵۲: اخرج مسلم عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النَّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ أَوْ خَمْسَةً وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ: يَا رَبَّ أَشَقِيَّ أَوْ سَعِيدَ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ أَذْكَرٌ أَوْ أَثْنَى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَآثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطَوَّى الصُّحُفُ فَلَا يَزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقُصُ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۲/۳۳۳)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رحم میں نطفہ قرار پائے ہوئے چالیس یا پینتالیس راتیں ہو جاتی ہیں۔ تو فرشتہ اس پر داخل ہوتا اور عرض کرتا ہے اے رب یہ شقی ہوگا یا سعید تو دونوں لکھ دیئے جاتے ہیں۔ پھر عرض کرتا ہے اے رب یہ مذکر ہوگا یا مؤنث تو وہ لکھ دیئے جاتے ہیں اور اس کا عمل، مدت، موت، روزی لکھ دی جاتی ہے پھر نامہ اعمال سمیٹ دیئے جاتے ہیں تو اس میں نہ بیشی ہوتی نہ کمی۔

﴿مخلوق اول﴾

احادیث

۵۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ: وَادَّمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ (جامع الترمذی ص ۵۱۹ و بیہقی دلائل النبوة ج ۱ ص ۴۸ مطبوعہ دار النفائس)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے لیے نبوت کب واجب (ثابت) ہوئی؟ آپ نے فرمایا جس وقت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔ (امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا)

۵۴: عَنْ مَيْسِرَةَ الْفَجْرِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى كُنْتُ نَبِيًّا؟ قَالَ: وَادَّمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ. (دلائل النبوة للبیہقی ج ۲ ص ۱۲۰ دار الکتب العلمیہ بیروت، مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۵۹ بیروت)

حضرت میسرہ الفجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کس وقت نبی ہوئے؟ فرمایا جس وقت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

۵۵: عَنْ عَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَأَبِي مُنْجِدٌ فِي طِينَتِهِ وَسَاخِبٌ كُمْ عَنْ ذَلِكَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ بِشَارَةِ عِيسَى وَرَوْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ وَكَذَلِكَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّينَ يَرَوْنَ. (دلائل النبوة للبیہقی ج ۱۲/۱۳ ج ۱ ص ۸۰)

حضرت عرباض بن ساریہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں اس وقت بھی اللہ کا بندہ اور خاتم پیغمبروں تھا جب میرے باپ (آدم علیہ السلام) اپنی مٹی میں مخلوط تھے اور میں تمہیں اس کی خبر دوں گا میں

اپنے باپ ابراہیم کی دعوت ہوں عیسیٰ کی بشارت اور اپنی ماں کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا اور ایسے ہی نبیوں کی ماؤں نے دیکھا تھا۔

۵۶: رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِسَنَدِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ ! يَا أَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّی أَخْبِرْنِی عَنْ أَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْیَاءِ ، قَالَ : يَا جَابِرُ ! إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْیَاءِ نُورَ نَبِیِّكَ مِنْ نُورِهِ . (المواهب اللدنیہ مع شرح الزرقانی ج ۵۰/۱)

امام عبدالرزاق نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی کہ جابر بن عبد اللہ نے فرمایا، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول آپ پر میرے ماں باپ قربان، مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کیا پیدا فرمایا؟ تو ارشاد فرمایا اے جابر! بے شک اللہ نے ساری چیزوں سے پہلے تیرے نبی (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا نور اپنے نور سے بنایا۔

﴿سرکارِ اقدس ﷺ کی بے مثلیت﴾

احادیث

۵۷: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا: إِنَّكَ تَوَاصِلُ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَطْعَمُ وَأَسْقِي.

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۵۱ باب النهی عن الوصال)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وصال کے روزے سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا حضور والا خود روزہ وصال رکھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا میری حالت تم جیسی نہیں مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

۵۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ: فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّوَاصِلُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَأَيْكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ: لَوْ تَأَخَّرَ الْهَلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنْكِلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوْا.

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۵۲، ۳۵۱ باب النهی عن الوصال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا صحابہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی تو متصلا روزے رکھتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے جب اس کے باوجود صحابہ وصال سے نہیں رکے تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن بغیر افطار کے روزہ رکھا پھر دوسرے دن بغیر افطار کے روزہ رکھا پھر تیسرے دن اسی طرح روزہ رکھا پھر انہوں نے چاند دیکھ لیا آپ نے فرمایا اگر چاند ابھی نظر نہیں آتا تو میں اور زیادہ وصال کرتا (گویا کہ آپ نے ان کے باز نہ آنے پر اظہارِ ناراضگی فرمایا)۔

۵۹: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : وَاصِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَوَّلِ شَهْرِ فَوَاصِلَ نَاسٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَبْلَهُ ذَلِكَ فَقَالَ : لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصِلُنَا وَصَالًا يَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي وَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظِلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي .

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۵۲ باب)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان کے آخر میں صوم وصال رکھا بعض صحابہ نے بھی صوم وصال رکھنے شروع کر دیے۔ جب نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا اگر یہ مہینہ لمبا ہوتا تو میں اس قدر صلی روزے رکھتا کہ ضد کرنے والے اپنی ضد چھوڑ دیتے آپ نے فرمایا لاریب تم میری مثل نہیں ہو یا فرمایا لاریب میں تمہاری مثل نہیں ہوں میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

۶۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرَهُمْ أَمْرَهُمْ عَنِ الْأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ قَالُوا : إِنَّا لَنَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ اتِّقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللَّهِ أَنَا . (صحيح البخارى ج ۲۶۲/۱ باب قول النبی ﷺ انا اعلمکم

باللہ وان المعرفہ فعل القلب، مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۷۵، الجامع الترمذی ج ۹۷/۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صحابہ کو کسی عمل کا حکم دیتے تو ایسے عمل کا حکم دیتے جس کو وہ آسانی سے کر سکیں (یعنی مشکل اور دشوار عبادتوں کا حکم نہ دیتے) صحابہ نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ کے مثل نہیں ہیں لاریب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب کی مغفرت کر دی ہے (یعنی آپ کے لیے تو قلیل عبادات کافی ہیں ہمیں زیادہ عبادت کرنی چاہئے) رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے حتیٰ کہ آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے اور فرمایا تم سب سے زیادہ متقی اور تم سب سے زیادہ اللہ کا علم رکھنے والا میں ہوں (لہذا مجھ سے زیادہ عبادت کی کوشش مت کرو)۔

۶۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَفْتِيهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! تُذَرُ كُنْيَ الصَّلَاةِ وَأَنَا جُنُبٌ

فَاصُومُوا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَاصُومُوا، فَقَالَ: لَسْتُ بِمِثْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ غَفَرَ اللَّهُ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْخَرُ فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُوا أَنْ أَكُونَ أَحْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَقَى. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۰۴ بَابُ صِحَّةِ صَوْمٍ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص مسئلہ معلوم کرنے کے لیے آیا درآں حالیکہ وہ بھی دروازے کے پیچھے سے سن رہی تھیں اس نے کہا یا رسول اللہ! میں نماز کے وقت اٹھتا ہوں درآں حالیکہ میں جنبی ہوتا ہوں کیا میں (اس وقت) روزہ رکھ سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں بھی نماز کے وقت اٹھتا ہوں درآں حالیکہ میں جنبی ہوتا ہوں اور میں روزہ رکھ لیتا ہوں اس نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ کے مثل کب ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے ذنب کی مغفرت کر دی ہے آپ نے فرمایا بخدا مجھے یہ امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور جن چیزوں سے بچنا چاہئے ان کا میں تم سب سے زیادہ عالم ہوں۔

۶۲: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

(شمائل ترمذی ص ۱)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ عالم ﷺ کے جیسا نہ ان سے پہلے کسی کو دیکھا نہ بعد۔

۶۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: لَمْ أَرَ مِثْلَهُ وَلَمْ أَسْمَعْ بِمِثْلِهِ وَلَمْ تَرَ عَيْنِي. (طبقات ج ۱ ص ۱۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میری آنکھوں نے سید عالم ﷺ کے جیسا کوئی نہیں دیکھا نہ ہی میں نے آپ کی مثل کوئی سنا ہے۔

﴿ شفاعت مصطفیٰ ﷺ ﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۷۳: لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

(البقرة ۲۵۵)

اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے۔

اور فرماتا ہے:

۷۴: وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْتَضَىٰ . (الانبیاء: ۲۸)

اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لیے جسے وہ پسند فرمائے۔

اور فرماتا ہے:

۷۵: مَا مِنْ شَافِعٍ إِلَّا مِنْ مَّ بَعْدَ إِذْنِهِ (یونس: ۳)

کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد۔

اور فرماتا ہے:

۷۶: يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ (طہ: ۱۰۹)

اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمن نے اذن دے دیا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۷۷: وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ . (السبا: ۲۳)

اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لیے وہ اذن فرمائے۔

اور فرماتا ہے:

۷۸: لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مَنْ مَّ بَعْدَ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ (النجم: ۲۶)

ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ اللہ اجازت دے جس کے لیے چاہے۔

احادیث

۶۴: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ زَارَ قَبْرِي بِالْمَدِينَةِ مُحْتَسِبًا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (الوفاء باحوال المصطفى باب فضل قبره عليه والصلوة والسلام ص ۸۰۱ مکتبه نوریہ رضویہ پاکستان)

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مدینہ میں میری قبر کی زیارت بغرض ثواب کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کے لیے شفاعت کروں گا اور گواہی دوں گا۔

۶۵: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَالَ : حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اِبْنِ مُحَمَّدٍ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مِّمَّ مُحَمَّدَانَ الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ . رواه البخاری

(مشکوۃ المصابیح ص ۶۵ باب فضل الاذان)

۶۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي أَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةُ فَلْيَصِلْ وَأَحَلَّتْ لِي الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُعْتَرِ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَأَنَا بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً

(مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۲، بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے پانچ چیزیں ایسی ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کے لوگوں کو نہ دی گئیں (۱) میری مدد رعب سے کی گئی ایک ماہ کی مسافت کی مقدار (۲) اور زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنادی گئی پس میری امت میں سے جس کو نماز پالے تو وہ پڑھ لے (۳) اور میرے لیے مال غنیمت حال کیا گیا جب کہ مجھ سے پہلے حلال نہ کیا گیا (۴) مجھے شفاعت کبریٰ عطا کی گئی (۵) ہر نبی اپنی قوم میں بھیجا جاتا تھا اور میں تمام لوگوں کے پاس بھیجا گیا ہوں۔

۶۷: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا وَارِثُهَا أَنْ اخْتَبَى دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَأَمْتِي فِي الْأَخِرَةِ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ : سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤَالَاً وَقَالَ : لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَأَمْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۳۲، کتاب الدعوات، باب ولكل نبی دعوة مستجابة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے جس کی وہ دعا کرتا ہے اور میں نے چاہا کہ میں اپنی دعا بچا رکھوں وہ اپنی امت کی شفاعت کی دعا ہے آخرت میں، اور معتمر نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی نے ایک سوال کیا اور کہا کہ ہر نبی کے لیے ایک دعا ہے جس کی دعا اس نے کی اور قبول ہوئی تو میں نے بروز قیامت اپنی امت کے لیے شفاعت کی دعا کر لی۔

۶۸: مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شِفَاعَتِي . عن رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ (كنز العمال ج ۱ ص ۱۲۵، الكتاب الثاني من حرف الهمزة في الاذكار من قسم الاقوال)

حضرت رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سرکار نے فرمایا جو محمد (ﷺ) پر درود پڑھے اور کہے اے اللہ انہیں بروز قیامت اپنے یہاں قریب ترین جگہ عطا فرما۔ اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگئی۔

۶۹: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شِفَاعَتِي (حم طب، وبغوی) (كنز العمال ص ۱۲۵ الكتاب الثاني من حرف الهمزة في الاذكار من قسم الاقوال)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور انہیں بروز قیامت اپنے نزدیک قریب ترین جگہ عطا فرما تو اس کے لیے میری

شفاعت واجب ہوگی۔

۷۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةِ فَإِنَّهَا لَا يَسْتَلْهَا لِي عَبْدٌ مُؤْمِنٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ش، طس، وابن مردويه) (کنز العمال ج ۱ ص ۱۲۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکار نے فرمایا میرے لیے اللہ سے وسیلہ مانگو دنیا میں جو بھی مومن بندہ میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا میں بروز قیامت اس کے حق میں گواہ اس کا شفاری ہوں گا۔

۷۱: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةِ حَلَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ابن النجار) (کنز العمال ج ۱ ص ۱۲۵)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سرکار نے فرمایا جو اللہ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا قیامت کے دن میری شفاعت اس کے لیے حلال ہوگی۔

۷۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكًا يُبَلِّغُنِي وَكَفَى أَمْرَ آخِرَتِهِ وَدُنْيَاهُ وَكُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (کنز العمال ج ۱ ص ۱۲۵ طبعہ المعارف النظامیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی بندہ میری قبر کے پاس مجھے سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو مجھے پہنچاتا ہے اور یہ اس کی آخرت اور دنیا کے معاملہ کی کفایت کرتا ہے۔

۷۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا وَكَلَّ بِهَا مَلَكٌ يُبَلِّغُنِي وَكَفَى أَمْرَ آخِرَتِهِ وَدُنْيَاهُ وَكُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا . (ہب والخطیب) (کنز العمال ج ۱ ص ۱۲۵)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے پاس سے مجھ پر درود بھیجتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو دور سے درود بھیجتا ہے تو اس پر ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے وہ مجھے پہنچاتا ہے اور یہ اس کی آخرت اور دنیا کے معاملہ کی کفایت

کرتا ہے اور میں اس کا گواہ اور شفا رسی ہوں گا۔

۷۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَاصٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا : مِثْلَ مَا يَقُولُ : ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ . رواه

مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۶۴، ۶۵ باب فضل الاذان)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم مؤذن کو سنو تو تم بھی اسی کے مثل کہو جو وہ کہہ رہا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیوں کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو وہ جنت میں ایک جگہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی کے لیے لائق ہے مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں تو جو شخص میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی۔

۷۵: نَقَلَ الْعَلَامَةُ الْإِمَامُ شَمْسُ الدِّينِ السَّخَاوِيُّ عَنِ الدَّيْلَمِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ : هَذَا وَقَبْلَ بَاطِنِ الْأَنْمَلَتَيْنِ السَّبَابَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلَى عَيْنَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيلِي فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي . (المقاصد الحسنة وطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۱۱۱)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مؤذن کے قول اشہد ان محمد رسول اللہ کو سنا تو آپ نے اس کو دہرایا اور شہادتین کے اندرونی پوروں کو چوم لیا اور آنکھوں سے لگایا تو سرکار نے فرمایا جو بھی میرے خلیل جیسا کرے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی۔

۷۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ عِنْدَهُ عُمَةُ ابْنُ طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلَ فِي ضَحَضٍ مِنَ النَّارِ تَبْلُغُ كَعْبِيَّةَ تَغْلِي مِنْهُ أُمَّ دِمَاعِهِ . (صحيح البخاری ج ۹۷۱/۲ باب صفة الجنة والنار)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ان کے سامنے سرکار کے چچا ابوطالب کا ذکر ہوا تو سرکار نے فرمایا امید کہ میری

شفاعت ان کو نفع دے تو انہیں تھوڑی آگ میں ڈالا جائے گا جو ان کے ٹخنوں تک پہنچے گی اس سے ان کا دماغ ابل رہا ہوگا۔

۷۷: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يُخْرَجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمُّونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ .

(صحیح البخاری ج ۹۷۱/۲ باب صفة النار والجنة)

عمران بن حصین سے روایت ہے جو روایت کرتے ہیں سرکارِ دو عالم ﷺ سے آپ نے فرمایا محمد کی شفاعت سے ایک قوم کو جہنم سے نکالا جائے گا پھر وہ سب جنت میں داخل ہوں گے جنہیں جہنمی سے موسوم کیا جائے گا۔

۷۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدَ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ : لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ! إِلَّا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ جِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدَ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَبْلِ نَفْسِي ۝

(صحیح البخاری ج ۹۷۲/۲ باب صفة الجنة والنار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کی شفاعت سے فیروز مند کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میرا گمان یہی تھا کہ تم سے پہلے اس حدیث کے بارے میں مجھ سے کوئی نہیں پوچھے گا، کیوں کہ میں حدیث پر تمہاری حرص کو دیکھ چکا ہوں، قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ فیروز مند وہ شخص ہوگا جو خالص اپنے دل سے لا الہ الا اللہ کہے گا)

۷۹: عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ : لَوْ أَسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاسْتَفْعَ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللَّهُ

خَلِيلًا فَيَاتُونَهُ فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ اِيْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ فَيَاتُونَهُ ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ اِيْتُوا عِيسَى فَيَاتُونَهُ فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ اِيْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَاتُونِي فَاَسْتَاذِنُ عَلَى رَبِّي فاِذَا رَاَيْتُهُ وَقَعْتَ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُقَالُ لِي اِرْفَعْ رَأْسَكَ فَسَلْ تُعْطَاهُ وَقُلْ تَسْمَعُ وَاشْفَعْ تُشْفَعُ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَاَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحْدِثُ لِي حَدَاثًا ثُمَّ اُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ فَاَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوذُ فَاَقْعُ سَاجِدًا مِّثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَابَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ. (صحيح البخارى ج ۲ باب صفة الجنة والنار ص ۹۷۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن اکٹھا فرمائے گا تو لوگ کہیں گے کاش ہم لوگ اپنے رب کے یہاں شفیع تلاش کر لیں جو ہمیں ہماری جگہوں سے چھٹکارا دلادے (یہ سوچ کر) وہ لوگ آدم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ ہی ہیں جن کو اللہ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کے اندر اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو سجدہ کا حکم ہوا تو ان لوگوں نے آپ کو سجدہ کیا، لہذا آپ ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں تو آدم کہیں گے میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا اور لغزش یاد کر کے کہیں گے نوح کے پاس جاؤ جو اللہ کے پہلے رسول ہیں اللہ نے انہیں مبعوث فرمایا ہے، پھر یہ لوگ نوح کے پاس آکر وہی کہیں گے نوح جواب دیں گے میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا اور اپنی لغزش یاد کر کے کہیں گے ابراہیم کے پاس جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا ہے، پس وہ سب ابراہیم کے پاس آئیں گے یہ جواب دیں گے میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا اور اپنی لغزش یاد کر کے کہیں گے موسیٰ کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے، چنانچہ یہ لوگ موسیٰ کے پاس آئیں گے تو یہ بھی کہیں گے میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا اور لغزش کو ذکر کر کے کہیں گے عیسیٰ کے پاس جاؤ، پھر یہ لوگ عیسیٰ کے پاس آئیں گے تو یہ بھی کہیں گے میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیوں کہ ان کے اگلوں اور پچھلوں کی مغفرت ہو چکی ہے، تو وہ سب میرے پاس آئیں گے، میں اپنے رب سے

اجازت لوں گا پھر جب میں اسے دیکھوں گا سجدہ ریز ہو جاؤں گا اللہ کی مشیت کے مطابق میں سجدے میں رہوں گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا اپنے سر کو اٹھاؤ مانگو دیئے جاؤ گے کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، شفاعت کرو، شفاعت کی جائے گی، پھر اپنے سر کو اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی تعلیم کردہ تحمید سے اس کی حمد بیان کروں گا پھر میں شفاعت کروں گا تو اللہ تعالیٰ میرے لیے ایک حد کو متعین فرمادے گا، پھر میں انہیں جہنم سے نکلوا کر جنت میں داخل کراؤں گا، پھر میں اسی کے مثل اعادہ کروں گا تیسری یا چوتھی بار تک، حتیٰ کہ جہنم میں سوائے اس کے جس کو قرآن نے روک لیا ہے کوئی باقی نہیں رہے گا۔

۸۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ الْقَبْرَ عَنْهُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ. رواه مسلم.

(مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۱ الفصل الاول باب فضائل سيد المرسلين)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں حضور سرکارِ دو عالم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی ان میں پہلا اور شفاعت کرنے اور شفاعت کیے جانے والوں میں پہلا ہوں گا۔

۸۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۱ الفصل الاول باب فضائل سيد المرسلين)

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا۔

۸۲: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۹۴ الفصل الثاني باب الحوض والشفاعة)

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا میری شفاعت میری امت میں سے اہل کبائر کے لیے ہے۔

۸۳: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَتَانِي ابْنُ مَرْثَدَةَ

رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخَلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ

لَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۹۴ الفصل الثانی باب الحوض والشفاعة)

حضرت عوف بن مالک راوی ہیں آپ ارشاد فرماتے ہیں سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس میرے رب کے پاس سے ایک آنے والا آیا اور مجھے اختیار دیا اس کے درمیان کہ میری امت میں سے نصف جنت میں داخل کی جائے اور شفاعت کے درمیان تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ اس کے لیے جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے۔

۸۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (مشکوۃ المصابیح ص ۹۴ الفصل الثانی باب الحوض والشفاعة)

عبداللہ بن ابوجدعاء سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں نے سرکار کو فرماتے ہوئے سنا میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے بنو تیمیم میں کے اکثر جنت میں جائیں گے۔

۸۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفَنَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ . (مشکوۃ المصابیح ص ۹۴ الفصل الثانی باب الحوض والشفاعة)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک میری امت میں سے بعض جماعت کی بعض قبیلہ اور بعض عصبہ کی شفاعت کریں گے اور انہیں میں سے مرد کی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

۸۶: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا . (صحیح المسلم ج ۱۱۲/۱ باب اثبات الشفاعة)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور نبیوں میں سب سے زیادہ میرے پیروکار ہوں گے۔

۸۷: عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنَا سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ إِذَا بُعِثُوا

وَسَابِقُهُمْ إِذَا وَرَدُوا وَمُبَشِّرُهُمْ إِذَا يَنْسُوا وَإِمَامُهُمْ إِذَا سَجَدُوا وَأَقْرَبُهُمْ مَجْلِسًا إِذَا اجْتَمَعُوا أَتَكَلَّمُ فَيُصَدِّقُنِي وَأَشْفَعُ فَيُشْفِعُنِي وَأَسْأَلُ فَيُعْطِينِي.

(کنز العمال ۱۰۸/۲ کتاب الفضائل من قسم الاقوال)

میں رسولوں کا سردار ہوں جب وہ مبعوث کیے گئے اور ان میں سابق ہوں جب وہ وارد ہوئے اور میں انہیں مژدہ سنانے والا ہوں جب وہ افسردہ ہوئے میں ان کا امام ہوں جب وہ سجدہ ریز ہوئے، مجلس میں سب سے قریب ہوں جب سب جمع ہوئے میں بات کرتا ہوں تو اللہ میری تصدیق فرماتا ہے، شفاعت کروں گا تو وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا، مانگتا ہوں تو وہ مجھے عطا کرتا ہے۔

۸۸: وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ.

(کنز العمال ج ۲ ص ۱۰۹ کتاب الفضائل من قسم الاقوال)

حضرت جابر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں حضور نے ارشاد فرمایا میں رسولوں کا قائد ہوں جب کہ کوئی فخر نہیں میں خاتم النبیین ہوں جب کہ کوئی فخر نہیں میں سب سے پہلا شافع اور مشفع ہوں۔

۸۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ خَبَرَهُ بِبَيْنِهِ فَجَعَلَ يَرَى فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فَرَأَى نُورًا سَاطِعًا فِي أَسْفَلِهِمْ فَقَالَ: يَا رَبِّ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا ابْنُكَ أَحْمَدُ هُوَ الْأَوَّلُ وَهُوَ الْآخِرُ وَهُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ. (کنز العمال ج ۲ ص ۱۰۹ کتاب الفضائل من قسم الاقوال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عز وجل نے آدم کو پیدا فرمایا ان کو ان کے بیٹوں کے بارے میں بتایا، پس حضرت آدم ان میں سے بعض پر بعض کی فضیلت کو دیکھنے لگے، پس انہوں نے ان کے نچلوں میں ایک چمکتا ہوا نور دیکھا پوچھا اے میرے رب یہ کون ہے؟ فرمایا یہ تمہارا بیٹا احمد ہے یہی اول یہی آخر ہے اور شفاعت کرنے اور شفاعت کیے جانے والوں میں سب سے پہلا ہے۔

۹۰: مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ فَمَنْ مَاتَ بِالْمَدِينَةِ كُنْتُ لَهُ

شَفِيعًا وَشَهِيدًا. (جامع الترمذی ص ۱۳۳)

جو شخص مدینہ شریف میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ مرے پس جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کے لیے شفاعت کرنے والا اور گواہی دینے والا ہوں گا۔

۹۱: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ

شَفَاعَتِي. (جامع صغیر ص ۱۷۱ وفاء الوفا ج ۲/۳۹۴)

حضرت ابن عمر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم نے ارشاد فرمایا جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لیے شفاعت واجب ہوگی۔

۹۲: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا يَهْمُهُ إِلَّا

زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ (وفاء الوفا ج ۲ ص ۳۹۶)

حضرت ابن عمر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا اور کوئی نیت نہ ہو تو مجھ پر یہ حق عائد ہو گیا کہ میں اس کی شفاعت کروں۔

۹۳: عَنْ رَجُلٍ مِّنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ زَارَنِي مُعْتَمِدًا كَانَ فِي

جَوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَرَ عَلَى بَلَاءِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ

الْقِيَامَةِ. (وفاء الوفا ج ۲/۳۹۹، مشکوٰۃ المصابیح ۲۴۰ باب حرم المدينة الفصل الاول)

آل خطاب میں سے ایک آدمی سے روایت ہے جو سرکار سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور جو آدمی مدینہ میں قیام کرے اور وہاں کی تکلیفوں پر صبر کرے تو میں اس کے لیے بروز قیامت گواہی دوں گا اور شفا فرما دوں گا۔

﴿وسیلہ﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۷۹: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ (المائدة: ۳۵)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

اور فرماتا ہے:

۸۰: أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ (الإسراء: ۵۷)

وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ

ڈھونڈتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۸۱: وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا

كَفَرُوا بِهِ . (البقرة: ۸۹)

اور اس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔

اور فرماتا ہے:

۸۲: وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا . (النساء: ۶۴)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر

اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا

مہربان پائیں۔

احادیث

۹۴: عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حُنَيفٍ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا ضَرَبَ الْبَصَرَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ

فَقَالَ: اُدْعُ اللَّهَ اَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ
قَالَ: فَاَدْعُهُ قَالَ: فَاَمَرَ اَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوءَ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلَى رَبِّيْ
لِيَقْضِيَ لِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هَذِهِ فَشَفَّعَهُ فِيْ . رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۱۹، باب جامع الدعاء الفصل الثالث)

عثمان بن حنیف سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں ایک نابینا شخص سرکار کی بارگاہ میں
حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ اللہ سے دعا کر دیجئے کہ اللہ مجھے عافیت عطا فرمائے تو جواب میں
ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو میں دعا کر دوں اور اگر چاہو تو صبر کر لو اور یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوگا تو
انہوں نے کہا آپ اللہ سے دعا کر دیجئے۔ راوی فرماتے ہیں کہ سرکار نے انہیں اچھی طرح وضو
کرنے اور اس دعا کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیا۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری
طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلے سے، یا محمد (ﷺ) میں نے اپنے
پروردگار کی بارگاہ میں آپ کا وسیلہ پیش کیا ہے اپنی اس ضرورت میں تاکہ وہ پوری ہو جائے یا اللہ!
تو میرے حق میں حضور کی شفاعت قبول فرما۔

۹۵: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا
قُحِطُوا اسْتَسْقَى بِأَلْعَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا ﷺ فَيَسْقِينَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا فَيَسْقُونُ

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۳۷ باب سؤال الناس الامام)

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ جب مدینہ والے کبھی قحط کے شکار ہو جاتے
تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے بارش طلب کرتے
تو فرماتے، اے اللہ کریم! ہم لوگ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں کہ
بارش برسا دے اور ہم اپنے نبی محترم ﷺ کے چچا کے واسطے سے دعا کرتے ہیں باران رحمت کی
تو بارش ہو جایا کرتی تھی۔

۹۶: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَتْ يَهُودُ خَيْبَرَ تَقَاتِلُ غَطَفَانَ

فَلَمَّا اتَّقَوْا هُزِمَتْ يَهُودُ خَيْبَرَ فَعَادَتْ الْيَهُودُ بِهَذَا الدُّعَاءِ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ذِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْتَنَا اَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اِلَّا نَصْرْتَنَا عَلَيْهِمْ قَالَ : فَكَانُوا اِذَا اتَّقَوْا دَعَوْا بِهَذَا الدُّعَاءِ فَهَزَمُوا غُظْفَانَ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ كَفَرُوا بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوا" يَعْنِيْ بِكَ يَا مُحَمَّدُ . (الجامع الفريد لابن القيم ص ۴۹۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خیبر کے یہودی قبیلہ غطفان کے لوگوں سے جنگ کرتے رہتے تو جب لڑتے تو یہودی شکست کھانے لگتے تو یہ کہہ کر دعا مانگتے ”اے اللہ! ہم تجھ سے اس محمد کے وسیلے سے سوال کرتے ہیں جو نبی امی ہیں جن کو آخری زمانے میں ظاہر کرنے کا تو نے وعدہ فرمایا ہے ہم کو غطفان پر غلبہ عطا فرما۔ (راوی نے کہا) تو جب یہ دعا کر کے نبرد آزما ہوتے تو غطفان کو شکست دیدیتے مگر جب وہ نبی مبعوث ہو گئے تو یہودی منکر ہو گئے اسی پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ اتاری ”اور اس سے پہلے یہ کافروں پر فتح مانگتے تھے یعنی تمہارے وسیلے سے اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۹۷: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : لَمَّا اَصَابَ اَدَمُ الْخَطِيئَةَ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ يَا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِلَّا غَفَرْتُ لِيْ ، فَاَوْحَى اِلَيْهِ وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ : يَا رَبِّ اِنَّكَ لَمَّا اَتَمَمْتَ خَلْقِيْ رَفَعْتَ رَأْسِيْ اِلَى عَرْشِكَ فَاِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، فَعَلِمْتُ اَنَّهُ اَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيَّكَ ، اِذْ قَرَنْتَ اِسْمَهُ مَعَ اِسْمِكَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، قَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَهُوَ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَلَوْلَا هٗ مَا خَلَقْتُكَ “ (مجموعۃ الفتاوی لابن تیمیہ ج ۱۵۱/۲ بحوالہ دلائل النبوة)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم (علیہ السلام) سے لغزش ہوئی تو اپنا سر اٹھایا اور کہا اے میرے رب محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے وسیلے سے مجھے بخش دے، تو ان کے پاس وحی آئی کہ محمد کیا ہے؟ محمد کون ہے؟ تو عرض کی اے رب! جب تو نے میری تخلیق مکمل فرمائی تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی جانب اٹھایا تو دیکھا اس پر لکھا ہوا تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

تو میں نے جان لیا کہ وہ تیری مخلوق میں سب سے زیادہ معزز ہیں اس لیے کہ تو نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے۔ تو فرمایا ہاں میں نے تم کو بخش دیا اور وہ آخری نبی ہیں تیری اولاد میں سے ہیں اور اگر وہ نہ ہوتے تو تم کو میں پیدا نہ کرتا۔

۹۸: أَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَّا افْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيئَةَ قَالَ : يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَّا غَفَرْتَ لِي ، فَقَالَ اللَّهُ : يَا آدَمُ وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا ؟ وَلَمْ أَخْلُقْهُ ، قَالَ يَا رَبِّ ! لِأَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ ، رَفَعْتَ رَأْسِي قَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوبًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تُصِفْ إِلَيَّ اسْمَكَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ فَقَالَ اللَّهُ : صَدَقْتَ يَا آدَمُ إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ ، اذْغُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ .

(المستدرک، کتاب التاریخ ج ۲: ۱۵۰ طبعہ بیروت والمعجم الصغیر ص ۲۰۸ والتاریخ لابن عساکر ج ۲: ۳۵۷ والتلخیص من المستدرک للحافظ الذہبی ج ۲: ۱۵۰/۲ والمواہب اللدنیہ فی المقصد الاول فی فصل زیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم وشرح المواہب للزرقانی ج ۱: ۷۴/۸، ۳۶۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدم (علیہ السلام) سے لغزش سرزد ہوئی تو عرض کی اے رب میں تجھ سے محمد کے وسیلے سے بخشش کا طلبگار ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تم نے محمد کو کیسے پہچانا جب کہ میں نے ابھی اسے (ظاہری طور پر) پیدا نہیں فرمایا، عرض کی میرے رب جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور میرے اندر روح ڈالی تو میں نے سراٹھایا تو عرش کے پایوں پر میں نے یہ لکھا ہوا دیکھا ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ میں نے جان لیا کہ تو نے اسی لیے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے کہ وہ تیرے نزدیک مخلوق میں سب سے پیارے ہیں، اللہ نے فرمایا آدم تم نے سچ کہا وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں ان کے وسیلے سے دعا مانگو میں نے تم کو بخش دیا اور اگر محمد نہ ہوتے تو تم کو پیدا نہ کرتا۔

۹۹: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ

أَسَدٌ، أُمُّ عَلِيٍّ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ بِحَفْرِ قَبْرِهَا، ثُمَّ اضْطَجَعَ فِيهِ وَقَالَ : اللَّهُ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، إِغْفِرْ لَأُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ وَوَسَّعْ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْأَنْبِيَاءَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِي، فَإِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. أخرجه الامام الطبرانی فی المعجم الكبير والاولى.

(وفاء الوفاء لعلی بن احمد السمهودی ج ۸۹۹/۳ طبعہ بیروت)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب فاطمہ بنت اسد حضرت علی بن ابوطالب کی ماں کا وصال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر کو کھودنے کا حکم دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر میں پہلو کے بل لیٹ گئے اور فرمایا وہ اللہ جو جلاتا ہے مارتا ہے وہ خود زندہ ہے مرتا نہیں میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اس پر اپنے نبی اور مجھ سے پہلے کے نبیوں کے ویسے قبر کشادہ فرما بے شک تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۰: عَنْ مَيْسَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى كُنْتُ

نَبِيًّا؟ قَالَ : لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ وَاسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ، وَخَلَقَ الْعَرْشَ، كَتَبَ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَخَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ الَّتِي أَسْكَنَهَا آدَمُ وَحَوَّاءُ، فَكَتَبَ إِسْمِي عَلَى الْأَبْوَابِ وَالْأَوْرَاقِ وَالْقَبَابِ وَالْخِيَامِ وَآدَمَ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ، فَلَمَّا أَحْيَا اللَّهُ تَعَالَى، نَظَرَ إِلَى الْعَرْشِ فَرَأَى إِسْمِي فَأَخْبَرَهُ اللَّهُ أَنَّهُ سَيِّدٌ وَلَدِكَ فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِإِسْمِي إِلَيْهِ. رواه

الشيخ ابو الفرج بن الجوزي (مجموعه الفتاوى لابن تيميه ج ۱۵۰/۲)

حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ آپ کب نبی ہوئے تو فرمایا جب اللہ نے زمین کو پیدا فرمایا اور آسمان کی طرف استواء فرمایا تو سات آسمان ہموار فرمایا اور عرش کو پیدا فرمایا اس کے ساق پر لکھا محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء اور جنت کو پیدا فرمایا جس میں آدم اور حواء کو ٹھہرایا تو میرا نام دروازوں، قبوں، خیموں، پر لکھا جب کہ آدم روح و جسم کے درمیان تھے، تو جب اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ فرمایا تو انہوں نے عرش کی طرف دیکھا تو انہیں میرا نام نظر آیا تو اللہ نے

انہیں خبر دی کی وہ تمہاری اولاد کے سردار ہیں تو جب شیطان نے ان دونوں کو دھوکہ دے دیا تو توبہ کی اور میرے نام کا وسیلہ لیا۔

۱۰۱: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ هَوَازَنَ بِالْجِعْرَانَةِ مُسْلِمِينَ، وَكَانَ مَعَهُ مِنْ سَبِي هَوَازَنَ سِتَّةَ آلَافٍ مِّنَ الدَّرَارِيِّ وَالنِّسَاءِ وَمِنَ الْإِبِلِ وَالشَّاءِ مَا لَا يُدْرَى مَا عِدَّتُهُ وَقَالُوا أُمْنُنْ عَلَيْنَا مِنَ اللَّهِ عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُنْبَأُوكُمْ وَنِسَأُوكُمْ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ أَمْ أَمْوَالُكُمْ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُتُنَا بَيْنَ أَمْوَالِنَا وَأَحْسَابِنَا، بَلْ نُرْذُ إِلَيْنَا نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا فَقَالَ لَهُمْ: أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِإِنِّي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ. وَإِذَا مَا أَنَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ بِالنَّاسِ فَقُومُوا فَقُولُوا: إِنَّا نَسْتَغْفِرُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُسْلِمِينَ وَبِالْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فِي أُنْبَانِنَا وَنِسَانِنَا فَسَأَعْطِيكُمْ عِنْدَ ذَلِكَ وَأَسْأَلُ لَكُمْ وَهَنَاكَ قَالَ زُهَيْرُ بْنُ صَرْدٍ ﷺ: أُمْنُنْ عَلَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كَرَمِ فَإِنَّكَ الْمَرْءُ نَرْجُوهُ وَنَنْتَظِرُ.

(السيرة النبوية لابن هشام ج ۳۰ ۶/۲ والروض الأنف ج ۳۰ ۶/۲)

مقام جعرانہ میں قبیلہ ہوازن کا ایک مسلمان وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اس وقت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ہوازن کے چھ ہزار قیدی تھے ان میں لونڈیاں، عورتیں، اونٹ، بکریاں تھیں۔ ان لوگوں نے عرض کی ہم پر وہ احسان فرمائیں جو اللہ کی طرف سے آپ پر ہے۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے نزدیک تمہاری اولاد اور عورتیں زیادہ عزیز ہیں یا مال؟ بولے ہماری بھلائی مال و حسب کے درمیان ہے۔ بلکہ ہماری عورتیں اور اولاد واپس کر دی جائیں وہ زیادہ محبوب ہیں تو سرکار نے ان سے فرمایا البتہ میرا اور بنی عبدالمطلب کا جو کچھ ہے وہ تمہارے لیے ہے لیکن جب میں لوگوں کو ظہر پڑھا دوں؟ تو تم کھڑے ہو جاؤ اور کہو کہ ہم اپنے بچوں اور عورتوں کے حق میں مسلمانوں کے یہاں رسول اللہ کی اور رسول اللہ کے یہاں مسلمانوں کی سفارش چاہتے ہیں تو میں دے دوں گا اور تمہارے لیے سوال کروں گا، اس وقت زہیر بن صرد نے کہا یا رسول اللہ کرم کے ساتھ ہم پر احسان فرمائیں کہ آپ ہی سے ہم کو امید ہے اور آپ کے کرم کے ہم منتظر ہیں۔

﴿اختیارات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۸۲: وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ. (الاعراف: ۱۵۷)
اور سٹھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔

اور فرماتا ہے:

۸۴: مَا اتَّكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا. (الحشر: ۷)
اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

اور فرماتا ہے:

۸۵: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ. (البقرة: ۲۵۳)
یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔

احادیث

۱۰۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ لَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَا تَحَرُّتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ يَصِفُ اللَّيْلُ (باب وقت الصلوة ص ۵۰ ابن ماجہ)
اگر اپنی امت پر مشقت نہ جانتا تو میں نماز عشا کو تہائی یا آدھی رات تک موخر کر دیتا۔

۱۰۳: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ، وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالُوا: فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَقَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ. "لَوْ جَبْتُ فَنَزَلَتْ" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْأَلُكُمْ. (ابن ماجہ ص ۱۲۲ باب فرض الحج)
حضرت علی سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں جب یہ آیت وللہ علی الناس الحج نازل ہوئی

تو صحابہ کرام نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا حج ہر سال فرض ہوا ہے؟ تو سرکار نے جواب نہ دیا بلکہ خاموش رہے، پھر دوبارہ پوچھا، کیا ہر سال فرض ہے؟ آپ نے جواب دیا ”اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا“۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ”یا ایہا الذین الخ“

۱۰۴: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَقُومُوا بِهَا وَلَوْ لَمْ تَقُومُوا بِهَا عَذَّبْتُمْ.

(ابن ماجہ ص ۱۲۲ باب فرض الحج)

حضرت انس بن مالک راوی ہیں آپ فرماتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا، اگر میں ہاں فرما دوں تو واجب ہو جائے اور اگر واجب ہو جائے تو تم بجا نہ لاؤ تو تم پر عذاب نازل ہو۔

۱۰۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْحَجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً؟ قَالَ: بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ اسْتَطَاعَ فَتَطَوَّعَ.

(ابن ماجہ ص ۲۱۲ باب فرض الحج)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ حج ہر سال فرض ہے یا صرف ایک بار؟ آپ نے جواب میں فرمایا بلکہ ایک بار زندگی میں، فرض کے بعد جو قوت رکھتا ہو تو نفلی حج کرے۔

۱۰۶: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ ﷺ: أَبْدِلْهَا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جِدْعَةٌ قَالَ شُعْبَةٌ: أَظُنُّهُ قَالَ: وَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسْنَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

(الصحيح لمسلم ج ۲/ص ۱۵۴)

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں، ابو بردہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر دی تھی تو حضور نے ارشاد فرمایا دوسری قربانی کرو، تو آپ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس چھ ماہ بکری کا بچہ ہے شعبہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا مگر یہ ایک سالہ بچے سے بہتر ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی جگہ اسی کو کر دو مگر ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد والوں کے لیے کافی نہ ہوگی۔

۱۰۷: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ نِ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا

هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنِ اشْتَقُّ عَلَى مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ حَمُولَةً وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَوْ دِدْتُ أَنِّي قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَتَلْتُ ثُمَّ أُحْيِيْتُ ثُمَّ قَتَلْتُ ثُمَّ أُحْيِيْتُ .

(الصحيح للبخاری باب الحملان فی السبیل ج ۱/۷۱)

مکھی بن سعید انصاری سے مروی ہے وہ بیان فرماتے ہیں مجھ سے ابوصالح نے حدیث بیان کیا: وہ کہتے ہیں میں نے ابوہریرہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس پر مجھے شاق نہ ہوتا کہ میں سریہ سے پیچھے رہوں (مگر میں حملہ اور کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس پر میں انہیں سوار کروں، اور مجھ پر دشوار ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہیں) تو میں ضرور پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کر کے شہید ہو جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔

۱۰۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: أَنْتِ جَمِيلَةٌ

(الصحيح لمسلم ۲۰۸ باب تغيير الاسم القبيح)

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ کا نام بدل دیا تھا اور فرمایا تمہارا نام

جمیلہ ہے۔

۱۰۹: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ : سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةً فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَذَا الْإِسْمِ وَسَمَّيْتُ بَرَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالُوا بِمَ نَسَمِيهَا؟ فَقَالَ : سَمُّوْهَا زَيْنَبَ .

محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے یہ کہتے ہیں میں نے اپنی لڑکی کا نام برہ رکھا تھا تو مجھ سے زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے نام رکھنے سے منع فرمایا ہے میرا نام برہ تھا تو سرکار نے فرمایا اپنا تزکیہ نہ کرو اللہ تم میں سے نیکو کار کو جانتا ہے تو لوگوں نے عرض کیا پھر ان کا کون سا نام رکھیں تو آپ نے فرمایا کہ ان کا نام زینب رکھ دو۔

۱۱۰: عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : بَيْنَمَا

نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلَكْتَ قَالَ : مَا لَكَ؟ قَالَ : وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ : لَا . قَالَ : فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ؟ قَالَ : لَا . قَالَ : فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مَسْكِينًا؟ قَالَ : لَا . قَالَ : فَمَكَتِ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أَتَى النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمَرٌ وَالْعَرَقُ الْمَكْتَلُ ، قَالَ : أَيُّ السَّائِلِ؟ فَقَالَ : أَنَا ، قَالَ : خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ : أَعَلَى أَفْقَرٍ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلٌ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ : أَطْعَمُهُ أَهْلَكَ . (الصحيح للبخارى باب إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ الخ ج ۲۵۹/۱)

حضرت زہری سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں مجھے حمید بن عبد الرحمن نے خبر دیا کہ ابو ہریرہ فرماتے ہیں ہم سب سرکار کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے اتفاق سے ایک آدمی آپ سے آکر کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو تباہ ہو گیا تو سرکار نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا تو حضور نے ارشاد فرمایا کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو تو اس نے کہا نہیں، پھر سرکار نے فرمایا کیا مسلسل دو مہینہ روزہ رکھ سکتے ہو اس نے کہا نہیں، پھر فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ تو اس نے کہا نہیں، پھر سرکار خاموش رہے، ہم لوگ اسی حالت میں تھے کہ ایک ٹوکرا کھجوروں کا آپ کی بارگاہ میں لایا گیا، مکمل، کا معنی ہے (کیلی چیزوں کے ناپنے کا آلہ) حضور نے فرمایا سائل کہاں ہے؟ جواب دیا حضور حاضر ہوں کہا اسے لے جاؤ صدقہ کر دو تو اس نے کہا کیا اپنے سے زیادہ غریب پر یا رسول اللہ خدا کی قسم مدینہ کی دونوں پہاڑیوں کے بیچ کوئی مجھ سے زیادہ غریب نہیں، تو سرکار تبسم ریز ہوئے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا لے جاؤ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

۱۱۱: عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْهِ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي : سَلْ ، فَقُلْتُ : أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ : أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ : هُوَ ذَاكَ قَالَ : فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ .

(الصحيح لمسلم ج ۱۹۳/۱ باب فضل السجود والحث عليه)

حضرت ربیعہ بن کعب سے مروی ہے کہ میں سرکار کے ساتھ رات گزارا کرتا تھا تو میں ان کے لیے وضو کا پانی اور دیگر ضرورت کی چیزیں لاتا، ایک دن سرکار نے ارشاد فرمایا اے ربیعہ جو چاہو مانگ لو؟ ربیعہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنت میں آپ کی صحبت چاہتا ہوں، سرکار نے فرمایا اس کے علاوہ بھی کوئی خواہش ہے؟ جواب دیا اس کے علاوہ کوئی ضرورت نہیں فرمایا زیادہ سجدوں کے ذریعہ میری مدد کرو۔

۱۱۲: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مَنْ أُمِّي أَرْبَعِمِائَةِ أَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ وَهَكَذَا فَحَتَّى يَكْفِيَهُ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: وَهَكَذَا فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللَّهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ يَكْفٍ وَاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ عُمَرُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۹۴ الفصل الثانی من باب الحوض والشفاعة)

حضرت انس سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے وہ چالیس ہزار لوگوں کو بے حساب جنت میں داخل کرے گا تو حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ اور زیادہ کر دو تو پھر حضور نے مٹھی بھر کر فرمایا لو زیادہ کر دیا، پھر حضرت ابو بکر نے عرض کی اور زیادہ کر دو اے اللہ کے رسول تو پھر حضور نے مٹھی بھر کر فرمایا لو اور زیادہ کر دیا، پھر حضرت عمر نے عرض کی اے ابو بکر سوال کرنا اب ترک کر دو، تب حضرت ابو بکر بول اٹھے تمہارے لیے کیا حرج ہے کہ حضور کے صدقے اللہ ہم سبھی کو جنت میں داخل کر دے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ بے شک اللہ عزوجل اگر چاہے تو ایک مٹھی میں پوری مخلوق کو جنت میں داخل کر دے تو نبی پاک نے فرمایا عمر نے سچ کہا۔

۱۱۳: عَنِ الْعُرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَيَحْسِبُ أَحَدُكُمْ مُتَكِبًا عَلَى أَبِيهِ يَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ الْوَاقِعِ وَاللَّهُ قَدْ أَمَرَ وَوَعُظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لِمِثْلِ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذْ أُعْطُواكُمْ

الَّذِي عَلَيْهِمْ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۹ باب الاعتصام بالكتاب والسنة الفصل الثانی)

حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے قیام فرمایا پھر ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی چھپر کھٹ پر تکیہ لگا کر گمان کر سکتا ہے کہ اللہ نے بجز ان چیزوں کے کوئی چیز حرام نہ کی جو قرآن میں ہیں آگاہ رہو بخدا میں نے احکام دیئے وعظ فرمائے اور بہت چیزوں سے منع کیا جو قرآن سے برابر یا اس سے بھی زیادہ ہیں واقعی اللہ نے تمہارے لیے مباح نہ کیا کہ کتابیوں کے گھر میں بلا اجازت گھس جاؤ اور نہ ان کی عورتوں کو مار پیٹ، اور نہ ان کے پھل کھانا جب وہ اپنے ذمہ کے حقوق تمہیں ادا کریں۔

۱۱۴: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَوْفٍ فِي ثُبَسِ الْحَرِيرِ بِحُكْمِهِمَا. (صحيح البخارى ج ۱ باب الحرير في الحرب

ص ۴۰۹، مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۴ کتاب اللباس الفصل الاول)

حضرت انس سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر اور عبدالرحمن بن عوف کو خارش کے سبب ریشمی کپڑے کی اجازت دی تھی۔

۱۱۵: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَعْصَا وَالسُّوْطِ

وَالْحَبْلِ وَأَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ۔

(مشکوۃ المصابیح باب اللقطة ص ۲۶۲، الفصل الاول)

حضرت جابر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ہم لوگوں کو رخصت عطا فرمایا لاٹھی، کوڑا، رسی اور اسی کے جیسے کے بارے میں جب آدمی اسے پائے تو نفع اس سے نفع حاصل کر سکتا ہے۔

۱۱۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ فَتَنَاهَا فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَالَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ.

(ابوداؤد ج ۱/۳۲۴ باب كراهة التقبيل للشاب)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے روزہ دار کی مباشرت کے سلسلے میں دریافت کیا تو آپ نے اسے رخصت دے دی پھر آپ کے

پاس دوسرا آیا تو آپ نے اسے منع فرمادیا، پھر جس کو آپ نے رخصت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جس کو روکا تھا وہ نوجوان تھا۔

۱۱۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خِزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ آلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِلَّا وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ إِلَّا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُنْتَقَطُ سَاقِطُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قَتَلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظِيرَيْنِ إِمَّا يُودَىٰ وَإِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاةٍ: فَقَالَ: أَكُتِبَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْتُبُوا لِأَبِي شَاةٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا الْأَذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِلَّا الْأَذْخِرَ وَتَابِعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْفِيلِ ——— ل.

(صحیح البخاری ج ۱۰/۱۶۲، باب من قتل له قتیل فهو بخیر النظیرین)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال خزاعہ نے بنو لیت کے ایک آدمی کو اپنے ایک دور جاہلیت کے مقتول کے بدلے قتل کر دیا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہاتھی کو مکہ سے روک کر ابرہہ کے لشکر پر اپنے رسول اور مومنوں کو مسلط کر دیا تھا، خبردار مکہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا مجھ سے پہلے اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا، سنو! دن کی ایک گھڑی میں وہ میرے لیے حلال ہوا، بے شک وہ میری اس گھڑی حرام ہے، نہ تو اس کے کانٹے کو کاٹا جائے اور نہ ہی اس کے درخت کو اکھاڑا جائے، اور نہ ہی اس کی گری ہوئی چیز کو اٹھایا جائے مگر تشہیر کے لیے، اور جس کے مقتول کو قتل کر دیا جائے تو وہ نظیرین میں سے جو بہتر ہے اس کے ساتھ ہوگا یا تو دیت دی جائے یا تو قتل کر دیا جائے، پس ایک یمنی آدمی کھڑا ہوا جسے ابو شاہ کہا جاتا تھا تو انس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ میرے لیے تحریر فرمادیجئے، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو شاہ کے لیے لکھ دو، پھر ایک قریشی آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! اذخر کو استثنا کر دیجئے کیوں کہ ہم

اسے اپنے گھروں اور قبروں میں رکھتے ہیں، تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر
 اؤخر، اس کی متابعت شیان کے واسطے سے کی ہے ”فیل“ میں۔

۱۱۸: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ اللَّقْطَةِ قَالَ:
 عَرَفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ أَغْرَفَ عِفَاصَهَا وَوَكَّاءَهَا ثُمَّ اسْتَنْفَقَ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَذَّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ:
 يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ: خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّنْبِ قَالَ:
 يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجَنَّتَاهُ أَوْ
 احْمَرَّتْ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاءُهَا وَسِقَاءُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا. (صحيح
 البخاری ج ۱ / بَابُ إِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللَّقْطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ لِأَنَّهَا وَدِيعَةٌ عَنْهُ ص ۳۲۹)

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گمشدہ کے
 بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا ایک سال تک اعلان کرو پھر اس کے سر بند و مشک بند کو پہچانو
 ۔ پھر اس کا مالک اگر آئے تو اسے لوٹا دو پھر پوچھایا رسول اللہ، گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ تو آپ
 نے جواب دیا اسے پکڑ لو اس لیے کہ یہ تمہارے لیے ہے یا تو تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے
 کے لیے پھر پوچھایا رسول اللہ گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ راوی فرماتے ہیں، پس سرکارِ دو عالم
 ﷺ غضبناک ہوئے حتیٰ کہ آپ کے رخسار مبارک یا چہرہ سرخ ہو گیا پھر فرمایا تمہیں کیا ہوا؟
 جب کہ اس کا جوتا اور مشک اس کے ساتھ ہے حتیٰ کہ اس کا مالک اس سے مل جائے گا۔

۱۱۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خُمْسَةِ أَوْسَقٍ
 أَوْ دُونِ خُمْسَةِ أَوْسَقٍ (صحيح البخاری ج ۱ / بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلَى رُؤُسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ
 وَالْفِضَّةِ ص ۲۹۲)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے پانچ سے کم وزن کھجور کی بیج کے
 بارے میں رخصت دی۔

۱۲۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَخَّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا حَاصَتْ
 وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: تَنْفِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ رَخَّصَ لَهُنَّ.

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں حائضہ کو بوقت حیض اپنے وطن لوٹنے کی اجازت دی گئی ہے اور ابن عمر اپنے اول امر میں کہتے تھے کہ حائضہ لوٹے گی نہیں پھر میں نے انہیں سے کہتے ہوئے سنا کہ لوٹ جائے گی اس لیے کہ نبی پاک نے ان لوگوں کو اجازت دی ہے۔

۱۲۱: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَا نَهَيْتُكُمْ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَشْيَاءِهِمْ . (الصحيح لمسلم ج ۲ / ص ۲۶۲ ، باب توقيفه ﷺ)

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہتے ہوئے سنا جس چیز سے میں روکوں اس سے باز رہو، اور جس چیز کے کرنے کا حکم دوں تو اس کو اپنی طاقت بھر کر چونکہ تم سے پہلے کے لوگ کثرت سوال اور اپنے نبیوں کے بارے میں اختلاف کی وجہ سے ہی ہلاک ہو گئے۔

۱۲۲: إِنَّمَا أَنَا مُبَلِّغٌ وَاللَّهُ يَهْدِي وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي .

(کنز العمال ص ۲۶۱ کتاب الزکوۃ من قسم الاقوال)

بے شک میرا کام تبلیغ ہے اور اللہ ہدایت دینے والا ہے اور بانٹنے والا ہوں اور اللہ دینے والا ہے۔

۱۲۳: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَرَأَيْتَ إِنْ وَلِدَ لِي وَلَدٌ بَعْدَكَ أَسْمِيهِ بِاسْمِكَ وَ أَكْنِيهِ بِكُنْيَتِكَ . فَقَالَ : نَعَمْ فَكَانَتْ رُحْصَةً مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(کنز العمال ج ۸ ، کتاب النکاح حدیث ۵۲۸۱)

﴿خاتم النبیین﴾ (۱) ﷺ

آیت قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۸۶: ”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ“

(احزاب: ۴۰)

احادیث

۱۲۴: عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ خَاتَمُ

النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجِدِلٌ فِي طَبِئَتِهِ (مسند الامام احمد ج ۴ ص ۱۲۷)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میں اللہ کے یہاں اسی وقت سے نبیوں کا خاتم ہوں جب کہ آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں گوندھے ہوئے تھے۔

۱۲۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتَّةِ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُيِّمَ بِيَ النَّبِيُّونَ. رواه مسلم والترمذی والنسائی (کنز العمال ج ۱۰۳/۶ حدیث ۱۵۶۰)

(۱) خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے آیت پاک اور احادیث کریمہ سے یہی ظاہر ہے اور تابعین، ائمہ یہی معنی سمجھتے رہے اور یہی صحیح بھی ہے اسی لیے پوری امت مسلمہ کا اتفاق اور عقیدہ ہے کہ نبی اکرم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اب اور کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا، لہذا دیوبندی جماعت اور قادیانی گروہ کا عقیدہ باطل و مردود ہے وہ خاتمیت محمدی سے منکر ہونے کے

سبب کافر و مرتد ہیں۔ ۱۲۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے دوسرے نبیوں پر چھ باتوں میں فضیلت ملی (۱) مجھے جوامع الکلم عطا ہوئے (۲) رعب کے ذریعہ میری نصرت فرمائی گئی (۳) میرے لیے غنیمت کے مال حلال کیے گئے (۴) میرے لیے زمین پاک کرنے والی اور مسجد بنادی گئی (۵) مجھے پوری مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا (۶) مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کیا گیا۔

۱۲۶: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ .

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۱۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں سارے رسولوں کا قائد ہوں اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں اور نبیوں کا خاتم ہوں اور کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔

۱۲۷: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي .

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۴۵ و مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۶۵)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس کذاب ہوں گے سب اپنے بارے میں نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے جب کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں (آسکا)۔

﴿حاضر و ناظر کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عز و جل فرماتا ہے:

۸۷: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ

وَسِرَاجًا مُنِيرًا . (سورة الاحزاب الآية / ۴۵، ۴۶)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈر سنانا اور اللہ کی طرف سے اس کے حکم سے بلاتا اور چمکادینے والا آفتاب۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۸۸: وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ

الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا . (سورة البقرة الآية / ۱۴۳)

اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۸۹: فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ

شَهِيدًا . (النساء / ۴۱)

تو کیسی ہوگئی؟ جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔

اور فرماتا ہے:

۹۰: إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا O (سورة الفتح الآية / ۸)

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سنانا۔

اور فرماتا ہے:

۹۱: مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ (سورة الانفال الآية ۳۳)
اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔
اور فرماتا ہے:

۹۲: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ . (سورة الانبياء الآية ۱۰۷)
اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔
اور فرماتا ہے:

۹۳: وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ . (سورة الحجرات الآية ۷)
اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں۔
اور فرماتا ہے:

۹۴: النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ (سورة الاحزاب الآية ۶)
یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہیں۔
اور فرماتا ہے:

۹۵: وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ .

(سورة ال عمران الآية ۱۰۱)

اور تم کیوں کفر کرو گے تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس (اللہ) کا رسول ہے۔

احادیث

۱۲۸: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ : أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرُفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ . رواه البخاری .

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۵۳۳ باب فی المعجزات)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ اور جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر لوگوں کو ان کی خبر آنے سے پہلے ہی دیدی اور فرمایا کہ اب اسلامی علم زید بن حارثہ نے لے رکھا ہے پھر وہ شہید ہو گئے بعدہ جعفر نے اسلامی علم لیا وہ بھی شہید ہو گئے پھر ابن رواحہ نے اسلامی علم تھا وہ بھی شہید ہو گئے اور سرکار کی آنکھیں اشکبار تھیں یہاں تک کہ اللہ کی ایک تلوار خالد بن ولید نے جھنڈا لیا اور اللہ نے فتح عطا فرمائی۔

۱۲۹: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْمِ مِنْ أَطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا. قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتْنَ تَقْعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ. (مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۶۲ کتاب الفتن)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام مدینہ طیبہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا کہ میں جو دیکھ رہا ہوں تم لوگ بھی دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کی نہیں فرمایا میں دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں میں فتنے ایسے داخل ہو رہے ہیں جیسے بارش۔

۱۳۰: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلِي أَحَدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِينَ كَالْمَوْدَعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرُطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَإِنْ مَوَّعِدَكُمْ الْحَوْضُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ وَأَنَا فِي مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقَتُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. (مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۵۴۶، ۵۴۷ باب وفات النبی صلی اللہ

علیہ وسلم والجامع الصحیح للبخاری ج ۱ ص ۱۷۹ باب الصلوۃ علی الشہید)

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے یہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے مقتولین کی نماز جنازہ آٹھ سال کے بعد پڑھائی ایسے ہی جیسے ایک آدمی زندے اور مردے کو الودع کہتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہارے درمیان موجود ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں، اور بے شک تمہارا موعود حوض ہے اور واقعی میں اسے

دیکھ رہا ہوں اپنے اس مقام میں رہ کر کے، بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں اور مجھے اپنے بعد تمہارے شرک کا اندیشہ نہیں ہے مگر مجھے تمہارے اوپر دنیا کا اندیشہ ہے کہ تم اس میں پڑ جاؤ۔ اور بعض محدثین نے ”فَتَقَتْلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ“ کا اضافہ کیا ہے۔

۱۳۱: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ أَنَّهُ يَسْمَعُ قَرْعَ نَعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيَقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ: فِي هَذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيَقَالُ لَهُ: أَنْظِرْ إِلَى مَقْعِدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبَدَ لَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعِدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيَقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ؟ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ: مَا يَقُولُ النَّاسُ: فَيَقَالُ لَهُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمِطَارِقٍ مِّنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ.

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۱۷۸ باب الميت يسمع خفق النعال ومشكوة المصابيح ص ۲۵، ۲۶ باب اثبات عذاب القبر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے اصحاب واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے اس کے پاس دو فرشتے آکر اس کو بٹھاتے ہیں پھر کہتے ہیں اس شخص یعنی محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بارے میں تو کیا کہتا تھا تو بندہ مومن کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اس سے کہا جاتا ہے اپنا جہنم والا ٹھکانہ دیکھ لے اب اللہ نے تجھے اس کے بدلے جنتی ٹھکانہ دیا ہے وہ دونوں ٹھکانے دیکھے گا اور بندہ منافق و کافر سے کہا جائے گا تو ان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ تو کہے گا میں نہیں جانتا میں تو وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے تو کہا جائے گا نہ تو نے جانا نہ پڑھا اور لوہے کا گرز ایک بار مارا جائے گا وہ ایسی چیخ مارے گا کہ جن وانس کے سوا سبھی سنیں گے۔

۱۳۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَآنَا أَوْلَىٰ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہیں ہے کہ میں جس کے قریب نہ ہوں دنیا میں بھی آخرت میں بھی۔

۱۳۳ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَنَا أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيْ قَضَاءِهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُورَثْهُ . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۳ باب القرائض)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں (یا میں ان کا ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہوں) تو جو شخص مر جائے اور اس پر قرض ہو اس کی ادائیگی کی چیز نہ چھوڑی تو اس کی ادائیگی مجھ پر ہے اور جس نے مال چھوڑا تو وہ اس کے وارثین کے لیے ہے۔

۱۳۴ : عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِ يَرْحُمُ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ : أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ؟ أَنِّي أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا : بَلَىٰ . قَالَ : أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ؟ أَنِّي أَوْلَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا : بَلَىٰ (مشکوۃ المصابیح ص ۵۶۵ باب مناقب العشرة رضي الله تعالى عنهم)

حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خم غدیر کے مقام پر اترے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں تمام مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں (یا ان کا مالک ہوں) تو صحابہ کرام نے عرض کی کہ ہاں یعنی آپ دنیا کے ہر مومن کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں، فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی زیادہ قریب ہوں صحابہ نے عرض کی ہاں۔

۱۳۵ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةً فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَبَجَلْ يَصْبِيحُ يَا سَارِي الْجَبَلِ فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ :

يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِينَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُونَا فَاِذَا بِصَاحِبٍ يَصْنِيحُ يَا سَارِي الْجَبَلِ فَاسْتَدْنَا
ظُهُورَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی . رواه البيهقي في دلائل النبوة .

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۴۶ باب الکرامۃ)

حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک لشکر بھیجا اور لشکریوں پر ایک ساریہ نامی آدمی کو ان پر مقرر کر دیا، پھر اسی دوران جس وقت کہ وہ خطبہ دے رہے تھے یا ساریہ الجبل کہہ کر چیخنے لگے، پھر لشکر کا قاصد لشکر سے آیا اور یوں عرض کیا اے امیر المؤمنین! ہم لوگوں کی ہمارے دشمن سے مدد بھیڑ ہوگئی تو ان لوگوں نے مجھے شکست دے دیا، پھر اتفاق سے ایک چیخنے والا یا ساریہ الجبل کہہ کر چلانے لگا ہم لوگوں نے اپنی پشت کو پہاڑ کی طرف پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دیا۔

۱۳۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ رَفَعَ لِي الدُّنْيَا فَاِذَا اَنْظَرُ اِلَيْهَا وَ اِلَى مَا هُوَ كَاَيُّنَ فِيْهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظَرُ اِلَى كِفْئِيْ هَذِهِ جَلِيَانًا مِنَ اللّٰهِ جَلَاهُ لِنَبِيِّهِ كَمَا جَلَاهُ لِلنَّبِيِّينَ مِنْ قَبْلِهِ .

(کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۵ کتاب الفتن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دنیا کو بلند فرمایا، پھر جب میں اسے روز قیامت تک اس میں ہونے والی چیزوں کو دیکھتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ میں اپنی اس کھلی ہوئی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں من جانب اللہ، اللہ اسے اپنے نبی کے لیے ایسے ہی کشادہ فرما دیا جس طرح سے پہلے کے نبیوں کے لیے کشادہ فرمایا تھا۔

﴿افضلیت مصطفیٰ ﷺ﴾

احادیث

۱۳۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتَّةِ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طُهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِي النَّبِيُّونَ .
(کنز العمال ج ۲ ص ۱۰۳ حدیث ۱۵۶۰)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے نبیوں پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی۔ (۱) مجھے جوامع الکلم عطا ہوئے (۲) رعب کے ذریعہ میری نصرت کی گئی (۳) میرے لیے غنیمت کے اموال حلال کیے گئے (۴) میرے لیے زمین پاک کرنے والی اور مسجد بنادی گئی (۵) مجھے پوری مخلوقات کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا (۶) مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم ہوا۔

۱۳۸: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِأَرْبَعٍ أَرْسَلَنِي إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجُعِلَ الْأَرْضُ كُلُّهَا لِي وَلَأُمِّي طُهُورًا وَمَسْجِدًا فَأَيْنَمَا أَذْرَكَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةَ فَعِنْدَهُ مَسْجِدُهُ وَعِنْدَهُ طُهُورُهُ وَنُصِرَنِي بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ .

(کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۴ حدیث ۱۵۷۹)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے نبیوں پر چار باتوں میں فضیلت بخشی (۱) مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا (۲) اور میرے اور میرے امتی کے لیے پوری زمین پاک کرنے والی اور مسجد بنائی تو جہاں کہیں میرے کسی امتی کو وقت نماز آجائے تو اس کے پاس اس کی مسجد اور اسی کے پاس پاک کرنے

والی چیز ہے (۳) اور ایک ماہ کی مسافت (تک) رعب سے میری مدد کی گئی (۴) میرے لیے غنیمت کا مال حلال کیا گیا۔

۱۳۹: وَرَدَ فِي حَدِيثِ الْقُدْسِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
اتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَمُوسَى كَلِيمًا ثُمَّ قَالَ : وَعَزَّتْنِي وَجَلَالَتِي لِأَشْرَفَ خَبِيرِي
عَلَى خَلِيلِي وَكَلِيمِي . (التفسير الكبير للامام فخر الدين الرازي ج ۲ ص ۳۰۲)

حدیث قدسی ہے سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل اور موسیٰ کو کلیم بنایا پھر فرمایا میری عزت و بزرگی کی قسم میں یقیناً اپنے حبیب کو خلیل و کلیم پر فضیلت دوں گا۔

۱۴۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
فُضِّلْتُ عَلَى آدَمَ بِخَصْلَتَيْنِ كَانَ شَيْطَانِي كَافِرًا فَأَعَانَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ وَكُنَّ
أَزْوَاجِي عَوْنًا لِي وَكَانَ شَيْطَانُ آدَمَ كَافِرًا وَكَانَتْ زَوْجَتُهُ عَوْنًا عَلَى خَطِيئَتِهِ .
(کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۳ حدیث ۱۵۶۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت
آدم علیہ السلام پر مجھے دو باتوں میں فضیلت و برتری ملی (۱) میرا شیطان (ہم زاد) کافر تھا اللہ
نے میری مدد فرمائی وہ اسلام لے آیا یا فرمانبردار ہو گیا (۲) میری بیویاں میرے حق میں مددگار
ہوئیں۔ جب کہ آدم علیہ السلام کا شیطان کافر یا فرمانبردار ہی رہا ان کی بیوی لغزش پر معاون رہی۔
۱۴۱: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ أَعْطَانِي ثَلَاثَ خِصَالٍ لَمْ يُعْطَهَا أَحَدٌ قَبْلِي الصَّلَاةُ فِي الصُّفُوفِ وَالتَّحِيَّةُ مِنْ
تَحِيَّةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَآمِينَ إِلَّا أَنَّهُ أُعْطِيَ مُوسَى أَنْ يَدْعُوَا وَيُؤْمَنَ هَارُونَ .

(کنز العمال ج ۶ ص ۴۰۳ حدیث ۱۵۷۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے مجھے ایسی تین خصلتیں عطا فرمائیں کہ مجھ سے پیشتر کسی کو نہ دی گئیں (۱) صف کی نماز (۲)
جنتی سلام (۳) آمین البتہ موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ خصلت عطا ہوئی کہ وہ دعا کریں اور ہارون

(علیہ السلام) آمین کہیں۔

۱۴۲: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَنُصْرَتٍ بِالرُّعْبِ وَأُجَلَ لِي الْمَغْنَمُ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ لِلْمُذْنِبِينَ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

(کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۴ حدیث ۱۵۷۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث فرمایا رعب کے ذریعہ میری مدد فرمائی گئی اور میرے لیے غنیمت حلال کر دی گئی پوری زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنادی گئی اور بروز قیامت اپنی گنہگار امت کی شفاعت دی گئی۔

۱۴۳: عَنْ مُطَلِّبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بَيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأَنَا خَيْرُكُمْ نَفْسًا. (کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۴ حدیث ۱۵۷۸)

مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرور دو عالم صلی اللہ نے فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں بے شک اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرمایا تو سب سے بہترین مجھے بنایا پھر انہیں دو گروہوں میں کیا تو مجھے بہتر گروہ سے کیا پھر انہیں قبیلوں میں کیا اور مجھے بہتر قبیلے میں بنایا پھر ان کو خاندان میں تقسیم کیا تو مجھے بہتر خاندان میں بنایا تو میں تم میں سب سے بہتر خاندان اور بہترین طبیعت کا ہوں۔

۱۴۴: عَنْ أَنَسِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَفْرُغُ بِأَبِ الْجَنَّةِ. (مشکوٰۃ المصابیح الفصل الاول ص ۵۱۱)

حضرت انس راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سارے نبیوں سے زیادہ پیروکار میرے ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھاؤں گا۔

۱۴۵: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَأَنَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صُدِّقَهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ . (مشکوۃ المصابیح الفصل الاول ص ۵۱۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور کسی نبی کی میرے برابر تصدیق نہ کی گئی، اور ایک نبی ایسے ہیں کہ ان کی امت میں سے صرف ایک شخص نے ان کی تصدیق کی۔

۱۴۶: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ . (مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سارے رسولوں کا قائد ہوں مگر کوئی فخر نہیں میں سارے نبیوں کا خاتم ہوں اور کوئی فخر نہیں میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں میری شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔

۱۴۷: عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ . (مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۴)

ابی بن کعب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام ہوں گا اور ان کا خطیب اور بلا فخر ان کا شفیع ہوں گا۔

۱۴۸: عَنْ ابْنِ نَجَّارٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْجَنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ حَتَّى أَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي . (کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۴ حدیث ۱۵۸۱)

ابن نجار حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں سارے نبیوں پر جنت حرام رہے گی اور جب تک میری امت

داخل جنت نہ ہو جائے دوسری امتوں پر حرام رہے گی۔

۱۴۹: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لَوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحَتَّ لَوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ. (کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۱ حدیث ۱۵۰۹)

حضرت ابوسعید خدری راوی سرکار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں بروز قیامت اولاد آدم کا سردار ہوں گا اس پر فخر نہیں میرے ساتھ لواء الحمد ہوگا کوئی فخر نہیں اس دن آدم علیہ السلام اور ان کے سوا ہر نبی میرے جھنڈے تلے ہوگا سب سے پہلے زمین میرے لیے شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔

۱۵۰: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ لِيَ التُّرَابُ طَهُورًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ.

(کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۳ حدیث ۱۵۰۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایسی چیز عطا ہوئی کہ مجھ سے قبل کسی نبی کو عطا نہ ہوئی (۱) رعب کے ذریعہ میری نصرت فرمائی گئی (۲) مجھے زمین کی کنجیاں دے دی گئیں (۳) میرا نام احمد رکھا گیا (۴) مٹی میرے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی (۵) دیگر امتوں میں میری امت افضل و برتر بنائی گئی۔

۱۵۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُبْتِغِ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعَتْ فِي يَدِي. متفق عليه (مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۱۲)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث ہوا اور مجھے رعب کے ذریعہ نصرت ملی اور میں سو رہا تھا اتنے میں دیکھا کہ زمین

کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

۱۵۲: عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَىٰ قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَىٰ مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۱)

حضرت وائلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو منتخب فرمایا اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو۔

۱۵۳: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَاسْتَفْتَحْ فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ: بِكَ أَمْرٌ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَخِيذٍ قَبْلَكَ. رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۱)

حضرت انس سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ میں قیامت کے دن جنت کے دروازہ پر پہونچوں گا اور کھلواؤں گا تو خازن جنت پوچھے گا آپ کون؟ میں کہوں گا ”محمد“ تو کہے گا مجھے اس کا حکم ملا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ جنت نہ کھولوں۔

۱۵۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ امْتَنِي وَجَبْتُ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: وَادَّمَ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ. رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۳)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کو نبوت کب ملی؟ فرمایا اس وقت بھی میں نہ تھا جب آدم روح و جسم کی منزل میں تھے۔

۱۵۵: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَكَّرُونَ قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخَرُ: مُوسَىٰ كَلِمَةً تَكْلِيمًا وَقَالَ آخَرُ: فَعِيسَىٰ كَلِمَةً اللَّهُ وَرُوحُهُ وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَىٰ نَجِيُّ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعِيسَىٰ رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ

اَضْطَفَاہُ اللّٰهُ وَهُوَ کَذٰلِکَ اِلَّا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیَمَةِ تَحْتَهُ فَمَنْ دُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشْفَعٍ یَوْمَ الْقِیَمَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُحَرِّکُ خَلْقَ الْجَنَّةِ فِیْفَتْحُ اللّٰهُ لِیْ فِیْذِخْلِیْہَا وَمَعِیْ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلٰی اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ . رواہ الترمذی والدارمی (مشکوۃ المصابیح ص ۵۱۳، ۵۱۴ باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ

والجامع للترمذی ج ۲ ص ۲۰۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ صحابہ کرام بیٹھے تھے سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو سنا صحابہ کرام انبیائے سابقین کا تذکرہ کر رہے تھے کسی نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام صغی اللہ ہیں کوئی بولا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں کسی نے کہا کہ موسیٰ کلیم اللہ ہیں کوئی بولا عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں اتنے میں سرکار اقدس صلی اللہ علیہ ان کے سامنے تشریف لائے اور فرمایا میں نے تمہاری گفتگو اور تعجب سنا بے شک ابراہیم خلیل ہیں موسیٰ نجی اللہ ہیں اور عیسیٰ روح اللہ ہیں آدم صغی اللہ ہیں مگر سنو میں بلا فخر حبیب اللہ ہوں اور حمد کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا حضرت آدم اور دیگر انبیائے کرام میرے جھنڈے تلے ہوں گے اور مجھے فخر نہیں۔ اور سب سے پہلے میں ہی جنت کی زنجیر ہلاؤں گا اور سب سے پہلے میرے لیے اللہ تعالیٰ جنت کھولے گا اور مجھے داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ محتاج مومن ہوں گے اور میں فخر نہیں کرتا اور اولین و آخرین میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ میں ہی عزت والا ہوں اور فخر نہیں کرتا۔

﴿علم غیب (۱) کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۹۶: عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ .

(آیت ۲ پارہ ۲۹ رکوع ۱۲ سورۃ الجن)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔
اور فرماتا ہے:

۹۷: وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ

يَشَاءُ . (آیت ۱ سورہ آل عمران)

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے
اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔
اور فرماتا ہے:

۹۸: وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ (سورۃ التکویر الایۃ ۳)

نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۹۹: وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (پارہ ۵ رکوع ۱۴)

اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

(۱) علم غیب کی تعریف ہے ”مَا لَا يُذْرِكُ بِالْحِسِّ وَلَا بِيَدَاهِ الْعَقْل“ یعنی ایسی چیز کا ادراک جو نہ حس سے جانی جائے نہ عقلی بداہت سے۔ اللہ عزوجل کی عطا سے ہر نبی کو غیب کا علم حاصل ہوتا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی بلا شک و شبہ عالم غیب ہیں جیسا کہ آیات و حدیث شاہد و دلیل ہیں۔ ۱۲

اور فرماتا ہے:

۱۰۰: ذَلِكْ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَقُولُونَ

أَقْلَامُهُمْ. (سورہ آل عمران الآية ۴۴)

یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے۔

اور فرماتا ہے:

۱۰۱: تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ. (سورہ ہود الآية ۴۹)

یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

احادیث

۱۰۶: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا

تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حِفْظَهُ مَنْ حِفْظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَقَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيَهُ فَأَرَاهُ فَإِذَا كَرَهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ.

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۴ حدیث ۱۹۶)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں ایک جگہ کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والی ہر چیز بیان فرمادی جس نے یاد رکھا یاد رکھا اور جس نے بھلا دیا بھلا دیا میرے ان ساتھیوں نے اسے جان لیا اور یہ وہ چیز ہے جسے میں بھول گیا تھا تو اسے دیکھتا اور یاد کرتا رہتا جیسے ایک آدمی دوسرے کا چہرہ اس کے غائب ہونے پر یاد کرتا ہے پھر جب دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

۱۰۷: عَنْ بَنِي عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ

تَعَالَى قَدْ رَفَعَ لِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَالِى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفِّ هَذِهِ جَلِيَانًا مِنَ اللَّهِ. (کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۵ حدیث ۱۵۹۹ والمواہب

اللہیۃ مع شرح الزرقانی ص ۲۳۴ ج ۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر دنیا کو پیش فرمایا تو میں دنیا کو دیکھ رہا ہوں اور اسے بھی جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے جیسا کہ میں اپنی اس ظاہری تھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۰۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْأَلُونِي عَنْ

شَيْءٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ. (کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۵ حدیث ۱۶۰۶)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ مجھ سے قیامت کے بارے میں جو بھی پوچھو گے میں تمہیں بتا دوں گا۔

۱۰۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ

تَرَوْنَ قِبَلِي هَهُنَا فَوَ اللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ إِنِّي لَا رَأْيَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي. (کنز العمال ج ۶ ص ۱۰۴ حدیث ۱۰۹۰ والجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۵۹ باب

عظة الامام الناس في إتمام الصلوة وذكر القبلة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا منہ اس طرف ہے جب کہ خدا کی قسم مجھ پر تمہارا خشوع (دل کی کیفیت) اور رکوع ہرگز پوشیدہ نہیں میں پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

۱۱۰: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى

رَزَوْنِي إِلَى الْأَرْضِ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ مَلَكًا أُمْتِي سَيَلُّغٌ مَا رَزَوْنِي لِي مِنْهَا وَإِنِّي أُعْطِيتُ الْكَزْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي تَعَالَى لَا أُمْتِي أَنْ لَا يَهْلِكُوا بِسَنَةِ عَامَةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يَرُدُّ وَإِنِّي أُعْطِيتُكَ لَأُمْتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بِسَنَةِ عَامَةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُغْنِي بَعْضًا وَإِنَّمَا أَخَافُ الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ فِي أُمْتِي السِّيفُ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ

السَّاعَةِ حَتَّى يَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ حَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَأَنَّهُ
 سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي
 وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ
 اللَّهِ. (کنز العمال ج ۶ ص ۹۲ حدیث ۱۳۹۱ والجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۹۰)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ اللہ نے میرے لیے زمین سمیٹ دی تو میں نے اس کے پورب و پچھم، اتر، دکن کو دیکھ لیا اور
 میری امت کی حکومت زمین کے اس حصے تک پہنچ جائے گی جو میرے لیے سمیٹ دیا گیا ہے
 شک مجھے دو خزانے عطا ہوئے (۱) سرخ یعنی سونا (۲) سفید (چاندی) اور اپنے رب تعالیٰ سے
 میں نے اپنی امت کے لیے یہ سوال کیا کہ عام قحط سے ہلاک نہ کی جائے اور نہ ان پر ان کے غیر
 ایسے دشمن کو مسلط کیا جائے جو اس کی جماعت کو مباح کرے۔ میرے رب عزوجل نے فرمایا
 اے محمد جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں تو وہ بدلتا نہیں میں نے تمہاری امت کو یہ عطا کر دیا کہ وہ
 عام قحط سے ہلاک نہ کی جائے گی نہ اس پر کوئی ایسا دشمن مسلط ہوگا جو اس کی جماعت کو مباح
 کرے اگرچہ اس کے خلاف ہر چہار جانب سے دشمن اکٹھا ہو جائیں یہاں تک کہ ایک دوسرے
 کو فنا کرے اور مجھے گمراہ گراماموں سے اندیشہ ہے اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے
 گی تو قیامت تک ان سے نہیں اٹھے گی اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک میری
 امت کے چند قبیلے مشرکین سے نہ جا ملیں یہاں تک بعض قبیلے بتوں کی پرستش کرنے لگیں گے
 اور جلد ہی میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے ہر ایک اپنے بارے میں نبی ہونے کا گمان
 کرے گا جب کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت میں ایک گروہ
 غالب ہو کر ہمیشہ حق پر ہے گا مخالفین انہیں ضرر نہ پہنچا سکیں گے جب تک اللہ کا حکم نہ آجائے۔

۱۶۱: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُعْطِيتُ
 مَفَاتِيحَ الشَّامِ وَإِنِّي لَا أَبْصُرُ قُصُورَهَا الْحُمْرَ مِنْ مَكَانِي هَذَا اللَّهُ أَكْبَرُ! أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ
 فَارَسَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَنْظُرُ الْمَدَائِنَ وَأَنْظُرُ قُصُورَهَا الْبَيْضَ مِنْ مَكَانِي هَذَا، اللَّهُ أَكْبَرُ!
 أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْيَمَنِ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَى أَبْوَابِ صَنْعَاءَ مِنْ مَكَانِي هَذَا.

(کنز العمال ج ۶ ص ۹۴ حدیث ۱۴۲۱)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے شام کی کنجیاں دی گئیں ہیں میں اپنی اس جگہ سے اس کے سرخ محلات دیکھتا ہوں اللہ اکبر! مجھے فارس کی کنجیادی گئیں ہیں با خدا میں اپنی اس جگہ سے مدائن دیکھ رہا ہوں اور اس کے سفید محلات کو دیکھ رہا ہوں۔ اللہ اکبر! مجھے یمن کی کنجیاں عطا کی گئیں ہیں با خدا میں اپنی اس جگہ سے صنعاء کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔

۱۶۲: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَإِنْ طَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بِدْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا مَضْرَعُ قُلَانٍ، وَيَضَعُ يَدُهُ عَلَى الْأَرْضِ هَا هُنَا وَهَا هُنَا قَالَ: فَمَا مَاطُ أَيِّ مَا زَالَ وَمَا تَجَاوَزَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعٍ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۱۰۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا تو لوگ روانہ ہوئے یہاں تک کہ مقام بدر پہونچے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ فلاں کے مرکز کرنے کی جگہ ہے اور اپنا ہاتھ زمین پر یہاں وہاں رکھتے جاتے راوی فرماتے ہیں کہ (کافروں میں سے) کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس رکھنے کی جگہ سے نہ ہٹا۔

۱۶۳: عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَخَرَجَ مَعَهُ يُوصِيهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي وَقَبْرِي. (مسند الامام احمد مرويات معاذ بن جبل ج ۲ ص ۲۳۵/۵ طبعه بيروت والدولة المكية بالمادة الغيبية ص ۱۰۸)

حضرت معاذ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انہیں یمن کی طرف روانہ فرمایا اے معاذ! یقیناً اس سال کے بعد تمہیں میری ملاقات نہ ہوگی امید کہ تم میری اس مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزر دو گے۔

۱۶۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ

مَنْهَا لَا يَتَّقِي مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ (الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۲۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں ہمیں عشا کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا تم نے اس رات کو دیکھا آج سے سو برس کے اخیر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے زندہ نہ رہے گا۔

۱۶۵: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيمُوا الصُّفُوفَ

فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي. (الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۱۰۰ باب تسوية الصفوف عند الإقامة وبعدها)

حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفوں کو درست رکھو میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۱۶۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدَ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا أَرَانِي إِلَّا

مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ عَلَيَّ ذَيْنَا فَأَقْضِ وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ وَذُفِنَ مَعَهُ آخِرُ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ لَمْ تَطْبُ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ آخَرٍ فَاسْتَخَرْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا هُوَ كَيَوْمَ وَضَعْتُهُ هُنَيْئَةً غَيْرَ أَذْنِهِ (الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۱۸۰ باب هل يخرج الميت من القبر والحد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ احد کا وقت آیا تو رات کو میرے والد نے مجھے بلایا اور کہا میں خود کو اصحاب رسول اللہ میں سب سے پہلے شہید ہونے والا سمجھتا ہوں اور میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ سب سے زیادہ عزیز سمجھتا ہوں مجھ پر قرض ہے اس کو ادا کر دینا ایچ بہنوں سے حسن سلوک کرنا حضرت جابر کہتے ہیں صبح کو ہم نے دیکھا وہ واقعی سب سے پہلے شہید کیے گئے اور ان کے ساتھ ان کی قبر میں دوسرا آدمی فن کیا گیا اور مجھ کو گوارہ نہ ہوا کہ میں ان کو دوسرے کے ساتھ رکھوں چھ مہینے کے بعد میں نے نکالا تو وہ اسی طرح تھے جیسے آج ہی ابھی میں نے ان کو دفن کیا ہو پس ذرا کان متاثر تھا۔

۱۶۷: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِي الصَّلَوةِ وَفِي الرُّكُوعِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ كَمَا أَرَاكُمْ.

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۵۹ باب عظة الامام الناس فی إتمام الصلوة وذكر القبلة)

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر نماز اور رکوع کا بیان کیا اور فرمایا کہ میں تم کو پیچھے سے بھی ایسے دیکھتا ہوں جیسے آگے سے۔

۱۶۸: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَمْدَ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ.

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۱۰، ۳۰ باب مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ إِلَّا مِنَ الْغُشْيِ الْمُتَغَلِّبِ)

حضرت اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا جو چیز مجھ کو اب تک نہیں دکھائی گئی تھی اس کو اس جگہ دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی میں نے ملاحظہ فرمالیا۔

۱۶۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ ارْأَيْنَاكَ تَكْغُغُكْتَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهُ عُقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَا كَلْتُمُ مِنْهُ مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا. (الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۱۰۳ باب رَفَعَ الْبَصَرَ إِلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَوةِ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گہن ہوا تو آپ نے سورج گہن کی نماز پڑھی بعد نماز صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ کوئی چیز پکڑی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا ہے اس کا ایک خوشہ توڑنا چاہا اگر میں اس کو لے لیتا تو جب تک دنیا باقی ہے تب تک تم کھاتے رہتے۔

۱۷۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ:

إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ

فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرِ وَاحِدَةٍ
قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! لِمَا فَعَلْتَ هَذَا ؟ قَالَ : لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْسَا .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۵ باب ماجاء فی غسل البول)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے لیکن کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ان میں سے ایک تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا پھر آپ نے ہری شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک قبر پر رکھ دیئے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو فرمایا جب تک سوکھیں گی نہیں امید کہ عذاب میں کمی رہے۔

۱۷۱: عَنْ الْأَقْرَعِ بْنِ شَفِيٍّ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَرَضٍ يَعُودُنِي فَقُلْتُ : لَا أَحْسِبُ إِلَّا أَنِّي مَيِّتٌ مِنْ مَرَضِي قَالَ : كَلَّا لَتَبْقِيَنَّ
وَلَتَهَاجِرَنَّ إِلَى أَرْضِ الشَّامِ وَتَمُوتَ وَتُدفَنَ بِالرَّبْوَةِ مِنْ أَرْضِ فَلَسْطِينَ فَمَاتَ فِي
خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَدُفِنَ بِالرَّمْلَةِ . رواه ابن السكن وابن مندة وابن
عساكر (الدولة المكية بالمادة الغيبية ص ۱۱۱)

اقرع بن شفی بن شفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے میں نے کہا میرا خیال ہے کہ میں اپنے مرض سے مر جاؤں گا ارشاد فرمایا ہرگز نہیں تم ضرور زندہ رہو گے اور سرزمین شام کو ہجرت کرو گے اور مرو گے اور سرزمین فلسطین کے ٹیلہ میں دفن ہو گے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں انتقال کیا اور رملہ میں دفن ہوئے۔

۱۷۲: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَوْمَ
خَيْبَرَ لَاُعْطَيْنَ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدَاً رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ : فَبَاتَ النَّاسُ يَذُكُّونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ : أَيُّنَ عَلَى بَن

أَبْنَى طَالِبٍ؟ فَقَالُوا: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ: فَارْسَلُوا إِلَيْهِ فَاتَى بِهِ
فَبَصَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ
وَجَعُ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقَاتِلْهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ: انْفُذْ
عَلَى رَسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ
مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَا اللَّهُ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ
لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ. (الجامع الصحيح للبخارى ص ۶۰۶، ۶۰۵ باب غزوة خيبر ج ۲)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر
کے روز فرمایا کہ میں یہ جھنڈا اکل ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ فتح عطا فرمائے گا جو
اللہ و رسول سے محبت رکھتا ہے اور اس کو اللہ و رسول محبوب رکھتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ رات بھر
لوگ غور کرتے رہے کہ جھنڈا کس کو دیا جائے گا جب صبح ہوئی لوگ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس حاضر ہوئے ہر ایک کو امید لگی تھی کہ اسے دیا جائے تو سرکار نے فرمایا علی بن ابوطالب
کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ انہیں آشوب چشم ہے راوی نے کہا کہ حضرت علی کے پاس پیغام
بھیج کر انہیں لایا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا
اور دعا کی پھر اس طرح اچھے ہو گئے جیسے انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی پھر انہیں جھنڈا دے دیا تو
حضرت علی نے عرض کی یا رسول اللہ میں ان سے جنگ کرتا رہوں گا جب تک ہماری طرح یعنی
مسلمان نہ ہو جائیں فرمایا نرمی سے گزر جاؤ یہاں تک کہ ان کے صحن میں پہونچو پھر انہیں اسلام
کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ مذہب اسلام میں ان پر اللہ کے حقوق کیا ہیں؟ با خدا تیرے واسطے
اللہ ایک شخص کو ہدایت عطا فرمادے یہ اس سے بہتر ہے کہ تیرے لیے سرخ اونٹ ہوں۔

۱۷۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: حَدَّثَنِي أُمُّ الْفَضْلِ قَالَتْ:
مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّكَ حَامِلٌ بِغُلَامٍ فَإِذَا وَلَدَتْهُ فَاتَيْنِي بِهِ
قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَّى لِي ذَلِكَ؟ وَقَدْ تَخَالَفَتْ قُرَيْشٌ أَنْ لَا يَأْتُوا النِّسَاءَ. قَالَ:
هُوَ مَا أَخْبَرْتُكَ قَالَتْ: فَلَمَّا وَلَدَتْهُ أَتَيْتُهُ فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْيَمْنَى وَأَقَامَ فِي الْيُسْرَى
وَالْبَاءَ مِنْ رَيْبِهِ وَسَمَاهُ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: اذْهَبِي بِأَبِي الْخُلَفَاءِ حَتَّى يَكُونُوا مِنْهُمْ السَّفَاحُ

حَتَّى يَكُونَ مِنْهُمْ الْمَهْدِيُّ حَتَّى يَكُونَ مِنْهُمْ مَنْ يُصَلِّي بِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ . (دلائل النبوة ج ۳ ص ۲۰۱ والدولة المكية بالمادة الغيبية ص ۱۰۶ والمواهب اللدنية مع الشرح المقصد

الثانی ج ۲۵۴/۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی فرماتے ہیں کہ مجھ سے ام الفضل نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس میں گزری تو فرمایا تیرے حمل میں بچہ ہے جب پیدا ہو تو میرے پاس لے کر آؤ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! میرے لیے یہ کیسے ہوگا؟ جب کہ قریش نے عورتوں کے پاس آنے سے اعراض کر رکھا ہے فرمایا بات وہی ہے جو میں نے بتائی فرماتی ہیں کہ جب پیدائش ہوئی تو میں سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئی پھر سرکار نے دائیں کان میں اذان دی اور بائیں کان میں اقامت کہی اور لعاب دہن دیا اور عبد اللہ نام رکھا اور فرمایا ابوالخلفا کو لے جاؤ ان میں سفاح ہوگا اور مہدی ہوگا۔

۱۷۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ ذُنْبٌ إِلَى غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ : فَصَعِدَ الذَّنْبُ عَلَى تَلٍّ فَأَقْعَى وَاسْتَقْفَرَ وَقَالَ : قَدْ عَمِدْتُ إِلَى رِزْقِ رَزَقْنِيهِ اللَّهُ أَخَذْتَهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّي فَقَالَ الرَّجُلُ : تَاللَّهِ . إِنْ رَأَيْتُهُ كَالْيَوْمِ ذُنْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذَّنْبُ : أَعْجَبُ مِنْ هَذَا رَجُلٌ فِي النَّخْلَاتِ بَيْنَ الْحَرَتَيْنِ أَخْبَرُكُمْ بِمَا مَضَى وَمَا هُوَ كَائِنْ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۵۴۱ باب فی المعجزات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے بکریوں کے ریوڑ میں سے ایک بکری پکڑی تو چرواہے نے بھیڑیے کا پیچھا کر کے اس سے وہ بکری چھین لی پھر بھیڑیا ایک ٹیلے پر دم دبا کر سرین کے بل بیٹھ کر کہنے لگا کہ اللہ کے دیئے ہوئے رزق کا میں نے قصد کیا اور تو نے اس کو مجھ سے چھین لیا تو چرواہا کہنے لگا خدا کی قسم میں نے آج سے قبل کبھی بھیڑیے کو بات کرتے نہیں دیکھا تو بھیڑیا بولا اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ دوسیاہ پتھر والی زمینوں کے درمیان کھجوروں کے جھر مٹ میں (مدینہ طیبہ) ایک ایسا انسان ہے جو گزری

ہوئی اور آئندہ ہونے والی ساری باتوں کو بتاتا ہے حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ وہ شخص یہودی تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ سنایا اور مسلمان ہو گیا اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی۔

۱۷۵: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ كَأَنَّ تَذْفُنَ الرَّايِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مَنْافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ. رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ۵۳۶ باب فی المعجزات)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے جب آپ مدینہ سے قریب ہوئے تو ایک ہوا چلی ایسا لگتا تھا کہ وہ ہوا سواروں کو دفن کر دے گی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کی موت پر بھیجی گئی ہے راوی کہتے ہیں کہ جب مدینہ آیا تو واقعی منافقین کا سردار مر گیا تھا۔

۱۷۶: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْصَمِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ قَالُوا: لَا قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتْنَ تَقَعُ خِلَالَ بَيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ. (الجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۱۰۴ کتاب الفتن والفتن والجامع الصحيح لمسلم ج ۲ کتاب الفتن)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے کے اوپر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے فرمایا کہ کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں تو حضور نے فرمایا کہ میں وہ فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں کو بارش کی بوندوں کی طرح گھیریں گے۔

۱۷۷: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ هَنِيئَةً ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتَصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ ابْنُ

عَفَّانٍ. (الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۵۲۲ باب فی مناقب عثمان)

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھ کو باغ کے دروازے پر دیکھ بھال کا حکم دیا پھر ایک آدمی نے آکر اجازت مانگی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو، میں نے دیکھا تو وہ حضرت ابو بکر تھے پھر دوسرے شخص نے اجازت مانگی حضور نے فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو معلوم ہوا وہ حضرت عمر تھے پھر اور ایک آدمی نے اجازت مانگی تو حضور تھوڑی دیر خاموش رہے اور فرمایا انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو لیکن ایک مصیبت کے ساتھ جو انہیں پہنچے گی تو وہ حضرت عثمان بن عفان تھے۔

۱۷۸: عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْكُرُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ حِرَاءَ جَيْنَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَثْبُتْ حِرَاءَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ.

(الجامع الترمذی ج ۲ ص ۲۱۰، ۲۱۱ باب مناقب عثمان بن عفان)

حضرت عبدالرحمن اسلمی سے روایت ہے کہ جب بلوایوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محاصرہ کیا تو آپ اپنے مکان کے اوپر رونق افروز ہوئے اور لوگوں سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کہ جب حراء پہاڑ ہٹنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے پہاڑ ٹھہر جا تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

۱۷۹: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَذْرِي أَنِّي أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدٍ فَتَنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَنْلُغَ مِنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ. رواه ابو داود (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۶۳ کتاب السنن)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے یا بھولے بن بیٹھے اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا ختم ہونے

تک تمام فتنہ گروں کو جو تین سو یا اور زیادہ ہیں ان سب کے نام بتادیئے فتنہ گر کا نام اس کے باپ کا نام اور اس کے خاندان اور قبیلے کا نام۔

۱۸۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ : كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كَرْكُرَةٌ فَمَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۴۳۲ باب القلیل من الغلول)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ککرہ نام کا ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسباب کی حفاظت پر معین تھا جب اس کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جہنمی ہے لوگ اس کی وجہ تلاش کرنے لگے تو اس کے سامان میں ایک عبا پائی جو اس نے مال غنیمت چرا کر رکھ لی تھی۔

۱۸۱: عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ : صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَانَتْ فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا .

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۹۰)

ابوزید نے فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور ممبر پر رونق افروز ہوئے اور بیان فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا تو آپ نے ممبر سے اتر کر ظہر کی نماز پڑھی، اور پھر ممبر پر رونق افروز ہو گئے اور بیان فرمایا یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا پھر آپ نے ممبر سے اتر کر عصر کی نماز پڑھی اور پھر بیان فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو آپ نے جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کچھ بتا دیا تو ہم میں جس نے زیادہ یاد رکھا زیادہ علم والا ہے۔

۱۸۲: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ يُحْسِنُونَ الْقَوْلَ وَيُسَيِّئُونَ الْفِعْلَ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَلَا يُجَاوِزُ

تَرَاقِيهِمْ يُحَقِّرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَوَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلَى قُوْبِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيفَةُ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتْلُوهُ يَدْعُونَا إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ وَفِي لَفْظٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ مِنْهُمْ فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! صِفْهُمْ لَنَا نَعْرِفَهُمْ قَالَ : هُمْ مِنْ جَلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِالسِّنِّتِنَا قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا سِيَمَاهُمْ ؟ قَالَ : التَّحْلِيْقُ

(ابن جریر) (کنز العمال ج ۶ ص ۷۸ حدیث ۱۲۳۰)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں اختلاف ہوگا ایک فرقہ باتیں اچھی کرے گا اور کام بُرے کرے گا قرآن پڑھے گا لیکن حلق سے متجاوز نہ ہوگا تم میں کا ہر ایک اپنی نماز اس کی نماز کے سامنے یوں ہی روزہ اس کے روزہ کے سامنے حقیر و ہیچ جانے گا اس فرقے کے لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے پھر لوٹیں گے نہیں جب تک تیر اپنے سو فار (نکلنے کی جگہ) پر پلٹ نہ آئے وہ بدترین مخلوق اور بدترین خصلت ہوں گے اس کے لیے بشارت ہے جو انہیں قتل کرے گا یا جس کو وہ قتل کریں وہ ہمیں کتاب اللہ کی دعوت دیں گے جب کہ وہ اس میں کچھ بھی نہیں اور ایک روایت میں ہے جو ان سے قتال کرے گا وہ اللہ کے نزدیک زیادہ قریب ہوگا عرض کیا گیا یا رسول اللہ ! ان کا وصف بیان فرمائیں تاکہ ہم ان کو پہچانیں فرمایا وہ ہمارے جیسے ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے عرض کی گئی ان کی پہچان کیا ہوگی؟ فرمایا سر گھٹائے رکھنا۔

۱۸۳: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا

فَوَا اللَّهُ لَأَنْ آخِرُ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خِدْعَةٌ وَأَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

سَيُخْرِجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، حَدَاثَ الْأَسْنَانِ، سُفْهَاءَ الْإِخْلَامِ، يَقُولُونَ : مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ، فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا، لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (الجامع الصحيح)

للبخاری ج ۲ ص ۱۰۲۴ باب قتال الخوارج والملحدین بعد اقامة الحجة علیهم
ومشکوۃ المصابیح ص ۳۰۷)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کروں تو با خدا آسمان سے گر جانا مجھے پسند ہے اس سے کہ میں رسول اللہ پر جھوٹ بولوں اور جب اپنے اور تمہارے درمیان کے معاملہ میں حدیث بیان کروں تو جنگ میں دھوکہ ہے اور فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آخر زمانے میں کچھ نو عمر کم عقل لوگ نکلیں گے جو لوگوں سے خیرانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کریں گے مگر ان کا ایمان حلق سے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے تو جہاں کہیں بھی انہیں پاؤ قتل کرو کیوں کہ ان کو قتل کرنے میں قتل کرنے والوں کے لیے بروز قیامت اجر ملے گا۔

۱۸۴: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يَحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسَيِّئُونَ الْفِعْلَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلَى فَوْقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتْلُوهُ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا مِنَّا فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَيَمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيْقُ . رواه ابو داؤد

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۳۰۸)

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں اختلاف ہوگا ایک گروہ کے لوگ ایسے ہوں گے کہ باتیں اچھی اور فعل بُرے کریں گے قرآن کریم پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے پھر وہ دین حق کی طرف واپس نہ ہوں گے جب تک تیر اپنے سو فار (نکلنے کی جگہ) پر نہ لوٹ آئے یہ بدترین مخلوق بدتر خصلت ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی پہچان کیا ہوگی سرکار نے فرمایا سر

خوب منڈائیں گے۔

۱۸۵: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا آتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اْعْدِلْ فَقَالَ: وَيْلَكَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خَبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ اَكُنْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّكَ لَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ: دَعُهُ فَإِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يُحَقِّرُ اَحَدُكُمْ صَلَوَتَهُ مَعَ صَلَوَتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ.

(الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۱۰۲۴ و مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۵۳۴، ۵۳۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے اتنے میں ذوالخویرہ تمیمی نام کا ایک شخص بولا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) انصاف سے کام لیجئے مالک دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور سرخ ہو گیا ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں انصاف نہیں کروں گا تو کون کرے گا؟ میں اگر انصاف نہ کرتا تو نامراد ہو جاتا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اجازت عطا فرمائیں میں اس کی گردن مار دوں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اسے چھوڑ دو بے شک اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے کہ تم اپنی نماز ان کی نماز کے آگے اپنے روزے ان کے روزے کے مقابل بیچ اور حقیر سمجھو گے وہ قرآن کریم پڑھیں گے مگر حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔

۱۸۶: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبِيَّةٍ فِيْ اَدِيمٍ مَقْرُوْطٍ لَمْ تُحْصَلْ مِنْ تَرَابِهَا قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةِ غِيْنَةٍ بَنِي بَدْرِ وَاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ بْنِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعِ اِمَّا عَلْقَمَةُ بْنُ عَلَاثَةَ وَاِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ اَحَقُّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينٌ مِنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْهَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُ اللَّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشْمَرُ الْأَزَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اتَّقِ اللَّهَ. قَالَ: وَيَلْكَ أَوْلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا أَضْرِبُ عُقْقَهُ قَالَ: لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي فَقَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ: بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَمْ أُؤْمَرْ أَنْ أَنْقَبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا أَشَقُّ بِطُونَهُمْ قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقْفَى فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ صُضْطِي هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ وَأَظْنُهُ قَالَ: لَيْنُ أَذْرُكْتَهُمْ لَا قُتْلَنَهُمْ قُتِلَ ثُمُودُ.

(الصحيح للبخارى كتاب المغازی باب بعث علی الی الیمین ج ۲ ص ۶۲۳، ۶۲۴ مسند احمد)

حدیث (۱۰۵۸۵)

حضرت عبدالرحمن بن نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دباغت شدہ چڑے میں ایک بے مثال سونے کا ٹکڑا بھیجا تو رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم فرمادیا وہ یہ ہیں۔ (۱) حضرت عیینہ بن بدر (۲) اقرع بن حابس (۳) زید الخلیل اور چوتھے علقمہ بن علاشہ یا عامر بن طفیل، تو ایک شخص بولا ہم ان لوگوں سے زیادہ حق دار تھے یہ بات سُرُز اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں میرے اوپر ایمان نہیں میں آسمانی باتوں کا امین ہوں میرے پاس صبح و شام آسمانی خبریں آتی ہیں حضرت ابن ابونعیم فرماتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں گھسی ہوئیں بھنویں چڑھی ہوئیں پیشانی ابھری داڑھی گھنی سر گھٹا لنگی چڑھی ہوئی تھی اور بولا اے اللہ کے رسول اللہ سے ڈریئے سرکار نے فرمایا تاہی ہو کیا زمین میں سب سے زیادہ اللہ سے میں ڈرنے والا نہیں ہوں فرماتے ہیں پھر جب وہ شخص پھر تو خالد بن ولید نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اس کی گردن مار دوں سرکار نے فرمایا نہیں امید کی وہ نماز پڑھے خالد بن ولید نے کہا بہت سے

نمازی زبان سے کچھ بولتے ہیں اور دل میں کچھ ہوتا ہے سرکار نے فرمایا مجھے لوگوں کے دل میں سراخ کرنے اور پیٹ چاک کرنے کا حکم نہیں دیا گیا (فرماتے ہیں) پھر اسے دیکھا (وہ آ رہا تھا) فرمایا اس کی نسل سے ایک قوم نکلے گی جو خوب اچھی طرح قرآن پڑھے گی لیکن اس کے حلق سے نہ اترے گا یہ دین سے نکل جائے گی جیسے تیر کمان سے میرا گمان ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے پاؤں گا تو قوم شمود کی طرح قتل کروں گا۔

۱۸۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دُجَالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاءُكُمْ فَيَأْيَأُكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۸ والصحيح للمسلم ج ۱ ص ۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں کچھ فریب کار جھوٹے ہوں گے جو ایسی باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سنا نہ تمہارے باپ دادا نے سنا تو تم خود کو ان سے بچاؤ کہ تمہیں گمراہی اور آزمائش میں نہ ڈال دیں۔

۱۸۸: عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرٍ وَكَانَ رَمْدًا فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيَّ، فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَظِيْنَ الرَّأْيَةَ أَوْ لِيَا خُذَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيِّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا: هَذَا عَلِيُّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّأْيَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ ۝

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۲/۲۷۹)

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ خیبر کے دن حضرت علی سرکار سے پیچھے رہ گئے انہیں آشوب چشم تھا تو کہا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیچھے رہ

جاؤں گا؟ اور نکلے، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جا ملے تو جس رات کی صبح کو اللہ نے فتح عطا کی اس کی شام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا یا ایسا شخص جھنڈا لے گا جو اللہ و رسول کا محبوب ہے یا فرمایا جو اللہ و رسول کا محب ہے اللہ اس کے ہاتھوں میں فتح دے گا۔ تو ہم لوگ امید لیے علی کے پاس تھے لوگوں نے کہا یہ ہیں علی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اسلامی جھنڈا عطا کر دیا اور اللہ نے ان کے ذریعہ فتح دے دی۔

۱۸۹: عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ مُعَاذًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ (إِلَى أَنْ قَالَ:) ثُمَّ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ عَدَاً إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوا بِهَا حَتَّى يَضْحَى النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَ فَلَا يَمَسُّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِي.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲۳۷/۵، طبعہ بیروت)

حضرت ابو الطفیل عامر بن وائلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل نے انہیں بتایا کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کے سال نکلے، پھر سرکار نے فرمایا کہ انشاء اللہ تم کل تبوک پہنچو گے اور خوب دن چڑھے پہنچو گے تو جو پہنچے وہاں کا پانی نہ چھوئے جب تک میں نہ آ جاؤں۔

۱۹۰: عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ عَنْ مَلِكِ السَّحَابِ أَنَّهُ يَجِيءُ مِنْ بَلَدٍ كَذَا وَأَنَّهُمْ مُطَرُّوْا يَوْمَ كَذَا وَإِنَّهُ سَأَلَهُ مَتَى تُمْطَرُ بَلَدُنَا؟ فَقَالَ: يَوْمَ كَذَا وَعِنْدَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَحَفِظُوهُ ثُمَّ سَأَلُوا عَنْ ذَلِكَ فَوَجَدُوا تَصْدِيقَهُ فَأَمَنُوا وَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَهُمْ زَادَكُمْ اللَّهُ إِيْمَانًا. (روح المعانی ج ۱۰۰/۲۱ طبعہ تہران)

حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کے فرشتہ کے بارے میں خبر دی کہ وہ فلاں شہر سے آ رہا ہے وہاں فلاں دن بارش ہوئی ہے۔ تو سرکار سے پوچھا کہ ہمارے شہر میں کب بارش ہوگی؟ تو فرمایا ”فلاں دن“ سرکار کے پاس کچھ منافقین بھی تھے انہوں نے یاد رکھا پھر اس کی دریافت میں رہے یہاں تک کہ سرکار کی سچائی پالی تو

ایمان لے آئے اور اس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا تو فرمایا اللہ تمہارے ایمان میں اضافہ فرمائے۔ (یعنی اللہ تمہارے ایمان کو اور پختہ کرے)

۱۹۱: أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَصَابَتْنَا سَحَابَةٌ فَخَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالسَّحَابِ دَخَلَ عَلَيَّ إِنْفًا فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يَسُوقُ السَّحَابَ إِلَيَّ وَإِذِ الْيَمَنِ يُقَالُ صَرِيحٌ فَجَاءَنَا رَاكِبٌ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلَنَاهُ عَنِ السَّحَابَةِ فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ مَطَرُوا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ.

(الخصائص الكبرى ج ۳/۲ طبعة فيصل آباد)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بادل چھا گیا تو سرکارِ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ایک فرشتہ بادل پر مقرر ہے وہ ابھی میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا اور بتایا کہ وہ وادی یمن کی طرف بادل لے کر جا رہا ہے اس کو صریح کہا جاتا ہے تو اس کے بعد ایک سوار ہمارے پاس آیا تو ہم نے بادل کے بارے میں اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہاں اسی دن بارش ہوئی۔

۱۹۲: رَوَى ابْنُ هِشَامٍ أَنَّ فَضَالَ بْنَ عَمِيرٍ اللَّيْثِيَّ أَرَادَ قَتْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَامَ الْفَتْحِ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَضَالُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ فَضَالَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: مَاذَا كُنْتَ تَحَدِّثُ بِهِ نَفْسَكَ؟ قَالَ: لَا شَيْءَ، كُنْتُ أَذْكُرُ اللَّهَ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: اسْتَغْفِرُ اللَّهَ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ فَسَكَنَ قَلْبُهُ، فَكَانَ فَضَالَةٌ يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا رَفَعَ يَدَهُ عَنْ صَدْرِي حَتَّى مَا مِنْ خَلْقٍ لِلَّهِ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ. (فقه السيرة ص ۳۶۳ طبعة بيروت والسيرة النبوية مع الروض الأنف، ج ۲ ص ۲۷۶ طبعة ملتان)

ابن ہشام نے روایت کی کہ فضالہ بن عمیر اللیثی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اس وقت سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فتح مکہ کے سال) بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے، تو جب وہ قریب ہوا تو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو فضالہ ہے؟ اس نے کہا ہاں، فضالہ ہوں یا رسول اللہ! سرکار نے فرمایا تو دل میں کیا سوچ رہا تھا اس نے

کہا کچھ نہیں میں اللہ کا ذکر کر رہا تھا تو سرکارِ نبی پڑے پھر فرمایا استغفر اللہ پھر اپنا دست اقدس اس کے سینے پر رکھا تو اس کا دل ٹھہر گیا، فضالہ کہتے باخدا رسول اللہ نے اپنا ہاتھ میرے سینے سے نہ اٹھا مگر وہ میرے نزدیک اللہ کی مخلوق میں سب سے پیارے ہو گئے۔

۱۹۳: عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أُخْبِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: سَلُونِي عَمَّا سِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوكَ حَذَافَةَ فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ.

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱/۱۹۱، ۲۰۰ طبعہ مجتہانی، دہلی)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا، سرکارِ کونا گوار گزرا اور جب زیادہ کیا گیا تو لوگوں سے فرمایا ”مجھ سے جو چاہو پوچھ لو“ تو ایک شخص نے کہا ”میرا باپ کون ہے؟“ فرمایا حذافہ دوسرا شخص کھڑا ہوا اور پوچھا میرا باپ کون ہے؟ اے اللہ کے رسول! فرمایا تیرا باپ شیبہ کا آزادہ کردہ غلام سالم ہے۔

۱۹۴: رَوَى عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ حُلُمًا مُتَكْرِرًا اللَّيْلَةَ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ فَذَكَرَتْ رُؤْيَاهَا النَّبِيُّ رَأَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ خَيْرًا تِلْكَ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَلَامًا يَكُونُ فِي جِجْرِكَ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنُ فَكَانَ فِي جِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رواه البيهقي في دلائل النبوة (مشکوٰۃ المصابيح ص ۵۷۲ طبعہ کراتشی)

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے رات کو ایک عجیب خواب دیکھا ہے؟ فرمایا وہ کیا ہے؟ تو اپنا خواب بیان کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ انشاء اللہ فاطمہ کو بچہ پیدا ہوگا وہ تمہاری گود میں ہوگا۔ تو حضرت

امام حسین پیدا ہوئے اور میری گود میں آئے ایسے ہی جیسے رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ بیہوشی نے اس کو دلائل النبوة میں بیان کیا۔

۱۹۵: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَخَّرَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ وَصَلَّى وَقَالَ : إِنِّي سَأَحَدُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةُ، إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي فَتَنَعْتُ فِي صَلَاتِي حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ أَتَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ : لَا أَدْرِي يَا رَبِّ فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ صَدْرِي فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ.

(المسند للإمام احمد بن حنبل ج ۲۴۳/۵ طبعہ بیروت)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نماز فجر کے لیے دیر سے نکلے اور نماز پڑھ کر ارشاد فرمایا کہ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مجھے تم سے کس چیز نے روک رکھا؟ ”میں رات کو اٹھا اور حسب مقدور نماز پڑھی پھر نماز میں مجھے نیند آگئی یہاں تک کہ بیدار ہوا تو اپنے رب عز وجل کو نہایت حسین صورت میں دیکھا تو فرمایا اے محمد! کیا تم جانتے ہو کہ مقررین فرشتے کس معاملے میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی میں نہیں جانتا اتنے میں میں نے دیکھا کہ اللہ نے اپنا دست کرم میرے شانوں کے درمیان رکھا اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی تو ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے جان لیا۔

﴿غیر اللہ کو سجدہ﴾

احادیث

۱۹۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ كُنْتُ أَمْرُ أَحَدًا أَنْ

يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. (جامع الترمذی ج ۱۳۸/۱)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو کسی
(مخلوق) کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا، تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۹۷: عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ

لَهُمْ فَقُلْتُ: لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي
أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ يُسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِي:
أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتُ بِقَبْرِى أَكُنْتُ تَسْجُدُ لَهُ؟ فَقُلْتُ: لَا فَقَالَ: لَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ أَمْرُ
أَحَدًا أَنْ يُسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يُسْجُدْنَ لِزَوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ
مِنْ حَقٍّ. رواه ابو داؤد ورواه احمد عن معاذ بن جبل (مشکوۃ المصابیح ج ۲۸۲/۲)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں شہر حیرہ گیا تو وہاں کے لوگوں کو دیکھا
کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ اس
کے مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا اور عرض کیا کہ
یا رسول اللہ! جب میں حیرہ پہنچا تو وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔
تو آپ تو بہت زیادہ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر تم ہمارے مزار پر
گزر دو تو کیا مزار کو سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ حضور نے فرمایا ایسا نہ کرنا اگر میں کسی کو
کسی (مخلوق) کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو ضرور میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں
کو سجدہ کریں اس سبب سے کہ اللہ نے عورتوں پر شوہروں کا (بہت بڑا) حق مقرر کیا ہے۔

۱۹۸: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ
فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ: اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَاکْرُمُوا أَعْيَانَكُمْ لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا
أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

(مشکوۃ المصابیح ج ۲/۲۸۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مہاجرین و انصار کی
ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ نے آکر حضور کو سجدہ کیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا
رسول اللہ! چوپائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں کہ حضور کو سجدہ
کریں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم کرو اگر میں کسی کو کسی (مخلوق) کے
لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۹۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا
قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. (موطا للإمام محمد ص ۱۷۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود کو اللہ تعالیٰ
ہلاک کر دے کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

۲۰۰: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: لَعَنَ
اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

(مشکوۃ المصابیح ج ۱/۶۹۱ حدیث متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات
کے مرض میں فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل
سجدہ بنالیا۔

﴿دیدار الہی﴾

آیت قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۰۲: وَجُودَ يَوْمَئِذٍ نَاصِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ . (القيامة: ۲۲، ۲۳)
کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

احادیث

۲۰۱: عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتُعَرِّضُونَ عَلَيَّ رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَصَامُونَ فِي رُؤْيَاهُ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلَبُوا عَلَيَّ صَلَوةً قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةً بَلَّ غُرُوبَهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ (جامع الترمذی ج ۸۲/۲ باب ماجاء فی رویة الرب تعالیٰ)

حضرت جریر بن عبد اللہ بجل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضور ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تم اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کیے جاؤ گے تو اسے اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کوئی شک و شبہ نہ کرو گے پس اگر سورج کے طلوع و غروب سے پہلے کی نمازوں عصر اور صبح سے مغلوب ہو سکتے ہو تو انہیں پڑھا کرو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ اور سورج کے طلوع و غروب سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کیا کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۲: عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ

قَالَ : إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَى مُنَادٌ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا قَالُوا : أَلَمْ يُبَيِّضْ
وُجُوهَنَا وَيُجَنِّبْنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ قَالُوا : بَلَى . فَيَكْشِفُ لِلْحَبَابِ قَالَ : فَوَاللَّهِ
مَا أَعْطَاهُمْ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ (جامع الترمذی ج ۸۲/۲ باب ماجاء فی رویة
الرب تعالیٰ الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۱۰۰ باب إثبات رویة المؤمنین ربهم فی الآخرة)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے قول
جن لوگوں نے بھلائی کی ان کے لیے بھلائی کے بارے میں فرمایا جب جنتی جنت میں داخل
ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک وعدہ ہے وہ
کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہرے روشن نہ کیے اور ہمارے جہنم سے بچا کر جنت میں داخل نہ
کیا وہ (فرشتے) کہیں گے ہاں کیوں نہیں؟ پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا اور تعالیٰ کا دیدار ہوگا نبی کریم
ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم خدا نے ان کو اپنے دیدار سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں دی۔ (حماد بن
سلمہ نے اس حدیث کو مسند اور مرفوع بیان کیا اور سلیمان بن مغیرہ نے اسے ثابت بنائی کے واسطہ
سے عبد الرحمن بن ابی لیلی کے قول کے طور پر نقل کیا)۔

۲۰۳ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : تَصَامُؤْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ
لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ تَصَامُؤْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ؟ قَالُوا : لَا قَالَ : فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ
الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تَصَامُؤْنَ فِي رُؤْيَيْهِ . هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۸۲ باب ماجاء فی رویة الرب تعالیٰ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم
چودہویں رات کا چاند دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟
صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا بس بے شک و شبہ عنقریب تم
اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح چودہویں کے چاند کو دیکھتے ہو اور تمہیں اس کے دیکھنے
میں کوئی شک و شبہ نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۴ : عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ
لِأَهْلِ الْجَنَّةِ : يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ ! فَيَقُولُونَ : لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ : هَلْ رَضِيتُمْ؟

فَيَقُولُونَ : مَا لَنَا لَا نَرُضَىٰ وَقَدْ أَعْطَيْنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ : أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا : وَآتَىٰ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَجِلْ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۷۹ باب ماجاء فی رویۃ الرب تعالیٰ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا اے جنت والو! وہ کہیں گے اے رب! ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہوئے وہ کہیں گے ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں حالانکہ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اس سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز دوں گا عرض کریں گے یا اللہ اس سے بہتر اور کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں اپنی رضامندی عطا کر دی اب تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵ : عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَدْنَىٰ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لِّمَنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ جَنَانِهِ وَرَوْجَاتِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرْرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَ أَكْرَمُهُمْ عَلَى اللَّهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ وَجْهِهِ غُدُوَّةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "وَجُودَةٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاضِرَةٌ" .

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۷۸ باب ماجاء فی رویۃ الرب تعالیٰ)

حضرت ثوبان فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد بیان کیا اِدْنِی درجے کا جنتی وہ ہے جو اپنے باغات، بیویوں، نعمتوں، خدام اور تختوں کو ہزار سال کی مسافت سے دیکھے گا اور ان میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوگا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے آیت کریمہ پڑھی۔ اس دن بعض چہرے تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

۲۰۶ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! هَلْ نَرَىٰ رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : هَلْ تُصَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ؟ قَالُوا : لَا . يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : هَلْ تُصَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ ؟

قَالُوا: لَا قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعْ مَنْ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسُ وَيَتَّبِعْ مَنْ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرُ وَيَتَّبِعْ مَنْ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيَتِ الطَّوَاغِيَتِ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ: نَعُودُ بِاللَّهِ مِنْكَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيَضْرِبُ الصِّرَاطَ بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ. فَأَكُونُ أَنَا وَأُمِّي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيْبٌ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدَّرَ عَظَمُهَا إِلَّا اللَّهُ تَخْطِفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ الْمُؤَبَّقُ يَعْنِي بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ الْمُجَازِي حَتَّى يُنْجِي حَتَّى إِذَا قَرَعَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَآرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ آرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ آرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مَنْ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ يَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ مِنْ ابْنِ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ قَدْ امْتَحَشُوا فَيَصُبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حِمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دَخُولًا الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ أَصْرَفَ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَآخَرَقَنِي ذِكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللَّهَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُوهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ: لَا أَسْأَلُكَ يُعْطِي رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَهْدِهِ وَمَوَائِقَ مَا شَاءَ اللَّهُ فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَاهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّ رَبِّ قَدَّمَنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عَهْدَكَ وَمَوَائِقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ وَيَلْكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْذَرَكَ؟ فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ لَا أَكُونَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ حَتَّى

يَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ اللَّهُ مِنْهُ قَالَ : أَدْخِلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ
اللَّهُ لَهُ تَمَنُّهُ فَيَسْأَلُ وَيَتَمَنَّى حَتَّى أَنَّ اللَّهَ لَيَذْكُرُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ
الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ .

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۰۰ و ۱۰۱ باب اثبات روية المؤمنين ربهم في الآخرة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا بروز قیامت ہم لوگ اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا۔ کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تمہیں تکلیف ہوتی ہے؟ عرض کیا اے اللہ کے رسول نہیں۔ فرمایا بادل نہ ہو تو سورج دیکھنے میں تمہیں مشقت ہوتی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ ارشاد فرمایا تو اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کو اکٹھا فرمائے گا پھر فرمائے گا جو جس کو پوجتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے تو جو شخص سورج کو پوجتا تھا وہ سورج کے ساتھ ہوگا اور جو چاند کو پوجتا تھا وہ چاند کے ساتھ اور جو طاغوت (شیطان) کو پوجتا تھا وہ طاغوت کے ساتھ اور یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں منافق بھی ہوں گے۔ ان کے پاس اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں آئے گا جس کو وہ نہ پہنچائیں گے ارشاد فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں تو وہ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب آجائے اور جب ہمارا رب آئے گا ہم اس کو پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں جلوہ بار ہوگا کہ وہ پہچان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے تو ہمارا رب ہے پھر اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور دوزخ کے اوپر پل رکھا جائے گا تو سب سے پہلے میں اور میری امت کے لوگ پار ہوں گے اور اس دن رسولوں کے سوا کوئی کلام نہ کرے گا۔ اور رسولوں کی پکار ہوگی اے اللہ بچا، بچا، اور جہنم میں سعدان کے کانٹے کی طرح آنکڑے ہیں (سرکار نے ارشاد فرمایا) تم نے سعدان دیکھا ہے؟ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہاں! دیکھا ہے۔ ارشاد فرمایا وہ آنکڑے سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ مگر اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ وہ آنکڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے، وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب اچک لیں گے ان میں کچھ مومن ہوں گے۔ وہ اپنے عمل کے سبب بچ جائیں گے۔ اور بعض کو جزا

دی جائے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے مابین فیصلہ فرما چکے گا اور چاہے گا کہ اپنی رحمت سے دوزخیوں کو دوزخ سے نکالے تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ دوزخ سے ان لوگوں کو نکالیں جو خدا کے ساتھ کچھ شرک نہ کرتے تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے رحمت کرنا چاہا جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو فرشتے انہیں دوزخ میں پہچان لیں گے ان کے سجدوں کے نشان سے پہچان لیں گے۔ آگ اولاد آدم کو جلا دے گی البتہ سجدوں کے نشان باقی رہیں گے کیوں کہ اللہ نے آثار سجدہ کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔ آب حیات چھڑکا جائے گا پھر وہ ایسے جم اٹھیں گے جیسے پانی کے بہاؤ میں دانہ جم اٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بعد بندوں کے مابین فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا۔ اب ایک شخص باقی ہوگا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا سب سے پیچھے یہ جنت میں جائے گا وہ کہے گا اے میرے رب میرا چہرہ جہنم کی طرف سے پھیر دے اس کی لپٹ نے مجھے جلا ڈالا پھر وہ اللہ سے دعا کرتا رہے گا جب تک مشیت الہی ہوگی اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تیرا سوال پورا کر دوں گا تو، تو اور سوال کرے گا، وہ کہے گا نہیں پھر اور سوال نہ کروں گا، خدا کی مشیت کے مطابق وہ عہد و پیمان دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے گا، جب جنت کی طرف اس کا منہ ہوگا اور جنت کو دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہے گا وہ چپ رہے گا، پھر عرض کرے گا اے اللہ مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں دیا تھا کہ اور سوال نہیں کرے گا تیرا برا ہوا اے آدمی کیسا دعا باز ہے تو عرض کرے گا اے رب اور اللہ سے دعا کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر تجھے یہ دیدوں گا تو کوئی اور سوال نہیں کرے گا؟ وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم! اور اللہ کو عہد و پیمان دے گا جیسے اللہ کو منظور ہوگا آخر اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دے گا جب وہ وہاں کھڑا ہوگا تو ساری جنت اس کو دکھلائی دے گی۔ اور جو کچھ اس میں خیر و شادمانی کی چیز ہے اسے دیکھ کر ایک مدت تک جب تک خدا کو منظور ہوگا وہ چپ رہے گا، بعدہ عرض کرے گا اے اللہ مجھے جنت میں داخل فرما دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے عہد و پیمان نہیں دیا تھا کہ کچھ اور نہیں مانگے گا؟ برا ہوا اے آدم کے بیٹے! کیسا تو فریب کار ہے وہ عرض کرے گا، اے میرے رب میں تیری مخلوق میں بد نصیب نہیں رہوں گا اور دعا کرتا ہی رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی شایان شان محک فرمائے گا اور ارشاد فرمائے گا

جنت میں داخل ہو جا اور جب جنت میں داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کوئی آرزو کروہ کرے گا اور مانگے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو یاد دلائے گا کہ فلاں چیز مانگ فلاں چیز مانگ، جب اس کی آرزو میں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ سب تیرے لیے ہیں اور ان کے برابر اور تیرے لیے ہیں۔

۲۰۷: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَعَمْ قَالَ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا الْخ (الصحيح لمسلم ج ۱۰۲، ۱۰۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کہا یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ بروز قیامت اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں دیکھو گے، تم کو دو پہر کے وقت جب بالکل کھلا ہوا بادل نہ ہو سورج دیکھنے میں تکلیف ہوتی ہے اور چودھویں کا چاند جب کھلا ہوا بادل نہ ہو تو اس کے دیکھنے میں تکلیف ہوتی ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا بس اتنی ہی تکلیف اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں ہوگی۔



آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۰۳: وَمَنْ يُسْتَكْفِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا .

(سورة النساء: الآية/۱۷۲)

اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے تو کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۰۴: وَلَئِنْ مِتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ . (سورة آل عمران: الآية/۱۶۸)

اور اگر تم مرو یا مارے جاؤ تو اللہ کی طرف اٹھنا ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۰۵: وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَلُكُمْ مَا

فَرَطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ . (سورة الانعام: الآية/۳۸)

اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھانہ رکھا پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۰۶: وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنَّ قَدِ اسْتَكْبَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ وَقَالَ

أُولِيَاءُهُمْ مِنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَّغْنَا آجَلَنَا الَّذِي أَجَلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ

مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ . (سورة الانعام: الآية/۱۲۹)

اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا اور فرمائے گا اے جن کے گروہ تم نے بہت آدمی گھیر

لیے اور ان کے دوست آدمی عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر فرمائی تھی فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانہ ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خدا چاہے اے محبوب بیشک تمہارا رب حکمت والا علم والا ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۰۷: وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَائِكُمْ (سورة يونس : الآية / ۲۸)

اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے ہم مشرکوں سے فرمائیں گے اپنی جگہ رہو تم اور تمہارے شریک۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۰۸: وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَسُوا إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ . (سورة يونس : الآية / ۴۵)

اور جس دن انہیں اٹھائے گا گویا دنیا میں نہ رہے تھے مگر اس دن کی ایک گھڑی آپس میں پہچان کریں گے کہ پورے گھانٹے میں رہے وہ جنہوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور ہدایت پر نہ تھے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۰۹: وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ . (سورة الحجر : الآية / ۲۵)

اور بے شک تمہارا رب انہیں قیامت میں اٹھائے گا بیشک وہی علم و حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۱۰: فَوَرِّكْ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا .

(سورة مريم : الآية / ۶۸)

تو تمہارے رب کی قسم ہم انہیں اور شیطانوں سب کو گھیر لائیں گے اور انہیں دوزخ کے

آس پاس حاضر کریں گے گھنٹوں کے بل گرے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۱۱: وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَكَةِ أَهْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا كَانُوا

يَعْبُدُونَ. (سورة السبا الآية ۴۰)

اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں پوجتے

تھے۔ (کنز الایمان)

احادیث

۲۰۸: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ النَّاسَ

يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَفْوَاجٍ رَاكِبِينَ طَائِعِينَ كَاسِيْنَ يَسْحَبُهُمُ الْمَلَكَةُ

عَلَى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشَرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجٌ يَمْشُونَ وَيُلْقَى اللَّهُ الْأَفَّةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَتَّقِي

ذَاتَ ظَهْرٍ حَتَّى أَنْ الرَّجُلَ لَيَكُونَنَّ لَهُ الْحَدِيقَةُ الْمُجْعِبَةُ يُعْطِيهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ

عَلَيْهَا. (كنز العمال ج ۷ ص ۲۰۷ حدیث ۲۲۰۵ ومشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۸۴ باب الحشر)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر تین گروہوں میں ہوگا (۱) ایک سوار خوش

حال، لباس پوش ہوگا (۲) دوسرے گروہ کو فرشتے ان کے منہ کے بل گھیٹ کر جہنم میں جمع کریں

گے (۳) تیسرا گروہ پایادہ ہوگا۔

۲۰۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُحْشَرُ

النَّاسُ خُفَاءَ عَرَاةٍ غُرْلًا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ

إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ. (كنز العمال ج ۷

ص ۲۰۷ حدیث ۲۲۰۸ ومشکوۃ المصابیح ص ۴۸۳ باب الحشر الفصل الاول)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

قیامت کے دن لوگوں کا حشر اس حال میں ہوگا کہ وہ ننگے قدم، ننگے بدن، بے ختنہ ہوں گے،

میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو دیکھیں گے، فرمایا اے عائشہ ایک دوسرے کو دیکھنے سے (قیامت کا) معاملہ کہیں زیادہ سخت ہوگا۔

۲۱۰: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

إِنَّكُمْ تُخْشَرُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجْرُونَ عَلَى وُجُوْهِكُمْ هَهُنَا وَ أَوْمَى بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ . (کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۷ حدیث نمبر ۲۲۰۶)

حضرت معاویہ بن حیدہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا حشر اس حال میں ہوگا کہ تم پیدل اور سوار ہو گے اور چہروں کے بل تمہیں تھینچ کر یہاں لایا جائے گا اور اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ فرمایا۔

۲۱۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُعْرِقُ

النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ أَذَانَهُمْ . (کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۷ حدیث ۲۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو اتنا پسینہ چھوٹے گا کہ ان کا پسینہ زمین میں سترگز پہنچ جائے گا اور انہیں لگام لگا دے گا یہاں تک کہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔

۲۱۲: عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

تَذْنُو الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ الْجَمَامَا .

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۷ حدیث ۲۲۰۹)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت سورج لوگوں سے قریب ہوگا یہاں تک کہ ایک میل کی دوری کی مقدار میں ہو جائے گا۔ پھر لوگ اپنے اپنے اعمال کی مقدار پسینے میں ہوں گے تو کچھ لوگوں کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک اور بعض لوگوں کا ان کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا ان کے کمر تک ہوگا اور

کچھ کا پسینہ ان کے منہ تک ہوگا۔

۲۱۳: عَنْ بَنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى حُفَاةً ، غُرَاةً ، غُرْلًا ، كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ النَّخَ وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ الشَّمَالِ فَأَقُولُ : يَا رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَقَالَ : إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدُتُمْ بَعْدَكَ ؟ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا ذُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ فَيَقَالُ : إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ . (كنز العمال ج ۷ ص ۲۰۸، ۲۰۷ حدیث ۲۲۱۷)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے یہاں برہنہ پاؤں، ننگے، بدن، غیر مخنثون اٹھائے جاؤ گے جیسے پہلی بار تمہیں میں نے پیدا کیا ویسے دوبارہ لوٹائیں گے اور مخلوق میں سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا۔ خبردار! میرے کچھ امتی لائے جائیں گے اور انہیں بائیں جانب لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا اے رب میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں رب ارشاد فرمائے گا تم کو نہیں معلوم کہ تمہارے بعد کیا ایجاد کیا؟ تو میں ایک بندہ صالح کی طرح عرض کروں گا کہ جب تک میں ان میں تھا ان پر گوارہ رہا اور جب تو نے مجھ وفات عطا کر دی تو تو ہی ان کا نگہبان تھا تو کہا جائے گا کہ یہ لوگ تمہاری مفارقت کے بعد سے مرتد ہو کر رہے۔

۲۱۴: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ : أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَأَهُ عَلَى الرَّجُلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمَشِّئَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۸۳ باب الحشر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے نبی! قیامت کے دن کافر کا حشر اس کے چہرے کے بل کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ کیا دنیا میں پیروں کے بل چلانے والا قیامت کے دن چہرے کے بل نہیں چلا سکتا؟



آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۱۲: وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ . (الانعام: ۳۶)
اور ان مردہ دلوں کو اللہ اٹھائے گا پھر اس کی طرف ہانکے جائیں گے۔
اور فرماتا ہے:

۱۱۳: يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا . (المجادلة: ۶)
جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں ان کے کو تک جتا دے گا۔
اور فرماتا ہے:

۱۱۴: يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ .

(المجادلة: ۱۸)

جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے
جیسے تمہارے سامنے کھا رہے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۱۱۵: وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنْتُمْ أَن لَّنْ يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا . (الجن: ۷)
اور یہ کہ انہوں نے گمان کیا جیسا تمہیں گمان ہے کہ اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا۔
اور فرماتا ہے:

۱۱۶: وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ (الحج: ۷)
اور اس لیے کہ قیامت آنے والی اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا انہیں
جو قبروں میں ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۱۱۷: فَهَذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلِكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ . (الروم: ۵۶)

تو یہ ہے وہ دن اٹھنے کا لیکن تم نہ جانتے تھے۔

اور فرماتا ہے:

۱۱۸: أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ . (المطففين: ۴)

کیا ان لوگوں کا گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے۔

احادیث

۲۱۵: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَذَبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ

لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَرَعَمَ أَنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ

فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ فَسُبْحَانِي أَنْ اتَّخَذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا . أخرجه البخاری عن ابن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۷ حدیث ۲۲۰۰)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم نے میری تکذیب کی حالانکہ یہ اس کے لیے درست نہیں،

اور مجھ کو گالی دیا جب کہ یہ اس کے لیے درست نہیں، رہ گئی اس کی تکذیب کرنا تو یہ ہے کہ اس نے

یہ گمان کیا کہ میں ہو بہو اس کے لونا نے پر قادر نہیں ہوں، اور مجھے اس کا گالی دینا تو اس کا یہ کہنا کہ

میرا کوئی لڑکا ہے، پس میرے لیے پاکی ہے کہ میں کوئی بیوی یا کوئی لڑکا بناؤں اپنے لیے۔

۲۱۶: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى شَتَمَنِي عَبْدِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتَمَنِي

وَكَذَبَنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُكَذِّبَنِي أَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ إِنَّ لِي وَلَدًا وَأَنَا اللَّهُ الْأَحَدُ

الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفْوًا أَحَدٌ ، وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَيْسَ

بِعَبْدِنِي كَمَا بَدَأْنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ : رواه الامام احمد

والبخاری والترمذی عن ابی ہریرۃ (کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۷ حدیث ۲۲۰۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے ابن آدم نے مجھ کو گالی دی جب کہ مجھے گالی دینا اس

کے لیے مناسب نہیں اور میری تکذیب کی جب کہ اسے مناسب نہیں کہ میری تکذیب کرے

لیکن اس کا مجھے گالی دینا تو اس کا یہ قول کہ میرا کوئی بیٹا ہے حالانکہ میں بے نیاز یکتا معبود ہوں نہ کوئی میرا بیٹا اور نہ کوئی میرا باپ اور نہ ہی کوئی میرا ہمسر ہے، البتہ میری تکذیب تو اس کا یہ کہنا کہ وہ مجھے لوٹا نہیں سکتا جیسا اس نے مجھے پیدا کیا اور یہ بھی کہنا کہ پہلی تخلیق میرے اوپر اس کے اعادہ سے آسان نہیں۔

۲۱۷: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جَدِيدٍ فَلَبَسَهَا ثُمَّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا . (التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۴ ص ۳۸۳ فصل فِي النَّفْخِ فِي الصُّورِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو نئے نئے کپڑے منگائے پھر پہنا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مردہ اپنے انہیں کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں مرے گا۔

۲۱۸: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قُلْتُ : لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْنَ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ؟ قَالَ : فِي خَيْرِ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبِّهَا إِلَيْهِ الشَّامُ وَهِيَ أَرْضُ فَلَسْطِينَ وَالْإِسْكَندَرِيَّةُ مِنْ خَيْرِ الْأَرْضَيْنِ الْمَقْتُولَيْنِ فِيهَا لَا يَبْعَثُهُنَّ إِلَى غَيْرِهَا فِيهَا قُتِلُوا وَمِنْهَا يُبْعَثُونَ وَمِنْهَا يُحْشَرُونَ وَمِنْهَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ . رواه ابن عساکر (کنز العمال ج ۷ ص ۲۷۰ حدیث ۳۰۳۴ باب البعث والحشر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! قیامت کے دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی سب سے بہترین اور سب سے محبوب سرزمین شام میں اور یہ فلسطین اور اسکندریہ کی سرزمین ہے جو تمام زمینوں میں سب سے عمدہ ہے ان دونوں میں قتل کیے جانے والوں کو ان دونوں کے سوا کہیں اور نہیں بھیجے گا اسی سرزمین پر ان کا بعث و حشر ہوگا نیز وہیں سے انہیں جنت میں داخل ہونا ہے۔

﴿قیامت﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۱۹: وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَاصْصَبْ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ۝ (سورة الحجر: الآية ۸۵)

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے عبث نہ بنایا اور بیشک قیامت آنے والی ہے تو تم اچھی طرح درگزر کرو۔ (کنز الایمان)
اور فرماتا ہے:

۱۲۰: وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ .

(سورة الحج: الآية ۷)

اور اس لیے کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا انہیں جو قبروں میں ہیں۔ (کنز الایمان)
اور فرماتا ہے:

۱۲۱: وَكَذَلِكَ أَغْتَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَن وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا

رَيْبَ فِيهَا . (سورة الكهف: الآية ۲۱)

اور اسی طرح ہم نے ان کو اطلاق کردی کہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں۔ (کنز الایمان)
اور فرماتا ہے:

۱۲۲: يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ (سورة القيامة: الآية ۱۰)

پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا پھر جس دن آنکھ چوندھیائے گی اور چاند گبنے گا اور

سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں۔ (کنز الایمان)
اور فرماتا ہے:

۱۲۳: إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ . (سورة

المومن: الآية / ۵۹)

بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۲۴: يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُدْرِيكَ

لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا . (سورة الاحزاب : الآية / ۶۳)

لوگ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تم کیا جانو شاید قیامت پاس ہی ہو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۲۵: يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوُجْهِهَا

إِلَّا هُوَ تَهَلَّتْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً (سورة الاعراف : الآية / ۱۸۷)

تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کو ٹھہری ہے تم فرماؤ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے اسے وہی اس کے وقت پر ظاہر کرے گا بھاری پڑ رہی ہے آسمانوں اور زمین میں تم پر نہ آئے گی مگر اچانک۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۲۶: اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (سورة القمر : الآية / ۱)

پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند۔ (کنز الایمان)

﴿حوض کوثر﴾

احادیث

۲۱۹: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ حَافَّتَاهُ قَبَابُ الدَّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ : مَا هَذَا؟ يَا جِبْرِيلُ ! قَالَ : هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ فَإِذَا طِينُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ . رواه البخاری

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۸۷ باب الحوض)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں چلتے ہوئے ایک نہر کے پاس پہونچا جس کے دونوں کنارے موتی کے قے ہیں میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے؟ تو جبریل نے جواب دیا کہ یہی وہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دیا ہے اس کی مٹی بہت خوشبودار مشک کی ہے۔

۲۲۰: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُعْطِيتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهَا الْكَوْثَرُ مَاءُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَلْسِنَ مِنَ الزُّبْدِ فِيهِ طُيُورٌ أَغْنَاهَا كَالْجُزْرِ قَالَ عُمَرُ : إِنَّهَا لَنَاعِمَةٌ قَالَ أَكُلُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا . (كنز العمال ج ۷ ص ۲۲۳ حدیث ۲۴۴۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مجھے ایک نہر دی گئی ہے جسے کوثر کہا جاتا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم ہے اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں جیسی ہیں حضرت عمر نے عرض کیا یہ تو بہت نرم گداز ہیں آپ نے فرمایا ان کا کھانا ان سے زیادہ نرم گداز ہے۔

۲۲۱: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَنَسُ !

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ أَعْطَانِي الْكَوْثَرَ اللَّيْلَةَ طَوْلُهُ بَيْتَ مِائَةِ عَامٍ وَعَرَضُهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا يَشْرَبُ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا يَطْعَمُهُ مَنْ خَفَرَ ذِمَّتِي وَوَتَرَ عِثْرَتِي وَقَتَلَ أَهْلَ بَيْتِي . (کنز العمال ج ۷ ص ۲۲۵ حدیث ۲۴۷۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے آج رات حوض کوثر عطا فرمایا اس کی لمبائی چھ سو سال کے برابر اور چوڑائی اتنی ہے جتنی مشرق و مغرب کے درمیان ہے مجھ سے پہلے کوئی نہیں پئے گا اور جو شخص میرا عہد توڑے گا اور میری عترت کو ستائے گا اور اہل بیت کو قتل کرے گا وہ مزہ اس کا نہیں چکھے گا۔

۲۲۲: عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَوْعِدُكُمْ حَوْضِي عَرَضُهُ مِثْلُ طَوْلِهِ وَهُوَ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ أَيْلَةٍ إِلَىٰ مَكَّةَ وَذَاكَ مَسِيرَةُ شَهْرٍ فِيهِ أَمْثَالُ الْكَوَاكِبِ أَبَارِيقُ مَاءٍ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الْفِضَّةِ مَنْ وَرَدَهُ وَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا . (کنز العمال ج ۷ ص ۲۲۵ حدیث ۲۴۷۵)

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے وعدہ کی جگہ میرا حوض ہے جس کا عرض اور طول برابر ہے وہ مقام ایلہ سے مکہ تک کی مسافت سے بھی زیادہ ہے اور وہ ایک ماہ کی مسافت ہے اس میں ستاروں کے برابر لوٹے ہیں، پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے جو اس پر حاضر ہو کر اس سے پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

۲۲۳: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي بَيْنَمَا أَنَا عَلَى الْحَوْضِ أَتَىٰ بِكُمْ رَفَقَةٌ رَفَقَةٌ فَدَهَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْكُمْ هَهُنَا وَهَهُنَا فَقُلْتُ : مَا لَهُمْ هَلُمُّوْا إِلَيَّ فَصَرَخَ صَارِخٌ فَقَالَ : إِنَّهُمْ قَدْ بَدَلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ : سَحَقًا سَحَقًا . (کنز العمال ج ۷ ص ۲۲۵ حدیث ۲۴۷۹)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! میں حوض پر ہوں گا تمہیں جماعت در جماعت لاؤں گا تو ایک جماعت ادھر ادھر پھرے گی میں کہوں گا انہیں کیا ہوا؟ انہیں میرے پاس لاؤ! ایک منادی آواز دے گا اور کہے گا کہ انہوں

نے آپ کے بعد (دین) بدل ڈالا تھا تو میں کہوں گا دور ہو، دور ہو۔

۲۲۴: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ فَرْطًا وَإِنِّي فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَمَنْ وَرَدَ عَلَى الْحَوْضِ فَشَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ وَمَنْ لَمْ يَظْمَأْ دَخَلَ الْجَنَّةَ (کنز العمال ج ۷ ص ۲۲۲ حدیث ۲۴۳۸)

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہر قوم کا ایک پیشوا ہے اور میں تمہارا پیشوا ہوں حوض پر تو جو شخص حوض پر پہنچے گا اور پی لے گا تو پیاسا نہ ہوگا اور جو پیاسا نہ ہوگا جنت میں داخل ہوگا۔

۲۲۵: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُعْطِيتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ يُدْعَى الْكَوْثَرُ وَعَرْضُهُ يَا قُوتُ وَمَرْجَانٌ وَزَبْرَجْدٌ وَلَوْلُؤُهُ وَاللَّهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ صُنْعَاءَ وَآيَلَةَ فِيهِ أَبَارِيقُ مِثْلَ عَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ .

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۲۲، ۲۲۳ حدیث ۲۴۴۴)

حضرت اسامہ بن زید سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ایک جنتی نہر عطا ہوئی ہے جس کو کوثر کہا جاتا ہے اور اس کا عرض یا قوت، مرجان، زبرجد، موتی کا ہے وہ با خدا صنعا اور ایلہ کی دوری کے برابر ہے اس میں آسمانی ستاروں کی تعداد کے برابر لوٹے ہیں۔

۲۲۶: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَا نَارَ عَنْ أَقْوَامًا تَمَّ لَا غَلَبَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ : يَا رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَذَرِنِي مَا أَخَذْتُوا بِعَذَابِكَ . (کنز العمال ص ۲۲۱ حدیث ۲۴۱۳)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، میں تم سے پہلے حوض کوثر پر تمہارے آگے موجود ہوں گا اور کچھ لوگوں سے جھگڑوں گا یہاں تک کہ میں ان پر غالب آ جاؤں گا اور کہوں گا اے رب یہ میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں تو رب فرمائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نئی بات پیدا کی؟

۲۲۷: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُنْزِلْتُ عَلَى

إِنْفَا سُورَةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ
 إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ أَتَلْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ؟ فَإِنَّ نَهْرَ وَعْدِنِي رَبِّي عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ هُوَ
 حَوْضِي تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنِّي تَعَدُّ النُّجُومَ فَيُخْتَلِجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ إِنَّهُ
 مِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ: مَا تَلَرْنِي مَا أَحَدْتُ بَعْدَكَ. (كنز العمال ج ۷ ص ۲۲۱ حدیث ۲۴۱۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی میرے اوپر ایک سورت اتری ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ بے شک کوثر ایک نہر ہے میرے رب نے جس کا وعدہ فرمایا ہے وہ خیر کثیر ہے وہ میرا حوض ہے جس پر میری امت بروز قیامت وارد ہوگی اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہوں گے ایک بندہ بھیج کر نکالا جائے گا تو میں عرض کروں گا اے رب یہ میرا امتی ہے تو رب فرمائے گا تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد اس نے کیا نئی بات پیدا کی۔

۲۲۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ أَنَا ذُوْنِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ: هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللَّهِ مَا بَرَّحُوا بَعْدَكَ يَرَجِعُونَ عَلَيَّ آعْقَابِهِمْ. (كنز العمال ج ۷ ص ۲۲۱ حدیث ۲۴۱۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر ہوں گا یہاں تک کہ میں دیکھوں گا جو میرے پاس آئے گا اور میرے سامنے کچھ لوگ گرفتار کیے جائیں گے تو میں کہوں گا اے میرے رب میری امت سے ہیں تو فرمائے گا کیا تجھے معلوم ہے؟ کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا؟ بے شک یہ تیرے بعد اٹنے والے پاؤں پھرے رہے۔

﴿حساب و میزان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۲۷: وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ (سورة الاعراف : الآية ۸)

اور اس دن تو ضرور ہونی ہے

اور فرماتا ہے:

۱۲۸: وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ

مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ. (سورة الانبياء : الآية ۴۷)

اور ہم عدل کی ترازو میں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر

کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو۔

احادیث

۲۲۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ : اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيرًا قُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ ! مَا الْحِسَابُ

الْيَسِيرُ قَالَ : اِنْ يَنْظُرُ فِيْ كِتَابِهِ فَيَتَجَاوَزُ عَنْهُ اِنَّهُ مِنْ نُّوْقَشِ الْحِسَابِ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ

هَلَّاكَ . رواه احمد (مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۸۷)

حضرت عائشہ سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی

بعض نمازوں میں کہتے ہوئے سنا ”اللہم حاسبنی حساباً یسیراً“ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی!

حساب یسیر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اگر وہ اس کے نامہ اعمال کو دیکھے تو اسے معاف فرمادے گا اس

لیے کہ اے عائشہ! اس دن جس سے کامل حساب لیا جائے وہ ہلاک ہو جائے گا۔

۲۳۰: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ قُلْتُ : أَوْ لَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا .

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۸۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا کوئی نہیں ہے جس کا قیامت کے دن حساب ہو اور وہ ہلاک نہ ہو، میں نے عرض کیا کیا اللہ تعالیٰ نے ”فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا“ نہیں فرمایا ہے۔

۲۳۱: عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكْلُمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يُحْجِبُهُ فَيَنْظُرُ أَيَمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَ يَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ . متفق عليه .

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۸۵ باب الحساب)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں کا کوئی ایسا نہیں ہے جس سے اس کا رب ہم کلام نہ ہو اس کے اور بندے کے درمیان نہ کوئی ترجمان ہوگا اور نہ ہی چھپانے والا کوئی پردہ ہوگا پس وہ اپنے داہنے دیکھے گا تو اسے اپنے کیے ہوئے اعمال ہی دکھائی دیں گے پھر وہ اپنے بائیں دیکھے گا تو اسے اپنے کیے ہوئے کام ہی دکھائی دیں گے پھر اپنے سامنے دیکھے گا تو وہ صرف آگ ہی دیکھے گا لہذا جہنم سے بچو چاہے کھجور کی ایک گٹھلی کے ذریعہ۔

۲۳۲: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُخْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُولُ : أَيُّنَ الَّذِينَ كَانَتْ تَعَجَّافِي جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَصَاحِبِ فَيَقُومُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ لِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ . رواه البيهقي في شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۴۸۷ باب الحساب)

حضرت اسماء بنت یزید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

بروز قیامت لوگوں کا حشر ایک ہموار کشادہ زمین میں ہوگا ایک منادی ندا دے گا کہ کہاں ہیں؟ وہ لوگ جن کے پہلو خواہگا ہوں سے الگ رہتے تھے تو وہ لوگ اٹھیں گے مگر وہ تھوڑے ہوں گے وہ جنت میں بے حساب داخل ہوں گے پھر سارے لوگوں کے حساب کا حکم ہوگا۔

۲۳۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ سَيَخْلَصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ سَجَلًا كُلُّ سَجَلٍ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا ظَلَمَكَ كَتَبْتَنِي الْحَافِظُونَ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبَّ فَيَقُولُ: أَفَلَاكَ عُذْرٌ، قَالَ: لَا يَا رَبَّ! فَيَقُولُ: بَلَى. إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَأَنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٍ فِيهَا أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ: أَحْضِرْ وَرَنَكَ فَيَقُولُ: يَا رَبَّ! مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السَّجَلَاتِ فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ: فَتُوضَعُ السَّجَلَاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السَّجَلَاتُ وَثَقَلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَنْقُلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْئًا. رواه الترمذی وابن ماجه (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۸۶ باب الحساب)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میرے ایک امتی کو قیامت کے دن برسر عام رہائی عطا فرمائے گا تو اس کے ننانوے (گناہ کے) دفتر پھیلا دے گا ہر دفتر تا حد نگاہ ہوگا پھر فرمائے گا کیا تجھے اس میں سے کسی بات سے انکار ہے جس سے لکھنے والے محافظ فرشتوں (کراما کاتبین) نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ عرض کرے گا نہیں اے میرے رب تو اللہ عز وجل فرمائے گا کیا تجھے کوئی عذر ہے؟ عرض کرے گا نہیں میرے رب، تو فرمائے گا ہاں تیری ایک نیکی میرے نزدیک ہے آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا تو ایک پرچہ نکالا جائے گا اس میں ہوگا، اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله پھر فرمایا گا اس کو وزن کر وہ عرض کرے گا اے رب اس پرچے کی کیا حیثیت ہے ان دفتروں کے سامنے؟ فرمائے گا آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا پھر دفتر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور پرچہ دوسرے پلڑے میں تو گناہوں کے دفتر ہلکے پڑ جائیں گے اور پرچہ بھاری ہو جائے گا تو اللہ کے نام کے ساتھ کوئی بھی چیز بھاری نہ ہو سکے گی۔

﴿جنت﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۲۹: وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

خَالِدِينَ فِيهَا . (سورة التوبة : الآية / ۷۲)

اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جس کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۰: وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ (سورة ق : الآية / ۳۱)

اور پاس لائی جائے گی جنت پر ہیزگاروں کے کہ ان سے دور نہ ہوگی۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۱: مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعدَ الْمُتَّقُونَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَائِمٌ

وَوُظِّلَتْ بِلُحِّكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا . (سورة الرعد : الآية / ۳۵)

احوال اس جنت کا کہ ڈروالوں کے لیے جس کا وعدہ ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس کے میوے ہمیشہ اور اس کا سایہ ڈروالوں کا تو یہ انجام ہے۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۲: وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

الْأَنْهَارُ (سورة البقرة : الآية / ۲۵)

اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ان کے لیے باغ ہیں جن

کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

احادیث

۲۳۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ :
مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا : الْجَنَّةُ مَا بِنَاوُهَا قَالَ لَبَنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبَنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمَلَأُهَا
الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحِصَاوُهَا اللُّلُؤُوءُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ
وَلَا يَبْئَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ .

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۷۹ باب ماجاء فی صفة الجنة ومشکوة المصابیح ص ۴۹۷)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی آپ نے فرمایا پانی سے میں نے پوچھا جنت کس چیز سے بنی؟ آپ نے فرمایا ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک سونے کی اس کا گارا نہایت خوشبودار مشک ہے اس کے کنکر موتی اور یاقوت (سے) ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے جو اس میں داخل ہوگا نعمتوں میں رہے گا کبھی مایوس نہ ہوگا ہمیشہ رہے گا اسے موت نہیں آئے گی نہ ان کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ ان کی جوانی ختم ہوگی۔

۲۳۵: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ
لَغُرَفًا يُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : لِمَنْ ؟
هِيَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ؟ قَالَ هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلَّى لِلَّهِ
بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ نِيَامَ . (جامع الترمذی ج ۲ ص ۷۹ باب ماجاء فی صفة غرف الجنة)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے نظر آتا ہے ایک اعرابی نے اٹھ کر عرض کیا اے اللہ کے نبی یہ کس کے لیے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ اس کے لیے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی کھانا کھلایا ہمیشہ روزہ رکھا اور اللہ کے لیے نماز پڑھی رات میں جب سب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

۲۳۶: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ صَامَ

رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الزَّكَاةَ أَمْ لَا، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ إِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَكَتَ بِأَرْضِهِ الَّتِي وَلَدَ بِهَا قَالَ مُعَاذُ: أَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُونَ فَإِنْ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذَلِكَ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهَا تَفْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ. هَكَذَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۷۹ باب ما جاء فی صفة درجات الجنة)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو رمضان کا روزہ رکھے نماز ادا کرے بیت اللہ شریف کا حج کرے (راوی کہتے ہیں) میں نہیں جانتا زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں، تو اللہ تعالیٰ (کے ذمہ کرم) پر ہے کہ بخش دے چاہے راہ خدا میں ہجرت کرے یا اپنے پیدائشی مقام پر ٹھہرا رہے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کیا میں (یہ بات) لوگوں کو بتاؤں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو لوگوں کو عمل کرنے دو جنت میں سو درجے ہیں دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان وزمین کے درمیان ہے فردوس سب سے اوپر والا جنت ہے اس سے اوپر عرش الہی ہے اور اس سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت فردوس کا سوال کرو۔

۲۳۷: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ لَيْسِيرُ الرَّائِبِ فِي ظِلِّهَا مِائَةٌ أَمَامَ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ: وَذَلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُودُ. (جامع الترمذی ج ۲ ص ۷۸ باب ما جاء فی صفة شجر الجنة)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں ایک سو سو سال چلتا رہے گا لیکن وہ ختم نہ ہوگا۔

۲۳۸: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَابُ أُمْتِي الَّذِي يَدْخُلُونَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيرَةُ الرَّايِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَنَّهُمْ لَيَضْغُطُونَ عَلَيْهِ حَتَّى كَادَ مَنَابِكُهُمْ تَزُولُ .

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۸۱ باب ما جاء فی صفة ابواب الجنة)

حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا میری امت کے دروازے کی چوڑائی جس سے وہ جنت میں داخل ہوں گے اس قدر ہے کہ تیز سوار اس مسافت کو تین دن میں طے کرے پھر بھی اس قدر بھیڑ ہوگی کہ مونڈھے بدن سے الگ ہونے کے قریب ہو جائیں گے۔

۲۳۹: عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ جَنَّةَ عَدْنٍ خَلَقَ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ ثُمَّ قَالَ لَهَا : تَكَلَّمِي فَقَالَتْ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ . (کنز العمال ج ۷ ص ۲۲۹ حدیث ۲۵۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن پیدا فرمائی تو اس میں وہ چیز پیدا کی کہ اس کو نہ کسی نگاہ نے دیکھا نہ کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا پھر اس (جنت عدن) سے فرمایا بول تو بولی، ایمان والے کامیاب و بامراد ہوئے۔

۲۴۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْجَنَّةُ فِي السَّمَاءِ وَالنَّارُ فِي الْأَرْضِ . (کنز العمال ج ۷ ص ۲۳۰ حدیث ۲۵۴۶)

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت آسمان میں ہے اور جہنم زمین میں۔

۲۴۱: عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَعَلَّكُمْ تَطْنُونَ أَنَّ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ أُخْذُوذٌ فِي الْأَرْضِ لَا وَاللَّهِ وَلَكِنَّهَا السَّائِحَةُ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ حَافَاتُهَا خِيَامُ اللَّوْلُو وَطِينُهَا الْمِسْكُ الْأَذْخَرُ . (کنز العمال ج ۷ ص ۲۳۱ حدیث ۲۵۶۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا گمان ہے کہ جنت کی نہریں زمین کے اندر گڑھوں کا نام ہے نہیں خدا کی قسم، بلکہ وہ سطح

زمین کے اوپر ہیں ان کے کنارے موتی کے خیمے ہیں اور ان کا گارا عمدہ خوشبودار مشک ہے۔
 ۲۴۲: عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
 إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقُّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدَ
 هَذَا (جامع الترمذی ج ۲ ص ۸۴ باب ماجاء فی صفة انهار الجنة)
 حضرت حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ جنت میں پانی، شہد، دودھ، اور شراب کے دریا ہیں س پھر ان سے نہریں
 پھوٹتی ہیں۔

﴿دوزخ﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۳۳: إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكُفْرَيْنَ وَ أَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا . (سورة الاحزاب : الآية / ۶۴)
بیشک اللہ نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔
اور فرماتا ہے:

۱۳۴: إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلًا وَأَغْلَاقًا وَسَعِيرًا . (سورة الدهر : الآية / ۴)
بے شک ہم نے کافروں کے لیے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ
اور فرماتا ہے:

۱۳۵: فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُوتُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ (سورة البقرة : الآية / ۲۴)
تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لیے۔
اور فرماتا ہے:

۱۳۶: وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا أَبَدًا. (الجن: ۲۳)
اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانیں تو بیشک ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس
میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۷: إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلطَّاغِينَ مَابًا . (النساء: ۲۱)
بیشک جہنم تاک میں ہے سرکشوں کا ٹھکانہ۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۸: إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا . (الكهف: ۱۰۲)
بیشک ہم نے کافروں کی مہمانی کو جہنم تیار کر رکھی ہے۔

اور فرماتا ہے:

۱۳۹: وَلَكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

(السجدة: ۱۳)

مگر میری بات قرار پا چکی کہ ضرور جہنم کو بھردوں گا ان جنوں اور آدمیوں سب سے۔

اور فرماتا ہے:

۱۴۰: وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا. (الفتح: ۶)

اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور انہیں لعنت کی اور ان کے لیے جہنم تیار فرمایا اور وہ کیا

ہی برا انجام ہے۔

اور فرماتا ہے:

۱۴۱: وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يَقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا. (الفاطر: ۳۶)

اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے نہ ان کی قضا آئے کہ مر جائیں۔

احادیث

۲۴۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يُوتَىٰ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا

(الجامع الترمذی ج ۲ ص ۸۵ باب ماجاء فی صفة النار)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے کہ اس دن جہنم کو اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگائیں ہوں گی اور ہر لگام کے

ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے۔

۲۴۴: عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَىٰ مَنِيرِنَا هَذَا مَنِيرِ

الْبَصْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيمَةَ لَتَلْقَىٰ مِنْ

شَعِيرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا تُفْقِصُ إِلَىٰ قَرَارِهَا وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَكْثَرُوا

ذِكْرَ النَّارِ فَإِنَّ حَرَّهَا شَدِيدٌ وَإِنَّ قَعْرَهَا بَعِيدٌ وَإِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيدٌ. (حوالہ)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عتبہ بن مروان نے ہمارے اس منبر یعنی

بصرہ کے ممبر پر سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنایا آپ نے فرمایا ایک بہت بڑی چٹان جہنم کے کنارے سے پھینکی جائے گی اور وہ ستر برس گرتی رہے گی پھر بھی اپنے ٹھکانے پر نہیں پہونچے گی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے جہنم کو زیادہ یاد کرو کیوں کہ اس کی گرمی سخت ہے وہ بہت گہری اور اس کے گرز لوہے کے ہیں۔

۲۴۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا وَقَالَتْ أَكُلُ بَعْضِي بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفْسَيْنِ نَفْسًا فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسًا فِي الصَّيْفِ فَأَمَّا نَفْسُهَا فِي الشِّتَاءِ فَرَمُوهَرِيْرٌ وَأَمَّا نَفْسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسُمُومٌ. هذا حديث حسن صحيح (الجامع للترمذی ج ۲ ص ۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم نے اپنے رب کے سامنے شکایت کی کہ اس کے بعض نے بعض کو کھالیا اللہ تعالیٰ نے اس کے دوسانس بنادیئے ایک سردیوں کے لیے ایک گرمیوں کے لیے۔ سردیوں کا سانس نہایت ٹھنڈا ہے اور گرمیوں کا سانس نہایت گرم ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَوْقِدُونَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا: وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: فَإِنَّهَا فَضَلَتْ بِتِسْعَةٍ وَاسْتَيْنِ جُزْءًا أَكُلُهُنَّ مِثْلَ حَرِّهَا. هذا حديث حسن صحيح (الجامع للترمذی ج ۲ ص ۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جسے تم جلاتے ہو جہنم کی حرارت کے ستر اجزا میں سے ایک ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی قسم یہی کافی ہے آپ نے فرمایا اس کو انہتر اجزاء بڑھایا گیا (اب ہر جز کی گرمی اس کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوْقَدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أَوْقَدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أَوْقَدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءٌ مُظْلِمَةٌ (الجامع للترمذی ج ۲ ص ۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی آگ ایک ہزار سال جلائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی پھر ایک ہزار سال روشن کی گئی تو سفید ہوگئی پھر ایک ہزار سال جلائی گئی تو کالی ہوگئی تو وہ نہایت کالی ہے۔

۲۴۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : نَارُكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرُّهَا . (الجامع للترمذی ج ۲ ص ۸۶)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے ہر جز کی گرمی اس کی گرمی کے برابر ہے۔

۴۴۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجَمْعَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَّغَتْ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السُّلْسِلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ قَعَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اسْنَادُهُ حَسَنٌ صَحِيحٌ . (الجامع للترمذی ج ۲ ص ۸۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ایک کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا اگر اس جیسا سیسے کا گولہ آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے اور یہ پانچ سو سال کا راستہ ہے تو رات سے پہلے زمین تک پہنچ جائے اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے (اٹکا کر) چھوڑا جائے تو اس کی گہرائی اور تہہ تک پہنچنے تک چالیس سال چلتا رہے۔ اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

﴿حیات انبیاء صلی اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام﴾

احادیث

۲۵۰: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ . (حياة الانبياء ص ۱۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

۲۵۱: عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

أَفْضَلُ أَيَّامِكُمْ الْجُمُعَةُ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبُضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثَرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ، قَالُوا : وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ يَقُولُونَ بَلَيْتَ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ

أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ (النسن لابی داؤد باب الصلوٰۃ ص ۲۰۱ باب الوتر ص ۲۶، ۲۹)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن وفات ہوئی اور اسی دن صور پھونکی جائے گی اور اسی دن کڑک ہوگی اس لیے اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ تو وصال فرما چکے ہوں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نیویں کے جسموں کو کھائے۔

۲۵۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَقُولُ : مَا مِنْ نَبِيٍّ يُقْبَضُ إِلَّا يَرَى الثَّوَابَ ثُمَّ يُخَيَّرُ بَيْنَ الْبَقَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْإِزْتِحَالِ إِلَى الْآخِرَةِ (شر الزرقانی علی المواہب اللدنیہ ج ۱۲ ص ۱۱۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ ہر نبی کو وصال سے پہلے اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے پھر دنیا میں رہنے اور آخرت کی طرف کوچ کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔

۲۵۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ عُيُونُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ . (الخصائص الكبرى للسيوطي ج ۱ ص ۱۱۸)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کے دل نہیں سوتے۔

۲۵۴: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ ، فَجُمِعَ لِيَ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَ مِنِّي جِبْرِيلُ حَتَّى أَمَّتَهُمْ ثُمَّ صَعِدَ بَنِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا . (السنن للنسائي ج ۱ باب الصلاة)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا تو اسارے نبی علیہم السلام جمع ہوئے پھر جبریل نے مجھے آگے بڑھایا میں نے ان کی امامت کی بعدہ مجھے آسمان دنیا کی طرف لے جایا گیا۔

۲۵۵: عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : كَانَ ثَابِتٌ يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ اَعْطَيْتَ

اَحَدُنَا الصَّلَاةَ فِي قَبْرِهٖ فَاَعْطِنِي الصَّلَاةَ فِي قَبْرِى فَيَقَالَ : اِنَّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ اسْتُجِيبَتْ لَهُ وَاِنَّهُ رُبَّمَا يَبْعَثُ مُوْتَهٗ يُصَلِّي فِي قَبْرِهٖ . (سبل الهدى والرشاد ج ۱۲ ص ۳۶۷)

حضرت حماد بن سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ثابت عرض کرتے اے اللہ اگر تو کسی کو اس کی قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے تو مجھے بھی اپنی قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی یہ دعا مقبول ہوئی اور انہیں ان کی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا گیا۔

۲۵۶: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَكْثِرُوا مِنَ

الصَّلَاةِ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنْ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ إِلَّا غُرِضَتْ عَلَى صَلَاتِهِ حَتَّى يَفْرُغَ قُلْتُ : وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ : وَبَعْدَ الْمَوْتِ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ

عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ . (شرح الزرقانی علی المواہب ج ۷ ص ۳۷۳)
 حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا میرے اوپر جمعہ کے دن درود کثرت سے پڑھا کرو، اس لیے کہ یہ یومِ مشہود ہے ملائکہ
 اس میں حاضر ہوتے ہیں بے شک جو بھی میرے اوپر درود پڑھتا ہے تو اس درود کے فارغ
 ہونے سے پہلے میرے اوپر پیش کیا جاتا ہے، میں نے عرض کیا اور موت کے بعد فرمایا: موت
 کے بعد بھی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسم کھانے کو حرام کر دیا ہے۔
 ۲۰۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .

(مسند الامام احمد ج ۲ ص ۲۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو بھی مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے تو مجھ پر اللہ تعالیٰ میری روح کو لوٹا دیتا ہے تو میں اس
 کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

﴿سماع اموات﴾

احادیث

۲۵۸: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَنَرَاءَ فَنَا الْهَلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَأَاهُ غَيْرِي فَجَعَلْتُ أَقُولُ : لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ : يَقُولُ عُمَرُ : سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَنشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هَذَا مَصْرَعُ قَلَانِ غَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَهَذَا مَصْرَعُ قَلَانِ غَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَوْنَا الْخُدُودَ الَّتِي حَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَجَعَلُوا فِي بَنَرٍ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ : يَا قَلَانُ بْنُ قَلَانٍ وَيَا قَلَانُ بْنُ قَلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَكَلَّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا؟ فَقَالَ : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَبْشُرُوا عَلَيَّ شَيْئًا . رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۵۴۳ باب فی المعجزات)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر کے ساتھ تھے مکہ و مدینہ (زادہما اللہ شرفا و کرامۃ) کے درمیان تو ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی میں تیز نظر تھا میں نے دیکھ لیا اور کسی کو گمان نہ تھا کہ کسی نے میرے علاوہ دیکھا ہو تو میں حضرت عمر سے کہنے لگا اے عمر آپ دیکھ نہیں رہے ہیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فرمانے لگے میں اسے اپنے بستر پر لیٹ کر دیکھوں گا پھر اہل بدر کے بارے میں حدیث بیان کرنے لگے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں اہل بدر کی قتل گاہیں دکھاتے اور فرماتے ان شاء اللہ کل یہاں فلاں قتل

ہو کر گرے گا۔ اور انشاء اللہ کل فلاں یہاں قتل ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا جن کے لیے جو حد مقرر کر دی تھی اس سے کچھ بھی نہ بٹے، پھر ایک دوسرے پر کنویں میں ڈال دیئے گئے اس کے بعد سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان (جو مقتولین کنویں میں ڈال دیئے گئے تھے) کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! تم لوگوں نے اللہ و رسول کا وعدہ حق پایا؟ بے شک میں نے تو اپنے رب کا وعدہ سچا پایا تو حضرت عمر نے عرض کی اے اللہ کے رسول! آپ بے روح جسموں سے کس طرح کلام فرماتے ہیں؟ تو سرکار نے فرمایا ان سے زیادہ تم میری بات نہیں سنتے البتہ یہ مجھے کچھ جواب نہیں دے سکتے۔

۲۵۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ أَبُو زُرَّيْنٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ طَرِيقِي عَلَى الْمَوْتِ فَهَلْ مِنْ كَلَامٍ أَتَكَلَّمُ بِهِ إِذَا مَرَرْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ : قُلْ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبِيعٌ وَأَنَا أَنْشَاءُ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقْوُونَ قَالَ أَبُو زُرَّيْنٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! يَسْمَعُونَ ؟ قَالَ : يَسْمَعُونَ وَلَكِنْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُوا . أخرجه الامام العقيلي .

(العتایا النبویة فی الفتاوی الرضویة ج ۴/۲۶۲)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ابو زرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرا راستہ مقابر پر ہے کوئی کلام ایسا ہے؟ کہ جب ان پر گزروں تو کہا کروں فرمایا یوں کہہ ”سلام تم پر اے قبر والو! اہل اسلام اور اہل ایمان سے تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں ابو زرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں فرمایا سنتے ہیں مگر جواب نہیں دے سکتے۔

۲۶۰: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْمَيِّتَ يَسْمَعُ خَفَقَ نَعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ . رواه الامام احمد وابوداؤد بسند جيد (الفتاوی الرضویة ج ۴/۲۶۵)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دے کر پھرتے ہیں۔

۲۶۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِهِمْ حِينَ يُوَلُّونَ عَنْهُ .
رواه ابن ابی شیبہ فی مصنفہ وابن حبان فی التقاسیم والانواع والحاکم فی المستدرک والامام البغوی فی شرح السنة والطبرانی فی المعجم الاوسط وابن جریر وابن منذر وابن مردويه والبيهقي فی تصانيفهم .

(العطايا النبوية فی الفتاوى الرضوية ج ۲۶۵/۴)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے لوگوں کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں۔

۲۶۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : شَهِدْنَا جَنَازَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ دَفْنِهَا وَأَنْصَرَفَ النَّاسُ قَالَ : إِنَّهُ الْآنَ يَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِكُمْ . رواه الطبرانی وابن مردويه (العطايا النبوية فی الفتاوى الرضوية ج ۲۶۵/۴)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ہم ایک جنازہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب حاضر تھے جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔

۲۶۳: عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَلْعَبُدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى أَنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ نِعَالِهِمْ أَنَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيَقَالُ : أَنْظِرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبَدَ لَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُ جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَقَالُ : لَا ذَرِيَّتَ وَلَا تَلِيَّتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يُلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ . (الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۱۷۸)

باب الميت يسمع خفق النعال وص ۱۸۳ باب ماجاء فی عذاب القبر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے اصحاب واپس روانہ ہوتے ہیں تو ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں تو ان شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے تھے تو وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو کہا جاتا ہے تو اپنا جہنم والا ٹھکانہ دیکھ لے اللہ نے اس کے بدلے تجھے جنت والا ٹھکانہ عطا فرمایا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دونوں کو دیکھے گا لیکن کافر منافق کہے گا میں نہیں جانتا میں تو وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے تو کہا جائے گا نہ تو نے جانا نہ پھر اس کے کانوں کے درمیان لوہے کے گرز سے اس طرح مارا جائیگا کہ زور سے چیخ مارے گا جسے اس کے پاس کے سب سنیں گے سوائے جن و انسان کے۔

۲۶۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْقَلْبِ فَقَالَ: وَجَدْتُمْ مَا وَعَدْتُكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيلَ لَهُ تَدْعُو أَمْوَاتًا؟ قَالَ: مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لَا يَجِيبُونَ. (الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۱۸۳ باب ماجاء فی عذاب القبر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اہل قلب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم نے اپنے رب کا وعدہ حق پایا؟ تو سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ حضور مردوں کو پکارتے ہیں؟ سرکار نے فرمایا تم ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر وہ جواب نہیں دیتے۔

۲۶۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُرُّ بِقَبْرِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ كَانَ يَعْرِفُهُ فِي الدُّنْيَا فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِلَّا عَرَفَهُ وَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَدْ صَحَّحَهُ الْإِمَامُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْحَقِّ وَالْإِمَامُ أَبُو عَمْرٍو وَالسَّيِّدُ الْعَلَامَةُ السَّمُودِيُّ عَلَيْهِمُ الرِّحْمَةُ. (روح البیان ج ۲ ص ۱۲۵ و کتاب الاستذکار والتسمیۃ للإمام ابی عمرو بن عبد البر)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جو بھی اپنے ایسے مسلمان بھائی کی قبر سے گزرتا ہے جس کو دنیا میں پہچانتا تھا اور اس کو سلام کرتا ہے تو وہ اسے پہچان لیتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

کِتَابُ الطَّهَارَةِ (۱)

طہارت کا بیان

طہارت سے مراد یہ ہے کہ نمازی کا بدن موجبات غسل اور نواقض وضو نیز نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہو یوں ہی اس کے کپڑے اور وہ جگہ جس پر نماز پڑھی نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہوں۔ (بہار شریعت ج ۳/۸۳)

طہارت کی دو قسمیں ہیں: (۱) صغریٰ (۲) کبریٰ۔

طہارت صغریٰ وضو ہے اور کبریٰ غسل۔

وضو کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۴۲: "قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهَّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" (مائدہ ۶، آیت ۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گھٹنوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب سترے ہو لو

(۱) طہارت نماز کے لیے شرط ہے، طہارت تین طرح سے حاصل ہوتی ہے، وضو، غسل، تیمم، بے طہارت (بے وضو یا بے غسل یا بے تیمم) قصد نماز پڑھنا نہ پڑھنے کے برابر بلکہ کفر ہے، اس حالت میں نماز پڑھی کہ بدن یا کپڑے پر نجاست غلیظہ ایک درہم سے زائد لگی رہی یا نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن کے اس حصے کی چوتھائی سے زیادہ میں لگی رہی تو نماز نہ ہوئی۔ اپنے کو بے وضو گمان کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھی بعد کو ظاہر ہوا کہ بے وضو نہ تھا نماز نہ ہوئی۔

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا تم بنے عورتوں سے صحبت کی اور (ان صورتوں میں) پانی نہ پائے تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب تھرا کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم احسان مانو۔ (کنز الایمان ص ۱۵۸)

احادیث فضائل وضو

۲۶۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ.

(الصحيح لمسلم ج ۱/۱۲۶، بَابُ اسْتِحْبَابِ إِطَالَةِ الْغُرَّةِ وَالتَّحْجِيلِ فِي الْوُضُوءِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثار وضو سے چمکتے ہوں گے جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔ (بہار شریعت ص ۲۹)

۲۶۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا: بَلَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَإِنْتَظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۲۷، بَابُ فَضْلِ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں معاف فرمادے اور درجات بلند کرے؟ عرض کی ہاں! یا رسول اللہ فرمائیں جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت وضوئے کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ کفار کی سرحد پر حمایت بلا د اسلام کے لیے گھوڑا باندھنے کا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۰۹)

۲۶۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِجِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ

الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ إِذَا اسْتَشْرَّ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ وَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَوْتُهُ نَافِلَةً لَهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۳۹ کتاب الطہارۃ)

عبداللہ صناعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے مونہ کے گناہ گرجاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب مونہ دھویا تو اس کے چہرہ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز مزید براں۔ (۱) (مالک و نسائی) (بہار شریعت دوم ص ۱۰)

۲۶۹: عَنْ حُمْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: دَعَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِوَضُوءٍ وَهُوَ يُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الصَّلَاةِ بَارِدَةً فَجَنَّتُهُ بِمَاءٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ فَقُلْتُ حَسْبُكَ اللَّهُ وَاللَّيْلَةُ شَدِيدَةُ الْبُرْدِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يُسْبَغُ عَبْدٌ الْوَضُوءَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. رواه البزار باسناد حسن.

(الترغيب والترهيب ج ۱۵۳/۱ مَا جَاءَ فِي سَبَاغِ الْوَضُوءِ)

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کے لیے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں میں پانی لایا انھوں نے مونہ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا اللہ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے اس پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو بندہ وضوئے کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔ (بزار) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۰)

(۱) اعضائے وضو سے گناہ نکلتے ہیں اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں کہ کبیرہ گناہ بے توبہ معاف نہیں ہوتے۔ ۱۳

۲۷۰: عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَسْبَغَ الْوُضُوءَ فِي الْبُرْدِ الشَّدِيدِ كَانَ

(جامع صغیر ج ۲ ص ۵۶۴ حدیث ۸۳۹۸)

لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَفَلَانِ.

حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لیے دو ناثواب ہے۔ (طبرانی اوسط) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۰)

۲۷۱: عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ مَرَّةً وَاحِدَةً فِتْلِكَ وَطَيْفَةَ الْوُضُوءِ الَّتِي لَا بَدْ مِنْهَا وَمَنْ تَوَضَّأَ ثَنَتَيْنِ فَلَهُ كَفَلَانِ وَمَنْ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَذَلِكَ وَضُوءِي وَوُضُوءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي. (سنن الدارقطنی ۸۱/۱ باب وضوء رسول اللہ ﷺ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو ایک ایک بار وضو کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو دو بار کرے اس کو دو ناثواب اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے۔ (احمد) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۰)

۲۷۲: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. (رواہ مسلم)

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۹، بَابُ الطَّهَارَةِ)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو اور باطن و ظاہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

۲۷۳: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مِمَّنْكُمْ مَنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيَبْلُغُ أَوْ يَسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ. (الصحيح لمسلم،

ج ۱ ص ۱۲۲، باب الذكر المستحب ومشکوۃ المصابیح الفصل الاول ص ۳۹ کتاب الطہارۃ)

حضرت امیر المومنین فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر پڑھے "أَشْهَدُ أَنْ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ “ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ (مسلم)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

۲۷۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طَهْرٍ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۹ باب الطہارۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو پر وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

۲۷۵: قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالَ فَقَالَ يَا بِلَالُ لِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ ؟ إِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَقَالَ بِلَالٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا أَذْنُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ وَكُفَّعْتَنِي وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”بِهَذَا“ . (الصحيح لابن خزيمة باب استحباب الصلوة عند الذنب، ج ۲، ص ۲۱۴ بیروت)

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک دن صبح کو حضور اقدس ﷺ نے حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا اے بلال کس عمل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے آگے جا رہا تھا میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں جب اذان کہتا اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا اور میرا جب کبھی وضو لیتا وضو کر لیا کرتا حضور نے فرمایا اسی سبب سے۔ (ابن خزیمہ) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

— ۲۷۶: عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۴۶ باب سنن الوضوء . وابن ماجہ باب مَاجَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوءِ ص ۳۲)

سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں یعنی وضوئے کامل نہیں (اسکے معنی وہ ہیں جو دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

۲۷۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَطَهَّرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فِي طَهْوَرِهِ لَمْ يُطَهَّرْ مِنْهُ إِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ . (سنن الدارقطني ج ۱ ص ۷۳ بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب کوئی وضو کرے تو بسم اللہ کہے اس لیے کہ یہ پورا بدن پاک کر دے گا اور اگر وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ کہے تو صرف اتنا بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔

۲۷۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَطَهَّرَ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ لَمْ يَتَطَهَّرْ إِلَّا مَوْضِعُ الْوُضُوءِ .

(سنن الدارقطني ج ۱ ص ۷۴ بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا اس کا موضع وضو ہی پاک ہوگا۔ (بیہقی)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

۲۷۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۵ بَابُ سَنَنِ الْوُضُوءِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی خواب سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱)

۲۸۰: عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَوْلَا أَنِّي أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ . (کنز العمال باب السواک ج ۵ ص ۷۶ حدیث ۱۵۶۴)

وَفِي رِوَايَةٍ لَوْلَا أَنِّي أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السَّوَاكِ مَعَ الْوُضُوءِ

(کنز العمال باب السواک ج ۵ ص ۷۶ حدیث ۱۵۶۷)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اگر یہ بات نہ

ہوتی کہ میری امت پر شاق ہوگا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا امر فرمادیتا۔

(طبرانی) (یعنی فرض کر دیتا اور بعض روایتوں میں لفظ فرض بھی آیا ہے۔ (۱) (بہار شریعت ج ۱۲ ص ۱۲۳)

۲۸۱: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ لَشَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ حَتَّى يَسْتَأْكَبَ. رواه الطبرانی

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۶۶ باب مَا جَاءَ فِي السَّوَاكِ وَفَضَائِلِهِ)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا سید عالم ﷺ کسی

نماز کے لیے تشریف نہ لے جاتے تا وقتے کہ مسواک نہ فرمالیتے۔ (طبرانی) (بہار شریعت ج ۱۲ ص ۱۲۳)

۲۸۲: عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا

دَخَلَ بَيْتَهُ بَدَأَ بِالسَّوَاكِ. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۲۸ باب السواك)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور ﷺ باہر سے جب گھر میں تشریف لاتے

تو سب سے پہلا کام مسواک کرنا ہوتا۔ (بہار شریعت ج ۱۲ ص ۱۲۳)

۲۸۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: عَلَيْكُمْ

بِالسَّوَاكِ فَإِنَّهُ مَطِيئَةٌ لِلْفَمِ مَرْصَادٌ لِلرَّبِّ. (كنز العمال كتاب الطهارة من قسم الاقوال

باب السواك ج ۵ ص ۷۶ حدیث ۱۰۵۵)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

مسواک کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے مونہ کی صفائی اور رب تبارک و تعالیٰ کی رضا کا۔ (۲)

(احمد) (بہار شریعت ج ۱۲ ص ۱۲۳)

۲۸۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَتَانِ بِسَوَاكٍ خَيْرٌ مِنْ سَبْعِينَ

رَكْعَةً بِغَيْرِ سَوَاكٍ. (كنز العمال ج ۷۶/۵ باب السواك حدیث ۱۰۵۲)

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ سرکارِ اقدس ﷺ اسلام کے شارع ہیں وہ من جانب اللہ ایسے با اختیار ہیں کہ جو چاہیں حلال فرمائیں

جو چاہیں حرام ٹھہرائیں اور جو چاہیں فرض یا واجب کر دیں مکہ شہد بہ الحدیث والقرآن ۱۲

(۲) مسواک وہ لکڑی ہے جس سے دانت صاف کیے جاتے ہیں، مسواک کڑوے درخت کی ہوموٹائی چھٹکی انگلی کے برابر ہو،

لمبائی بالشت سے زیادہ نہ ہو، دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کی جائے لمبائی میں نہ کی جائے بے دانت والے مرد و عورت

مسوڑھوں پر انگلی یا کپڑا بھیر لیا کریں۔ (مرآۃ المناجیح ۲۷۵)

وضو سے پہلے کم از کم تین تین دفعہ بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کرے ہر مرتبہ مسواک کو دھو لے، پہلے داہنی

جانب کے اوپر کے دانت مانجھے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر داہنی جانب کے نیچے کے پھر بائیں جانب کے نیچے

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو رکعتیں جو مسواک کر کے پڑھی جائیں افضل ہیں بے مسواک کی ستر رکعتوں سے۔ (ابو نعیم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۲)

۲۸۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَفْضُلُ الصَّلَاةُ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۵، باب السواک الفصل الثالث)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے کہ بے مسواک کیے پڑھی گئی ستر حصے افضل ہے۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۲)

۲۸۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَشْرَمِنْ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْقَاءُ اللَّحْيَةِ وَالسَّوَاكِ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأُظْفَارِ وَغَسْلُ الْبُرْجَمِ وَتَنْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْْنِي الْإِسْتِجَاءَ قَالَ الرَّائِئِي: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُضْمَضَةُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۴ باب السواک. وابوداؤد ۸/۱ باب السواک من الفطرة)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں (یعنی ان کا حکم ہر شریعت میں تھا) (۱) مونچھیں کترنا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک میں

کے، جب مسواک کرنا ہو تو دھوئے اور فارغ ہو جب بھی دھوئے زمین پر مسواک اس طرح کھڑی رکھے کہ ریشہ کی جانب اوپر ہو۔ جب مسواک اتنی چھوٹی ہو جائے کہ استعمال کے قابل نہ رہے یا خشک ہو جائے تو کسی جگہ دفن کر دے یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دے، مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیاں مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو اور مٹھی نہ باندھے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۷، ۱۸)

وضو کرتے وقت، قرآن شریف پڑھتے وقت، دانت پیلے ہونے پر، بھوک یا دیر تک خاموشی یا بے خوابی کی وجہ سے منہ سے بر آنے پر مسواک کرنا مسنون ہے۔

مسواک کے بہت فائدے ہیں چند یہ ہیں: (۱) مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے (۲) ”پارِیا“ سے مسواک محفوظ رکھتی ہے (۳) گندہ و ذی ختم کرتی ہے (۴) دانتوں اور معدے کو قوی کرتی ہے (۵) آنکھوں میں روشنی لاتی ہے (مرآۃ المناجیح ج ۱ ص ۶۷) (۶) دانتوں میں چمک آتی ہے (۷) مسوڑھوں میں مضبوطی آتی ہے (۸) مسواک رب کی رضا کا باعث ہے (۹) ستر گنا نیکیوں کے اضافہ کا موجب ہے (۱۰) مسواک کرنے پر شیطان کو ناراضگی اور محافظ فرشتوں کو خوشی ہوتی ہے۔ (کنز العمال ج ۷ ص ۷۷/۱۲ مرتب غفرلہ۔ (بقیہ حاشیہ ص ۹ پر)

پانی ڈالنا (۵) ناخن تراشنا (۶) انگلیوں کی چٹٹیں دھونا (۷) بغل کے بال دور کرنا (۸) مونے
زیر ناف مونڈنا (۹) استنجا کرنا (۱۰) کلی کرنا۔
(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۲)

۲۸۷: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا
تَسَوَّكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَامَ الْمَلِكُ خَلْفَهُ يَسْتَمِعُ الْقُرْآنَ فَلَا يَزَالُ عَجَبُهُ بِالْقُرْآنِ يُدْنِيهِ
مِنْهُ حَتَّى يَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ . (كنز العمال باب السواك كتاب الطهارة من قسم الافعال
ج ۵، ص ۱۱۲، حدیث ۲۳۵۵)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب
سواک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قراءت سنتا ہے پھر اس سے
قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا مونہ اس کے مونہ پر رکھ دیتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۲، ۱۳)

مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ جو شخص سواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا اور جو افیون کھاتا ہو مرتے وقت
اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔

غسل کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۴۳: وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. (مائده ۶/۵)

اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب سھرے ہو لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضاے حاجت سے آیا، یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو، اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی رکھے۔ ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں سھرا کر دے۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہیں تم احسان مانو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۴۴: يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَىٰ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ. (بقرہ ۲۲۲/۲)

اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیک (قربت) نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں، پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ، جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے سھروں کو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۴۵: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُم مِّنَ

الْغَائِطِ أَوْ لَمْ تُسْتَمِ النَّسَاءَ فَلَمْ تَجِئُوا مَاءً فَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا غَفُورًا . (نساء ۴۳/۴)

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضاے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا (جماع کیا) اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو! تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بے شک اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ (کنز الایمان)

احادیث غسل

۲۸۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّأَ وَضُوءَ الصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ تَخَلَّلَ بِيَدِهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرَوَى بَشْرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ .
(صحيح البخارى ج ۱ ص ۴۱، بَابُ تَخْلِيلِ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرَوَى بَشْرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام جلد پر پانی بہاتے۔
(بخاری، مسلم) (بہار شریعت، ج ۲ ص ۳۰)

۲۸۹: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِنَبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَسَرْتُهُ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِمِيمِنِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَعَسَلَ فَرَجَهُ فَضْرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَعَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاولَتْهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَاَنْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ .

(صحيح البخارى الجزء الاول ص ۴۱ بَابُ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے نہانے کے لیے میں نے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا حضور نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا پھر پانی ڈال کر ہاتھوں کو دھویا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا پھر استنجا فرمایا پھر ہاتھ زمین پر مار کر ملا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور مونہ اور ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر بہایا پھر اس جگہ سے الگ ہو کر پائے مبارک دھوئے اس کے بعد میں نے (بدن پوچھنے کیلئے) ایک کپڑا دیا تو حضور نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۰، ۳۱)

۲۹۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ؟ قَالَ: خُذِي فُرْصَةً مِنْ مُسْكٍ فَتَطْهَرِي بِهَا قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطْهَرُ بِهَا قَالَ: تَطْهَرِي بِهَا قَالَتْ: كَيْفَ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ تَطْهَرِي فَاجْتَذِبْتُهَا إِلَيَّ، فَقُلْتُ: تُتَبَّعِي بِهَا أَثَرُ الدَّمِ.

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۵، بَابُ ذَلِكَ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَأْخُذُ فُرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَتَّبَعِي بِهَا أَثَرُ الدَّمِ)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے بعد نہانے کا سوال کیا اس کو کیفیت غسل کی تعلیم فرمائی پھر فرمایا کہ مشک آلود ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت کر عرض کی کیسے اس سے طہارت کروں؟ فرمایا اس سے طہارت کر عرض کی کیسے طہارت کروں؟ فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ اس سے طہارت کر، ام المومنین فرماتی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچ کر کہا اس سے خون کے اثر کو صاف کر۔ (بخاری، مسلم)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۳۱)

۲۹۱: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَعْفًا رَأْسِي أَفَأَنْقِضُهُ لِعُغْسِلِ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: لَا إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْشِيَ عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ خِثَابٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكَ الْمَاءَ فَتَطْهَرِينَ. (صحیح المسلم، ج ۱ ص ۱۴۹، ۱۵۰، بَابُ حُكْمِ الصَّفَائِرِ الْمُغْتَسِلَةِ)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں میں نے یہ عرض کی

یا رسول اللہ میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کے لیے اسے کھول ڈالوں؟
فرمایا نہیں تجھ کو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین لپ پانی ڈالے پھر اپنے اوپر پانی بہا لے پاک
ہو جائے گی۔ (۱) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۱)

۲۹۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ
فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشْرَةَ.

(جامع الترمذی ابواب الطہارۃ ص ۲۹ باب مَا جَاءَ أَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہر بال کے نیچے
جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۱)
۲۹۳: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ
جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُجِعَ بِهَا كَذًا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ
عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرُهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

(السنن لابن داؤد ج ۱ ص ۳۳ سطر ۱۵، ۱۴)
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص
غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا
جائے گا (یعنی عذاب دیا جائے گا) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی وجہ سے میں
نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کر لی تین بار یہی فرمایا۔ (یعنی سر کے بال منڈا ڈالے کہ بالوں کی وجہ
سے کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۱)

۲۹۴: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ

(جامع الترمذی باب فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ ج ۱ ص ۳۰)
ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ غسل
کے بعد وضو نہیں فرماتے۔ (سنن اربعہ) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۱، ۳۲)

۲۹۵: عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ

(۱) یعنی جبکہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں اور اگر اتنی سخت گوندھی ہو کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے تو کھولنا فرض ہے۔ (مسلم)

فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتْنَىٰ عَلَيْهِ وَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَلِيمٌ حَتَّىٰ سَتِيرُ حُبَّ الْحَيَاءِ وَالسُّتْرِ
فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ . (السنن للنسائی باب الاستتار عند الاغتسال، ج ۱ ص ۷۰)

حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو میدان میں نہاتے ملاحظہ فرمایا پھر منبر پر تشریف لے جا کر حمد الہی و ثنا کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ حیا فرمانے والا اور پردہ پوش ہے حیا اور پردہ کرنے والے کو دوست رکھتا ہے جب تم میں کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۲)

۲۹۶: عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمَنْزَرٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ . رواه النسائي والترمذي (الترغيب والترهيب ج ۱/۲۱۴ باب الترهب من دخول الرجال الحمام بغير أذن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لایا حمام میں بغیر تہہ بند کے نہ جائے اور جو اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان لایا اپنی بیوی کو حمام میں نہ بھیجے۔ (بہار شریعت)

۲۹۷: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَمَّامِ فَقَالَ : إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي حَمَّامَاتٌ وَلَا خَيْرَ فِي الْحَمَّامَاتِ لِلنِّسَاءِ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا تَدْخُلُهُ بَارِزًا فَقَالَ : لَا وَإِنْ دَخَلَتْهُ بَارِزًا وَدِرْعٌ وَخِمَارٌ وَمَا مِنْ امْرَأَةٍ تَنْزِعُ خِمَارَهَا فِي غَيْرِ بَيْتٍ رَوْجَهَا إِلَّا كَشَفَتْ السُّتْرَ فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ (الترغيب والترهيب ج ۱/۱۴۵)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حمام میں جانے کا سوال کیا فرمایا کہ عورتوں کے لیے حمام میں خیر نہیں عرض کی تہہ بند باندھ کر جاتی ہیں فرمایا اگرچہ تہہ بند اور کرتے اور اوڑھنی کے ساتھ جاویں اور جو عورت اپنی اوڑھنی شوہر کے گھر کے علاوہ کہیں اتارے اس نے اپنا پردہ ہٹا دیا۔ (بہار شریعت)

۲۹۸: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : جَاءَتْ أُمَّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ :

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلِ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ! إِذْ رَأَتْ الْمَاءَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ: تَرَبَّتْ يَدَاكَ فِيمَ يَشْبَهُهَا وَلَدَهَا. (الصحيح لمسلم ج ۱ باب وجوب الغسل على المرأة

بمخرج المنى منها ص ۱۴۶ صحيح البخاری ج ۲/۱ باب إِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ: اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر نہانا ہے؟ فرمایا ہاں جب کہ پانی (منی) دیکھے (۱) ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مونہ ڈھا نک لیا اور عرض کی یا رسول اللہ کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں ایسا نہ ہو تو کس وجہ سے بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے (۲)۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۲)

۲۹۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ إِحْتِلَامًا قَالَ: يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنَّهُ قَدْ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ: لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذَلِكَ غُسْلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ. (جامع الترمذی أبواب الطهارة باب فِيمَنْ يُسْتَقِظُ وَيَرَى بَلَلًا وَلَا يَذْكُرُ إِحْتِلَامًا ج ۱ ص ۳۱)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا کہ مرد تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو فرمایا غسل کرے اور اس شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ خواب کا یقین ہے اور تری (اثر) نہیں پاتا فرمایا اس پر غسل نہیں ام سلمہ نے عرض کی عورت اس کو دیکھے تو اس پر غسل ہے؟ فرمایا ہاں عورتیں مردوں کی مثل ہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۲)

۳۰۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ (جامع الترمذی أبواب الطهارة ج ۱ ص ۳۰. باب مَا جَاءَ إِذَا تَلَقَّى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ)

- (۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے مرد کو احتلام ہوتا ہے عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ محض احتلام یاد ہونے سے غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ غسل اس وقت واجب ہوتا ہے جب قلم احتلام کا اثر مثلاً پانی کی تری وغیرہ موجود پائے۔ ۱۲
- (۲) امہات المؤمنین کو اللہ عزوجل نے حاضر خدمت ہونے سے پہلے بھی احتلام سے محفوظ رکھا تھا اس لیے کہ احتلام میں شیطان کی مداخلت ہے اور شیطانی مداخلتوں سے ازواج مطہرات پاک ہیں اسی لیے ان کو حضرت ام سلیم کے اس سوال پر تعجب ہوا۔ ۱۲

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب مرد کے ختنہ کی جگہ (حشفہ) عورت کے مقام میں غائب ہو جائے غسل واجب ہو جائے گا۔
(ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۲، ۳۳)

۳۰۱: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ جَنَابَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۴۴) "بَابُ جَوَازِ النَّوْمِ وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ وَغَسْلِ الْفَرْجِ إِذَا رَأَى أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَوْ يُجَامِعَ"

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی ان کورات میں نہانے کی ضرورت ہو جاتی ہے فرمایا وضو کرلو اور عضو تناسل کو دھولو پھر سو رہو۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج ۱ ص ۳۳)

۳۰۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ.

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۴۴) بَابُ جَوَازِ نَوْمِ الْجُنُبِ وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ لَهُ
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ جب جب ہوتے کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا سا وضو فرماتے۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)
۳۰۳: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۴۴) بَابُ جَوَازِ النَّوْمِ وَاسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ وَغَسْلِ الْفَرْجِ
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بیوی کے پاس جا کر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کر لے۔ (مسلم)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)
۳۰۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَقْرَأِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۴) بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ أَنَّهُمَا لَا يَقْرَأَانِ الْقُرْآنَ
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیض والی اور جب

قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)

۳۰۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَجَّهُوا هَذِهِ الْيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي

لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِخَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ. (سنن ابی داؤد باب الحب یدخل المسجد ج ۱ ص ۳۰)
ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان گھروں کا رخ مسجد سے پھیر دو کہ میں مسجد کو حائض اور جب کے لیے حلال نہیں کرتا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)

۳۰۶: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَدْخُلُ

الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ.

(ابوداؤد، باب فی الجنب یُوخَّرُ الْفُسْلُ ج ۱ ص ۳۰ و مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۰)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ

ملائکہ (فرشتے) اس گھر میں نہیں جاتے ہیں جس گھر میں تصویر اور کتا اور جب (جنابت والا) ہو۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)

۳۰۷: عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرُبُهُمْ

الْمَلَائِكَةُ جَنَفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَمَسِّخُ بِالْخَلْقِ وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ.

(مشکوٰۃ المصابیح باب مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يَأْخُذُ لَهُ الْفَصْلُ الثَّانِي ص ۵۰)

عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے تین

شخصوں سے قریب نہیں ہوتے کافر کا مردہ اور خلوق (۱) میں لتھڑا ہوا اور جب مگر یہ کہ وضو کر لے۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)

۳۰۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بَنِي حَزْمٍ أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ لِعُمَرَ بْنِ حَزْمٍ أَلَّا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا. (مُوطَأُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى هَامِشِ ابْنِ

ماجه، باب الْأَمْرِ بِالْوُضوءِ لِمَنْ مَسَّ الْقُرْآنَ ج ۱ ص ۵۰)

حضرت عبد اللہ بن ابوبکر بن حزم روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو خط عمر

بن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ قرآن نہ چھوئے مگر پاک شخص۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۳)

(۱) ایک قسم کی خوشبو زعفران سے بنائی جاتی ہے جو مردوں پر حرام ہے۔ ۱۲ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ

۳۰۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. (صحيح البخاری ج ۱ ص ۱۲۰ کتاب الجمعة)
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جمعہ کو آئے اسے چاہئے کہ نہالے۔ (۱) (بہار شریعت ج ۳ ص ۳۳، ۳۴)

(۱) غسل کے چند ضروری مسائل: (۱) غسل میں تین فرض ہیں ☆ کلی کرنا ☆ ناک میں پانی ڈالنا ☆ پورے بدن پر پانی بہانا (۲) غسل میں درج ذیل باتیں جگہوں کی احتیاط چاہئے۔

سر کے بال جو گندھے ہوئے نہ ہوں ہر بال پہ جڑ سے نوک تک پانی بہانا، کان میں بالی پتے وغیرہ زیوروں کے سوراخ دھلنا، بھوؤں کے نیچے کی کھال کان کا ہر پرزہ اس کے سوراخ کا منہ کانوں کے پیچھے کا بال ہٹا کر پانی بہانا، مونچھوں اور داڑھی کے بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال تک دھلنا، کان کا ہر پرزہ اس کے سوراخ کا منہ، ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ، بغلیں بازو کا ہر پہلو، پیٹھ کا ہر ذرہ پیٹ وغیرہ کی ٹہنیں اٹھا کر دھونا، ناف کو انگلی ڈال کر دھونا جب کہ پانی بہنے میں شگ ہو، جسم کا ہر دو ٹکڑا جڑ سے نوک تک، ران اور پیڑ کا جوڑ، ران اور پنڈلی کا جوڑ جب کہ بیٹھ کر نہایا جائے، دونوں سرین کے ملنے کی جگہ خصوصاً کھڑے ہو کر نہاتے وقت، رانوں کی گولائی، پنڈلی کی کروٹیں، ذکر و انجین کے ملنے کی سطحیں، انجین کی سطح زیریں، انجین کے نیچے کی جگہ جڑ تک، کسی کا ختنہ نہ ہوا، اور کھال چڑھ سکتی ہے چڑھا کر دھونا اور کھال کے اندر پانی چڑھانا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۴۹۱)

(۳) ان پانچ چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے ☆ منی شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلے ☆ احتلام یعنی سوتے میں منی نکل جائے ☆ شرمگاہ میں خشفہ تک چلا جانا شہوت سے یا بے شہوت، انزال ہو یا نہ ہو ☆ حیض یعنی ماہواری کے خون سے فارغ ہونا ☆ نفاس کا ختم ہونا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۹۲، ۴۰)

(۴) جس پر غسل فرض ہو اسے نماز پڑھنا، مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا یا اس کا دیکھ کر یا زبانی پڑھنا، کسی آیت کا لکھنا، آیت قرآنی کا تعویذ لکھنا، ایسا تعویذ اور انگوٹھی چھوٹا یا پہننا جس میں آیت لکھی ہو حرام ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۴۱۲)

(۵) جمعہ، عیدین، بقرعید، عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت غسل سنت ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۴۱۲)

(۶) وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ، حاضری حرم، حاضری سرکار اعظم، طواف، دخول منی، حرموں پر ننگریاں مارنے کے لیے تینوں دن اور شب براءت، شب قدر، عرفہ کی رات، مجلس میلاد شریف، مجالس خیر کی حاضری کے لیے مردہ نہلانے کے بعد، بھونوں کو جنون جانے کے بعد، غشی سے افاقہ کے بعد، نشہ جاتے رہنے کے بعد، گناہ سے توبہ کرنے، نیا کپڑا پہننے کے لیے، سفر سے آنے والے کے لیے، استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد، نماز کسوف، نماز خسوف، نماز استسقا، خوف کی نماز، تاریکی اور سخت آندھی کے لیے، بدن پر نجاست لگی اور معلوم نہیں کہ کس جگہ ہے ان سب کے لیے غسل مستحب ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۴۱۲)

(۷) جنابت کی حالت میں قصد بے غسل کیے نماز پڑھ لینا یہ عقیدہ رکھ کر کہ بے طہارت نماز ہو جائے گی کفر ہے۔ (فتاویٰ غیاثیہ ج ۲ ص ۲۳)

(۸) جنابت کا بے غسل جنابت بھول کر نماز پڑھ لینا کفر و گناہ نہیں البتہ نماز دہرانا ضروری ہے (غیاثیہ ج ۲ ص ۲۳)

(۹) غسل کرنے کے بعد وضو کی حاجت نہیں جب تک کوئی ناقض وضو نہ پایا جائے۔

(۱۰) کسی پر چند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر لینا کافی ہے۔ (۱۱) جس پر غسل واجب ہے اسے چاہئے کہ نہالے

میں تاخیر نہ کرے۔ (۱۲) رات میں کسی پر غسل واجب ہوا اور وہ صبح دیر میں بیدار ہوا وقت بہت تنگ ہو گیا ہے تو پہلے نجاست دھو کر تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر نہا کر آفتاب بلند ہونے کے بعد دوبارہ پڑھے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۹۶۲)

﴿پانی کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۴۶: وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا. (فرقان ۴۸)

اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا پاک کرنے والا۔ (کنز الایمان)
اور فرماتا ہے:

۱۴۷: وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ

الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ (انفال ۱۱)

اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کر دیں اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور
فرمادے اور تمہارے دلوں کی ڈھارس بندھائے اور اس سے تمہارے قدم جمادے۔ (کنز الایمان)

أَحَادِيث

۳۱۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا

يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ: كَيْفَ يَفْعَلُ؟ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

يَتَنَوَّلُهُ تَنَوُّلًا. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۳۸ باب النهي عَنِ الْإِغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الرَّائِكِدِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں

کوئی شخص حالت جنابت میں رکے ہوئے پانی میں نہ نہائے (یعنی تھوڑے پانی میں جو وہ درود نہ

ہو کہ وہ درود بہتے پانی کے حکم میں ہے) لوگوں نے کہا تو اے ابو ہریرہ کیسے کرے؟ کہا اس میں

سے لے لے۔ (مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۴۴)

۳۱۱: عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ الْأَقْرَعُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ

الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ. (السنن لابن داؤد ج ۱/۱)

حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے۔ (بہار شریعت)

۳۱۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَكِبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هُوَ الطَّهْوَرُ مَاءٌ هُوَ وَالْحِلُّ مَيْتَةٌ. (مشکوۃ المصابیح باب أحكام المِیَّاءِ الْفَضْلُ الْأَوَّلُ ص ۵۱ و ابوداؤد ج ۱ ص ۱۱ باب الْوُضُوءُ بِمَاءِ الْبَحْرِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں۔ تو اگر اس سے وضو کریں پیا سے رہ جائیں تو کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کریں فرمایا؟ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا جانور مرا ہوا حلال۔ یعنی پھلی۔ (موطا و ابوداؤد و ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۴۴)

۳۱۳: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: لَا تَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ الْمُسَمِّسِ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ. (مشکوۃ المصابیح باب أحكام المِیَّاءِ الْفَضْلُ الْثَالِثُ ص ۵۲)

امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۴۴)

﴿تیمم کا بیان﴾

تیمم لغت میں قصد و ارادہ کو کہتے ہیں اور عرف شرع میں تیمم کی دو ضروریات ہیں۔
ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے لیے حدیث میں
ہے ”التَّيْمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوُجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ“
(سنن الدارقطنی ۱۸/۱ و فتاویٰ رضویہ ج ۳/۳۴۴)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۴۸: وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. (مائدہ ۶/۱)

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں ستھرا کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کرے کہ کہیں تم احسان مانو (کنز الایمان)

احادیث

۳۱۴: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عَقْدٌ لِّيَ فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ الْتِمَاسِيهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيَسُوا عَلَيَّ مَاءً فَاتَى النَّاسُ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ نِ الصَّدِيقِ فَقَالُوا: الْأَتْرَى مَا صَنَعْتَ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسِ وَلَيَسُوا عَلَيَّ مَاءً وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاصْبِرْ أَسْءُ عَلَيَّ فَخَذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ: حَبَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ؟ وَلَيَسُوا عَلَيَّ مَاءً وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ: وَجَعَلَ يَطْعُنِي بِيَدِهِ فِي

خَاصِرَتْنِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى فِخْذِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التِّيمَمِ (فَتَيَمَّمُوا) فَقَالَ أَسِيدُ بْنُ الْحَضِيرِ : مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ : فَبَعَثْنَا الْبَعِيرُ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصْبْنَا الْعَقْدَ تَحْتَهُ .

(صحيح البخارى ج ۱ ص ۴۸ . باب التيمم و ص ۵۱۸ و ج ۲ ص ۶۶۳)

حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں گئے یہاں تک کہ جب مقام بیدایا ذات الحیش میں ہوئے میری ہیکل ٹوٹ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسکی تلاش کے لیے اقامت فرمائی اور لوگوں نے بھی حضور کے ساتھ اقامت کی اور نہ وہاں پانی تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا۔ لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آکر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ نے کیا کیا؟ حضور کو اور سب کو ٹھہرا لیا اور نہ یہاں پانی ہے۔ نہ لوگوں کے ہمراہ ہے فرماتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور حضور اپنا سر مبارک میرے زانوں پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اور فرمایا تو نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو روک لیا حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ مجھ پر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ نے انھوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے مری کوکھ میں کو نچنا شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی۔ مگر حضور کا مرے زانوں پر آرام فرمانا تو جب صبح ہوئی ایسی جگہ جہاں پانی نہ تھا۔ حضور اٹھے اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا۔ اس پر اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی ایسی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں) فرماتی ہیں نہ۔ میری سواری کا اونٹ اٹھایا گیا وہ ہیکل اسکے نیچے ملی۔ (۱) (بخاری) (بہار شریعت ج ۲ ص ۵۸)

۳۱۵: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فَضَّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِفَلْثِ

(۱) سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے غیب کا علم نہ ماننے والے اس واقعہ سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں اگر علم غیب ہوتا تو بار کے تلاش کرنے کے لیے ایسی جگہ قیام کر کے خود بھی پریشان نہ ہوتے اور صحابہ کرام کو بھی پریشان نہ کرتے۔

جَعَلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجَعَلَتْ لَنَا الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدًا وَجَعَلَتْ تُرْبَتَهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ. (مشکوۃ المصابیح باب التیمم الفصل الاول ص ۵۳)
 حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ منجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کولوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں (۱) ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں (۲) اور ہمارے لیے تمام زمین مسجد کر دی گئی (۳) اور جب ہم پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۵۸، ۵۹)
 ۳۱۶: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَمْسَهُ بِشْرُهُ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ. (مشکوۃ باب التیمم الفصل الثانی ص ۵۴)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگر چہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غسل و وضو کرے) کہ یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۵۹)
 ۳۱۷: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَا أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَا ذَلِكَ فَقَالَ: لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبَتْ السُّنَّةُ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ: لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَكَ

جواب یہ ہے کہ اولاً ہم اس کے قائل نہیں کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزول قرآن کی تکمیل سے پہلے ہی جمیع ماکان و مایکون کے عالم تھے بلکہ نزول قرآن کی تکمیل کے ساتھ جمیع ماکان و مایکون کا انہیں علم حاصل ہوا ہے اس سے پہلے قدر معتد یہ علم غیب تھا دو چار باتوں کا نہ جاننا قدر معتد یہ جاننے کے منافی نہیں جیسے ائمہ مجتہدین نے بعض مسائل کے بارے میں فرمایا کہ ہم نہیں جانتے ان چند مسائل کا نہ جاننا ان کے امام بلکہ امام الائمہ ہونے کے منافی نہیں اس طرح اگر بعض غلط یہ مان لیا جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ پتہ نہیں تھا کہ ہاں کہاں ہے؟ تو یہ اس کے منافی نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم غیب جانتے تھے۔

ثانیاً یہ کہنا ہی غلط ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم نہیں تھا کہ ہاں کہاں ہے؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوب معلوم تھا کہ ہاں کہاں ہے؟ مگر بتایا کیوں نہیں؟ وہاں قیام کیوں فرمایا اس لیے کہ حضور کو یہ معلوم تھا کہ تیمم کا حکم ہمیں نازل ہوگا جس میں میری امت کے لیے آسانی ہے تو یہ حدیث ان کے عالم غیب ہونے پر خود دلیل ہے۔ ۱۲

الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ. (مشکوۃ المصابیح باب التیمم الفصل الثانی ص ۵۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا۔ ان میں ایک صاحب نے وضو کر کے نماز کا اعادہ نہ کیا اور دوسرے نے اعادہ کیا۔ پھر جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا۔ تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنت کو پہنچا اور تیری نماز ہو گئی۔ اور جس نے وضو کر کے اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا تجھے دونا ثواب ہے۔ (ابوداؤد، دارمی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۵۹)

۳۱۸: عَنْ عِمْرَانَ قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْقَلَبَ مِنْ صَلَوتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ: مَا مَنَعَكَ؟ يَا قُلَانُ! أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟ قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ. (صحيح البخاری ج ۱ ص ۴۹ بَابُ الصَّعِيدِ الطَّيِّبِ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ)

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے حضور نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے۔ ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا ہے جس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی فرمایا اے شخص تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا شی مانع آئی؟ عرض کی مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے ارشاد فرمایا۔ مٹی کو لے کہ وہ تجھے کافی ہے۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۵۹)

۳۱۹: قَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَحْوِ بَيْرٍ جُمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. (صحيح البخاری ج ۱ ص ۴۸ بَابُ التَّيْمُمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوُتَ الصَّلَاةُ) ابو جہیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی ﷺ بیر جمل (۱) کی جانب سے تشریف لارہے تھے ایک شخص نے حضور کو سلام کیا اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کی جانب متوجہ ہوئے

(۱) بیر جمل مدینہ منورہ میں ایک مقام کا نام ہے۔ ۱۲

اور منہ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔ (۲) (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۵۹)

(۲) تیمم کے چند مسائل: (۱) تیمم میں تین فرض ہیں۔ (۱) نیت (۲) پورے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ہاتھ پھرانا (۳) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر اور چہرہ پر اس طرح ہاتھ پھرانا کہ بال بھر کوئی حصہ ہاتھ پھرانے سے رہ نہ جائے۔ (بہار ۲/۶۵، ۶۶)

(۲) تیمم میں درج ذیل باتیں سنت ہیں:

(۱) بسم اللہ کہنا (۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا (۳) انگلیاں کھلی رکھنا (۴) ہاتھوں کو جھکا لینا (۵) زمین پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو لوٹ دینا (۶) پہلے منہ پھر ہاتھ کا مسح کرنا (۷) دونوں کا مسح پے در پے ہونا (۸) پہلے دائیں ہاتھ پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرنا (۹) داڑھی کا خلال کرنا (۱۰) انگلیوں کا خلال جب کہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا ہو مثلاً پتھر وغیرہ کسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے۔ (بہار ۲/۷۷)

(۳) جس کو نہانے کی ضرورت ہو یا وہ بے وضو ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو اسے وضو اور غسل کی جگہ تیمم کرنا جائز ہے۔ (۴) پانی پر قدرت نہ ہونے کے سبب تیمم جائز ہونے کی چند صورتیں ہیں (۱) ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے بڑھنے یا دیر میں ٹھیک ہونے کا صحیح اندیشہ ہو (۲) وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتہ نہ ہو (۳) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور سردی کے ضرر سے بچانے والی کوئی چیز مثلاً لحاف وغیرہ نہ ہو (۴) دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا وغیرہ (۵) جنگل یا ایسی جگہ جہاں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے (۶) پیاس کا خوف یعنی اس کے پاس پانی موجود ہے مگر وضو یا غسل میں صرف کرے گا تو خود یا کوئی مسلمان یا اس کا جانور پیاسا رہ جائے گا (۷) پانی گراں ہونا یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہئے اس سے دو چند گنا زیادہ ہو (۸) یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی خواہ یوں کہ امام نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آجائے گا (۹) یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی (۱۰) غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو (بہار ۲/۶۷، ۶۸)

(۵) کسی کو وضو یا غسل کی حاجت ہے مگر وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ اگر وضو یا غسل میں مشغول ہوگا تو وقت نماز ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے جب بھی تیمم جائز ہے البتہ بعد میں وضو یا غسل کر کے نماز کا اعادہ کرے۔

(۶) سلام کا جواب دینے، درود شریف وغیرہ پڑھنے، سونے، بے وضو کو مسجد میں جانے، زبانی قرآن مجید پڑھنے کے لیے پانی پر قدرت ہوتے ہوئے بھی تیمم کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۶۳)

(۷) جن چیزوں سے وضو ٹوٹا یا جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے نیز پانی پر قدرت ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۷۰)

(۸) محض ذکر الہی یا عبادت مریض یا زیارت قبور یا اسلام لانے کے لیے جو تیمم کیا گیا اس سے نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ (فتاویٰ رضویہ مترجم ج ۳)

(۹) تیمم کرتے وقت ہاتھوں کو مسح کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی تھیلی سے دہنے کے پیٹ کو مس کرتا ہوا گئے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دہنے انگوٹھے کی پشت کو مسح کرے یوں نہیں داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے اور ایک دم سے پوری تھیلی اور انگلیوں کا مسح کر لے تیمم ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ۲/۷۸)

﴿موزوں پر مسح کا بیان﴾

۳۲۰: عَنْ الْمُغِيرَةِ قَالَ : مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَسِيتُ؟ قَالَ : بَلْ . أَنْتَ نَسِيتَ بِهَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ .

(رواہ احمد و ابوداؤد . مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۴ باب التیمم)

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ حضور بھول گئے فرمایا۔ بلکہ تو بھولا میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا۔ (احمد، ابوداؤد) (بہار شریعت ج ۲ ص ۷۲)

۳۲۱: عَنْ أَبِي بُكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا تَطَهَّرَ فَلَيْسَ خُفَّيْهُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا . (مشکوٰۃ ص ۵۴ . دارقطنی ج ۱/۱۹۴)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کو تین دن تین راتیں اور مقیم کو ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی جبکہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔ (دارقطنی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۷۲)

۳۲۲: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ (ثَوْم) رواه الترمذی والنسائی . (جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۷ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمَسَافِرِ وَالْمُقِيمِ) مشکوٰۃ المصابیح ۵۴ باب التیمم

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ ﷺ حکم فرماتے کہ تین دن اور تین راتیں ہم موزے نہ اتاریں مگر بوجہ جنابت کے ، لیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔ (ترمذی، نسائی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۷۲)

۳۲۳: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ . (ابوداؤد ج ۱ ص ۲۲)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزے کا

تلا بہ نسبت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ج ۲ ص ۷۳)

۵ ۳۲۴: عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ عَلَى

ظَاهِرِهِمَا. (جامع الترمذی ص ۱ باب ۲۹۰۲۸ مسح علی الخفین ظاہرہما، مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۴)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ

موزوں کی پشت پر مسح فرماتے۔ (۱) (ابوداؤد، ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۷۲)

(۱) موزوں پر مسح کے مسائل: موزوں پر مسح کرنا جائز ہے لہذا جو شخص موزے پہنے ہو وہ وضو میں پاؤں دھونے کے بجائے موزوں پر مسح کر سکتا ہے البتہ مسح کرنے سے موزے اتار کر پاؤں دھونا افضل ہے۔ مقیم ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کر سکتا ہے مسافر تین دن تین راتیں۔ موزوں پر مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں:

(۱) موزے ایسے ہوں کہ منحنی چھپ جائیں (۲) پاؤں سے چپٹا ہو کہ اس کو پاہن کر آسانی سے خوب چل پھر سکیں (۳) موزے چڑے کے ہوں یا صرف تلا چڑے کا ہوا اور باقی کسی اور دبیز چیز کا (۴) وضو کر کے پہنا ہو (۵) موزے جنابت کی حالت میں نہ پہنے ہوں اور نہ پہننے کے بعد جب ہوا ہو (۶) مدت کے اندر ہو (۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر چمٹا ہو۔

مسح میں دو فرض ہیں: (۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا (۲) مسح موزے کی پیٹھ پر ہونا۔

ہندوستان میں عموماً جو موزے سوئی یا دانی پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

موزوں پر مسح کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں دہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم تین انگلی کی مقدار کھینچ لے جائے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔ جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا، پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سنت ہے۔

مسح ان چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے (۱) وہ چیزیں پالی جائیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (۲) مدت پوری ہو جائے (۳) موزے اتار دینے سے (۴) ایک پاؤں کا آدھے سے زیادہ موزے سے باہر ہو جانا (۵) موزے اتارنے کی نیت سے ایڑی کا موزے سے باہر کرنا۔

﴿ حیض کا بیان ﴾

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون بطور عادت نکلے اور وہ بچہ کی پیدائش یا بیماری کے سبب نہ ہو اسے حیض کہتے ہیں۔ جو خون بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے اسے نفاس اور بیماری سے نکلتا ہے اسے استحاضہ کہتے ہیں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۴۹: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ. (بقرہ ۲۲۲)

اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم، تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں، اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں، پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ۔ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔ بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے سھروں کو۔ (کنز الایمان)

احادیث

[۳۲۵: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يَأْكُلُوا بِهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ الْآيَةَ (بقرہ ۲۲۲) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا: مَا يَرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدْعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أَسِيدُ بَنِي حَضِيرٍ وَعَبَادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُ: كَذًا وَكَذَا أَفَلَا نَجَامِعُهُنَّ فَتَغْيِرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلْتُهُمَا هَدِيَّةً مِّنْ لَّبَنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَرْسَلَ فِي أَثَارِهِمَا]

فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا .

(مشکوۃ المصابیح جلد اول ص ۵۶ باب الحيض الفضل الأول)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ”وَيَسْتَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ“ (سفرہ ۲۲۲) نازل فرمائی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جماع کے سوا ہرشی کرو اس کی خبر یہود کو پہونچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی ﷺ) ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر عرض کی کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں۔ تو کیا ہم ان سے جماع نہ کریں (کہ پوری مخالفت ہو جائے) رسول اللہ ﷺ کا روئے مبارک متغیر ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہم کو لگمان ہوا کہ ان دونوں پر غضب فرمایا۔ وہ دونوں چلے گئے اور ان کے آگے دودھ کا ہدیہ نبی ﷺ کے پاس آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور پلایا تو وہ سمجھے کہ حضور نے ان پر غضب نہیں فرمایا تھا۔ (مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۷۹)

۲ ۳۲۶: عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ : خَرَجْنَا لَا تَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفِ حِصْثٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ : مَا لَكَ أَنْفُسْتِ ؟ قُلْتُ نَعَمْ . قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُولِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ : وَضَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْتِهِ بِالْبَقْرِ .

(الصحيح للبخاری ۴۳۸۱ باب كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لیے نکلے جب سرف (۱) میں پہنچے مجھے حیض آ گیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے فرمایا تجھے کیا ہوا کیا تو حائض ہوئی؟ عرض کی ہاں فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے۔ تو سوا خانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر۔ جسے حج

(۱) مکہ مکرمہ سے قریب ایک مقام ہے ۱۲

کرنے والا ادا کرتا ہے۔ اور فرماتی ہیں حضور نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربانی کی۔ (بخاری) (بہار شریعت ج ۲ ص ۷۹)

۳۲۷: عَنْ عُرْوَةَ أَنَّه سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ تَذَنُّو مِنْهُ الْمَرْأَةَ وَهِيَ جُنُبٌ لَقَالَ: عُرْوَةُ كُلُّ ذَلِكَ عَلَى هَيْنٍ وَكُلُّ ذَلِكَ يَحْلُمُنِي وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ فِي ذَلِكَ بَأْسٌ أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَنِينَ مُجَاوِرٍ فِي الْمَسْجِدِ يُذْنِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا فَتَرْجُلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ. (صحيح البخاری ج ۱ ص ۴۳ باب غسل الحائض رأس زوجها وترجيله)

عروہ سے سوال کیا گیا حیض والی عورت میری خدمت کر سکتی ہے اور جب عورت مجھ سے قریب ہو سکتی ہے۔ عروہ نے جواب دیا یہ سب مجھ پر آسان ہیں۔ اور یہ سب میری خدمت کر سکتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی حرج نہیں۔ مجھے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ وہ حیض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے کنگھا کرتیں اور حضور محکمف تھے۔ اپنے سر مبارک کو ان سے قریب کر دیتے اور یہ اپنے حجرے ہی میں ہوتیں۔ (بخاری)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۷۹، ۸۰)

۳۲۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَتَعْرِقُ الْعَرَقُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِيَّ. (مشکوٰۃ المصابیح ۵۶۶ باب الحیض الفصل الاول)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ زمانہ حیض میں میں پانی پیتی پھر حضور کو دیتی تو جس جگہ میرا منہ لگا تھا حضور وہیں دہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حیض میں میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حضور کو دیتی تو حضور اپنا دہن شریف اس جگہ رکھتے جہاں میرا منہ لگا تھا۔ (۱) (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۰)

(۲) معلوم ہوا کہ عورت جب کہ حیض کی حالت میں ہو اس کو اپنے ساتھ کھانا پلانا اور اس کا جھوٹا کھانا پینا جائز ہے نیز اس کا جھوٹا پاک ہے ۱۲ مرتب غفرلہ

۵ ۳۲۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَكَبَّرُ فِي حِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ . (مشکوۃ المصابیح ۵۶ باب الحيض الفصل الاول)

حضرت عائشہ سے ہے کہ میں حائض ہوتی اور حضور میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پڑھتے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۰)

۶ ۳۳۰: عَنْ قَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ : قُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ قَالَ : إِنْ حَيْضَتِكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ .

(جامع الترمذی ۳۵۱ باب ماجاء فی الحائض تتناول الشئ من المسجد)
حضرت عائشہ سے مروی فرماتی ہیں حضور نے مجھ سے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلیٰ اٹھا دینا عرض کی میں حائض ہوں فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔ (مسلم)
(بہار شریعت ج ۲ ص ۸۰)

۷ ۳۳۱: عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصَلِّي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَى وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ .
(مشکوۃ المصابیح ص ۵۶ باب الحيض)

حضرت ام المومنین مہمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے جس کا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حضور پر اور میں حائض تھی۔ (بخاری، مسلم)
(بہار شریعت ج ۲ ص ۸۰)

۸ ۳۳۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَبِمَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ .

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۵۰ باب ماجاء فی کراہیۃ إتيان الحائض)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص حیض

والی سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے (۱) یا کاہن کے پاس جائے اس نے کفر کیا اس چیز کا جو محمد ﷺ پر اتاری گئی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۰)

۳۳۳: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَجِلُّ لِي مِنْ أَمْرَاتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعْفُفُ عَنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۵۶ الفصل الاول باب الحيض)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میری عورت جب حیض میں ہو تو میرے لیے کیا چیز اس سے حلال ہے؟ فرمایا تہبند (ناف) سے اوپر اس سے بھی بچنا بہتر ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۰)

۳۳۴: ۱۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَقْعُ عَلَى أَمْرَاتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۵. بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكُفَّارَةِ فِي إِيْتَانِ الْحَائِضِ)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔ (سنن اربعہ) (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۰)

۳۳۵: ۱۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَلَيْدِينَارٍ وَإِنْ كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَلِنِصْفِ دِينَارٍ.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۵ باب ماجاء في الكفارة في إتيان الحائض)

حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت یوں ہے کہ فرمایا جب سرخ خون ہو تو ایک دینار

(۱) عورت یا مرد کے پیچھے کے مقام میں جماع حرام قطعی ہے اسے حرام جانتے ہوئے کرنا فسق اور شدید گناہ اور حلال جان کر کرنا کفر ہے

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۲/۳)

اور جب زرد ہو تو نصف دینار۔ (۱) (ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۱)

(۱) حیض کے مسائل: (۱) حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں (پورے ۷۲ گھنٹے ایک منٹ نہ کم نہ زیادہ) اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہے (۲) حیض کم از کم نو برس کی عمر سے شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچیس سال ہے (۳) دو حیضوں کے درمیان پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ (۴) حیض کے چھ رنگ ہیں۔ سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، مثیلا (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۲) (۵) حیض والی عورت کو نماز پڑھنا قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر یا زبانی اور اس کا چھونا مسجد میں جانا، طواف کرنا، کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا آیت کا تعویذ چھونا سب حرام ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۸۲)

(۶) حیض والی عورت اگر معطلہ ہے تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھا سکتی ہے کہ جیسے کرانے میں حرج نہیں۔ (بہار ۲ ص ۸۸) (۷) حیض والی عورت سے قرآن مجید کے علاوہ تمام اذکار بلا کراہت پڑھ سکتی ہے۔ (بہار ۲ ص ۸۸) (۸) حیض والی عورت پر حیض کے دنوں کی نمازیں معاف ہیں بلکہ اگر نماز کی حالت میں حیض آگیا تو نماز توڑ دے پھر اگر وہ نفل نماز تھی تو اس کی نمازیں معاف نہیں بلکہ اگر نماز کی حالت میں حیض آگیا تو نماز توڑ دے پھر اگر وہ نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہوگی، فرض وغیرہ تھی تو معاف ہے۔ (بہار ۲ ص ۸۹)

(۹) حیض والی عورت کو ایام حیض میں روزے رکھنا حرام ہے اور دنوں میں قضا رکھنا فرض ہے۔ (۱۰) حیض والی عورت سے جماع حرام اور حلال جان کر اس سے جماع کرنا کفر ہے۔ (بہار ۲ ص ۸۹) (۱۱) حیض عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ختم ہو گیا تو جب تک عادت کے دن پورے نہ ہو لیں جماع جائز نہیں اگرچہ غسل بھی کر لے۔ (بہار ۲ ص ۸۹)

(۱۲) حیض سے عورت پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کرے اور غسل کا تیمم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں جب تک اس تیمم سے نماز نہ پڑھ لے۔ (بہار ۲ ص ۸۹)

(۱۳) عورت سے اس کے حیض کے ایام میں کلام کرنا اپنے ساتھ کھانا کھانا اس کے ساتھ ایک جگہ ہونا اور اس کو ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونا اور نفع لینا جائز ہے۔ (بہار ۲ ص ۹۱)

(۱۴) حیض کے آمد کے زمانے میں جماع کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو آدھا دینار خیرات کرنا مستحب ہے (۱۵) اگر حیض پورے دس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگی نہ کہ اور کچھ کہیں کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہوگئی قضا کرے ورنہ نہیں۔

(۱۶) حیض پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع جائز ہے۔ (بہار ۲ ص ۹۰) ۱۲ ر مرتب غفرلہ

﴿استحاضہ کا بیان﴾

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے بیماری کے سبب جو خون نکلتا ہے اسے استحاضہ کہتے ہیں۔

۳۳۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي جُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ : لَا . إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فِدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي . (جامع الترمذی ج ۳۲/۱ باب فی المستحاضة)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ فاطمہ بنت ابوجہش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا نہ، یہ تورگ کا خون ہے حیض نہیں ہے تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں خون دھواور نماز پڑھ۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج ۹۲/۲)

۳۳۷: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي جُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ : إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّأِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۵۷ الفصل الثانی باب المستحاضة)

فاطمہ بنت ابوجہش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یوں روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو تو سیاہ ہوگا شناخت میں آئے گا جب یہ ہونماز سے باز رہے اور جب دوسری قسم کا ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ کہ وہ رگ کا خون ہے۔ (بہار شریعت ج ۹۲/۲)

۳۳۸: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقِي الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لِيَنْظُرَ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَرْكِي

الصَّلَاةَ قَدَرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَفْتَ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَستَغْفِرْ بِثَوْبٍ
 ثُمَّ لَتَصَلِّ. (مشکوۃ المصابیح ص ۵۷ سنن الدارمی ۱/۱۶۰ باب فی غسل المستحاضة)
 حضرت ام سلمہ سے مروی فرمایا کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا اس کے لیے ام المؤمنین ام
 سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور سے فتویٰ پوچھا ارشاد فرمایا کہ اس بیماری سے پیشتر مہینے میں جتنے دن
 راتیں حیض آتا تھا ان کی گنتی شمار کرے مہینے میں انہیں کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے
 رہیں تو نہائے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے۔ (دارمی، ابوداؤد، امام مالک) (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۲)
 ۱۱ ۳۳۹: عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: فِي
 الْمُسْتَحَاضَةِ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَبَاكُمْ أَقْرَانِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ
 عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي.

(جامع الترمذی ج ۳۳/۱ باب ماجاء أن المستحاضة تتوضأ لكل صلاة)
 سرور عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا جن دنوں میں حیض آتا تھا ان میں نماز چھوڑ دے
 پھر نہائے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔ (۱) (ابوداؤد و ترمذی)
 (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۲)

(۱) استحاضہ کے مسائل: عورت کے آگے کے مقام سے بیماری کے سبب جو خون آتا ہے وہ استحاضہ کہلاتا ہے، استحاضہ میں نہ
 نماز معاف، نہ روزہ نہ ایسی عورت سے جماع حرام، تین دن رات سے کم کسی عورت کو خون آئے تو وہ استحاضہ ہی ہے یوں ہی
 عادت کے دنوں سے زیادہ دنوں تک کسی عورت کو خون آیا وہ بھی استحاضہ ہے پہلی بار خون آیا اور دس دنوں سے زیادہ تک آتا رہا
 تو دس دن کے بعد جو خون آیا وہ بھی استحاضہ ہے۔

☆ نوایس کی عمر سے پہلے کسی لڑکی کو خون آیا وہ بھی بیماری کا ہے
 ☆ کسی عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں رہا بیچ میں پندرہ دن کے لیے بھی نہ رکا تو جس دن سے خون
 آنا شروع ہوا اس روز سے دس دن تک حیض اور بیس دن استحاضہ کے سمجھے اور جب تک جاری رہے یہی قاعدہ برتے۔
 کسی عورت کو بیماری کا خون اس طرح جاری رہتا ہے کہ اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے اور کپڑا رکھ کر بھی
 اتنی دیر تک خون نہیں روک سکتی کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں
 گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا اور اس کو یہ اختیار ہوگا ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے
 سے اس کا وضو نہ جائے گا۔

استحاضہ والی عورت اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی وضو کر کے اول وقت میں اور مغرب کی غسل کر کے آخر
 وقت میں اور عشا کی وضو کر کے اول وقت میں پڑھے اور فجر کی بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے۔ (بہار ۲/۹۵)

﴿نجاستوں کا بیان﴾

ان چیزوں کا بیان جو خود نجس ناپاک کہلاتی ہیں مثلاً شراب، پیشاب، پاخانہ، گوبر، پیپ، بہتا خون وغیرہ۔

۳۴۰: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الثُّوبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَتَّى تُغَسِّلَهُ بِالمَاءِ ثُمَّ تَرْتَبِلَهُ وَتُصَلِّيَ فِيهِ. (جامع الترمذی ج ۳۵/۱ باب ماجاء فی غسل دم الحيض من الثوب وصحيح البخاری ۳۶/۱ باب غسل الدم)

اسما بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا جب تم میں کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے پھر پانی سے دھوئے تب اس میں نماز پڑھے۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۳۴۱: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثُّوبَ فَقَالَتْ: تَكُنْ أَغْسِلْ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَتَرْتَبِلْ فِي ثَوْبِهِ بَقْعَ الْمَاءِ.

(صحيح البخاری ۳۶/۱ باب غسل المني وفركه وغسل ما يصب من المرأة) حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جس کپڑے میں منی لگ جائے تو کیا حکم ہے اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو میں دھوتی پھر حضور نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۶ ۳۴۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أَفْرَكُ الْمَنَى مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَبِرَوَايَةٍ عَلَّقَمَةَ وَالْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَفِيهِ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۵۲. بَابُ تَطْهِيرِ النِّجَاسَةِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو مل کر ڈالتی پھر حضور اس میں نماز پڑھتے۔ (مسلم) (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۷ ۳۴۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عُبَّاسٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهَّرَ (الصحيح لمسلم . ج ۱ ص ۱۵۹ باب طهارة جلود الميتة بالدباغ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں چڑا جب پکالیا جائے پاک ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۸ ۳۴۴: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا ذُبِغَتْ. رواه مالك وأبو داود (مشکوۃ المصابیح ص ۵۳ باب تطهير النجاسات)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ مردار کی کھالیں جب پکالی جائیں تو انھیں کام میں لایا جائے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۹ ۳۴۵: عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ابْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ رَوَاهُ الثَّلَاثَةُ.

(الدرایۃ فی تخریج احادیث الہدایہ علی هامش الہدایہ ۴۹/۱ کتاب الطہارۃ)

حضرت ابوالحسین اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھال بچھانے سے منع فرمایا۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

۱۰ ۳۴۶: عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السَّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا. رواه أبو داود والنسائي

(مشکوۃ المصابیح بَابُ تَطْهِيرِ النِّجَاسَاتِ الْفَصْلُ الثَّانِي ص ۵۳)

حضرت مقدم بن معدیکرب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھال پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ (۱) (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶)

(۱) نجاست کے چند مسائل: نجاست کی دو قسمیں ہیں (۱) غلیظ (۲) خفیف، نجاست غلیظ جس کا حکم سخت ہے۔ نجاست خفیف جس کا حکم ہلکا ہے۔

نجاست غلیظ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا دھونا فرض ہے بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں حدیث پاک میں ہے۔ ”لا تقبل صلاة الا بالطهور“ اور قصد اڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بے نیت استخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کیے نماز ہوگئی مگر خلاف سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۶، ۹۷)

(۲) گاڑھی نجاست میں درہم کے برابر یا زیادہ ہونے کا معنی یہ ہے کہ وزن میں نجاست درہم کے برابر یا کم زیادہ ہو، اسلامی شرع میں درہم کا وزن اس جگہ ساڑھے چار ماشہ ہے اور پتلی نجاست (مثلاً آدمی کا پیشاب وغیرہ) میں درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے شرعاً اس کی مقدار تھیلی کی گہرائی کے برابر ہے جو تقریباً یہاں کے روپے کے مساوی ہے۔

(۳) نجاست خفیف کا حکم یہ ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے کسی عضو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم آستین میں اس کی چوتھائی سے کم یوں ہی ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (ایضاً)

(۴) نجاست غلیظ اور خفیفہ کے الگ الگ بیان کردہ احکام اسی وقت ہیں جب بدن یا کپڑے میں لگے ہوں اگر کسی پتلی چیز مثلاً سرکہ، پانی وغیرہ میں نجاست گرے تو نجاست خواہ خفیفہ ہو یا خفیفہ کل ناپاک ہو جائے گی۔

(۵) بہتا خون پیپ، بھرمنہ قے، حیض و نفاس و استحاضہ کا خون، منی، ہر حلال چوپائے کا پاخانہ اور اونچا نہ اڑنے والے پرندوں (مرغی، بٹ،) کی بیٹ شراب، نشہ اور تاڑی، سیندھی، سور کا گوشت یہ سب نجاست غلیظ ہیں۔

(۶) گائے، بیل، بھینس، بکری وغیرہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا پیشاب، گھوڑے کا پیشاب، کوا، چیل، شکر، باز جن پرندوں کا گوشت حرام ہے ان کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے۔

(۷) پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی کپڑے یا بدن پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن ناپاک نہ ہوگا۔

(۸) نماز پڑھی اور جب وغیرہ میں شراب یا خون بھری شیشی تھی تو نماز نہ ہوگی۔

(۹) نجس زمین یا پتھر نے پر بھیجے ہوئے پاؤں پڑیں تو نجس نہ ہوں گے۔

(۱۰) عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا ضروری نہیں۔ ہاں بہتر ہے ۱۲ غفرلہ

﴿استنح کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۵۰: فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ (توبہ ۱۰۸/۹)
اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں، اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔
(کنز الایمان)

احادیث

۳۴۷: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنْسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ هَذِهِ
الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ (التوبة: ۱۰۸) قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَتَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ فَمَا طُهُورُكُمْ؟ قَالُوا: نَتَوَضَّأُ
لِلصَّلَاةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَجِي بِالْمَاءِ قَالَ: فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمْ مَوَءَةٌ.

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۳۰ بَابُ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ)

حضرت ابویوب و جابر و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ جب یہ آیت کریمہ
نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے گروہ انصار اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں
تمہاری تعریف کی تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے؟ عرض کی نماز کے لیے ہم وضو کرتے ہیں
اور جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں فرمایا تو وہ یہی ہے اس کا التزام
رکھو۔ (ابن ماجہ) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۰۹)

۳۴۸: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ
مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ. رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ بْنُ مَاجَةَ (ج ۱ ص ۲۶ مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۳ بَابُ أَذَابِ الْخَلَاءِ)

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہ پاخانے جن

اور شیطین کے حاضر رہنے کی جگہ ہیں تو جب کوئی بیت الخلا جائے یہ پڑھ لے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔ ﷺ (۱) (ابوداؤد وابن ماجہ) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۰)

۳۴۹: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبُکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (صحیح البخاری ج ۲۶/۱ باب ما یقول إذا دخل الخلاء
ومشکوۃ المصابیح ص ۴۲ باب آداب الخلاء)

حضرت انس سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب سرکار بیت الخلا میں داخل ہوتے
تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۰)
۳۵۰: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سِتْرُ مَا بَيْنَ اُغْنِي الْجَنِّ وَعَوْرَاتِ
بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ: بِسْمِ اللَّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. (السنن لابن ماجہ
۲۶/۱ باب ما یقول إذا دخل الخلاء ومشکوۃ المصابیح ص ۴۳ باب آداب الخلاء)

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جن کی آنکھوں اور بنی آدم
کے ستر میں پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بسم اللہ کہہ لے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۰)
۳۵۱: عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ:
غُفْرَانَکَ (السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۲۶ باب ما یقول إذا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ وَجَامِعُ التِّرْمِذِيُّ
ج ۱ ص ۷ وحصن حصین مترجم ص ۱۴۹)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا سے
باہر آتے یوں فرماتے ”غُفْرَانَکَ“۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۰)

۳۵۲: وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ:
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي. (السنن لابن ماجہ ج ۲۶/۱ باب ما یقول
إذا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ ومشکوۃ المصابیح ص ۴۴ باب آداب الخلاء)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی فرمایا رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا سے نکلتے تو
یوں فرماتے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي“۔ (مرتب)

۳۵۳: عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْخَلَاءِ فَلْيَقُلْ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي مَا يُؤْذِينِي وَأَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِي. (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸)

حضرت طاووس رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیت الخلا جائے تو یہ

کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيْ مَا يُؤْذِيْنِيْ وَاَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِيْ (۱) (مرتب)

۳۵۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا فَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْخَلَاءِ فَلَا يَسْقُبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا

يَسْتَعْبِرُهَا وَلَا يَسْتَجِي بِيَمِينِهِ. (السنن للنسائي ج ۱ ص ۱۶ باب النهي عن الاستطابة بالروث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ جب تم میں کوئی بیت الخلا جائے تو نہ قبلہ کو

منہ کرے نہ پیٹھ اور دائیں ہاتھ سے استنجانہ کرے۔ (مرتب)

۳۵۵: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَفَسَّ فِي

إِنَائِهِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمْسُ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ. (السنن للنسائي

ج ۱ ص ۱۸۱ باب النهي عن الاستجاء باليمين)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم

میں کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلا جائے تو دائیں ہاتھ سے عضو تاسل

نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجانہ کرے۔ (مرتب)

۳۵۶: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي. (السنن لابن

ماجہ ج ۱ ص ۲۶۱ باب مايقول اذا خرج من الخلاء)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور بیت الخلا سے تشریف

لاتے تو یوں فرماتے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيْ الْاَذَى وَعَافَانِي“ (ابن ماجہ)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۰)

۳۵۷: عَنْ أَنَسِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ (لأن نقشه

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ) (السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۴ باب الخاتم يكون فيه ذكر الله ومشكوة المصليح

ص ۴۲ باب آداب الخلاء و ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۶ باب ذكر الله عز وجل على الخلاء والخاتم في الخلاء)

(۱) حمد ہے اللہ کے لیے جس نے مجھ سے اذیت کی چیز دور کر دی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا کو جاتے
 انگوٹھی اتار لیتے کہ اس میں نام مبارک کندہ تھا۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۰)
 ۳۵۸. عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى
 يَذْنُوبَ مِنَ الْأَرْضِ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۰ باب فِي الْأَمْتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم ﷺ جب قضائے حاجت کا
 ارادہ فرماتے تو کپڑا نہ ہٹاتے تاوقتے کہ زمین سے قریب نہ ہو جائیں۔ (ابوداؤد، ترمذی)
 (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۰، ۱۱۱)

۳۵۹. عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْبَرَّازَ انْطَلَقَ حَتَّى لَا يَرَاهُ
 أَحَدٌ. زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲ باب آداب الخلاء)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور جب قضائے حاجت کو تشریف لے جاتے
 تو اتنی دور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۱)

۳۶۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَسْتَجْبُوا
 بِالرُّؤُثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهُ زَادَ إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْجِنَّ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۱ باب
 تَحْرِيمُ مَا يُسْتَنْجَى بِهِ أَبُو دَاوُدَ ج ۱ ص ۶۱ باب مَا يَنْهَى أَنْ يُسْتَنْجَى بِهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا گوبر
 اور ہڈیوں سے استنجانہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں جن کی خوراک ہے۔

۳۶۱. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَدِمَ وَقَدْ الْجِنَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا
 يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ أَمَّتَكَ أَنْ يُسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حُمَمَةٍ. فان الله عز وجل كبرك لنا منها
 روثا. قال ففهم النبي صلى الله عليه وسلم (السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۶۱ باب ما ينهى أن يستنجى به)

اور عبداللہ بن مسعود سے ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جنوں کا ایک وفد آیا اور کہا کہ
 اے محمد ﷺ اپنی امت کو ہڈی اور گوبر اور کوئلہ سے استنجا کرنے سے منع فرما دیجئے (ابوداؤد)

(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۱)
 ۳۶۲. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي

مُسْتَحْمِهِ وَقَالَ : إِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ . (السنن لابى داؤد ج ۱ ص ۵ جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۲ . بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُولِ فِي الْمَغْتَسِلِ)

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے پھر اس میں نہائے یا وضو کرے کہ اکثر وسوسے اس سے ہوتے ہیں۔
(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۱)

۳۶۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَتَوَلَّى أَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ . (السنن لابى داؤد ج ۱ ص ۵ بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ الْبُولِ فِي الْجُحْرِ ، مَشْكُوهُ الْمَصَابِيحِ ص ۴۳ بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ)

عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی۔ (ابوداؤد ونسائی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۱)

۳۶۴: عَنْ مُعَاذٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اتَّقُوا الْمَلَاعِينَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَّازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةَ الطَّرِيقِ وَالظِّلَّ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه . (مَشْكُوهُ الْمَصَابِيحِ ص ۴۳ بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ ابْنُ دَاوُدَ ج ۱ ص ۵ بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي نَهَى عَنِ الْبُولِ فِيهَا)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا تین چیزیں جو سبب لعنت ہیں ان سے بچو گھاٹ پر اور بیچ راستہ اور درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)
(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۱)

۳۶۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا . (جامع الترمذی ج ۹/۱ باب النهي عن البول قائما)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اسے سچا نہ جانو حضور نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔
(احمد ترمذی، نسائی) (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۱۱)

۳۶۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتَيْهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللَّهَ يَمَقُّ عَلَى ذَلِكَ . رَوَاهُ

احمد وابن ماجہ . (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳ . یَابُ أَدَابِ الْخَلَاءِ وَالسَّنَنِ لِابْنِ دَاوُدَ ج ۱ ص ۳ بَابُ كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ عِنْدَ الْخَلَاءِ)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں دو شخص پاخانہ کو جائیں اور ستر کھول کر باتیں کریں تو اللہ اُن پر غضب فرماتا ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ) (بہار شریعت ج ۲، ۱۱۱)

۳۶۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَسْتَتِرُهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟ فَقَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ (۱) عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَا. متفق عليه. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲ . باب آداب الخلاء ابوداؤد ج ۱، ۴۱ بَابُ الْإِسْتِئْزَاءِ مِنَ الْبَوْلِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قبروں پر گزر فرمایا تو یہ فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہوتا ہے اور کسی بڑی بات میں (جس سے بچنا دشوار ہو) معذب نہیں ہیں ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹ سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھر حضور نے کھجور کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کیے ہر قبر پر ایک ٹکڑا نصب فرمادیا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیوں کیا؟ فرمایا اس امید پر کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان پر عذاب میں تخفیف ہو۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ج ۲، ۱۱۱)

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے کہ یہ بھی باعث تخفیف عذاب ہیں جب تک خشک نہ ہوں نیز ان کی تسبیح سے میت کا دل بہلتا ہے ۱۲ منہ

﴿ نماز کا بیان ﴾

قرآنی آیات

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۵۱: هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

يُنْفِقُونَ. (بقرہ ۳/۲)

ہدایت ڈروالوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں۔ اور نماز قائم رکھیں۔ اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۵۲: وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ. (بقرہ ۴۳/۲)

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۵۳: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ. (بقرہ ۲۳۸/۲)

نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۵۴: وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ. (بقرہ ۴۵/۲)

اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۱۵۵: فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ. (ماعون ۵/۱۰۷)

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۵۶: فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ

يَلْقَوْنَ عَذَابًا. (مریم ۵۹/۱۹)

اور ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنائیں اور اپنی خواہشوں

کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۵۷: كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا. (بنی اسرائیل ۹۷/۱۷)

جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے بھڑکادیں گے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۵۸: وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ

السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّكِرِينَ. (ہود ۱۱۴/۱۱)

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں

برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے ماننے والوں کو۔ (کنز الایمان)

احادیث

۳۶۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : بُنِيَ

الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ

وَأِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوۃ المصابیح ج ۱۲/۱ باب

کتاب الایمان، الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۲ باب بیان أركان الإسلام وصحيح البخاری

ج ۱ ص ۶ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے

ہیں۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود

نہیں اور محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں (۲) اور نماز قائم کرنا (۳) اور زکوٰۃ دینا

(۴) اور حج کرنا (۵) اور ماہ رمضان کا روزہ رکھنا۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ۳۳)

۳۶۹: عَنْ مُعَاذِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ أَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسْرُهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ تَعَبُّدُ اللَّهِ وَلَا تَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ. رواه أحمد والترمذي وابن ماجه (مشکوٰۃ المصابیح ج ۱/۱۴ کتاب

الإيمان الفصل الثاني والصحيح لمسلم ج ۳۰/۱)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے فرمایا تو نے بڑی اہم بات پوچھی ہے جسے اللہ میسر کرے اس پر آسان ہے وہ یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکوٰۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۳۳)

۳۷۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ مُكْفَرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنِبْتَ الْكِبَائِرُ. رواه مسلم. (مشکوٰۃ المصابیح ۵۷ باب الصلوة الفصل الاول)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ نماز اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو ان کے درمیان ہوں جبکہ کبائر سے بچا جائے۔ (۱) (مسلم) (بہار شریعت ج ۳ ص ۴)

۳۷۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِسَاحِلِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ؟ قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ! قَالَ: فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا مَتَّقُوا اللَّهَ. (مشکوٰۃ المصابیح ج ۵۷/۱ باب الصلوة الفصل الاول)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا بتاؤ تو کسی کے دروازے پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا۔

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازی اور روزہ دار اگر کبیرہ گناہوں سے بچیں تو ان کے صغیرہ گناہ معاف ہو جایا کرتے ہیں۔ ۱۲

عرض کی نہیں۔ فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محفوظ رکھتا ہے۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ج ۳ ص ۴)

۳۷۲: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ فَأَنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذَا كَرِهْنِي (هود: ۱۱۴) قَالَ الرَّجُلُ أَلَيْهِ هَذِهِ؟ قَالَ: لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي. (الصحيح للبخاری ج ۲/۶۷۸. باب کتاب تفسیر سورة هود)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ایک صاحب نے ایک لہجہ عورت کا بوسہ لے لیا۔ حاضر ہو کر عرض کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل إن الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكري للذي كرهين“ (نماز قائم کر دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے) انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا میری سب امت کے لیے۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج ۳ ص ۴)

۳۷۳: عَنْ أَبِي عَمْرٍو نَدِ الشَّيْبَانِي أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ (عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ) سَأَلْتُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى مَوَاقِيتِهَا قُلْتُ: وَمَاذَا يَارَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بِرَأَوِ الدِّينِ قُلْتُ: وَمَاذَا؟ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۴۳. بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے؟ فرمایا وقت کے اندر نماز میں نے عرض کی پھر کیا؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا میں نے عرض کی پھر کیا؟ فرمایا راہ خدا میں جہاد۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ج ۳ ص ۴)

۳۷۴: عَنْ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ عِنْدَ اللَّهِ فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَ وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا دِينَ لَهُ وَالصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ. (الدر المنثور فِي التفسير المأثور ج ۱ ص ۷۰۸ سورة البقرة)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ فرمایا وقت میں نماز پڑھنا۔ اور جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں نماز دین کا ستون ہے۔ (بیہقی)

(بہار شریعت ج ۵ ص ۵۸۳)

۳۷۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاصْرِبْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ
وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ . (مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۵۸ . باب الصلوة الفصل الثانی .

والدر المنثور فی التفسیر المائورج ۱ ص ۷۱۷)

عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ حضور نے فرمایا جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں تو مار کر پڑھاؤ اور ان کے بستر الگ کر دو۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ج ۳ ص ۵)

۳۷۶: عَنْ أَبِي ذَرَّانٍ النَّبِيِّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشَّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافُ فَآخَذَ
بِغَضَنِ مِّنْ شَجَرَةٍ قَالَ : فَبَجَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافُ : قَالَ فَقَالَ : يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ :
لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ
فَتَهَافَتْ عَنْهُ دُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَافُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ . (مسند الامام احمد بن
حنبل ج ۵ ص ۱۷۹ و مشکوۃ المصابیح کتاب الصلوة الفصل الثالث ص ۵۸ و كنز العمال
فضائل الصلوة الإكمال ج ۶ ص ۶۰۴ و ۱۲۹۱)

ابودر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ جاڑوں میں باہر تشریف لے گئے پت جھاڑ کا زمانہ تھا دو ٹہنیاں پکڑ لیں پتے گرنے لگے فرمایا اے ابودر! میں نے عرض کی لیک یا رسول اللہ فرمایا مسلمان بندہ اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے۔ (امام احمد) (بہار شریعت ج ۳ ص ۵)

۳۷۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى
إِلَى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ اللَّهِ لِيَقْضَىٰ فَرِيضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللَّهِ كَانَتْ خُطْوَاتُهُ إِحْدَاهَا تَحِطُّ

خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۳۵ بَابُ فَضَائِلِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فِي جَمَاعَةٍ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں طہارت (وضو و غسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لیے مسجد کو جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا ہے دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ (مسلم) (بہار شریعت ج ۵/۳)

۳۷۸: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى سَجَدَتَيْنِ

لَا يَسْهُوُ فِيهِمَا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَلَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۹۴)

زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں سہونہ کرے تو جو کچھ پیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے یعنی صغائر۔ (احمد) (بہار شریعت ج ۵/۳)

۳۷۹: عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنْ الْعَبْدُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فُتِحَتْ

لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَكُشِفَتْ لَهُ الْحُجُبُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَاسْتَقْبَلَتْهُ الْحُورُ الْعِينُ مَا لَمْ يَتَمَخَّطْ أَوْ يَتَنَخَّعْ. (كنز العمال بَابُ فَضَائِلِ الصَّلَاةِ ج ۶/۴۷۰۴ حدیث ۱۲۸۴)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیئے جاتے ہیں اور حور عین اس کا استقبال کرتی ہیں جب تک نہ ناک سکے نہ کھکارے۔ (بہار شریعت ج ۵/۳)

۳۸۰: عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

الصَّلَاةُ فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ عَمَلِهِ وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ.

(الدر المنثور في التفسير الماثور ج ۱ ص ۷۰۶، ۷۰۷ سورة البقرة ۲)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔ (طبرانی اوسط) (بہار شریعت ج ۵/۳-۶)

۳۸۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :
 إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ
 وَانْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ وَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ قَالَ الرَّبُّ : انْظُرُوا
 هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ ؟ فَيُكْمَلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ؟ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ
 عَلَى ذَلِكَ (الدر المنثور في التفسير المانور ج ۱ ص ۷۰۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ
 سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے اس کے عمل میں سے نماز کا حساب لیا جائے گا تو اگر یہ
 درست ہوئی تو کامیاب و بامراد ہوا اور اگر یہ بگڑی تو خائب و خاسر (نا کام و نامراد) ہوا اور اگر
 فرائض میں کچھ کمی رہی تو رب عز و جل فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل ہیں تو نوافل
 سے فریضے کی کمی پوری کر دی جائے گی اور اسی پر اس کے سارے اعمال ہوں گے۔ (مرتب)

۳۸۲: عَنْ تَمِيمِ بْنِ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ
 الْقِيَمَةِ الصَّلَاةُ فَإِنْ كَانَ أَكْمَلَهَا كُنِيَ لَهُ كَامِلَةٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَكْمَلَهَا قَالَ
 لِلْمَلَائِكَةِ : انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ ؟ فَأَكْمَلُوا بِهَا مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيضَةٍ ثُمَّ
 الزَّكَاةُ ثُمَّ تَوَخَّذَ الْأَعْمَالُ عَلَى حِسَابِ ذَلِكَ. (مسند احمد بن حنبل ج ۴ ص ۱۰۳)

تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بروز قیامت
 بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا تو اگر نماز پوری کی ہے تو پوری لکھی
 جائے گی اور پوری نہیں کی (یعنی اس میں نقصان ہے) تو ملائکہ سے فرمائے گا دیکھو میرے بندہ
 کے نوافل ہوں تو ان سے فرض پورے کر دو؟ پھر زکوٰۃ کا اسی طرح حساب ہوگا پھر یوں ہی باقی اعمال
 کا۔ (بہار شریعت ج ۶ ص ۶۳)

۳۸۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : تَأْكُلُ
 النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ.

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۳۳۱ بَابُ صِفَةِ النَّارِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا (جو مسلمان جہنم میں جائے

گواہ العیاذ باللہ تعالیٰ) اس کے پورے بدن کو آگ کھائے گی سوا اعضا سجود کے اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۶/۳)

۳۸۴: عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ خَالَةٍ يَكُونُ الْعَبْدُ عَلَيْهَا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَنْ يَرَاهُ سَاجِدًا يُعَقِّرُ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ . (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ) (التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۲۵۰/۱ بَابُ فِي كَثْرَةِ السُّجُودِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندہ کی یہ حالت سب سے زیادہ پسند ہے کہ اسے سجدہ کرتا دیکھے کہ اپنا منہ خاک پر گر کر رہا ہے۔

(بہار شریعت ۶/۳)

۳۸۵: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ بُقْعَةٍ يُذْكَرُ اللَّهُ عَلَيْهَا بِصَلَاةٍ أَوْ بِذِكْرٍ إِلَّا اسْتَشْرَفَتْ بِذَلِكَ إِلَى مُنْتَهَاهَا إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ وَفَخَرَّتْ عَلَى مَا حَوْلَهَا مِنَ الْبَقَاعِ . رواه ابو يعلى

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۱ ص ۲۶۶ بَابُ التَّوْبَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي الْفَلَاحِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا کوئی صبح و شام نہیں مگر زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پکارتا ہے آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا اگر وہ ہاں کہے تو اس کے لیے اس سبب سے اپنے اوپر بزرگی تصور کرتا ہے۔ (طبرانی اوسط)

(بہار شریعت ۶/۳)

۳۸۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ . رواه احمد . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۹ الفصل الثالث کتاب الطہارۃ)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔ (مسلم) (بہار شریعت ۶/۳)

۳۸۷: عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرَمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الصُّخَى لَا يَنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلَاةٌ عَلَى آثَرِ صَلَاةٍ

لَا تَغُوبُ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ.

(السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۸۲. باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلوۃ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جو طہارت کر کے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے محرم کا اور جو چاشت کے لیے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے اور ایک نماز دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغویات نہ ہو علیین میں لکھی ہوئی ہے یعنی درجہ قبول کو پہنچی ہے۔

(بہار شریعت ۶/۳)

۳۸۸: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ.

(السنن للنسائی ج ۱/۳۴۱. ثَوَابٌ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ)

ابوایوب انصاری و عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جس نے وضو کیا جیسا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز کا حکم ہے تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف ہو گیا۔ (احمد نسائی، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۶/۳)

۳۸۹: قَالَ (أَبُو ذَرٍّ) إِنِّي سَمِعْتُ خَلِيلِي أَبَا لُقَايِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مِمَّنْ عَبْدٌ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ.

(سنن الدارمی ۲۸۱/۱. بَابُ فَضْلِ مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ سَجْدَةً)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ (احمد) (بہار شریعت ۶/۳-۷)

۳۹۰: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ فِي خَلَاءٍ لَا يَرَاهُ إِلَّا اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ. (كُنْزُ الْعَمَالِ كِتَابُ الصَّلَاةِ مِنْ قِسْمِ الْأَقْوَالِ بَابُ فَضَائِلِ الصَّلَاةِ ج ۴ ص ۶۷ حدیث ۱۳۳۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو تنہائی میں دو رکعت

نماز پڑھے کہ اللہ اور فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے اس کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔
(بہار شریعت ۷/۳)

۳۹۱: قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَلَّمَ وَعَلَّمَ الْإِيمَانَ الصَّلَاةَ.

(مُنِيَّةُ الْمُصَلِّي مع صغيری ص ۴ مطبوعہ لاہور)

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر شئی کے لیے علامت ہوتی ہے ایمان کی علامت

نماز ہے۔ (مدیۃ المصلی) (بہار شریعت ۷/۳)

۳۹۲: قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ فَمَنْ أَقَامَهَا فَقَدْ أَقَامَ الدِّينَ

وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّينَ. (مُنِيَّةُ الْمُصَلِّي ص ۴)

سرور عالم ﷺ نے فرمایا نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا دین کو قائم رکھا

اور جس نے اسکو چھوڑ دیا دین کو ڈھادیا۔ (مدیۃ المصلی) (بہار شریعت ۷/۳)

۳۹۳: عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَمْسُ

صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَحْسَنَ وَضُوءٍ هُنَّ وَصَلَاةُ لَوْ قِيَّهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ

وَحَشْوُهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ

شَاءَ غَفَرَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ. رواه أحمد أبو داود وروى مالك والنسائي نحوه. (مشکوٰۃ

المصابيح ص ۵۸ الفصل الثانی بَابُ الصَّلَاةِ)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ

نے بندوں پر فرض کیں جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو

پورا کیا تو اسکے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے اور جس نے نہ کیا

اس کے لیے عہد نہیں چاہے بخش دے چاہے عذاب کرے۔ (احمد، ابوداؤد) (بہار شریعت ۷/۳)

۳۹۴: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ لِعَبْدِي عَلَى عَهْدِي إِنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ لَوْ قِيَّهَهَا أَنْ لَا أُعَذِّبَهُ وَأَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

بِغَيْرِ حِسَابٍ. (كُنْزُ الْعَمَالِ بَابُ فَضَائِلِ الصَّلَاةِ ج ۴ ص ۶۸ حدیث ۱۳۵۳)

حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے

ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اگر وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندہ کے لیے میرے ذمہ کرم پر عہد ہے کہ اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔ (بہار شریعت ۷/۳)

۳۹۵: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْتَرِضْ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ التَّوْحِيدِ وَالصَّلَاةِ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنْهُ لَافْتَرَضَهُ اللَّهُ عَلَى مَلَائِكَتِهِ مِنْهُمْ رَاجِعٌ وَمِنْهُمْ سَاجِدٌ. (الدیلمی).

(كَنْزُ الْعَمَالِ فَضَائِلُ الصَّلَاةِ مِنَ الْإِكْمَالِ ج ۴ ص ۶۸. حدیث ۱۳۵۵)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی جو توحید و نماز سے بہتر ہو اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور ملائکہ پر فرض کرتا ان میں کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدے میں۔ (دیلمی) (بہار شریعت ۷/۳)

۳۹۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَ يَنْتَظِرُهَا وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيُ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۷۵ باب ماجاء فی المسجد وانتظار الصلوة من الفصل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور نے فرمایا جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اس وقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا اٹھ کر کھڑا ہو جائے ملائکہ کا استغفار اس کے لیے یہ ہے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ (۱) (ابوداؤد طیالسی) (بہار شریعت ۷/۳، ۸۰)

۳۹۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْغَسَلَةَ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ حَتَّى يُمَسِّي (كَنْزُ الْعَمَالِ ج ۴ ص ۸۰ حدیث ۱۶۱۶). وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى) فَلَا تُخْفَرُوا ذِمَّةُ اللَّهِ فَإِنَّ مَنْ أَخْفَرَ ذِمَّتَهُ طَلَبَهُ اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى يُكَبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ. (كنز العمال ج ۴ ص ۸۰ كتاب الصلوة حدیث ۱۶۲۳)

(۱) اے اللہ تو اس کو بخش دے اے اللہ تو اس پر رحم کر اے اللہ اس کی توبہ قبول کر۔ ۱۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ شام تک اللہ کے ذمہ میں ہے دوسری روایت میں ہے تو اللہ کا ذمہ نہ توڑو جو اللہ کا ذمہ توڑے گا اللہ تعالیٰ اسے اونڈھا کر کے دوزخ میں ڈال دے گا۔ (طبرانی) (بہار شریعت ۸۷۳)

۳۹۸: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَأْيَةِ الْإِيمَانِ وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوقِ غَدَا بِرَأْيَةِ إِبْلِيسَ.

(كُنْزُ الْعُمَالِ بَابُ أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ مُفَصَّلَةً ج ۸۰/۴ حدیث ۱۶۱۸)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جو صبح کی نماز کو گیا ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو صبح کو بازار گیا ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔ (ابن ماجہ) (بہار شریعت ۸۷۳)

۳۹۹: عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ مُحْتَسِبًا فَكَأَنَّمَا قَامَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ شَهِدَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَكَأَنَّمَا قَامَ يَصِفُ اللَّيْلَ. (كُنْزُ الْعُمَالِ ج ۸۰/۴ بَابُ أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ مُفَصَّلَةً حدیث ۱۶۲۰)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً مروی ہے کہ جو نماز صبح کے لیے گیا طالبِ ثواب ہو کر حاضر ہوا گویا اس نے تمام رات قیام کیا (عبادت کی) اور جو نماز عشا کے لیے حاضر ہوا گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔ (بیہقی شعب الایمان) (بہار شریعت ۸۷۳)

۴۰۰: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ صَلَّى أَرْبَعِينَ يَوْمًا صَلَاةَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ الْأَخِرَةِ فِي جَمَاعَةٍ أَعْطَاهُ اللَّهُ بَرَاءَةً تَبِينُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ. (كُنْزُ الْعُمَالِ بَابُ الْإِكْمَالِ فِي آخِرِ الْوَقْتِ ج ۸۰/۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جس نے چالیس دن نماز فجر و عشا باجماعت پڑھی اس کو اللہ تعالیٰ دو براءتیں عطا فرمائے گا ایک نار اور دوسری نفاق سے۔ (خطیب) (بہار شریعت ۸۷۳)

۴۰۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا

فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ (متفق عليه) (مشکوٰۃ المصابيح ص ۲۲ الفصل بَابُ فَضَائِلِ الصَّلَاةِ
الْفَصْلُ الْأَوَّلُ مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۳۱۲/۲ باب مسند أبي هريرة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں رات اور دن کے ملائکہ نماز فجر و عصر میں جمع ہوتے ہیں جب وہ جاتے ہیں تو اللہ عز و جل ان سے فرماتا ہے کہاں سے آئے؟ حالانکہ وہ جانتا ہے عرض کرتے ہیں تیرے بندوں کے پاس سے جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انھیں نماز پڑھتا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے (احمد)
(بہار شریعت ۸/۳)

۴۰۲: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا تَقُوتُهُ الرُّكْعَةُ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عِتْقًا مِنَ النَّارِ. (السنن لابن ماجہ بَابُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ ۵۱۱)
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں جو مسجد میں جماعت کے ساتھ چالیس راتیں نماز عشاء پڑھے کہ رکعت اولی فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔ (ابن ماجہ) (بہار شریعت ۸/۳)

۴۰۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا.
(الدر المنثور فی التفسیر الماثور ج ۱ ص ۷۱۴ سورة البقرة، بیروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں سب نمازوں میں زیادہ گراں منافقین پر نماز عشاء و فجر ہے اور جوان میں فضیلت ہے اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا۔ (طبرانی)
(بہار شریعت ۹، ۸/۳)

۴۰۴: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ نَامَ قَبْلَ الْعِشَاءِ فَلَا نَامَ اللَّهُ عَيْنَهُ. (کنز العمال ج ۸۸/۴ قیل وقت الوتر وما يتعلق به حدیث ۱۸۲۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور فرماتے ہیں جو نماز عشا سے پہلے سوئے اللہ اس کی آنکھ کو نہ سلائے۔ (بزار)۔ (کنز العمال ۸۸/۴) (بہار شریعت ۹/۳) ۴۰۵: أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ نُوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٍ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَانَتْهَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.

(الدر المنثور ج ۱ ص ۷۱۶. كُنْزُ الْعُمَالِ بَابُ التَّرْهِيْبِ عَنْ تَرْكِ الصَّلَاةِ ج ۷۱/۴) نوافل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ۹/۳) ۴۰۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا كُتِبَ إِسْمُهُ عَلَى بَابِ النَّارِ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا.

(كُنْزُ الْعُمَالِ بَابُ التَّرْهِيْبِ عَنْ تَرْكِ الصَّلَاةِ ج ۴ ص ۷۱ حدیث ۱۴۰۷) ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے قصد نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اسکا نام لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابونعیم) (بہار شریعت ۹/۳) ۴۰۷: عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَتْرُكِي الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَإِنَّهُ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ. (مسند الإمام أحمد بن حنبل

۲۱/۶ حدیث ۴۲۱/۶) ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا قصد نماز ترک نہ کرو کہ جو قصد ترک کر دیتا ہے اللہ و رسول اس سے بری الذمہ ہیں۔ (احمد) (بہار شریعت ۹/۳) ۴۰۸: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَكُمْ أَنْ لَا تُحْسِرُوا وَلَا تُعْسِرُوا وَلَا خَيْرَ فِي دِينٍ لَا رُكُوعَ فِيهِ.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۱۸ و كُنْزُ الْعُمَالِ ج ۶۱/۴ حدیث ۱۲۵۵) حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں جنگی اور دشواری نہ ڈالو جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی خیر نہیں۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۹/۳) ۴۰۹: أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ عِنْدَ اللَّهِ فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَ وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ

قَلَا دِينَ لَهُ وَالصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ . (كَنْزُ الْعَمَالِ كِتَابُ الصَّلَاةِ الْبَابُ الْأَوَّلُ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ
وَوُجُوبِهَا ج ۴ ص ۱۸۰ . الدر المنثور ج ۱ ص ۷۰۸)

بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ایک شخص نے آ کر عرض کی یا رسول
اللہ اسلام میں اللہ کے نزدیک سب سے پیاری چیز کون سی ہے؟ فرمایا وقت کے اندر نماز اور فرمایا
جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں نماز دین کا ستون ہے۔ (بہار شریعت ۹/۳)

۴۱۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا سَهْمَ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ
لَا صَلَاةَ لَهُ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ. (الدر المنثور ج ۱ ص ۷۰۶)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اسلام میں اسکا
کوئی حصہ نہیں جس کے لیے نماز نہ ہو۔ (بہار شریعت ۹/۳)

۴۱۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ
حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ
نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأَبَى بَنِي خَلْفٍ .

(الدر المنثور فی التفسیر الماثور ج ۱ ص ۷۰۶)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس نے
نماز پر محافظت (مداومت) کی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لیے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس
نے محافظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون
وہامان و ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (بہار شریعت ۹/۳)

۴۱۲: عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى عَمَالِهِ أَنَّ أَهَمَّ أُمُورِكُمْ عِنْدِي
الصَّلَاةُ فَمَنْ حَفِظَهَا أَوْ حَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِينَهُ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ .

(كَنْزُ الْعَمَالِ ج ۱۴ ص ۱۸۰ الْبَابُ الْأَوَّلُ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ وَوُجُوبِهَا حَدِيثُ ۳۹۳۲)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبوں کے گورنروں کے پاس فرمان بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے اہم
میرے نزدیک نماز ہے جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا

اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجہ اولیٰ ضائع کرے گا۔ (۱) (بہار شریعت ۹/۳)
 ۴۱۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ بْنِ الْعَقِيلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ
 مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْأَعْمَالِ تَرَكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ.

(الترغيب والترہیب ج ۳۷۹/۱ بَابُ التَّزْهِيْبِ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ تَعَمُّدًا)
 حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ صحابہ کرام کسی
 کے عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوا نماز کے۔ (بہار شریعت ۹/۳)

(۱) بہت سی ایسی حدیثیں آئیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصد نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت امیر المؤمنین
 فاروق اعظم و عبدالرحمن بن عوف و عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و معاذ بن جبل و ابو ہریرہ و ابو درداء رضی
 اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اتحق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک و امام شافعی کا بھی یہی مذہب
 تھا اگرچہ ہمارے امام اعظم اور دیگر ائمہ نیز بہت سے صحابہ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے پھر بھی کیا یہ تھوڑی بات ہے کہ ان
 جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے ۱۲ (بہار شریعت ج ۱۰/۳)

نماز کے چند مسائل: ☆ نماز ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے ☆ جو قصد نماز چھوڑے اگرچہ
 ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے ☆ اور جو نماز نہ پڑھتا ہو اس کو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے نماز پڑھنے لگے ☆ ایمان
 کے بعد سب سے اہم عبادت نماز ہے ☆ ۲۳ گھنٹے میں پانچ وقت نماز فرض ہے ☆ پانچ وقت کی نماز بعثت کے بارہویں
 سال ۲۷ رجب کو معراج کے موقع پر فرض ہوئی ☆ مجموعی طور پر پانچ وقت نماز صرف آخری نبی اور ان کی امت کے اخلاص
 سے ہے ☆ اگلی امتوں اور نبیوں پر بھی نماز فرض تھی مگر ایک ایک دو دو وقت کی ☆ پانچ وقت کی نماز فرض ہونے سے پہلے
 مسلمان صرف چاشت اور عصر کی نماز پڑھتے تھے ☆ معراج سے پہلے بھی سرکارِ اعظم ﷺ نماز اسی جاری طریقے پر پڑھتے
 تھے ☆ پانچ وقت کی نماز سب سے پہلے دو شنبہ کے دن پڑھی ☆ بچہ کی جب سات برس کی عمر ہو جائے تو نماز پڑھنا
 سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر پڑھوایا جائے ☆ نماز خالص بدنی عبادت ہے کسی کی طرف سے کوئی نہیں
 پڑھ سکتا ☆ حیض، نفاس، نابالغی، جنون، وہ بیہوشی جو چھ یا اس سے زیادہ اوقات نماز تک طاری رہے، ایسی بیماری کہ اشارے
 سے بھی نماز نہ پڑھی جاسکے ان حالت میں نماز معاف ہے ☆ کسی نابالغ نے وقت کے اندر نماز پڑھی اور آخر وقت میں بالغ
 ہو گیا تو اس وقت کی نماز پھر سے پڑھنا فرض ہے۔

نابالغ نماز عشا پڑھ کر سویا احتلام ہوا مگر بیدار نہ ہوا اور فجر طلوع ہونے کے بعد آنکھ کھلی تو عشا کا اعادہ کرے اور فجر طلوع ہونے
 سے پہلے آنکھ اس کی کھل گئی تو بالاجماع اس پر فرض کہ عشا پھر سے پڑھے۔ (بہار شریعت و انوار نماز حصہ اول) ۱۲

﴿ نماز کے وقتوں کا بیان ﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۵۹: إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا. (نساء ۱۰۳/۴)

بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۶۰: فَسُبْحَنَ اللَّهُ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ. (روم ۱۸/۳۰)

تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو اور اس کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین

میں اور کچھ دن رہے اور جب تمہیں دوپہر ہو۔ (کنز الایمان)

احادیث

۴۱۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْفَجْرُ

فَجْرَانِ فَجْرٌ يَحْرُمُ فِيهِ الطَّعَامُ وَتَحِلُّ فِيهِ الصَّلَاةُ وَفَجْرٌ تَحْرُمُ فِيهِ الصَّلَاةُ وَيَحِلُّ فِيهِ الطَّعَامُ. (المستدرک للحاکم کتاب الصَّلَاةِ بَابُ الْفَجْرِ فَجْرَانِ ج ۱۹۱/۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں فجر دو ہیں ایک وہ جس میں کھانا حرام یعنی روزہ دار کے لیے اور نماز حلال دوسری وہ کہ اس میں نماز (فجر) حرام اور کھانا حلال۔ (بہار شریعت ۱۲/۳)

۴۱۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً

قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الْعَصَرَ. (صیح البخاری ج ۸۲/۱ بَابُ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے فجر کی ایک رکعت قبل طلوع آفتاب پالی تو اس نے نماز پالی اس پر فرض ہوگئی اور جسے ایک رکعت عصر کی

قبل غروب آفتاب مل گئی اس نے نماز پالی

۴۱۶: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : اُسْفِرُوا

بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْثَرُ لِلْأَجْرِ . (جامع الترمذی ج ۴۰/۱ باب ماجاء فی الاسفار بالفجر)

رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فجر کی نماز

اجالے میں پڑھو کہ اس میں بہت عظیم ثواب ہے۔ (بہار شریعت ش ۱۲۳-۱۳)

۴۱۷: عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اُسْفِرُوا بِالْفَجْرِ يُغْفَرُ لَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ مَنْ

نَوَّرَ بِالْفَجْرِ نَوَّرَ اللَّهُ فِي قَبْرِهِ وَقَلْبِهِ وَقَبْلَ صَلَوَتِهِ . (كُنْزُ الْعَمَالِ الْإِكْمَالِ فِي الْإِسْفَارِ ج ۷۹/۴)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی نماز روشن

کر کے پڑھو اس سے تمہاری مغفرت ہو جائے گی اور دوسری روایت انہیں سے ہے کہ جو فجر کو روشن کر کے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور قلب کو منور کرے گا اور اس کی نماز قبول فرمائے گا۔

(بہار شریعت ۱۳۳)

۴۱۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ ﷺ قَالَ : لَا تَزَالُ أُمْتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا اُسْفَرُوا

بِصَلَاةِ الْفَجْرِ . (كُنْزُ الْعَمَالِ الْإِكْمَالِ فِي الْإِسْفَارِ ج ۸۰/۴ . حدیث ۱۶۱۰)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ میری امت ہمیشہ فطرت یعنی

دین حق پر رہے گی جب تک فجر کو اجالے میں پڑھے گی۔ (بہار شریعت ۱۳۳)

۴۱۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا

وَإِنْ أَوَّلُ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَآخِرُ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ

الْعَصْرِ وَإِنْ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَإِنْ آخِرُ وَقْتِهَا حِينَ تَصْفُرُ الشَّمْسُ

وَإِنْ أَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَإِنْ آخِرُ وَقْتِهَا حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ وَإِنْ

أَوَّلُ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حِينَ يَغِيبُ الْأَلْفُوقُ وَإِنْ آخِرُ وَقْتِهَا حِينَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَإِنْ

أَوَّلُ وَقْتِ الْفَجْرِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَإِنْ آخِرُ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ .

(جامع الترمذی ج ۴۰/۳۹/۱ باب ماجاء فی مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں نماز کے لیے اول

آخر ہے اول وقت ظہر کا اس وقت ہے کہ آفتاب ڈھل جائے اور آخر اس وقت ہے کہ عصر کا وقت آجائے اور آخر وقت عصر کا اس وقت ہے کہ آفتاب کا قرص زرد ہو جائے اور اول وقت مغرب کا اس وقت ہے کہ آفتاب ڈوب جائے اور اس کا آخر وقت جب شفق ڈوب جائے اور اول وقت عشا جب شفق ڈوب جائے اور آخر وقت جب آدھی رات ہو جائے۔ (یعنی وقت مباح بلا کراہت) (بہار شریعت ۱۳/۳)

۴۲۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: يَا رَبِّ يَا كُلُّ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ نَفْسَيْنِ نَفْسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٌ فِي الصَّيْفِ.

(موطا امام مالک علی ہامش ابن ماجہ ج ۵/۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کہ سخت گرمی جہنم کے جوش سے ہے دوزخ نے اپنے رب کے پاس شکایت کی کہ میرے بعض اجزا بعض کو کھائے لیتے ہیں اسے دو مرتبہ سانس کی اجازت ہوئی ایک جاڑے میں ایک گرمی میں۔ (بہار شریعت ۱۳/۳)

۴۲۱: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ: لَهُ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ: لَهُ أَبْرِدْ حَتَّى سَاوَى الظِّلُّ الظُّلُولَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

(صحیح البخاری ج ۸۸، ۸۷، ۸۶ باب الْأَذَانُ لِلْمَسَافِرِ)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ سفر میں تھے مؤذن نے اذان کہنی چاہی فرمایا ٹھنڈا کر پھر قصد کیا فرمایا ٹھنڈا کر پھر ارادہ کیا فرمایا ٹھنڈا کر یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا نبی ﷺ نے فرمایا کہ گرمی جہنم کی لپٹ ہے۔

(بہار شریعت ۱۳/۳)

۴۲۲: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ: عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخَّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ.

(السنن لابی داؤد باب وَقْتُ الْمَغْرِبِ ۶۰/۱)

ابوایوب وعقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ میری امت ہمیشہ فطرت پر رہے گی جب تک مغرب میں اتنی تاخیر نہ کریں کہ ستارے گتھ جائیں۔

(بہار شریعت ۱۴۳)

۴۲۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ الْوُضُوءِ وَلَا تَحْرُثُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ شَطْرِ اللَّيْلِ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا لَيَقُولَنَّ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرُ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ.

(مسند الامام احمد بن حنبل ۲۵۰/۲-۲۶۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہو جائے گی تو میں ان کو حکم فرما دیتا (۱) کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اور عشا کی نماز تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کر دیتا کہ رب تبارک و تعالیٰ آسمان پر خاص تجلّی رحمت فرماتا ہے اور صبح تک فرماتا رہتا ہے کہ ہے کوئی سائل کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کروں، ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں۔

(بہار شریعت ۱۴۳)

۴۲۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَا صَلَوةَ إِلَّا رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ. (كَنْزُ الْعَمَالِ بَابُ الْأَوْقَاتِ الْمَكْرُوهَةِ ج ۹/۴ حدیث ۱۹۰۲)

(۱) حکم دیتا یعنی فرض کر دیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے "لو لا ان اشق علی امتی لفرضت علیہم السواک" (ابن جریر کنز ج ۵/۷۷) کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر گراں ہو جائے گی تو اس پر مسواک فرض کر دیتا اور حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے "لو لا ان اشق علی امتی لفرضت علیہم السواک عند کل صلوٰۃ کما فرضت علیہم الوضوء" (کنز العمال ج ۷۵) کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہو جائے گی تو میں ہر نماز کے وقت مسواک فرض کر دیتا جیسا کہ میں نے وضو فرض کر دیا۔ سرکار اقدس ﷺ کے ارشاد "لفرضت" (میں فرض کر دیتا) اور "لاموتہم" سے ظاہر و واضح کہ آپ باذن الہی احکام کے مالک ہیں جو چاہیں فرض کریں جو چاہیں حرام کریں۔ اور ایسا کرتے بھی رہے جیسا کہ ارشاد الہی اس پر ثبوت ہے "وبحل لهم الطیبت ویحرم علیہم الخبائث" اور یہ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرتے اور گندی چیزیں حرام کرتے ہیں۔ ۱۲ مرتب غفرلہ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جب فجر طلوع کر آئے تو کوئی (نفل) نماز نہیں سوا دو رکعت فجر کے۔
(بہار شریعت ۱۴/۳)

۴۲۵: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ. (صحيح البخارى ج ۸۲، ۸۲، ۸۳) بَابُ لَا تَتَخَرَّى الصَّلَاةُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بعد صبح نماز نہیں تا وقتے کہ آفتاب بلند ہو جائے اور عصر کے بعد نماز نہیں یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔
(بہار شریعت ۱۴/۳)

۴۲۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِجِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارْقَهَا ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَإِذَا زَالَتْ فَارْقَهَا فَإِذَا ذَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا فَإِذَا غَرَبَتْ فَارْقَهَا وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي بِلَکِ السَّاعَاتِ. رواه مالک و احمد والنسائی.

(مشکوٰۃ المصابیح بَابُ أَوْقَاتِ النَّهْيِ الْفَصْلُ الثَّالِثُ ۹۵)

عبداللہ صابجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ آفتاب شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع کرتا ہے جب بلند ہو جاتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب سرکی سیدھ پر آتا ہے تو شیطان اس کے قریب آ جاتا ہے جب ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہونا چاہتا ہے شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے جب ڈوب جاتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے تو ان تین وقتوں میں نمازیں نہ پڑھو۔ (بہار شریعت ۱۴/۳)

﴿اذان کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۶۱: وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

(سجدہ ۳۳/۴۱)

اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے
میں مسلمان ہوں (کنز الایمان)

احادیث

۴۲۷: عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ : الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ

أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

(مشکوۃ المصابیح باب فضل الأذان وإجابتہ ص ۶۴ الفضل الأول من کتاب الصلوة)

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ مؤذنین کی گردنیں

قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔ (مسلم، احمد، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۲۳/۳)

۴۲۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ الْمُؤَذِّنَ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى

صَوْتِهِ وَيُصَدَّقُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ سَمِعَ صَوْتَهُ . (کنز العمال ج ۱۴/۴۰۱۴ حدیث

۳۱۹۱۔ وابن ماجہ ج ۱ ص ۵۳ فضل الأذان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مؤذن کی

جہاں تک آواز پہنچتی ہے اس کے لیے مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر تر و خشک جس نے اس کی

آواز سنی اس کی تصدیق کرتا ہے (بہار شریعت ۲۳/۳)

(۱) علامہ ابن عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے اور حدیث کا معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ مؤذن

رحمت الہی کے بہت امیدوار ہوں گے کہ جس کو جس چیز کی امید ہوتی ہے اس کی طرف گردن دراز کرتا ہے یا اس کے معنی یہ

ہیں کہ ان کو ثواب بہت ہے بعضوں نے کہا یہ کتنا ہے اس سے کہ شرمندہ نہ ہوں گے اس لیے کہ جو شرمندہ ہوتا ہے اس کی

گردن جھک جاتی ہے۔ ۱۲ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ

۴۲۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْمُؤَذِّنُ

يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيُصَدَّقُهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ. (کنز العمال ج ۱۴/۴ حدیث ۳۲۲۷)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤذن کی آواز
جہاں تک پہنچتی ہے اس کے لیے مغفرت کر دی جاتی ہے اور ہر خشک و تر اس کی تصدیق کرتا ہے۔
(بہار شریعت ج ۳/۲۵)

۴۳۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ

مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ مَدْرَةٍ وَشَجَرَةٍ سَمِعَتْ صَوْتَهُ. (کنز العمال ج ۱۴/۴)
حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اعظم ﷺ نے فرمایا کہ مؤذن کی آواز جہاں تک
پہنچتی ہے اس کے لیے مغفرت کر دی جاتی ہے ہر ڈھیلہ اور درخت جس نے اس کی آواز سنی اس
کے لیے گواہی دے گا۔ (بہار شریعت ج ۳/۲۵)

۴۳۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ

وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّائِذِينَ فَإِذَا قُضِيَ التَّائِذِينَ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا تَوَبَّ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ
حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبُ أَقْبَلَ حَتَّى يُخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ لَهُ: أَذْكَرَ كَذَا
وَأَذْكَرَ كَذَا لِمَا لَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ مَا يَذِرُ كَمْ صَلَّى.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۶۸ باب فضل الاذان وهرب الشيطان عنه سماعه)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جب اذان کہی جاتی ہے
شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ آواز اسے نہ پہنچے جب اذان پوری ہو جاتی ہے چلا آتا
ہے پھر اقامت کہی جاتی ہے بھاگ جاتا ہے جب پوری ہو جاتی ہے آ جاتا ہے اور خطرہ ڈالتا ہے کہتا
ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر جو پہلے یاد نہ تھی یہاں تک کہ آدمی کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کتنی
پڑھی۔ (بخاری، مالک، ابوداؤد) (بہار شریعت ج ۳/۲۵)

۴۳۲: عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ

كَالشَّهِيدِ الْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ وَإِذَا مَاتَ لَمْ يُدَوِّدْ فِي قَبْرِهِ.

(کنز العمال الفصل الرابع في الأذان والترغيب فيه ج ۱۴/۴ حدیث ۳۲۰۰)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اذان دینے والا طالب ثواب ہے اس شہید کی مثل ہے کہ خون میں آلودہ ہے اور جب مرے گا قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ (طبرانی) (بہار شریعت ۲۵/۳)

۴۳۳: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرُّوحَاءِ قَالَ الرَّاَوِيُّ: وَالرُّوحَاءُ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ مِيلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مشکوۃ المصابیح باب فضل الأذان وإجابة المؤذن الفصل الثالث ص ۶۶)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور فرماتے ہیں شیطان جب اذان سنتا ہے اتنی دور بھاگتا ہے جیسے روح اور روحامینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ (مسلم) (بہار شریعت ۲۵/۳)

۴۳۴: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِهِ وَضَعَ الرَّبُّ يَدَهُ فَوْقَ رَأْسِهِ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ أَذَانِهِ وَإِنَّهُ لَيَغْفِرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ الرَّبُّ: صَدَقَ عَبْدِي وَشَهِدْتُ بِشَهَادَةِ الْحَقِّ فَأَبْشِرْ.

(التاريخ للبخارى عن انس. كنز العمال ج ۱۴/۴۵۱۴ حديث ۳۲۰۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جب مؤذن اذان کہتا ہے رب عز وجل اپنا دست قدرت اس کے سر پر رکھتا ہے اور یوں ہی رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اذان سے فارغ ہو اور اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے جہاں تک آواز پہنچے جب وہ فارغ ہوتا ہے رب عز وجل فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا اور تو نے حق گواہی دی لہذا تجھے بشارت ہو۔ (بخاری فی تاریخ) (بہار شریعت ۲۵/۳)

۴۳۵: رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُذِّنَ فِي قَرْيَةٍ أَمَّنَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَذَابِهِ ذَلِكَ الْيَوْمَ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي

معاجيمه الثلاثة. (الترغيب والترهيب ج ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰ باب ما جاء في فضل الأذان)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ جس بستی میں اذان کہی

جائے اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔ (طبرانی صغیر) (بہار شریعت ۲۵/۳)

۴۳۶: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : أَيُّمَا قَوْمٍ نُودِيَ فِيهِمْ بِالْأَذَانِ صَبَاحًا كَانَ لَهُمْ أَمَانًا مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يُمَسُّوا وَأَيُّمَا قَوْمٍ نُودِيَ فِيهِمْ بِالْأَذَانِ مَسَاءً كَانَ لَهُمْ أَمَانًا مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ حَتَّى يُصْبَحُوا. (طبرانی)

(كَنْزُ الْعُمَالِ الْفُضْلُ الرَّابِعُ فِي الْأَذَانِ ج ۱۴۰/۱۴۰۱. حدیث ۳۲۱۰)

معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ جس قوم میں صبح کی اذان ہوئی ان کے لیے اللہ کے عذاب سے شام تک امان ہے اور جن میں شام کو اذان ہوئی ان کے لیے اللہ کے عذاب سے صبح تک امان ہے۔ (طبرانی)

(بہار شریعت ۲۸/۳)

۴۳۷: عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا جَنَابِدَ مِنَ اللَّوْلُؤِ تَرَابُهَا الْمِسْكُ فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذَا؟ يَا جَبْرِيلُ قَالَ : لِلْمُؤَذِّنِينَ وَالْأَيِّمَةِ مِنْ أُمَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ.

(كَنْزُ الْعُمَالِ الْفُضْلُ الرَّابِعُ فِي الْأَذَانِ (عن أبي) ج ۱۴۰/۱۴۰۱. حدیث ۳۲۱۱)

ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں نبی ﷺ میں جنت میں گیا اس میں موتی کے گنبد دیکھے اس کی خاک مشک کی ہے فرمایا اے جبریل یہ کس کے لیے ہے عرض کی حضور کی امت کے مؤذنوں اور امانوں کے لیے۔ (ابویعلیٰ فی منہ) (بہار شریعت ۲۶/۳)

۴۳۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا لَهُمْ فِي التَّائِذِينَ لَتَضَارَبُوا عَلَيْهِ بِالسُّيُوفِ. (مسند الإمام أحمد بن حنبل أحاديث أبو سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه ج ۲۹/۳) (كَنْزُ الْعُمَالِ الْفُضْلُ الرَّابِعُ فِي الْأَذَانِ وَالتَّرْغِيبُ فِيهِ وَأَذَاهُ ج ۱۴۰/۱۴۰۱. حدیث ۳۲۱۵)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے تو اس پر باہم تلوار چلتی۔ (امام احمد) (بہار شریعت ۲۶/۳)

۴۳۹: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ أَدَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا كَتَبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ. (جامع الترمذی بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ ج ۱ ص ۵۱)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ سرور دو عالم ﷺ فرماتے ہیں جس نے سات برس ثواب کے لیے اذان کہی اللہ تعالیٰ اس کے لیے نار سے براءت لکھ دے گا۔ (ابن ماجہ) (بہار شریعت ۲۶/۳)

۴۴۰: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.
(السنن لابن ماجه بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَقَوَابِلِ الْمُؤَذِّنِينَ ج ۱ ص ۵۳)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ فرماتے ہیں سرور دو عالم ﷺ جس نے بارہ برس اذان کہی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور ہر روز اس کی اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (ابن ماجہ حاکم) (بہار شریعت ۲۶/۳)

۴۴۱: عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَى الْأَذَانِ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. (كُنْزُ الْعَمَالِ الْفَصْلُ الرَّابِعُ الْأَذَانُ وَالتَّرْغِيبُ فِيهِ وَادَابُهُ ج ۴/۱۴۶. حديث ۳۲۲۰)
ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں نبی ﷺ جس نے سال بھر اذان پر محافظت کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (بیہقی) (بہار شریعت ۲۶/۳)

۴۴۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ أَذَّنَ خُمْسَ صَلَوَاتٍ إِيْمَانًا وَإِحْسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ أَمَّ أَصْحَابَهُ خُمْسَ صَلَوَاتٍ إِيْمَانًا وَإِحْسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (كُنْزُ الْعَمَالِ الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْأَذَانِ وَالتَّرْغِيبُ فِيهِ وَادَابُهُ ج ۴/۱۴۵. حديث ۳۲۱۸)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں نبی ﷺ جس نے پانچ نمازوں کی اذان ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے کہی اسکے جو گناہ پہلے ہوئے معاف ہو جائیں گے اور جو اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں امامت کرے ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے اس کے جو گناہ پیشتر ہوئے معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بیہقی) (بہار شریعت ۲۶/۳)

۴۴۳: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَذَّنَ سَنَةً لَا يَطْلُبُ عَلَيْهِ أَجْرًا دُعِيَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَوُقِفَ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَقِيلَ: لَهُ: إِشْفَعْ لِمَنْ شِئْتَ.

(كُنْزُ الْعَمَالِ ج ۴/۱۴۶. حديث ۳۲۱۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جو سال بھر اذان کہے اور اس پر اجرت طلب نہ کرے قیامت کے دن بلایا جائے گا اور جنت کے دروازہ پر کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا جس کے لیے تو چاہے شفاعت کر۔ (۱)

(ابن عساکر) (بہار شریعت ۲۶/۳)

۴۴۴: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يُحْشَرُ الْمُؤَذِّنُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى نُوقٍ مِّنْ نُوقِ الْجَنَّةِ يَقْلَمُهُمْ بِلَالٌ رَّاهِيٌّ أَصْوَاتِهِمْ بِالْأَذَانِ يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ الْجَمْعُ فَيَقَالُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ فَيَقَالُ مُؤَذِّنُوا أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ يَخَافُ النَّاسُ وَلَا يَخَافُونَ وَيَحْزَنُ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُونَ. (كنز العمال الفصل الرابع في الأذان ج ۱۴۷/۴. حديث ۳۲۵۲)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ مؤذنوں کا حشر یوں ہوگا کہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے ان کے آگے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونگے سب کے سب بلند آواز سے اذان کہتے آئیں گے لوگ ان کی طرف نظریں کریں گے پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا یہ امت محمدیہ ﷺ کے مؤذن ہیں لوگ خوف میں ہیں اور ان کو خوف نہیں لوگ غم میں ہیں ان کو غم نہیں۔ (خطیب و ابن عساکر) (بہار شریعت ۲۶/۳، ۲۷)

۴۴۵: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتَجِيبَ الدُّعَاءُ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ لَمْ تُرَدَّ دَعْوَةٌ.

(كنز العمال ج ۱۴۶/۴)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں ﷺ جب اذان کہی جاتی ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے جب اقامت کا وقت ہوتا ہے دعار نہیں کی جاتی۔

۴۴۶: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الدُّعَاءُ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ. (جامع الترمذی فی ابواب الصلوة باب مَا جَاءَ أَنَّ الدُّعَاءَ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ ص ۵۱)

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ بے اجرت ایک سال اذان کہنے والا باذن الہی شفاعت کرے گا تو ثابت ہوا کہ انبیائے کرام، اولیائے عظام، علمائے اسلام بدرجہ اولیٰ شفاعت کریں گے۔ ۱۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذان و اقامت کے درمیان دعا رو نہیں کی جاتی۔ (ابو اسحاق) (بہار شریعت ۲/۳)

۴۴۷: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّدَاءِ وَعِنْدَ النَّبَاسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(مشکوۃ المصابیح باب فضل الأذان وإجابة المؤذن الفصل الثانی ص ۶۶)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں دو دعائیں رو نہیں ہوتیں یا بہت کم رد ہوتی ہیں اذان کے وقت اور جہاد کی شدت کے وقت۔ (داری، ابوداؤد) (بہار شریعت ۲/۳)

۴۴۸: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! إِنَّ الْأَذَانَ مُتَّصِلٌ بِالصَّلَاةِ فَلَا يُؤْذَنُ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ (أَبُو الشَّيْخِ فِي كِتَابِ الْأَذَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ)
(كُنُزُ الْعَمَالِ ج ۴ ص ۱۴۸. حدیث ۳۲۸۸)

سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا اے ابن عباس اذان کو نماز سے تعلق ہے تو تم میں کوئی شخص اذان نہ کہے مگر حالت طہارت میں۔ (ابو اسحاق) (بہار شریعت ۲/۳)

۴۴۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْذَنُ إِلَّا مُتَوَضِّئًا. (جامع الترمذی ج ۵۰/۱. باب ماجاء أن من أذن فهو يقيم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ لا یؤذن الا متوضی کوئی شخص اذان نہ دے مگر با وضو۔ (ترمذی) (بہار شریعت ۲/۳)

۴۵۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ: حِينَ يَسْمَعُ النَّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (صحيح البخاری ج ۸۶/۱ باب الدعاء عند النداء وجامع الترمذی ج ۱ ص ۵۱ باب ما يقول اذا أذن المؤذن من الدعاء)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو اذان سن کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ

رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ آتِ (سَيِّدَنَا) مُحَمَّدَنَ الْوَسِيلَةَ
وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ اس کے لیے میری شفاعت واجب
ہوگئی۔ (۱) (بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ (بہار شریعت ۲۹/۳)

۴۵۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا
سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

(السنن للنسائي بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ الْأَذَانِ ج ۱ ص ۱۱۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے رسول
اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب مؤذن کی اذان سنو تو اسی کے مثل کہو اور مجھ پر درود پڑھو بے شک
جو ایک بار مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر میرے واسیلے کا سوال کرو
کہ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے۔ (بہار شریعت ۲۹/۳)

۴۵۲: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ ﷺ قَالَ: مَنْ سَمِعَ النَّدَاءَ
فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَلِّغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيلَةِ عِنْدَكَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَجِبَتْ لَهُ
شَفَاعَتِي. (كُنْزُ الْعُمَالِ الْإِكْمَالُ فِي آدَابِ الْمُؤَذِّنِ ج ۴ ص ۱۵۰/۱۵۱. حَدِيث ۳۳۲۹)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص اذان سن کر یہ کہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَبَلِّغْهُ دَرَجَةَ
الْوَسِيلَةِ عِنْدَكَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(بہار شریعت ۲۹/۳)

۴۵۳: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا سَمِعْتَ النَّدَاءَ فَاجِبْ
دَاعِيَ اللَّهِ. (كُنْزُ الْعُمَالِ الْإِكْمَالُ فِي آدَابِ الْمُؤَذِّنِ ج ۴ ص ۱۵۰/۱۵۱. حَدِيث ۳۳۱۷ طبرانی)

(۱) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سرکار اقدس ﷺ کی شفاعت حق ہے وہ بروز محشر انشاء اللہ اپنے گنہگار امتیوں کی شفاعت
فرمائیں گے۔ ۱۲

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو اذان سے تو اللہ کے داعی کا جواب دے۔ (طبرانی کبیر) (بہار شریعت ۳۰/۳)

۴۵۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقُولُوا: مِثْلَ قَوْلِهِ. (السنن لابن ماجه بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ ج ۱ ص ۵۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب مؤذن کو اذان کہتے سنو تو جو وہ کہتا ہے تم بھی کہو۔ (ابن ماجہ) (بہار شریعت ۳۰/۳)

۴۵۵: عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ ﷺ قَالَ: حَسْبُ الْمُؤْمِنِ مِنَ الشَّقَاقِ وَالْخَبِيَةِ أَنْ يَسْمَعَ الْمُؤَذِّنَ يُثَوِّبَ فَلَا يُجِيبُهُ. طبرانی

(كَتَبُ الْعَمَالِ فِي آذَانِ الْمُؤَذِّنِ ج ۱ ص ۱۴۹/۱۵۰. حدیث ۳۳۱۲)

حضرت معاذ بن انس سے مروی فرماتے ہیں مومن کو بد بختی و نامرادی کے لیے کافی ہے کہ مؤذن کو تکبیر کہتے سنے اور اجابت نہ کرے۔ (طبرانی) (بہار شریعت ۳۰/۳)

۴۵۶: عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الْجَفَاءُ وَكُلُّ الْجَفَاءِ وَالْكُفْرُ وَالنَّفَاقُ مَنْ سَمِعَ مُنَادِيَ اللَّهِ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ وَيَدْعُو إِلَى الْفَلَاحِ فَلَا يُجِيبُهُ. طبرانی

(كَتَبُ الْعَمَالِ فِي آذَانِ الْمُؤَذِّنِ ج ۱ ص ۱۴۹/۱۵۰. حدیث ۳۳۱۱)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں ظلم ہے پورا ظلم اور کفر ہے اور نفاق ہے یہ کہ اللہ کے منادی کو اذان کہتے سنے اور حاضر نہ ہو۔ (اذان کے جواب کا نہایت عظیم ثواب ہے)۔ (طبرانی) (بہار شریعت ۳۰/۳)

۴۵۷: عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ: حِينَ يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ مِثْلَ قَوْلِهِ غُفِرَ لَهُ (ابو الشیخ فی کتاب الاذان)

(كَتَبُ الْعَمَالِ ج ۱ ص ۱۵۰/۱۵۱ بَابُ آذَانِ الْمُؤَذِّنِ حدیث ۳۳۲۰)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ جس نے مؤذن کی طرح کہا (اذان کا جواب دیا) اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (ابو الشیخ) (بہار شریعت ۳۰/۳)

۴۵۸: عَنْ ابْنِ عَسَاكَرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَامُعَشَرَ النِّسَاءِ: إِذَا سَمِعْتُنَّ هَذَا الْحَبَشِيَّ (بِلَالًا) يُؤَذِّنُ وَيَقِيمُ فَقُلْنَ: كَمَا يَقُولُ: فَإِنَّ اللَّهَ يَكْتُبُ لَكُنَّ بِكُلِّ كَلِمَةٍ

مِائَةُ أَلْفٍ حَسَنَةٍ وَيَرْفَعُ لَكُنَّ أَلْفَ دَرَجَةٍ وَيَحْطُ عَنْكَ أَلْفَ سَيِّئَةٍ قُلْنَ : هَذِهِ لِلنِّسَاءِ
فَمَا لِلرِّجَالِ؟ قَالَ : لِلرِّجَالِ ضِعْفَانِ . (ابن عساکر)

(کنز العمال الکمال فی آداب المؤمن ج ۴، ۱۵۰/۱۰۰، حدیث ۳۳۲۱)

ابن عساکر نے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے گروہ زنان! جب تم بلال کو
اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ہر کلمہ کے
بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ محو کرے گا۔ عورتوں نے
عرض کی یہ تو عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا مردوں کے لیے دو نا۔

(بہار شریعت ۲۸/۳)

۴۵۹ : عَنْ مِمْوَنَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : يَا مَعْشَرَ
النِّسَاءِ إِذَا سَمِعْتُنَّ أَذَانَ هَذَا الْحَبَشِيِّ وَإِقَامَتَهُ وَقُلْنَ كَمَا يَقُولُ : فَإِنَّ لَكُنَّ بِكُلِّ حَرْفٍ
أَلْفَ أَلْفٍ دَرَجَةٍ قَالَ عُمَرُ : هَذَا لِلنِّسَاءِ فَمَا لِلرِّجَالِ؟ قَالَ لِلرِّجَالِ ضِعْفَانِ يَا عُمَرُ .

(طبرانی) کنز العمال الکمال فی آداب المؤمن ج ۴، ۱۵۰/۱۰۰، حدیث ۳۳۲۲

میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ عورتوں کے لیے ہر کلمہ کے مقابل دس لاکھ
درجے بلند کیے جائیں گے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یہ عورتوں کے لیے ہے
مردوں کے لیے کیا ہے فرمایا مردوں کے لیے دو نا۔ (بہار شریعت ۲۸/۳)

۴۶۰ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمُؤَدِّنٍ فَضَّلَ عَلَى مَنْ أَتَى
بِالصَّلَاةِ عَشْرِينَ وَمِائَتِي حَسَنَةِ الْإِمْنِ قَالَ : مِثْلُ مَا يَقُولُ : فَإِنْ أَقَامَ فَأَرْبَعُونَ وَمِائَةُ أَلْفٍ حَسَنَةِ
الْإِمْنِ قَالَ : مِثْلُ مَا يَقُولُ (کنز العمال الکمال فی آداب المؤمن ج ۴، ۱۵۰/۱۰۰، حدیث ۳۳۲۴)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا کہ مؤذن کو نماز پڑھنے والے پر
دو سو بیس حسنہ زیادہ ہے مگر وہ جو اسکی مثل کہے اور اقامت کہے تو ایک لاکھ چالیس نیکی ہے مگر وہ جو
اسکی مثل کہے۔ (بہار شریعت ۲۸/۳)

۴۶۱ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ
الْمُؤَدِّنُ : اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ : أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ : أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ

اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ : حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ : حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ : اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَنْ قَلْبُهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (الصحيح لمسلم ج ۱/ ۱۶۷ بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ)

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جب مؤذن اذان دے تو جو شخص اس کی مثل کہے یعنی مؤذن اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر مؤذن اُشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو یہ اُشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے وہ اُشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو یہ اُشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے اور جب وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو یہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے جنت میں داخل ہوگا۔ (بہار شریعت ۲۸/۳)

۴۶۲: عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِي قَالَ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُوذِّنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَأَذُنْتُ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَخَا صَدَاءٍ قَدْ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۵۰. بَابُ مَا جَاءَ أَنْ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ)

زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں نماز فجر میں رسول اللہ ﷺ نے اذان کہنے کا مجھے حکم دیا میں نے اذان کہی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہنی چاہی فرمایا صدائی نے اذان کہی اور جو اذان دے وہی اقامت کہے۔ (۱) (رواہ ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ) (بہار شریعت ۳۱/۳)

(۱) اذان اسلام کا خاصہ اور شعار ہے۔ ہجرت کے پہلے سال شروع ہوئی، روزمرہ کی پانچ نمازوں اور جمعہ کے لیے اذان سنت مؤکدہ ہے جب مسجد میں نمازیں جماعت سے پڑھی جائیں مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت مکروہ ہے ☆ وتر، جنازہ، عیدین، نذر، سنن، تراویح، استسقاء، چاشت، کسوف، خوف، نوافل کے لیے اذان نہیں، عورت کی اذان، اقامت مکروہ تحریمی ہے۔ اذان کا وقت مستحب وہی ہے جو نماز کا ہے ☆ وقت نماز شروع ہونے سے پہلے اذان دینا جائز نہیں اور وقت سے پہلے اذان دے دی جائے تو دہرائی جائے ☆ بے وضو اذان مکروہ ہے ☆ سمجھ دار بچہ (سات سال یا اس سے اوپر کا یا نابالغ بچہ) اندھے، ولد اثرنا کی اذان بھی صحیح ہے ☆ ایک شخص کا ایک وقت کی نماز کی اذان دو مسجدوں میں دینا مکروہ ہے ☆ امام ہی اذان دے تو اور بہتر ہے ☆ بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے ☆ قبلہ کے علاوہ کسی اور رخ پر اذان کہنا مکروہ ہے، چلتے ہوئے اذان کہنا یا دوران اذان بلا عذر رکھنا مکروہ ہے، مسجد (مسجد کا اندرونی حصہ یا اس محن) میں اذان کہنا مکروہ ہے لہذا مسجد کے باہر کہی جائے۔ فاسق اذان کہدے تو دہرائی جائے۔ (فتاویٰ رضویہ دوم باب الاذان)

﴿ نماز پڑھنے کا طریقہ ﴾

۴۶۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ: فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الْبَتَّى بَعْدَهَا عَلَّمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ .

(مشکوۃ المصابیح باب صِفَةِ الصَّلَاةِ الفصل الاول ص ۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کی ایک جانب میں تشریف فرما تھے انہوں نے نماز پڑھی پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا: ایک السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا: ایک السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی تیسری بار اس کے بعد عرض کی یا رسول اللہ مجھے تعلیم فرمائیے ارشاد فرمایا جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو کامل وضو کرو پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو جتنا میسر آئے پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہو پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح نماز

پوری کرو۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۲۰۳)

۴۶۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ: فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَقْرَأُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصُبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعِيهِ اقْتِرَاشَ السَّبْعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ. (مشکوٰۃ المصابیح باب صِفَةِ الصَّلَاةِ الفصل الاول ص ۷۵)

حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے قراءت اور جب رکوع کرتے سر کو نہ اٹھائے ہوتے نہ جھکائے بلکہ متوسط حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ کو نہ جاتے تاوقت کہ سیدھے کھڑے نہ ہو لیں اور سجدہ سے اٹھ کر سجدہ نہ کرتے تاوقت کہ سیدھے نہ بیٹھ لیں اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھاتے اور داہنا کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح کلاسیاں بچھانے سے منع فرماتے (یعنی سجدے میں مردوں کو) اور سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے۔ (صحیح مسلم) (بہار شریعت ۲۰۳-۶۱)

۴۶۵: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ نَاسٌ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ.

(صحیح البخاری ج ۱۰/۲۱۱. باب وَضْعُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ لوگوں کو حکم کیا جاتا کہ نماز میں مرد داہنا ہاتھ بائیں کلائی پر رکھے۔ (بہار شریعت ۶۱/۳)

۴۶۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَى رَجُلًا كَانَ فِي آخِرِ الصُّفُوفِ فَقَالَ: يَا فَلَانُ! أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ؟ أَلَا تَنْظُرُ كَيْفَ تُصَلِّي؟ إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي إِنْمَا يَقُومُ يَنَاجِي رَبَّهُ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ

يُنَاجِيهِ؟ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ إِنِّي لَا أَرَاكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرَى مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ . (الترغيب والترهيب ج ۳/۴۲۱، ۳۴۳، ۳۴۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے ہم کو نماز پڑھائی اور پچھلی صف میں ایک شخص تھا جس نے نماز میں کچھ کمی کی جب سلام پھیرا تو اسے پکارا اے فلاں تو اللہ سے نہیں ڈرتا کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے تم یہ گمان کرتے ہو گے کہ جو تم کرتے ہو اس میں سے کچھ مجھ پر پوشیدہ رہ جاتا ہو گا خدا کی قسم میں پیچھے سے ویسا ہی دیکھتا ہوں جیسا سامنے سے۔
(۱) (امام احمد) (بہار شریعت ۶۱/۳)

۴۶۷: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَكْتَيْنِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً إِذَا قَرَأَ مِنْ قِرَاءَةٍ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَصَدَّقَهُ أَبُو بُرَيْدٍ كَقَبِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ.

(مشکوۃ المصابیح باب صِفَةِ الصَّلَاةِ الْفَصْلُ الثَّانِي ص ۷۸)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مقام پر رسول اللہ ﷺ کا سکتہ فرمانا یاد کیا ایک اس وقت جب تکبیر تحریمہ کہتے دوسرا جب "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" پڑھ کر فارغ ہوتے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تصدیق کی۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ۶۱/۳)

۴۶۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا: آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ: آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (سنن الدارمی ج ۱/ص ۲۲۸)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو آمین کہو بے شک فرشتے آمین

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھلائے الہی عالم غیب ہیں آگے پیچھے برابر دیکھتے ہیں یعنی ان کی نگاہوں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں لہذا دیوبندیوں، دہائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم کو پیٹھ پیچھے کی خبر نہیں سراسر غلط اور ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح خلاف ہے مسلمانان کرام اس قسم کے عقیدہ والوں سے بچیں ان سے دور رہیں۔ ۱۲ مرتب غفرلہ

کہتے ہیں اور امام آمین کہتا ہے تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو جائے اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مرتب)

۴۶۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا: آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (صحيح البخارى باب جَهْرُ الْإِمَامِ بِالتَّائِمِينَ ج ۱۰۸/۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو آمین کہو کہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری) (بہار شریعت ۶۱۳-۶۱۴)

۴۷۰: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَوْمُكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا: آمِينَ يُحِبُّكُمْ اللَّهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَيَلْكَ بِتِلْكَ قَالَ: وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اَللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ.

(مشکوۃ المصابیح باب الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ الفصل الاول ص ۷۹)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ارشاد فرماتے ہیں ﷺ جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کر لو پھر تم میں سے جو کوئی امامت کرے وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع میں جائے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو یہ اس کا بدلہ ہو گیا اور جب وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اللہ تمہاری سنے گا۔ (بہار شریعت ۶۱۳-۶۱۴)

۴۷۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

فَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا (شرح معانی الآثار كتاب الصلوة باب القراءۃ خلف الإمام ج ۱۲۸/۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امام تو اس

لیے بنایا گیا کہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب وہ قراءت کرے تو چپ رہو۔ (بہار شریعت ج ۳/۶۲)
 ۴۷۲: رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ عَنْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ غَيْرَ
 الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِينَ وَخَفِضَ بِهَا صَوْتَهُ.

(جامع الترمذی باب مَا جَاءَ فِي التَّائِينَ . ج ۵۸/۱)

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
 عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھا تو آمین کہی اور آواز پست کی۔

۴۷۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامَ لِيُؤْتَمَّ بِهِ
 فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا وَإِذَا قَالَ: غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ
 فَقُولُوا: آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا
 وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ.

(السنن لابن ماجہ ج ۶۱/۱ باب إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَانصِتُوا وصحيح البخاری ج ۱ ص ۹۵)

عن عائشة رضي الله عنها

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام تو
 اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب قراءت
 کرے تم چپ رہو اور جب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو
 اور جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو
 اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو اور جب بیٹھ کر پڑھے تو بیٹھ کر پڑھو۔ (بہار شریعت ج ۳/۶۲)

۴۷۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا الْإِمَامَ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا

كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا. (السنن للنسائي ج ۱/۱ باب الْقِرَاءَةُ خَلْفَ الْإِمَامِ ص ۱۴۶)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام تو اس
 لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب قراءت کرے تم

چپ رہو۔ (بہار شریعت ج ۳/۶۲)

۴۷۵: عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ : أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لَمْ يَرْفَعْ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ. (جامع الترمذی ج ۵۹/۱ باب رَفَعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّكُوعِ)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ راوی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کیا تمہیں وہ نماز نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ ﷺ کی نماز تھی؟ پھر نماز پڑھی اور ہاتھ نہ اٹھائے مگر پہلی بار یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت۔

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھایا پھر نہیں۔ (۱)

(بہار شریعت ۶۳، ۶۲/۳)

۴۷۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَمْ يَرْفَعُوا أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ. (سنن الدارقطنی ج ۱ ص ۲۹۵ باب ذِكْرِ التَّكْبِيرِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْإِفْتِتَاحِ وَالرَّكُوعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ.)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی تو ان حضرات نے ہاتھ نہ اٹھائے مگر نماز شروع کرتے وقت۔

(بہار شریعت ۶۳/۳)

۴۷۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ رَافِعِي أَيْدِينَا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيَكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسِ؟ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ. (مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۱۰۷/۵. مرویات جابر بن سمرہ)

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ یہ کیا بات ہے کہ تمہیں ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں جیسے چنچل گھوڑے کی دُمیں نماز میں سکون کے ساتھ رہو۔ (بہار شریعت ۶۳/۳)

(۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود کی یہ حدیث اس پر نص ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی ہاتھ کانوں کی طرف اٹھاتے تھے بار بار نہیں اٹھاتے تھے لہذا غیر مقلدوں کا رفع یدین کرنا یعنی ہر رکوع اور اس سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھانا سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ہے اور اہل حدیث ہونے کا ان دعویٰ غلط ہے۔ ۱۲ مرتب غفرلہ

۴۷۸: عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ السُّنَّةُ وَضَعُ الْأَكْفِ عَلَى

الْأَكْفِ تَحْتَ السُّرَّةِ. رواه ابو داؤد والامام احمد. (رسائل الاركان ص ۷۳، ۷۴)

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سنت سے ہے کہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے

(بہار شریعت ۶۳/۳)

(۱) رکھے جائیں۔

(۱) اس حدیث سے کھلے طور پر معلوم ہوا کہ مردوں کے لیے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہی سنت ہے لہذا غیر مقلدین کا ہاتھ سینے پر باندھنا خلاف سنت ہے اور سینے پر ہاتھ باندھنے ہی کو عمل بالحدیث کہنا سفید جھوٹ ہے اور ان کا کہنا کہ ہاتھ ناف کے اوپر یعنی سینے پر باندھنے کا حکم بخاری میں ہے تو عرض کہ حکم تو ضرور ہے مگر وہ عورتوں کے لیے ہے مردوں کے لیے نہیں حیرت ہے کہ عورتوں کا حکم غیر مقلدوں نے مردوں کے لیے بھی سمجھ لیا ہے۔ ۱۲ مرتب غفرلہ

﴿درود شریف پڑھنے کے فضائل﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۶۲: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ

وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (احزاب ۱۶۱)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود پڑھتے ہیں نبی پر اے ایمان والو! ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام۔

احادیث

۴۷۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى

اللَّهُ عَلَيَّ عَشْرًا. (الصحيح لمسلم ج ۱/۱۷۵. بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَشْكُوهُ

المصابيح ص ۸۶)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ

(بہار شریعت ۸۴۳)

تعالیٰ اس پر دس بار درود نازل فرمائے گا۔

۴۸۰: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً

صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۶ الفصل الثانی)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مجھ پر ایک بار درود

بھیجے اللہ عزوجل اس پر دس درودیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں محو فرمائے گا اور دس

درجے بلند فرمائے گا۔ (بہار شریعت ۸۴۳)

۴۸۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ: مَنْ صَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَئَتْهُ سَبْعِينَ صَلَاةً. (مسند الإمام بن حنبل في

مرويات عبد الله بن عمرو ج ۲/۱۷۲ و مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۷ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں جو نبی ﷺ پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں۔ (بہار شریعت ۸۳/۳-۸۵)

۴۸۲: عَنْ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً فَتَقَبَّلْتُ مِنْهُ مَحَالاً اللَّهُ عَنْهُ ذُنُوبَ ثَمَانِينَ سَنَةً.

(الدور المختار علی هامش ردالمحتار ج ۳۸۴/۱)

اصبہانی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی برس کے گناہ کو مہرہ دے گا۔

(بہار شریعت ۸۵/۳)

۴۸۳: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَوةً.

(مشکوۃ المصابیح ص ۸۶ الفصل الثانی باب الصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہے۔ (بہار شریعت ۸۵/۳)

۴۸۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِي مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونَنِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ. (السنن للنسائی ۱۸۹/۱. باب التسليم علی النبی ﷺ. ومَشْكُوة المصابیح ص ۸۶. باب الصلوة علی

النَّبِيِّ ﷺ الفصل الثانی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ (بہار شریعت ۸۵/۳)

۴۸۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عَنْدهُ أَبَوَاهُ الْكَبِيرَ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ

يُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. (مشکوۃ المصابیح ص ۸۶ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الفصل الثاني)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ اسکی ناک خاک میں ملے جسکے سامنے میرا ذکر ہوا اور مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے جسکو رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انھوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا یعنی ان کی خدمت و اطاعت نہ کی کہ جنت کا مستحق ہو جاتا۔ (بہار شریعت ۸۵/۳)

۴۸۶: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ

ذُكِرْتُ عَنْهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. (مشکوۃ المصابیح بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الفصل الثالث ص ۸۷)
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں پورا بخیل وہ ہے جسکے سامنے میرا ذکر ہوا اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (بہار شریعت ۸۵/۳)

۴۸۷: عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرَى وَجْهَهُ فَقَالَ: إِنَّهُ جَاءَ نَبِيَّ جِبْرِئِيلُ فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ: أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدٌ؟ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا. رواه النسائي والدارمي

(سنن الدارمی ج ۲/۲۲۴ و مشکوۃ المصابیح ص ۸۶ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الفصل الثاني)

ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ تشریف لائے اور بشارت چہرہ اقدس میں نمایاں تھی فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ راضی نہیں؟ کہ آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا اور آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر ایک بار سلام بھیجے میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔

(بہار شریعت ۸۵/۳-۸۶)

۴۸۸: عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ

عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَوَتِي؟ فَقَالَ: مَا شِئْتُ. قُلْتُ: الرَّبُّعُ قَالَ: مَا شِئْتُ. فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ: النِّصْفُ قَالَ: مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ:

فَالثَّلَاثِينَ قَالَ : مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ : أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ :
إِذَا يَكْفِي هَمَّكَ وَيَكْفُرُ لَكَ ذَنْبَكَ . رواه الترمذی .

(مشکوۃ المصابیح ص ۸۶ باب الصلوۃ الفصل الثانی)

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں بکثرت دعا مانگتا ہوں تو اس میں سے حضور پر درود کے لیے وقت کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا جو تم چاہو عرض کی چوتھائی؟ فرمایا جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتری ہے میں نے عرض کی نصف؟ فرمایا جو تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمہارے لیے بھلائی ہے میں نے عرض کی دو تہائی؟ فرمایا جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتری ہے میں نے عرض کی تو کل درود ہی کیلئے مقرر کروں؟ فرمایا ایسا ہے تو تمہارے کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

(بہار شریعت ۸۶)

۴۸۹ : عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ :
مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ : اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَجَبَتْ
لَهُ شَفَاعَتِي . (مسند امام احمد بن حنبل مرویات روفیع بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ

عنه ج ۱۰/۸۱ مشکوۃ المصابیح باب الصلوۃ علی النبی الفصل الثالث ص ۸۷)

رویفیع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو درود پڑھے اور یہ
کہے اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اس کے لیے میری شفاعت
واجب ہوگی۔ (بہار شریعت ۸۶/۳)

۴۹۰ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفَ
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ . رواه الترمذی

(مشکوۃ ۸۷ باب الصلوۃ علی النبی الفصل الثالث)

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں دعا آسمان وزمین
کے درمیان معلق رہتی ہے چڑھ نہیں سکتی جب تک نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے۔ (بہار شریعت ۸۶/۳)

﴿ نماز کے بعد ذکر و دعا ﴾

۴۹۱: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ صَلَوةِ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةَ مَنٍ وَلَيْدِ اسْمَاعِيلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةَ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۹ باب الذکر بعد الصلوة)
 انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھا رہنا ذکر میں اور عصر کے بعد غروب تک اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ ذکر میں بیٹھنا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ چار چار غلام بنی اسماعیل سے آزاد کیے جائیں۔ (بہار شریعت ۹۱/۳)

۴۹۲: عَنْ أَنَسِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَامَّةٌ تَامَّةٌ تَامَّةٌ. (مشکوٰۃ المصابیح باب الذکر بعد الصلوة ص ۸۹)
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ارشاد ہوا کہ فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر آفتاب نکلنے تک ذکر کرے پھر بعد بلندی آفتاب دو رکعت نماز پڑھے تو ایسا ہے جیسے حج و عمرہ کیا پورا پورا پورا۔ (بہار شریعت ۹۲/۳)

۴۹۳: عَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: أَمَلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابِ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَوةٍ مَكْتُوبَةٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَنَاعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجِدَّةِ مِنْكَ الْجِدُّ.

(صحیح البخاری ص ۱۱۷. باب الذکر بعد الصلوة)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب و زاد کا بیان ہے انہوں نے فرمایا کہ مغیرہ بن

شعبہ نے مجھ سے معاویہ کے پاس ایک خط لکھایا اس میں تھا کہ حضور اقدس ﷺ ہر نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔
(بہار شریعت ۹۲)

۴۹۴: عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يُسَلِّمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

(الصحيح لمسلم ج ۲۱۸/۱. بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور سلام پھیر کر بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔ (بہار شریعت ۹۲۳)

۴۹۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الْبُثُورِ بِالْذَرَاجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيُصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفَلَا أَعَلَمْتُكُمْ شَيْئًا تَذَرُكُمْ بِهِ مِنْ سَبَقِكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟ قَالُوا: بَلَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتُحَمِّدُونَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

(الصحيح لمسلم ج ۲۱۹/۱. بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی فقراءے مہاجرین حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی مالداروں نے بڑے بڑے درجے اور لازوال نعمت حاصل کی ارشاد فرمایا کیا سبب

ہے؟ لوگوں نے عرض کی جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے ہیں وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے ارشاد فرمایا کیا تمہیں ایسی بات نہ سکھا دوں جس سے ان لوگوں کو پالو جو تم سے آگے بڑھ گئے اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو مگر وہ جو تمہاری طرح کرے؟ لوگوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ ارشاد فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ بار سُبْحَنَ اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا کرو ابو صالح کہتے ہیں کہ پھر فقرائے مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کی ہم نے جو کیا اس کو ہمارے بھائی مالداروں نے سنا تو انھوں نے بھی ویسا ہی کیا ارشاد فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۹۳/۳)

۴۹۶: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ذُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَارْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً.

(الصحيح لمسلم ج ۲۱۹/۱. بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ)

کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ارشاد فرماتے ہیں ﷺ کچھ اذکار نماز کے بعد کے ہیں جن کا کہنے والا نامراد نہیں رہتا فرض نماز کے بعد سُبْحَنَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَكْبَرُ ۳۴ بار۔ (بہار شریعت ۹۳/۳)

۴۹۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمَدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَيُكَلِّمَكَ تِسْعَةَ وَتِسْعُونَ وَقَالَ: تَمَامُ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زُبْدِ الْبَحْرِ.

(الصحيح لمسلم ص ۲۱۹ ص ۱۴ ج ۱. بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَبَيَانِ صِفَتِهِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار اللہ اکبر کہے کہ یہ کل ننانوے ہوئے اور یہ کلمہ کہہ کر سو پورے کرے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اسکی

خطائیں بخش دی جائیں گی اگر چہ دریا کے جھاگ کے مثل ہوں۔ (بہار شریعت ۹۳/۳)

۴۹۸: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَوةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ وَلَا يَؤَاطَبُ عَلَيْهَا إِلَّا صِدِّيقٌ أَوْ عَابِدٌ وَمَنْ قَرَأَهَا إِذَا أَخَذَ مِنْ مَضْجَعِهِ أَمَنَهُ اللَّهُ عَلَى نَفْسِهِ وَجَارِهِ وَجَارِ جَارِهِ وَالْآيَاتِ حَوْلَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

(التفسير للبيضاوي الآية الكرسي في البقرة ص ۱۶۵)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی منبر پر فرماتے سنا جو ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لے اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوا موت کے مرتے ہی جنت میں چلا جائے اور لیٹتے وقت جو اسے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے اور اسکے پڑوسی کے گھر کو اور اس پاس کے گھر والوں کو شیطان اور چور سے امن دے گا۔

(بہار شریعت ۹۳/۳)

۴۹۹: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ (الْأَشْعَرِيُّ) رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ: قَبْلَ أَنْ يُنْصَرَفَ وَيَتَنَى رَجُلِيهِ مِنْ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيتُ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ خَرَزَاتُ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَخَرَزَاتُ أَمْنِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَلَمْ يَحِلْ لِدَنْبٍ يُدْرِكُهُ إِلَّا الشُّرْكُ وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا إِلَّا رَجُلًا يُفْضَلُهُ يَقُولُ: أَفْضَلُ مِمَّا قَالَ. (مسند الإمام أحمد بن حنبل مرويّات

عبد الرحمن بن غنم الاشعري ج ۲۲۷/۴ ومشكوة المصابيح باب الذكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْفَصْلُ الثَّالِثُ ص ۹۰) وروی الترمذی نحوه عَنْ أَبِي ذَرٍّ إِلَى قَوْلِهِ إِلَّا الشُّرْكُ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. (مشكوة المصابيح ۹۰)

عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ مغرب اور صبح کے بعد بغیر جگہ بدلے اور پاؤں موڑے دس بار جو یہ پڑھے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" اس کے لیے ہر ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ محو کیے جائیں گے اور دس درجے بلند کیے جائیں گے اور یہ دعا اس کے لیے ہر برائی اور شیطان رجیم سے محافظ ہے اور کسی گناہ کو حلال نہیں کہ اسے

پہنچے سوائے شرک کے اور وہ سب سے عمل میں اچھا ہے مگر وہ جو اس سے افضل کہے تو یہ بڑھ جائے گا۔ دوسری روایت میں فجر و عصر آیا اور حنفیہ کے مذہب سے زیادہ مناسب یہی ہے۔
(بہار شریعت ۹۳/۳)

۵۰۰: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ : قَالَ أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فَقَالَ إِنِّي لَا حُجَّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ : وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فَلَا تَدْعُ أَنْ تَقُولَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ رَبِّ اعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ .
(السنن للنسائي ج ۱/۱۹۲، بَابُ الْفَضْلِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَشْكُوةُ الْمَصَابِيحِ بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشْهِيدِ الْفَصْلُ الثَّانِي ص ۸۸)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے معاذ میں تجھے محبوب رکھتا ہوں! میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں بھی حضور کو محبوب رکھتا ہوں فرمایا تو ہر نماز کے بعد اسے کہہ لینا چھوڑنا نہیں رَبِّ اعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ (بہار شریعت ۹۳/۳)

۵۰۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا قَبْلَ نَجْدٍ فَعِثْمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ : مَنَّا لَمْ يَخْرُجْ مَارَيْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً ؟ وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِلَّا أَذَلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلَ غَنِيمَةً وَأَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولَئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً . رواه الترمذی .

(مشکوٰۃ المصابیح بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْفَصْلُ الثَّالِثُ ص ۹۰)

امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے نجد کی جانب ایک لشکر بھیجا وہ جلد واپس ہوا اور غنیمت بہت لایا ایک صاحب نے کہا اس لشکر سے بڑھ کر ہم نے کوئی لشکر نہیں دیکھا جو جلد واپس ہوا ہو اور غنیمت زیادہ لایا ہو اس پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا وہ قوم نہ بتا دوں جو غنیمت اور واپسی میں ان سے بڑھ کر ہیں جو لوگ نماز صبح میں حاضر ہوئے پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب طلوع کر آئے وہ جلد واپس ہونے والے اور زیادہ غنیمت والے ہیں۔ (بہار شریعت ۹۳/۳)

﴿قرآن مجید پڑھنے کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۶۳: فَاقْرَأْ وَامَّا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضًى وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْاَرْضِ يَسْتَفُونَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَآخَرُونَ يَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاقْرَأْ وَامَّا تيسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تَقْلَمُوا لَا تَفْسِدُكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ وَّاَعْظَمَ اَجْرًا وَّاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (مُزَّمِّل ۲۰/۱۷۳)

اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہوا اتنا پڑھو اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۶۳: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. (اعراف ۲۰/۴۱۷)
اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم رہو۔
(کنز الایمان)

احادیث

۵۰۲: عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . (صحیح البخاری ج ۱/۱۰۴). بَابُ وُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِ فِي الصَّلَوةِ كُلِّهَا وَجَامِعُ التِّرْمِذِي ج ۱/۲۰۱. بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ
حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں یعنی کامل نہیں۔ (بہار شریعت ج ۳/۹۵)

۵۰۳: رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ. (جامع الترمذی ج ۷۱/۱. بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ إِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ وَالْمُوطَا لِلْإِمَامِ مُحَمَّدٍ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الْإِمَامِ ص ۹۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے یعنی نماز کامل (۱) نہیں۔ (مرتب)

۵۰۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنْ قَرَأَ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةً.

(الموطا للإمام محمد بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الْإِمَامِ ص ۹۸، ۹۹)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے۔ (مرتب)

۵۰۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُقْسِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالُوا: لَا تَقْرَأُوا خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ.

(شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۲۸)

عبد اللہ بن عمرو زید بن ثابت و جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں سوال ہوا ان سب حضرات نے فرمایا امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت نہ کر۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۹۵)

۵۰۶: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: وَدِدْتُ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيهِ جَمْرَةٌ. (رَسَائِلُ الْأَرْكَانِ. بَيَانُ أَنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ قِرَاءَةُ الْمُقْتَدِي ص ۱۰۲. لِمَلِكِ الْعُلَمَاءِ عَبْدِ الْعَلِيِّ مُحَمَّدٍ بَحْرِ الْعُلُومِ قَدَسَ سِرُّهُ)

(۱) اس حدیث سے شواہخ نے یہ ثابت کیا ہے کہ سورہ فاتحہ کی قراءت فرض ہے مگر احتاف کے نزدیک سورہ فاتحہ کی قراءت فرض نہیں صرف واجب ہے اس لیے کہ مطلق قراءت کی فرضیت پر آیت کریمہ ”فألقوا أواماً تيسر من القرآن“ دلیل ہے اگر اس حدیث سے سورہ فاتحہ کی تعیین کے ساتھ فرضیت کا قول کیا جائے تو نص قرآنی پر زیادتی لازم آئے گی اس لیے احتاف اس سے وجوب کا قول کرتے ہیں۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے اس کے منہ میں انگارہ ہو۔ (بہار شریعت ۹۵/۳)

۵۰۷: رَوَى ذَلِكَ الْإِمَامُ مُحَمَّدٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ قَالَ: لَيْتَ فِيَّ فِيمَ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ حَجْرًا. (رَسَائِلُ الْأَرْكَانِ. بَيَانُ أَنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ قِرَاءَةُ الْمُفْتَدَى ص ۱۰۲. لَمَلِكِ الْعِلْمَاءِ عَبْدِ الْعَلِيِّ مُحَمَّدٍ بِحَرِّ الْعِلْمِ قُدْسُ سِرِّهِ)

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے کاش اس کے منہ میں پتھر ہو۔ (بہار شریعت ۹۵/۳)

۵۰۸: رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ قَوْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ. (شرح معانی الآثار ۱۲۹/۱. کتاب الصلوة) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جس نے امام کے پیچھے قراءت کی اس نے فطرت سے خطا کی۔ (بہار شریعت ۹۵/۳)

امامت کا بیان

۵۰۹: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِيُؤْذَنَ لَكُمْ خِيَارُكُمْ لِيُؤْمَمَكُمْ قُرَاءَتُكُمْ . (ابوداؤد باب مَنْ أَحَقَّ بِالإِمَامَةِ ج ۸۷/۱ و مشکوٰۃ باب الامامة الفصل الثاني ص ۱۰۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کے اچھے لوگ اذان کہیں اور قراء امامت کریں۔ (اس زمانے میں جو زیادہ قرآن پڑھا ہوتا وہی علم میں زیادہ ہوتا) (بہار شریعت ۱۰۷/۳)

۵۱۰: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَقُّهُمْ بِالإِمَامَةِ أَقْرَأُهُمْ .

(الصحيح لمسلم باب مَنْ أَحَقَّ بِالإِمَامَةِ كِتَابُ الصَّلَاةِ ج ۲۳۶/۱)
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا امامت کا زیادہ مستحق اُقرأ ہے یعنی قرآن زیادہ پڑھا ہوا۔ (بہار شریعت ۱۰۷/۳)

۵۱۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ : الإِمَامُ وَالْمُؤَذِّنُ مِثْلُ أَجُورٍ مَنْ صَلَّى مَعَهُمَا (كنز العمال ج ۲۸/۴ باب التَّوْبَةِ فِي الإِمَامَةِ وَالْفَضْلِ الثَّانِي حَدِيث ۲۶۹۳)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا امام و مؤذن کو ان سب کے برابر ثواب ہے جنہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ (بہار شریعت ۱۰۷/۳)

۵۱۲: عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ : كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّاتِنَا هَذَا فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُلْنَا لَهُ تَقْدِّمُ ، فَصَلَّهِ فَقَالَ لَنَا : قَدِّمُوا رَجُلًا مِّنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أَصَلِّي بِكُمْ ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُؤْمِنُهُمْ وَلِيُؤْمِنَهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ . (السنن لابن داؤد . باب إِمَامَةِ الزَّائِرِ ۸۸/۱ كِتَابُ الصَّلَاةِ وَمَشْكُوتُ الْمَصَابِيحِ بابُ الإِمَامَةِ الفصل الثاني ص ۱۰۰)

ابوعطیہ عقیلی کہتے ہیں کہ مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے یہاں آیا کرتے

تھے ایک دن نماز کا وقت آ گیا ہم نے کہا آگے بڑھے نماز پڑھائیے۔ فرمایا اپنے میں سے کسی کو آگے کرو کہ نماز پڑھائے اور بتا دوں گا کہ میں کیوں نہیں پڑھاتا؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں جو کسی قوم کی ملاقات کو جائے تو ان کی امامت نہ کرے اور یہ چاہیے کہ انہیں میں کا کوئی امامت کرے۔ (بہار شریعت ۱۰۷/۳)

۵۱۳: عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: أَبُو أَمَامَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تَجَاوِزُ صَلَوتَهُمْ إِذَا نَهَمُ الْعَبْدُ الْإِبْقَى حَتَّى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَرَوَّجَهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامٌ قَوْمٌ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ. (جامع الترمذی باب مَا جَاءَ مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ ۸۳/۱ و مشکوٰۃ المصابیح باب الامامة الفصل الثانی ص ۱۰۰)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخصوں کی نماز کانوں سے متجاوز نہیں ہوتی (۱) بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آئے (۲) اور جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے (۳) اور کسی گروہ کا امام کہ وہ لوگ اس کی امامت سے کراہت کرتے ہوں۔ (یعنی کسی شرعی قباحت کی وجہ سے)۔

(بہار شریعت ۱۰۷/۳)

۵۱۴: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تَرْفَعُ صَلَاتَهُمْ فَوْقَ رُؤُسِهِمْ شَبْرًا رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ امْرَأَةٌ بَاتَتْ وَرَوَّجَهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَأَخْوَانٌ مُتَصَارِمَانِ. (جامع صغیر ج ۱ ص ۵۴۳ و مشکوٰۃ المصابیح باب الإمامة الفصل الثالث ص ۱۰۱، ۱۰۰)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں کی نماز سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی (۱) وہ شخص کہ قوم کی امامت کرے اور وہ لوگ اس کو برا جانتے ہوں (۲) وہ عورت جس نے اس حالت میں رات گزاری کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے (۳) اور دو مسلمان بھائی باہم جو ایک دوسرے کو کسی دنیاوی وجہ سے چھوڑے ہوں۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۳)

۵۱۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُمْ صَلَوةَ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ آتَى الصَّلَاةَ
دِبَارًا وَالِدَبَارًا أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوتَهُ وَرَجُلٌ رَاغِبًا مُحَرَّرَةً.

(السنن لابی داؤد ۸۸۱/۱. بَابُ الرَّجُلِ يَوْمُ الْقَوْمِ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی
(۱) جو شخص قوم کے آگے ہو یعنی امام ہو اور وہ لوگ اس سے کراہیت کرتے ہوں (۲) وہ شخص کہ
نماز کو پیٹھ دے کر آئے یعنی نماز فوت ہونے کے بعد پڑھے (۳) اور وہ شخص جس نے آزاد کو
غلام بنایا۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۳)

۵۱۶: عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ أَخِي خُرْشَةَ بْنِ الْحُرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَوْ فِي شِدَارِ الْخَلْقِ أَنْ يَتَدَفَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ
لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ. (السنن لابی داؤد ۸۶۱/۱ باب كراهية التدافع عن الإمامة ومسد

الإمام أحمد بن حنبل ۳۸۱/۶ ومشكوة المصابيح باب الإمامة الفصل الثاني ص ۱۰۰)

سلامہ بنت الحر رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ قیامت کی علامات سے
ہے کہ باہم اہل مسجد امامت ایک دوسرے پر ڈالیں گے کسی کو امام نہیں پائیں گے کہ ان کی نماز
پڑھادے یعنی کسی میں امامت کی صلاحیت نہ ہوگی۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۳)

۵۱۷: عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودًا الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْفِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ
بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً
فَأَقْدَمُهُمْ سِنًا وَلَا يَوْمُ الرَّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

(جامع الترمذی ۵۵۱/۱. بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ وَمَشْكُوةُ الْمَصَابِيحِ بَابُ الْإِمَامَةِ)

(الفصل الاول ص ۱۰۰)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ کہ سب سے زیادہ
اللہ کی کتاب پڑھنے والا امامت کرے اور قراءت میں سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ حدیث
وسنت کا جانکار، اگر اس میں سب برابر ہوں تو ہجرت کرنے میں جو پہلے ہو، اگر ہجرت میں سب

برابر ہوں تو سب سے عمر دراز، امامت کسی کے گھریا اس کی سلطنت میں نہ کی جائے نہ اس کی مسند پر بیٹھا جائے مگر اس کی اجازت سے۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۳)

۵۱۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ. (صحيح البخاری ۹۷/۱. باب إذا صلى لنفسه فليطول ما شاء ومشكوة المصابيح باب ما على الإمام الفصل الاول ص ۱۰۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جب کوئی اوروں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کہ ان میں بیمار اور کمزور اور بوڑھا ہوتا ہے اور جب اپنی پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۳)

۵۱۹: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا دُخْلَ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطْلَاقَهَا فَاسْمَعْ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوَّزْ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ.

(صحيح البخاری ج ۱ ص ۹۸. باب مَنْ أَخَفَّ الصَّلَاةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ ومشكوة

المصابيح باب ما على الإمام الفصل الاول ص ۱۰۱)

ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور طویل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں لہذا نماز میں اختصار کر دیتا ہوں۔ (کہ جانتا ہوں کہ اس کے رونے سے اس کی ماں کو غم لاحق ہوتا ہے)۔

(بہار شریعت ۱۰۸/۳)

۵۲۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَاللَّيْذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُمْ لَصَحَحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالُوا وَمَا رَأَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: قَالَ: رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ.

(الصحيح لمسلم ج ۱۸۰/۱. باب تحريم سبق الإمام برُكُوع أو سُجُود ونحوها)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی جب پڑھ چکے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ رکوع و سجود قیام اور نماز سے پھرنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو کہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (۱)

(بہار شریعت ۱۰۸/۳-۱۰۹)

۵۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَخْفِضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ فَإِنَّمَا نَاصِيَتُهُ

بِيَدِ الشَّيْطَانِ. (موطا للإمام مالک علی ہامش ابن ماجہ باب مَا يَفْعَلُ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

ج ۲۳/۱ و مشکوٰۃ باب مَا عَلَى الْمَأْمُومِ مِنَ الْمَتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوقِ الْفَصْل الثَّانِي ص ۱۰۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے اسکی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔ (بہار شریعت ۱۰۹/۳)

۵۲۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا يَخْشَى أَوْ لَا يَخْشَى

أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ وَالْإِمَامُ سَاجِدٌ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُورَتَهُ صُورَةَ

حِمَارٍ. (السنن لابی داؤد باب التشدید فی من یرفع قبل الامام او یضع قبلہ ج ۹۱/۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں کیا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر یا اس کی شکل گدھے کی شکل کر دے۔

(بہار شریعت ۱۰۹/۳)

۵۲۳: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ

لَا يَجِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَيُّوْمٌ رَجُلٌ قَوْمًا فَيُخْصُ نَفْسَهُ بِالِدُّعَاءِ ذُنُوبُهُمْ فَإِنْ فَعَلَ

ذَلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يُسْتَاذِنَ فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ

وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِيقٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ. (السنن لابی داؤد ۱۲/۱. بَابُ يُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ حَاقِقٌ

و مشکوٰۃ باب الجماعة و فضلها الفصل الثاني ص ۹۶)

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں ہر طرف یکساں دیکھتے

رہے ان سے کوئی شی پوشیدہ نہ تھی یہاں تک کہ جنت و دوزخ بھی ہر وقت مشاہدہ میں تھے لہذا جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کو

پیچھے پیچھے کی خبر نہیں وہ جھوٹے اور گمراہہ گریں۔ ۱۲ مرتب غفرلہ

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ تین باتیں کسی کو حلال نہیں جو کسی قوم کی امامت کرے تو ایسا نہ کرے کہ خاص اپنے لیے دعا کرے انھیں چھوڑ دے ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور کسی کے گھر کے اندر بغیر اجازت نظر نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور پاخانہ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے بلکہ ہلکا ہو لے یعنی فارغ۔ (۱) (بہار شریعت ۱۰۹۳)

(۱) کہ شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اس حالت میں پڑھی نماز کا اعادہ واجب ہے۔ (بہار شریعت حصہ سوم و فتاویٰ رضویہ جلد سوم)

﴿جماعت کا بیان﴾

۵۲۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : صَلَوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَوةَ بَسِيعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. (السنن للنسائی ۱/۱۳۳. بَابُ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ. وجامع الترمذی ۳۰/۱ باب ماجاء فی فضل الجماعة وابن ماجه باب فضل الجماعة ۵۷ مطبع نظامی دہلی و مشکوٰۃ باب الجماعة وفضلها الفصل الاول ص ۹۵)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں نماز جماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔ (بہار شریعت ۱۲/۳)

۵۲۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادِي بِهِنَ فَإِنَّهُنَّ سُنَنُ الْهُدَى وَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَلَعُمْرِي وَلَوْ أَنَّ كُلَّكُمْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَلَقَدْ رَأَيْتَنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ فَيَعْمِدُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَمَا يَخْطُو خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ. (السنن لا بن ماجه باب المشى الى الصلوة ج ۱ ص ۵۷ مطبع نظامی دہلی و مشکوٰۃ المصابيح باب الجماعة وفضلها ص ۹۷)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جسے یہ اچھا معلوم ہو کہ کل خدا سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے تو پانچوں نمازوں پر محافظت کرے جب ان کی اذان کہی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے سنن الہدی شروع فرمائی اور یہ سنن الہدی سے ہے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی (جیسے یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہے) تو تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور ہم نے اپنے کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز سے پیچھے نہیں رہتا مگر کھلا منافق اور

بیمار کی یہ حالت ہوتی کہ دو شخصوں کے درمیان میں چلا کر نماز کو لائے یہاں تک کہ صف میں داخل ہو جائے اور جو شخص اچھی طرح طہارت کرے پھر مسجد کو جائے تو جو قدم چلتا ہے ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ نیکی لکھتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۲/۳)

۵۲۶: عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَا مِنْ أَمْرٍ يُتَوَضَّأُ فِيْهِ حَسَنٌ وَضَوْءُهُ ثُمَّ يُصَلَّى الصَّلَاةَ الْأَغْفِرُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا.

(السنن للنسائی باب ثواب من توجها كما أمر ج ۳۴۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران سے مروی کہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ کہ جو شخص اچھا وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس نماز اور دوسری نماز کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۲۲/۳)

۵۲۷: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَوْ يَعْلَمُ هَذَا الْمُتَخَلِّفُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْجَمَاعَةِ مَا لِهَذَا الْمَاشِي إِلَيْهَا؟ لَأَتَاهَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ. رواه الطبرانی (الترغيب والترهيب ج ۲۶۳/۱ باب في صلاة الجماعة)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اگر یہ نماز جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس جانے والے کے لیے کیا ہے؟ تو گھسٹتا ہوا حاضر ہوتا۔

(بہار شریعت ۱۲۲/۳)

۵۲۸: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ تَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح باب ما علی المأموم من المتابعة وحکم المسبوق ص ۱۰۲)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو اللہ کے لیے چالیس دن باجماعت پڑھے اور تکبیرہ اولیٰ پائے اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی ایک نار سے دوسری نفاق سے۔ (بہار شریعت ۱۲۲/۳)

۵۲۹: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي

مَسْجِدِ جَمَاعَةِ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَاتَقُوتُهُ الرَّكْعَةُ الْاُولَى مِنْ صَلَوةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عِتْقًا
مِنَ النَّارِ. (السنن لابن ماجه ص ۵۸ ج ۱ مطبع نظامی دہی باب التغلیظ فی التخلف عن الجماعة)
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو شخص
چالیس راتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھے کہ عشا کی تکبیرہ اولیٰ فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ
اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۳)

۵۳۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
اتَّبَعِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي وَفِي رِوَايَةٍ رَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ
قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: هَلْ تَذَرِينِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ أَوْ
قَالَ فِي نَحْرِي لَا أَعْلَمُ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيِي: فَعَلِمْتُ
مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ أَوْ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ!
أَتَذَرِينِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ: نَعَمْ: فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَارَاتِ وَنَقْلِ
الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي السَّبَرَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ
وَمَنْ حَافِظٌ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ:
يَا مُحَمَّدُ اقْلُتْ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ
الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَأَقْبِضْنِي
إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ قَالَ: وَالدَّرَجَاتِ إِفْشَاءَ السَّلَامِ وَاطْعَامِ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ
وَالنَّاسِ نِيَامًا. رواه الترمذی. (ترغیب فی صلاة الجماعة ترغیب و ترہیب ج ۲۶۲/۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں ﷺ رات میرے رب کی طرف سے
ایک آنے والا آیا ایک روایت میں ہے میں نے اپنے رب کو نہایت جمال کے ساتھ تجلی فرمائے
ہوئے دیکھا اس نے فرمایا اے محمد میں نے عرض کی "لبیک وسعدیک" اس نے فرمایا تمہیں
معلوم ہے ملاء اعلیٰ (یعنی ملائکہ مقربین) کس امر میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی نہیں
جانتا اس نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں
نے اپنے سینہ میں پائی تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے میں نے جان لیا اور ایک روایت میں

ہے جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے جان لیا فرمایا اے محمد جانتے ہو ملا اعلیٰ کس چیز میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں درجات و کفارات اور جماعتوں کی طرف چلنے میں اور سخت سردی میں پورا وضو کرنے اور نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں اور جس نے ان پر محافظت کی خیر کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے اس دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اس نے فرمایا اے محمد میں نے عرض کی "لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ" فرمایا جب نماز پڑھو تو یہ کہہ لو "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَ اِذَا اَرَدْتُ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ" فرمایا اور درجات یہ ہیں سلام عام کرنا اور کھانا کھانا اور رات میں نماز پڑھنا جب لوگ سوتے ہوں۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۳)

۵۳۱: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُ قَالَ: اُحْبِسَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰی كُنَّا لِنَرٰ اٰیَ قُرْنِ الشَّمْسِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَوَّبَ بِالصَّلٰوةِ وَصَلٰی وَتَجَوَّزَ فِی صَلَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: كَمَا اَنْتُمْ عَلٰی مَصَافِكُمْ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ: اِنِّیْ سَاَحَدُكُمْ مَا حَبَسَنِیْ عَنْكُمْ الْغَدَاةُ اِنِّیْ قُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیْتُ مَا قَدَّرْتُ لِنَفْعَتِ فِی صَلَاتِیْ حَتّٰی اسْتَقْبَطْتُ. فَاِذَا اَنَا بِرَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَلَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی؟ قُلْتُ: لَا اَدْرِیْ یَا رَبِّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قُلْتُ: لَا اَدْرِیْ رَبِّ فَرَاٰیْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَیْنَ کَفَّیْ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدًا نَامِلًا بَیْنَ صَدْرِیْ فَتَجَلَّی لِیْ كُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی؟ قُلْتُ: فِی الْكُفَّارَاتِ قَالَ وَمَا الْكُفَّارَاتُ قُلْتُ نَقْلُ الْاَقْدَامِ اِلٰی الْجَمَاعَاتِ وَجُلُوسٌ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الْكِرْبَاهَاتِ قَالَ: وَمَا الدَّرَجَاتُ؟ قُلْتُ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِیْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالنَّاسُ نِیَامٌ قَالَ: سَلْ قُلْتُ؟ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتُ فِتْنَةً فِی قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلَیْ حُبِّكَ وَقَالَ رَسُولُ

اللہ ﷻ: إِنَّهَا حَقٌّ فَأَذْرُسُوهَا وَتَعْلَمُوهَا . (مسند الإمام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۲۴۳)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن صبح کی نماز کے لیے سرکارِ دو عالم ﷺ کو تشریف لانے میں دیر ہوئی یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم آفتاب کو دیکھنے لگیں کہ جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے اقامت ہوئی اور مختصر نماز پڑھی سلام پھیر کر بلند آواز سے فرمایا سب اپنی اپنی جگہ پر رہو! میں تمہیں خبر دوں گا کہ کس چیز نے صبح کی نماز میں آنے سے روکا؟ میں رات میں اٹھا وضو کیا اور جو مقدر تھا نماز پڑھی پھر میں نماز میں اٹھا یہاں تک کہ بیدار ہوا تو اپنے رب کو جمیل صورت میں دیکھا تو رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محمد کیا تو جانتا ہے کہ ملائکہ مقررین کس امر میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا اے رب میں نہیں جانتا (پھر) رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محمد ملائکہ مقررین کس امر میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا اے رب میں نہیں جانتا، میں نے دیکھا کہ اس نے اپنا دسب قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی خنکی اپنے سینے میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی پھر ارشاد فرمایا کہ ملائکہ مقررین کس امر میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفارات کے بارے میں اللہ عز و جل نے فرمایا کفارات کیا ہے؟ میں نے عرض کی جماعت کے طرف چلنا اور مسجدوں میں نمازوں کے بعد بیٹھنا اور سختیوں کے وقت کامل وضو کرنا۔ اللہ عز و جل نے فرمایا درجات کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کھانا کھانا، نرم کلام کرنا، اور نماز پڑھنا جب لوگ سو رہے ہوں، اللہ عز و جل نے فرمایا مانگو! میں نے عرض کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْ حُبِّكَ . (امام احمد ترمذی) (بہار شریعت ۱۳۳/۳)

۵۳۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَخَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا عَلَى شَرْطٍ.

(المستدرک للحاکم مع التلخیص ج ۲۰۸/۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو اچھی طرح وضو کر کے مسجد کو جائے اور لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ نماز پڑھ چکے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی جماعت سے پڑھنے والوں کے مثل ثواب دے گا اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۳)

۵۳۳: عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الصُّبْحِ فَقَالَ: أَشَاهِدُ فَلَانٌ قَالُوا: لَا قَالَ: أَشَاهِدُ فَلَانٌ قَالُوا: لَا قَالَ: إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَا تَسْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبَوْا عَلَى الرُّكْبِ وَإِنَّ الْبَصْفَ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عِلِمْتُمْ فَضِيلَتَهُ لَوَابَسْتَرْتُمُوهُ وَإِنَّ صَلَوةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ.

(السنن لابی داؤد۔ باب فضل صلوۃ الجماعة ج ۸۲/۱)

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا آیا فلاں حاضر ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں فرمایا فلاں حاضر ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں فرمایا یہ دونوں نمازیں منافقین پر بہت گراں ہیں اگر جانتے کہ ان میں کیا ثواب ہے؟ تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے آتے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اور اگر تم جانتے کہ اس کی فضیلت کیا ہے؟ تو اس کی طرف سبقت کرتے مرد کی ایک مرد کے ساتھ نماز بہ نسبت تمہارے زیادہ پاکیزہ ہے اور دو کے ساتھ بہ نسبت ایک کے زیادہ اچھی اور جتنے زیادہ ہوں اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۳)

۵۳۴: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ. (جامع الترمذی ج ۵۳/۱۔ باب ماجاء فی فضل العشاء والفجر فی جماعة)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے باجماعت عشا کی نماز پڑھی گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے عشا اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھی گویا پوری رات قیام کیا۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۳)

۵۳۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ أَثْقَلَ الصَّلَاةُ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ (وَعَنْهُ) لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَتَقَامَ ثُمَّ أُمِرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقُ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزْمٌ مِّنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتُهُمْ بِالنَّارِ. (السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۵۸ بَابُ التَّغْلِيظِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ بَابُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ منافقین پر سب سے زیادہ گراں نماز عشا و فجر ہے اور جانتے کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بیشک میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو امر فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھر ہوں ان کے پاس لے کر جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے ان کے گھر اور ان کو آگ سے جلادوں۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۳)

۵۳۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذَّرِيَّةِ أَقَمْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَأَمَرْتُ فِتْيَانِي يُحَرِّقُونَ مَا فِي الْبُيُوتِ بِالنَّارِ. رواه احمد.

(مشکوۃ المصابیح باب الجماعة وفضلها والفصل الثالث ص ۹۷)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کائنات ﷺ نے فرمایا اگر گھروں میں عورتیں (۱) اور بچے نہ ہوتے تو عشا کی نماز قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جو کچھ گھروں میں ہے آگ سے جلا دیں۔ (بہار شریعت ۲۵/۳)

۵۳۷: عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدْ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي حَتْمَةَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَدَا إِلَى السُّوقِ وَمَسْكُنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ فَمَرَّ عَلَى الشَّعَاءِ أُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ: لَهَا لَمْ أَرِ سُلَيْمَانَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّيَ فَعَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ: لِأَنَّ

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ جماعت عورتوں پر واجب نہیں اس لیے کہ اگر عورتوں پر بھی جماعت واجب ہوتی تو ان کی رعایت نہ کی جاتی البتہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ظاہر میں عورتوں کو جماعت میں حاضر ہونے کی اجازت تھی مگر اب چوں کہ خوف فتنہ، اندیشہ فساد مظنون بظن غالب ہے اس لیے جماعت میں ان کی حاضری مطلقاً ممنوع ہے ۱۲ مرتب غفرلہ

أَشْهَدُ صَلَوةَ الصُّبْحِ فِي الْجَمَاعَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً .

(موطاللام مالک علی ہامش ابن ماجہ باب ماجاء فی العتمة والصبح ج ۱ ص ۳۳)
ابو بکر بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابوشمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیکھا باز ارشاد فرمایا کہ راستہ میں سلیمان کا گھر تھا ان کی ماں شفا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا صبح کی نماز میں میں نے سلیمان کو نہیں پایا انھوں نے کہارات میں نماز پڑھتے رہے پھر نیند آگئی فرمایا صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام کروں۔

(بہار شریعت ۱۲۶/۱۲۵/۳)

۵۳۸: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ اتِّبَاعِهِ عَذْرٌ قَالُوا : وَمَا الْعَذْرُ قَالَ : خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى . (السنن لابی داؤد باب التشدید فی ترک الجماعة ج ۱/۸۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں ﷺ جس نے اذان سنی آنے سے کوئی عذر مانع نہیں اس کی وہ نماز مقبول نہیں لوگوں نے عرض کی عذر کیا ہے؟ فرمایا خوف یا مرض۔

(بہار شریعت ۱۲۶/۳)

۵۳۹: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ . (الترغيب والترهيب ج ۱/۲۷۲)
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو اذان سنے اور بلا عذر حاضر نہ ہو اس کی نماز ہی نہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۶/۳)

۵۴۰: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذُّنْبَ الْقَاصِيَةَ . رواه احمد و ابو داؤد ونسائي .

(مشکوۃ المصابیح ص ۹۶ باب الجماعة وفضلها الفصل الثانی)

ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ کسی گاؤں یا بادیہ میں تین شخص ہوں اور نماز نہ قائم کی گئی مگر ان پر شیطان مسلط ہو گیا تو جماعت کو لازم جانو کہ بیٹھو یا اسی بکری کو

کہاتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو۔

(بہار شریعت ۱۲۶/۳)

۵۴۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةٌ الْهُوَامُ وَالسَّبَاعُ وَأَنَا ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ رُخْصَةٍ؟ قَالَ: هَلْ تَسْمَعُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَحَتَّى هَلَا وَلَمْ يُرَخِّصْ. رواه ابو داؤد والنسائي. (مشکوۃ المصابیح باب الجماعة الفصل الثالث ص ۹۷)

عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مدینہ میں موذی جانور بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں تو کیا مجھے رخصت ہے کہ گھر پڑھ لوں فرمایا حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ سنتے ہو؟ عرض کی ہاں فرمایا تو حاضر ہو۔ (۱)

(بہار شریعت ۱۲۶/۳)

۵۴۲: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَنْجِرُ عَلَيَّ هَذَا؟ فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلَّى مَعَهُ.

(جامع الترمذی ج ۵۳/۱. بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّى فِيهِ مَرَّةً) ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے اس وقت کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے فرمایا ہے کوئی؟ کہ اس پر صدقہ کرے (یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھ لے کہ اسے جماعت کا ثواب مل جائے) ایک صاحب (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ (بہار شریعت ۱۲۶/۳)

۵۴۳: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ (السنن لابن ماجہ. باب الاثنان جماعة ج ۱ ص ۶۹)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں دو اور دو سے زیادہ جماعت ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۷/۳)

۵۴۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ تَعْلَمُونَ أَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَلَّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةٌ وَقَالَ ابْنُ حَرْبٍ: الصَّفِّ الْأَوَّلُ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۸۲)

(۱) تاہم کہ انکل نہ رکھتا ہو کوئی لے جانے والا نہ ہو خصوصاً درندوں کا خوف ہو تو اسے ضرور رخصت ہے مگر حضور نے انہیں افضل پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی کہ اور لوگ سبق لیں جو بلا عذر گھر میں پڑھ لیتے ہیں۔ ۱۲

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صف اول میں کیا ہے پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے تو اس پر قرعہ اندازی کرتے۔ (بہار شریعت ۱۲/۳)

۵۴۵: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَعَلَى الثَّانِي قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَعَلَى الثَّانِي قَالَ: وَوَأَصْفُوكُمْ وَخَازُوا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلَيُنَافِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِي أَوْلَادَ الصَّانِ الصَّغَارِ. رواه احمد. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۹۸-۹۹ باب تسوية الصف الفصل الثالث)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے فرشتے صف اول (۱) پر درود بھیجتے ہیں لوگوں نے عرض کی اور دوسری صف پر؟ فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں لوگوں نے عرض کی اور دوسری پر؟ فرمایا اور دوسری پر اور فرمایا صفوں کو برابر کرو اور موڑو ہوں کو مقابل کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور کشادگیوں کو بند کرو کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲/۳)

۵۴۶: عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكْبِرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنِّي: الصَّفِّ فَقَالَ: عِبَادَ اللَّهِ! لَتَسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ. (الصحيح لمسلم . بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ ج ۱ ص ۱۸۲)

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ اب ہم سمجھ لیے پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے

(۱) صف لگانے میں چار باتوں کا اہتمام ضروری ہے (۱) صف برابر ہو اور سیدھی ہو مقتدی آگے نہ ہو سب کی گردنیں شانے نیچے آپس میں مقابل ایک خط مستقیم پر واقع ہوں (۲) اتمام کہ جب تک ایک صف پوری نہ ہو جائے دوسری نہ کریں (۳) ترس یعنی خوب ل کر کھڑے ہوں کہ شانہ سے شانہ ل جائے (۴) تقارب کہ صفیں پاس پاس ہوں بیچ میں قدر سجدہ سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ مترجم ج ۷ ص ۲۱۹ تا ۲۲۳)

ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ صف سے نکلا دیکھا فرمایا اے اللہ کے بندو! صفیں برابر کرو یا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ اختلاف ڈال دے گا۔ (بہار شریعت ۱۲/۳)

۵۴۷: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۸۲ باب تسوية الصفوف وإقامتها)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا تمام نماز سے ہے۔ (بہار شریعت ۱۲/۳)

۵۴۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَخَازُوا بَيْنَ الْمَنَاجِبِ وَسَلُُّوا الْخَلَلَ وَلَيِّنُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرْجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ.

(السنن لابی داؤد ۹۷/۱. باب تسوية الصفوف والسنن للنسائي ۱۳۱/۱. فضل الصف الاول على الثاني)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور نے فرمایا صفیں سیدھی کرو اور مونڈھوں کو مقابل کرو اور کشادگیوں کو بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لیے کشادگی نہ چھوڑو اور جو صف کو ملائے گا اللہ اسے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قطع کرے گا۔ (ابوداؤد، حاکم، نسائی) (بہار شریعت ۱۲/۳)

۵۴۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ: يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ (الصحيح لمسلم ج ۱۸۱/۱. باب الأمر بالسكون في الصلوة، أبو داؤد ۹۷/۱. باب تسوية الصفوف)

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں کیوں نہیں اس طرح صف باندھتے ہو جیسے ملائکہ اپنے رب کے حضور باندھتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ کس طرح ملائکہ اپنے رب کے حضور صف باندھتے ہیں؟ فرمایا اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں ملکر کھڑے

ہوتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۳)

۵۵۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ : رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يُصَلُّونَ الصُّفُوفَ وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةَ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً.

(السنن لابن ماجہ کتاب الصلوۃ باب اقامۃ الصفوف ج ۱ ص ۷۱)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفیں ملاتے ہیں اور جو کشادگی بند کرے اللہ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۳)

۵۵۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ سَدَّ فُرْجَةَ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ . رواه الطبرانی فی الاوسط

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۳۲۲ بَابُ فِي وَضْعِ الصُّفُوفِ وَسَدِّ الْفُرْجِ)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کشادگی بند کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔ (اور طبرانی کی روایت میں اتنا اور بھی ہے کہ اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک گھر بنائے گا) (بہار شریعت ۱۲۸/۳)

۵۵۲: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُورَنَا يَقُولُ : لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ . (السنن للنسائی ۱۳۰/۱ . بَابُ كَيْفَ يَقُومُ الْإِمَامُ الصُّفُوفَ)

براہین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے مونڈھے یا سینے پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے مختلف کھڑے نہ ہو کہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۳)

۵۵۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : مَا مِنْ خُطْوَةٍ أَكْبَرُ مِنْ خُطْوَةِ مَنْ شَافَهَا رَجُلٌ إِلَى صَفٍّ يَسُدُّهُ.

(کنز العمال الاکمال فی اداب تسویۃ الصفوف ج ۱۳۵/۴ حدیث ۲۹۴۵)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا

ثواب نہیں جو اس لیے چلا کہ صف میں کشادگی کو بند کرے۔ (بہار شریعت ج ۳/۱۲۸)

۵۵۴: عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَدَّ

فُرْجَةً فِي الصَّفِّ عُفِّرَ لَهُ. (كنز العمال ج ۱۳۵/۴ حدیث ۲۹۴۴)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو صف

کی کشادگی بند کرے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ج ۳/۱۲۸)

۵۵۵: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصَلُّونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ

مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا. (كنز العمال ج ۱۳۵/۴ حدیث ۲۹۳۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اس

کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو پہلی صفوں کو ملاتے ہیں اور اس قدم سے بڑھ کر کسی قدم

کا ثواب نہیں جو اس لیے چلا کہ صف کو ملائے۔ (مرتب)

۵۵۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَّامِنِ

الصُّفُوفِ (السنن لابی داؤد ص ۹۸. بَابُ مَنْ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَلِيَ الْإِمَامَ فِي الصَّفِّ وَكَرَاهِيَةِ التَّأَخُّبِ)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں

اللہ اور اس کے فرشتے صف کے داہنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (بہار شریعت ج ۳/۱۲۸)

۵۵۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ عَمَرَ

جَانِبَ الْمَسْجِدِ الْأَيْسَرِ لِقَلَّةِ أَهْلِهِ فَلَهُ أَجْرَانِ. رواه الطبرانی في الكبير

(الترغيب والترهيب ۳۲۴/۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور فرماتے ہیں جو مسجد کی بائیں جانب کو اس

لیے آباد کرے کہ ادھر لوگ کم ہیں اسے دو نوا ثواب ہے۔

۵۵۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ

أُولَاهَا وَشُرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُهَا صُفُوفُ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشُرُّهَا أُولَاهَا.

(السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۹۹ بَابُ صَفِّ النِّسَاءِ وَالتَّأَخُّرُ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ مردوں کی سب صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور سب میں کمتر کچھلی اور عورتوں کی سب صفوں میں بہتر کچھلی ہے اور کمتر پہلی۔

(بہار شریعت ۱۲۹/۳)

۵۵۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتَّى يُؤَخَّرَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ .

(السنن لابى داؤد ج ۹۹/۱ باب صف النساء والتاخر عن الصف الاول)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ ہمیشہ صف اول سے لوگ پیچھے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے موخر کر کے نار میں ڈال دے گا۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۳)

۵۶۰: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخَّرًا فَقَالَ : لَهُمْ تَقَدُّمُوا فَأَتْتُمُو أَبِي وَلَيَأْتِمَنَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخَّرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

(الصحيح لمسلم ج ۱۸۲) (باب تسوية الصفوف و ابو داؤد ج ۹۹/۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو صف سے پیچھے ہوتے دیکھا تو ارشاد فرمایا آگے بڑھو اور میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد کے تمہاری پیروی کریں اور لوگ ہمیشہ پیچھے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ عزوجل اپنی رحمت سے انہیں موخر کر دے گا۔ (مرتب)

۵۶۱: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : اتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ . (ابو داؤد ج ۱ ص ۹۸ باب تسوية الصفوف)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں صف مقدم کو پورا کرو پھر اس کو جو اس کے بعد ہوا اگر کچھ کمی ہو تو کچھلی میں ہو۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۳)

۵۶۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا .

(السنن لابى داؤد قبيل باب السعى الى الصلوة ج ۸۴/۱)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ عورت کا دالان میں نماز پڑھنا محکم میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں دالان سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۳)
 ۵۶۳: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَغْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَّاءٌ وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۶، ۱۰۷)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (یعنی جو اجنبی کی طرف نظر کرے) اور بے شک عورت عطر لگا کر مجلس میں جائے تو ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۳)

۵۶۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَلْبِسِي مِنْكُمْ أَوْلُؤًا أَلَا خِلَامَ وَالنُّهْيَ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ .

(الصحيح لمسلم ۱۸۱/۱ باب تسوية الصفوف وابدؤاؤد ج ۹۸/۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں تم میں عقل مند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ جوان کے قریب ہوں (اسے تین بار فرمایا) اور بازاروں کی چیخ و پکار سے بچو۔ (بہار شریعت ج ۱۲۹/۳)

﴿ نماز میں بے وضو ہونے کا بیان ﴾

۵۶۵: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِذَا أَخَذْتَ أَخَذَ كُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ . (السنن لابن داؤد باب استيذان المحدث للإمام ج ۱/۵۹۱ ومشکوۃ المصابیح باب ما لا يجوز في الصلوة ص ۹۲)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے تو ناک پکڑ لے اور چلا جائے۔ (بہار شریعت ۱۳۱/۳)

۵۶۶: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا قَاءَ أَحَدُكُمْ أَوْ قَلَسَ أَوْ وَجَدَ مَذِيئًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَرْجِعْ عَلَى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ .

(سنن الدارقطنی باب فی الوضوء من الخارج من البدن كالرعاف والقي ج ۱/۱۵۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جس کو قے آئے

یا کسیر پھوٹے یا مذی نکلے تو چلا جائے اور وضو کر کے اسی پر بنا کرے بشرطیکہ کلام نہ کیا ہو۔ (۱)

(بہار شریعت ۱۳۱/۳)

﴿ نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان ﴾

۵۶۷: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ (النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) :
 إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ
 الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . (الصحيح لمسلم ج ۱ / ۲۰۳ . باب تحريم الكلام في
 الصلوة ونسخ ما كان من اباحتها)

معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں نماز میں
 آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں وہ تو نہیں مگر تسبیح و تکبیر و قراءت قرآن۔ (بہار شریعت ۱۷۷/۳)
 ۵۶۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : كُنَّا نَسْلَمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي
 الصَّلَاةِ فَيُرَدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ
 اللَّهِ! كُنَّا نَسْلَمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَتَرَدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ : إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا مَتَّقِ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۹۰ . باب ما لا يجوز من العمل في الصلوة وما يباح منه الفصل الاول)
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نماز میں ہوتے اور ہم حضور کو سلام
 کیا کرتے اور حضور جواب دیتے جب نجاشی کے یہاں سے ہم واپس ہوئے سلام عرض کیا
 جواب نہ دیا عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم سلام کرتے تھے اور حضور جواب دیتے تھے (اب کیا
 بات ہے کہ جواب نہ ملا) فرمایا نماز میں مشغولی ہے۔ (بہار شریعت ۱۸۴/۳)

۵۶۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِه مَا يَشَاءُ وَإِنْ
 مِمَّا أَخَذَتْ أَنْ لَا تَتَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ وَقَالَ : إِنَّمَا الصَّلَاةُ لِقِرَاءَةِ
 الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ فَإِذَا كُنْتَ فِيهَا فَلْيَكُنْ ذَلِكَ شَأْنَكَ . رواه ابو داؤد .

(مشکوۃ المصابیح باب ما لا يجوز من العمل في الصلوة وما يباح منه ص ۹۱ . فصل ثانی)
 حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی سرکار نے فرمایا کہ اللہ جل و جل اپنا حکم جو چاہتا ہے
 ظاہر فرماتا ہے اور جو ظاہر فرمایا ہے اس میں سے یہ ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو اس کے بعد سلام کا

جواب دیا اور فرمایا نماز قراءت قرآن اور ذکر خدا کے لیے ہے تو جب تم نماز میں ہو تمہاری یہی شان ہونی چاہیے۔ (بہار شریعت ۱۳۸/۳)

۵۷۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اقْتُلُوا الْأَسْوَذَيْنِ فِي

الصَّلَاةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ. (مشکوۃ المصابیح باب ما لا يجوز من العمل في الصلاة وما يباح

منه، مشکوۃ المصابیح ص ۹۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں دو سیاہ چیزیں سانپ

(بہار شریعت ۱۳۸/۳)

اور بچھو کو نماز میں قتل کرو۔ (۱)

(۱) سانپ بچھو وغیرہ موذی جانور کو نماز کی حالت میں اس وقت مارنا مباح ہے جب کہ سامنے سے گزرے اور ایذا دینے کا خوف ہو اور اگر تکلیف ہو نہ جانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے اور اندیشہ ایذا کی صورت میں اس طرح مارے کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ فاسد ہو جائے۔

﴿ مکروہات کا بیان ﴾

۵۷۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا.

(جامع الترمذی ج ۸۷/۱. باب ماجاء فی النهی عن الاختصار فی الصلوة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور اقدس ﷺ نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع

فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۶۰/۳)

۵۷۲: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةٌ أَهْلِ النَّارِ. رواه في شرح السنة

(مشکوۃ المصابیح ۹۲ باب ما لا يجوز من العمل في الصلوة الفصل الثاني)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کمر پر نماز میں

ہاتھ رکھنا جہنمیوں کی راحت ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶۰/۳)

۵۷۳: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ

الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: إِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلَاةِ.

(السنن للنسائی ج ۱۷۷/۱ باب التشديد في الالتفات في الصلوة)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز

کے اندر ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا فرمایا یہ اچک لینا ہے کہ بندہ کو نماز میں سے

شیطان اچک لے جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۰/۳)

۵۷۴: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَزَالُ

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا التَفَتَ انْصَرَفَ

عَنْهُ. (السنن لابی داؤد باب الالتفات في الصلوة ج ۱۳۱/۱)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ جو بندہ نماز میں ہو اللہ عزوجل کی

رحمت خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے جب اس نے اپنا مونہ

پھیر اس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۰/۳)

۵۷۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ وَنَهَانِي عَنْ ثَلَاثٍ نَهَانِي عَنْ نَقْرَةِ كَنْقَرَةِ الدَّيْكِ وَإِقْعَاءِ كِفَافِئِ الْكَلْبِ وَالْثِفَاتِ كَالثِفَاتِ الثَّغْلَبِ. (رواه أحمد وأبو يعلى)

(الترغيب والترهيب ماينهى عنه فى الصلوة ج ۳۷۰/۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ کہتے ہیں مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کا حکم فرمایا اور تین باتوں سے منع فرمایا مرغ کی طرح ٹھونگ مارنے اور کتے کی طرح بیٹھنے اور ادھر ادھر لومڑی کی طرح دیکھنے سے۔ (بہار شریعت ۱۶۱/۳)

۵۷۶: رَوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَإِذَا انْتَفَتَ قَالَ : يَا ابْنَ آدَمَ ! إِلَى مَنْ تَلْتَفِتُ إِلَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنِّي أَقْبِلْ إِلَيَّ فَإِذَا انْتَفَتَ الثَّانِيَةَ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَإِذَا انْتَفَتَ الثَّالِثَةَ صَرَفَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَجْهَهُ عَنْهُ.

(الترغيب والترهيب باب ماينهى عنه فى الصلوة ج ۳۷۰/۱)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے اللہ عز و جل اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے فرماتا ہے اے ابن آدم کس طرف التفات کرتا ہے کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے جس کی طرف التفات کرتا ہے پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے اللہ عز و جل اپنی اس خاص رحمت کو اس سے پھیر لیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۱/۳)

۵۷۷: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ ! الْإِثْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الْإِثْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ. (مشکوٰۃ المصابيح)

الفصل الثانی باب ما لا يجوز من العمل فى الصلوة وما یباح منه ص ۹۱

انس بن مالک سے مروی کہ حضور ﷺ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے لڑکے نماز میں التفات سے بچ کہ نماز میں التفات ہلاکت ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۱/۳)

۵۷۸: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَوَاتِهِمْ فَأَشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ: لَيْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخَطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ. (صحيح البخارى باب رَفَعَ الْبَصَرَ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ ج ۱/۱۰۳، ۱۰۴، السنن للنسائي ۱/۱۷۷)

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کیا حال ہے؟ ان لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں اس سے باز رہیں یا ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔ (بخاری والبوداؤد) (بہار شریعت ۱۶۱/۳)

۵۷۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَرَفَعُوا أَبْصَارَكُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيُلْتَمَعَ، يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ. (السنن لابن ماجه ج ۱/۷۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نگاہیں آسمان کی طرف نہ اٹھاؤ کہ اچک لی جائیں گی۔ (مرتب)

۵۸۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَيْتَهُنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَتُخَطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ. رواه مسلم والنسائي (الترغيب والترهيب ج ۱/۳۵۸ باب الترهيب في رفع البصر الى السماء في الصلوة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ نماز میں دعا کے وقت اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آئیں گے یا ان کی نگاہیں اچک لی جائیں۔ (مرتب)

۵۸۱: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ لَا يُلْتَمَعَ. رواه الطبرانی في الاوسط. (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۳۵۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی نماز میں ہو تو نگاہ آسمان کی طرف نہ اٹھائے کہ اچک نہ لی جائے۔ (مرتب)

۵۸۲: عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَيْتَنِي هُنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَا تُرْجَعُ أَبْصَارُهُمْ.

(السنن لابن ماجه ج ۷۴/۱ باب الخشوع في الصلوة)

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا لوگ اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ واپس نہ ہوں گی۔ (مرتب)

۵۸۳: عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحُ الْحَصَى فَإِنَّ الرُّحْمَةَ تَوَاجِهَهُ. (جامع الترمذی ۸۷/۱ باب ماجاء فی کراہیۃ

مسح الحصى في الصلوة. مشکوة ص ۹۱ باب مالا يجوز من العمل في الصلوة)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جب کوئی تم میں کا نماز کو کھڑا ہو تو کنکری نہ چھوئے کہ رحمت اس کے مواجہہ میں ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۱)

۵۸۴: عَنْ مُعَقِّبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ: إِنَّ كُنْتُ فَأَعْلًا فَوَاحِدَةً. (مشکوۃ المصابیح الفصل الثانی باب مالا يجوز من العمل في الصلوة وما یباح

منه ص ۹۰ (جامع الترمذی باب ماجاء فی کراہیۃ مسح الحصى في الصلوة ج ۸۷/۱)

معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کنکری نہ چھو اور اگر تجھے ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار۔ (بہار شریعت ۱۶۱/۳)

۵۸۵: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ "وَاحِدَةً"، وَلَوْ تَمَسَّكَ عَنْهَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ نَاقَةِ مِائَةٍ كُلِّهَا سُودُ الْحَدَقِ. (صحیح ابن

خزيمة باب الرخصة في مسح الحصى في الصلوة مرة واحدة ج ۵۱/۲)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے نماز میں کنکری چھونے کا سوال کیا فرمایا ایک بار اور اگر تو اس سے بچے تو یہ سو اونٹنیوں سیاہ آنکھ والیوں سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۱/۳)

۵۸۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظَمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۹۰ باب مالا يجوز من العمل في الصلوة)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

۵۸۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظَمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ "هَا" فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ.

(مشکوٰۃ باب مالا يجوز من العمل في الصلوة وما يباح منه الفصل الاول ص ۹۰)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سر کا طے ﷺ فرماتے ہیں جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے اور ”ہا“ نہ کہے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۱/۳)

۵۸۸: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ غَامِداً إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَشَبِكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلَاةِ. وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۸۸ باب ماجاء فی کراہیۃ التشبیک بین الاصابع فی الصلوة ومسند امام احمد بن حنبل احادیث کعب عجرة ج ۱/۲۴۱. مشکوٰۃ ص ۹۱)

کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جب کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے قصد سے نکلے تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ ڈالے کہ وہ نماز میں ہے اور اسی کے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۲/۳)

۵۸۹: عَنْ حَدِیْقَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يَتِمُّ رُكُوعُهُ وَلَا سُجُودُهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ فَقَالَ لَهُ حَدِیْقَةُ: مَا صَلَّيْتَ قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: لَوْ مِتُّ مِتُّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَّرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(صحیح البخاری ۱۰۹، ۱۱۲. باب اذا لم يتم سجوده)

حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع و سجود پورا نہیں کرتا جب اس نے نماز پڑھ لی تو بلایا اور کہا تیری نماز نہ ہوئی راوی کہتے ہیں میرا گمان

ہے کہ یہ بھی کہا اگر تو مرا تو فطرت محمد ﷺ کے غیر پر مرے گا۔ (بہار شریعت ۱۶۲/۳)

۵۹۰ إلى ۵۹۲: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَيَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ مَاتَ هَذَا عَلَى حَالِهِ هَذِهِ مَاتَ عَلَى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَيَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ مَثَلُ الْجَائِعِ يَأْكُلُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ لَا تُغْنِيَانِ عَنْهُ شَيْئًا قَالَ أَبُو صَالِحٍ: قُلْتُ: لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَنْ حَدَّثَ بِهَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَمْرَاءُ الْأَجْنَادِ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَشَرْحِبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ سَمِعُوهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رواه الطبرانی في الكبير واهو يعلى باسناد حسن.

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۳۳۶ باب الترهيب من عدم اتمام الركوع)

حضرت ابو عبد اللہ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے (حکم فرمایا کہ پورا رکوع کرے) اور فرمایا یہ اگر اسی حالت میں مرا تو ملت محمد ﷺ کے غیر پر مرے گا پھر فرمایا جو رکوع پورا نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے اس کی مثال اس بھوکے کی ہے کہ ایک دو کھجوریں کھا لیتا ہے جو کچھ کام نہیں دیتیں ابوصالح نے کہا میں نے ابو عبد اللہ سے عرض کیا کہ کس نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ سپہ سالار عمر و بن عاص، خالد بن ولید، شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی۔ (بہار شریعت ۱۶۲/۳)

۵۹۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ إِقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَسْوَأُ النَّاسِ سَرَقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ؟ قَالَ: لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا. (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳۱۰/۵ سنن دارمی باب فی الذی لایتم الركوع او السجود ج ۲۴۷/۱ و مشکوٰۃ باب الركوع الفصل الثانی ص ۸۳) ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ سب میں برا وہ چور ہے جو اپنی نماز سے چراتا ہے۔ صحابہ نے فرمایا یا رسول اللہ نماز سے کیسے چراتا ہے؟ فرمایا کہ رکوع و سجود پورا نہیں کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۲/۳)

۵۹۴: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا تَرَوْنَ فِي الشَّارِبِ

وَالزَّانِي وَالسَّارِقِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمُ الْحُدُودُ قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ : هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيهِنَّ عُقُوبَةٌ وَأَسْوَأُ السَّرْقَةِ الَّذِي يَسْرِقُ صَلَوتَهُ قَالُوا : وَكَيْفَ؟ يَسْرِقُ صَلَوتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : لَا يَتِمُّ رُكُوعُهَا وَلَا سُجُودُهَا رَوَاهُ مَالِكٌ

واحمد وروی الدارمی نحوه۔ (مشکوۃ المصابیح باب الركوع الفصل الثانی ص ۸۳)

نعمان بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حدود نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام سے فرمایا کہ شرابی اور زانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ سب نے عرض کی اللہ و رسول خوب جانتے ہیں فرمایا یہ بہت بُری باتیں ہیں اور ان میں سزا ہے اور سب میں بُری چوری وہ ہے کہ اپنی نماز سے چرائے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ نماز سے کیسے چرائے گا؟ فرمایا یوں کہ رکوع و سجود تمام نہ کرے۔

۵۹۵ : عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى

صَلَاةِ عَبْدٍ لَا يَقِيمُ فِيهَا صَلَاتَهُ بَيْنَ رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا۔ (مسند الامام احمد بن

حنبل ج ۲/۴ و مشکوۃ المصابیح باب السجود و فضله الفصل الثالث ص ۸۴)

طلح بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا اللہ عز و جل بندہ کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رکوع و سجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۳)

۵۹۶ : عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ : صَلَّيْنَا خَلْفَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ

فَاضْطَرَرْنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

(جامع الترمذی ۱ ص ۵۳-۵۴۔ باب ماجاء فی کراهیۃ الصف بین السواری)

عبدالحمید بن محمود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے کسی امیر کے پیچھے نماز پڑھی تو مجبوری کے سبب دروں میں نماز پڑھی تو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دروں میں کھڑے ہونے سے بچتے تھے۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۳)

۵۹۷ : عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : رَأَى النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَنَا يَقُولُ لَهُ أَفْلَحَ إِذَا

(۱) بے حاجت دروں میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر از دحام ہے جگہ کی تنگی ہے تو دروں میں نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔ ۱۲

سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ : يَا أَفْلَحُ تَرَبُّ وَجْهَكَ .

(جامع الترمذی باب ماجاء فی کراهیۃ النفخ فی الصلوۃ ج ۸۷/۱)
ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں ہمارا ایک غلام ارح نامی جب سجدہ کرتا تو پھونک مارتا سرکار نے فرمایا اے ارح اپنا منہ خاک آلودہ کر۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۳)

۵۹۸: عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا تُفَقِّعْ أَصَابِعَكَ وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ
(السنن لابن ماجہ مایکرہ فی الصلوۃ ۶۹)

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں جب تو نماز میں ہو تو انگلیاں نہ چٹکا۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۳)

۵۹۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ : أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا أَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا . (صحيح البخارى ۱۱۳/۱ باب لا يكف ثوبه فى الصلوة . دارمى ۲۴۴/۱ باب السجود على سبعة اعظم . ابن ماجه ج ۱ ص ۶۳ باب السجود)
حضور فرماتے ہیں مجھے حکم ہوا کہ سات اعضا پر سجدہ کروں اور بال یا کپڑا نہ سمیٹوں۔ (۱)
(بہار شریعت ۱۶۳/۳)

۶۰۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارِ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا تَكْفِتِ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ . (صحيح البخارى ج ۱۱۲/۱ باب السجود على الانف . دارمى ج ۲۴۴-۲۴۵)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں منہ اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پنچے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔
(بہار شریعت ۱۶۳/۳)

۶۰۱: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَإِفْتِرَاشِ السَّبْعِ وَأَنْ يُوْطِنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يُوْطِنُ

الْبَيْعُورُ. (السنن للنسائی بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَقَرَةِ الْغُرَابِ ج ۱ ص ۱۶۷)

عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئے کی طرح ٹھونگ مارنے اور درندے کی طرح پاؤں پھیلانے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ مسجد میں کوئی شخص جگہ مقرر کر لے جیسے اونٹ جگہ مقرر کر لیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۳)

۶۰۲: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ أَحِبُّ لَكَ مَا أَحَبُّ لِنَفْسِي وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي لَا تَقْعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

(جامع الترمذی ج ۶۳/۱. باب ماجاء كراهية الاقعاء بين السجدين)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی میں اپنے لیے جو پسند کرتا ہوں تمہارے لیے پسند کرتا ہوں اور اپنے لیے جو مکروہ جانتا ہوں تمہارے لیے مکروہ جانتا ہوں دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء نہ کرنا۔ (یعنی اسی طرح نہ بیٹھنا کہ سرین زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے) (بہار شریعت ۱۶۳/۳)

۶۰۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلَّى فِي لِحَافٍ لَا يَتَوَشَّحُ بِهِ وَالْآخَرُ أَنْ يُصَلَّى فِي سَرَاوِيلَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ رِذَاءٌ.

(السنن لابی داؤد. باب من قال يتزربه اذا كان ضيقاً ج ۹۳/۱)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے اس سے منع فرمایا کہ مرد صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھے اور چادر نہ اوڑھے۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۳)

۶۰۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ شَيْءٌ. (صحيح البخارى ج ۱ ص ۵۲ باب اذا صلى في

الثوب الواحد فليجعل على عاتقيه و مشكوة المصباح باب الستر فصل ۱ ص ۷۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں تم میں کوئی ایک کپڑا پہن کر اس طرح ہرگز ہرگز نماز نہ پڑھے کہ موٹدھوں پر کچھ نہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۳)

۶۰۵: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ. (صحيح البخارى. باب اذا صلى في الثوب الواحد فليجعل

علی عاتقیہ ج ۵۲/۱ و مشکوٰۃ المصابیح باب الستر الفصل الاول ج ۱ ص ۷۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے (یعنی وہی چادر وہی تہبند ہو تو ادھر کا کنارہ ادھر اور ادھر کا ادھر کر لے)۔ (بہار شریعت ۱۶۴/۳)

۶۰۶: أَخْبَرَنِي نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ كَسَاهُ ثَوْبَيْنِ وَهُوَ غَلَامٌ قَالَ : فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي مُتَوَشِّحًا بِهِ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ : أَلَيْسَ لَكَ ثَوْبَانِ تَلْبَسُهُمَا ؟ فَقُلْتُ : بَلَى أَرَأَيْتَ لَوْ أَنِّي أَرْسَلْتُكَ إِلَى وَرَاءِ الدَّارِ لَكُنْتَ لَا بَسْتَهُمَا ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَتَزَيَّنَ لَهُ أَمْ النَّاسُ ؟ قَالَ نَافِعٌ : فَقُلْتُ : بَلِ اللَّهُ .

(المصنف لعبد الرزاق ج ۳۵۸/۱-۳۵۷. باب ما يكفي الرجل من الثياب)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نافع کو دو کپڑے پہنے کو دیئے اور اس وقت لڑکے تھے اس کے بعد مسجد میں گئے اور ان کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اس پر فرمایا کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں؟ کہ انھیں پہنتے عرض کی ہاں ہیں تو فرمایا بتاؤ اگر مکان سے باہر تمہیں بھیجوں تو دونوں پہنو گے؟ عرض کی ہاں فرمایا تو کیا اللہ عزوجل کے دربار کے لیے زینت زیادہ مناسب ہے یا آدمیوں کے لیے؟ عرض کی اللہ کے لیے۔

(بہار شریعت ۱۶۴/۳)

۶۰۷: قَالَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ : الصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ إِذْ كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا إِذْ وَسَّعَ اللَّهُ فَالصَّلَاةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكَى . (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱۵/۱۴۱)

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک کپڑے میں سنت ہے یعنی جائز ہے کہ ہم حضور کے زمانہ میں ایسا کرتے اور ہم پر اس بارے میں عیب نہ لگایا جاتا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ اس وقت ہے کہ کپڑوں میں کمی ہو اور جو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہو تو دو کپڑوں میں نماز زیادہ پاکیزہ ہے۔ رواہ احمد۔ (بہار شریعت ۱۵۶/۳)

۶۰۸: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ

أَسْبَلَ إِزَارَهُ فِي صَلَاتِهِ خِيَلَاءَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَامٍ.

(السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۹۳ باب الاسبال)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں تکبر سے تہبند لٹکائے اسے اللہ کی رحمت حل میں ہے نہ حرم میں۔ (بہار شریعت ۱۶۵/۳)

۶۰۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ إِذْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذْهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذْهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَقْبَلُ صَلَوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ.

(السنن لابی داؤد ص ۹۳. باب الاسبال فی الصلوة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہے تھے۔ ارشاد فرمایا جاؤ وضو کرو وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے کسی نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہوا کہ حضور نے وضو کا حکم فرمایا ارشاد فرمایا وہ تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ عزوجل اس شخص کی نماز نہیں قبول فرماتا جو تہبند لٹکائے ہوئے ہو۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶۵/۳)

۶۱۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعُ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُونُ عَنْ يَمِينٍ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَنَّ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

(السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۹۶ باب الْمُصَلِّي إِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ أَيْنَ يَضَعُهُمَا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی نماز پڑھے تو دونوں طرف جوتیاں نہ رکھے اور بائیں طرف نہیں کہ کسی اور کی دائیں جانب ہوں گی مگر اس وقت کہ بائیں جانب کوئی نہ ہو بلکہ جوتیاں دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔

(بہار شریعت ۱۶۵/۳)

(یعنی اتنا نیچا کہ پاؤں کے گئے چھپ جائیں) شیخ محقق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لمعات میں فرماتے ہیں کہ وضو کا حکم اس لیے دیا کہ انھیں معلوم ہو جائے کہ یہ مصیبت ہے کہ سب لوگوں کو بتادیا تھا کہ وضو گناہ ہوں کا کفارہ ہے اور گناہ کے اسباب کا زائل کرنے والا)

﴿احکام مسجد کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۶۴: اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاَتٰى
الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ. (التوبة ۱۸)
اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے
اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں
ہوں۔ (کنز الایمان)

احادیث

۶۱۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَوةُ الرَّجُلِ فِي
الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَوتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوْقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ اَنَّهُ
اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا الصَّلَوةُ لَمْ يَخْطُ
خُطْوَةً اِلَّا اَرَفَعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَاِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي
عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا
اَنْتَظَرَ الصَّلَاةَ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ.

(مشکوٰۃ المصابیح باب المساجد ومواضع الصلوة الفصل الاول ص ۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ مرد کی نماز
مسجد میں جماعت کے ساتھ گھر اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجے زائد ہے اور یہ یوں ہے کہ
جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لیے نکلا تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ
مٹتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو ملائکہ برابر اس پر درود بھیجتے ہیں جب تک اپنے مصلے پر ہے اور
ہمیشہ نماز میں ہے جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۳)

۶۱۲. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ تَوَضَّأَ فَجَمَعَ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ كَتَبَ لَهُ كَاتِبٌ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَالْمَرْءُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ يُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّينَ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ. (كنز العمال ج ۱۲۲/۴-۱۲۳ حدیث ۲۶۳۹ والترغیب والترہیب ج ۲۰۷/۲۰۶۱ باب الترغیب فی المشی الی المسجد)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو وضو کرے اور کپڑے پہن کر تیار ہو اور مسجد کو نکلے ہر قدم کے بدلے فرشتہ دس نیکیاں لکھتا ہے اور نمازی جب گھر سے نکلتا ہے واپسی تک نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۷۶/۳)

۶۱۳. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ رَاحَ إِلَى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخُطْوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً وَخُطْوَةٌ تُكْتَبُ لَهُ حَسَنَةٌ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا. (الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۰۷ باب الترغیب فی المشی الی المساجد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جماعت کو مسجد جاتا ہے اس کے ہر قدم اس کا ایک گناہ مٹاتا ہے اور ہر قدم کے بدلے آتے جاتے ایک نیکی اس کے لیے لکھی جاتی ہے۔ (مرتب)

۶۱۴. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَى كُلِّ مِيسَمٍ مِنَ الْإِنْسَانِ صَلَاةٌ كُلُّ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هَذَا مِنْ أَشَدِّ مَا أُوتِينَا بِهِ قَالَ : أَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَلَاةٌ وَحِلْمُكَ عَلَى الضَّعِيفِ صَلَاةٌ وَإِنْحَاءُكَ الْقَدْرَ عَنِ الطَّرِيقِ صَلَاةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهُمَا إِلَى الصَّلَاةِ صَلَاةٌ. رواه ابن خزيمة

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۰۷ باب الترغیب فی المشی الی المسجد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے ہر عضو پر روزانہ ایک نماز (نفل) ہے تو ایک صاحب نے عرض کی یہ بڑا دشوار اور مشکل ہے فرمایا بھلائی کا حکم دینا، برائی سے روکنا نماز ہے اور کمزور پر بردباری کرنا نماز ہے

راستے سے گندگی ہٹا دینا نماز ہے اور نماز کے لیے جو بھی قدم تو اٹھائے وہ نماز ہے۔ (مرتب)
 ۶۱۵: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ
 لِلصَّلَاةِ فَاسْبَغَ الوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ
 الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۱۲۲. باب الذكر المستحب عقب الوضوء)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں جو اچھی طرح
 وضو کر کے فرض نماز کو گیا اور مسجد میں نماز پڑھی اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۱۷۷/۳)

۶۱۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَلَّتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ
 يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ: بَلَّغْنِي أَنْكُمْ
 تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَدْ
 أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ: يَا بَنِي سَلَمَةَ! دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ.

(مشکوۃ المصابیح باب المساجد ص ۶۸ الفصل الاول والصحيح لمسلم)

ج ۱ ص ۲۳۵. بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مسجد نبوی کے گرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں بنی سلمہ نے چاہا
 کہ مسجد کے قریب آجائیں یہ خبر نبی ﷺ کو پہونچی فرمایا مجھے خبر پہونچی ہے کہ تم مسجد کے قریب
 اٹھ آنا چاہتے ہو عرض کی یا رسول اللہ ہاں ارادہ تو ہے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے گھروں ہی میں رہو
 تمہارے قدم لکھے جائیں گے دوبار اس کو فرمایا بنی سلمہ کہتے ہیں لہذا ہم کو گھر بدلنا پسند نہ آیا۔

(بہار شریعت ۱۷۷/۳)

۶۱۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ الْأَنْصَارُ بَعِيدَةً مَنَازِلَهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ
 فَأَرَادُوا أَنْ يُقْتَرِبُوا فَتَزَلَّتْ وَنُكْتُبُ مَا قَدَّمُوا آثَارَهُمْ قَالَ: فَتَبَتُوا.

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۵۷ باب الابعدا فالابعد من المسجد اعظم اجرا)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں انصار کے گھر مسجد سے دور تھے انھوں نے
 قریب آنا چاہا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وَنُكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ" (جو انھوں نے

نیک کام آگے بھیجے وہ اور ان کے نشان قدم ہم لکھتے ہیں) تو ابن عباس فرماتے ہیں تو وہ وہیں رہ گئے۔ (بہار شریعت ۱۷۷/۳)

۶۱۸: عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى فَأَبْعَدُهُمْ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيَهَا ثُمَّ يَنَامُ. (الصحيح لمسلم ج ۲۳۵/۱. باب فضل الصلوة المكتوبة في جماعة وفضل انتظار الصلوة وكثرة الخطا إلى المساجد وفضل المشي إليها)

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے بڑھ کر نماز میں اس کا ثواب ہے جو زیادہ دور سے چل کر آئے۔ (بہار شریعت ۱۷۷/۳)

۶۱۹: عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ (انصاری) لَا أَغْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تَخْطِئُهُ صَلَاةٌ قَالَ: فَقِيلَ: لَهُ أَوْقَلْتُ: لَوْ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظُّلُمَاءِ وَفِي الرَّمَضَاءِ قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنْ مَنَزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۲۳۵/۱. باب فضل الصلوة المكتوبة في جماعة وفضل انتظار الصلوات وكثرة الخطا إلى المسجد وفضل المشي إليها)

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ایک انصاری کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا اور کوئی نماز ان کی خطا نہ ہوتی ان سے کہا گیا کاش تم کوئی سواری خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آؤ جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کو جانا اور پھر گھر کو واپس آنا لکھا جائے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ نے تجھے یہ سب جمع کر کے دیدیا۔

(بہار شریعت ۱۷۷/۳)

۶۲۰: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَإِعْمَالُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ تَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلًا. رواه ابو يعلى والبراز

(الترغيب والترهيب ج ۲۱۱/۱. باب ماجاء في فضل المشي الى المساجد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں تکلیف میں پورا وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۷۷/۳)

۶۲۱: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغُذُو وَالرَّوَاخُ إِلَى الْمَسْجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ . رواه الطبرانی في الكبير .

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۲۱۲ . باب فضل المشي الى المساجد)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں صبح و شام مسجد کو جانا از قلم جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

(بہار شریعت ۱۷۷/۳)

۶۲۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالَ : مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نَزْلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ . (الجامع الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۳۵ .

باب فضل الجلوس في مصلاه بعض الصبح وفضل المساجد)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسجد کو صبح یا شام کو جائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے جتنی بار جائے۔ (بہار شریعت ۱۷۷/۳-۱۷۸)

۶۲۳: عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

(السنن لابن داؤد ج ۱ ص ۸۳ باب ماجاء في المشي الى الصلوة في الظلم)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو لوگ اندھیروں میں مساجد کو جانے والے ہیں انہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سنا دے۔

۶۲۴: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

(ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۷ باب المشي الى الصلوة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ جو لوگ اندھیروں میں مساجد کو جانے والے ہیں انہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سنادے۔ (بہار شریعت ۷۸۳)

۶۲۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيُضِيُّ لِلَّذِينَ يَتَخَلَّلُونَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ بِنُورٍ سَاطِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(الترغيب والترهيب ج ۲۱۲/۱ باب ماجاء في فضل المشي الى المساجد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اندھیرے میں مساجد جانے والوں کو قیامت کے دن چمکتے نور سے روشن فرمائے گا۔ (مرتب)

۶۲۶: عَنْ أَبِي الدَّرْدَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةٍ لَيْلٍ إِلَى صَلَاةِ آتَاهُ اللَّهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(السنن للدارمی ۱ ص ۲۷۱ باب فضل المشي الى المساجد في الظلم)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اندھیری رات میں نماز پر ہننے آئے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن نور عطا فرمائے گا۔ (مرتب)

۶۲۷: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَشِّرِ الْمُذْلَجِينَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ بِمَنَابِرٍ مِنَ النُّورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْرُغُ النَّاسُ وَلَا يُفْرَغُونَ.

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۲۱۲-۲۱۳)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اندھیری رات میں مساجد کو جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبر کی خوشخبری سنادے۔ (مرتب)

۶۲۸: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِيُبَشِّرَ

الْمَشَاءُونَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُورٍ تَامٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابن ماجہ ج ۵۷/۱)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اندھیرے میں مساجد جانے والوں کو بروز قیامت کامل نور کی خوش خبری سنادی جائے۔ (مرتب)

۶۲۹: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ بْنِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَشِّرِ الْمَشَائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ لِلصَّلَاةِ فِي جَمَاعَةٍ بِالنُّورِ التَّامِّ مِنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(کنز العمال ج ۱۲۰/۴ حدیث ۲۶۰۳)

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اندھیروں میں مساجد کو جماعت کے لیے جانے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوش خبری سنا دو۔ (مرتب)

۶۳۰: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكَفِيَ وَإِنْ مَاتَ أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَرَجُلٌ خَرَجَ غَارِبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَ الْجَنَّةَ أَوْ رَدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَ الْجَنَّةَ أَوْ رَدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ. (کنز العمال ج ۱۴۵/۸ حدیث ۲۶۴۹. کتاب الثالث من حرف الميم في المواعظ والحكم)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں تین شخص اللہ عزوجل کی ضمان میں ہیں اگر زندہ رہیں تو روزی دے اور کفایت کرے مر جائیں تو جنت میں داخل کرے۔ (۱) جو شخص راہ خدا میں جنگ کرنے نکلے یا اس کی ملی ہوئی اجرت و غنیمت واپس کر دے وہ اللہ کی ضمان میں ہے مرے گا تو اللہ جنت میں داخل فرمائے گا۔ (۲) اور جو شخص مسجد کو جائے وہ اللہ کی ضمان میں ہے یہاں تک کہ وفات پا جائے اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (۳) جو شخص گھر میں داخل ہو اور گھر والوں کو سلام کرے وہ اللہ کی ضمان میں ہے۔ (بہار شریعت ۱۷۸/۳)

۶۳۱: عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَخْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللَّهِ وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ. رواه الطبرانی في الكبير. (الترغيب والترهيب ج ۲۱۴/۱ باب من خرج الى المسجد فهو ضامن على الله)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جس نے گھر میں اچھی طرح

وضو کیا پھر مسجد کو آیا وہ اللہ کا زائر ہے اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہے کہ ذرائع اکرام کرے۔

(بہار شریعت ۱۷۸/۳)

۶۳۲: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاسْأَلُكَ أَنْ تُعِيدَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَقْبَلِ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ .

(السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۵۷. باب المشي الى الصلوة)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو گھر سے نماز کو جائے اور یہ دعا پڑھے "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ أَشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاسْأَلُكَ أَنْ تُعِيدَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ" اس کی طرف اللہ عزوجل اپنے مہر کریم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۷۸/۳-۱۷۹)

۶۳۳: عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ : اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ . (الصحيح لمسلم ج ۲۴۸/۱ باب ما يقول اذا دخل المسجد و ابو داود ج ۶۷/۱)

ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی مسجد میں جائے تو کہے اللہم افتح لی ابواب رحمتک اور جب نکلے تو کہے اللہم انی اسألك من فضلك۔ (بہار شریعت ج ۳)

۶۳۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ وَبْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ : أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ : أَقِطُ قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ : قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّي

سَائِرِ الْيَوْمِ. (ابوداؤد ج ۶۷/۱ باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ جب مسجد میں جاتے تو یہ کہتے اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسَلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اسے کہہ لو تو شیطان کہتا ہے مجھ سے تمام دن محفوظ رہا۔ (بہار شریعت ج ۳)

۶۳۵: عَنْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ. (جامع الترمذی ج ۷۱/۱ باب ما يقول عند دخوله المسجد)

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب مسجد میں حضور ﷺ داخل ہوتے تو درود پڑھتے اور کہتے رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اور جب نکلتے تو درود پڑھتے اور کہتے رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ. ۶۳۶: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.

(السنن لابن ماجہ ج ۵۶/۱ باب الدعاء عند دخول المسجد)

حضرت فاطمہ شہزادی رسول ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد جاتے اور نکلتے وقت بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ کہتے اس کے بعد وہ دعا پڑھتے۔ (بہار شریعت ج ۳)

۶۳۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا. رواه مسلم (الترغيب والترهيب ج ۲۱۵/۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل کو سب جگہ سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض بازار ہیں۔ (بہار شریعت ج ۳)

۶۳۸: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُعْطَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ

الْبُلْدَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ وَآئِي الْبُلْدَانِ ابْغَضُ إِلَيَّ اللَّهُ؟ قَالَ : لَا أَذْرِي حَتَّى أَسْأَلَ
جَبْرِئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ جَبْرِئِلُ أَنَّ أَحْسَنَ الْبِقَاعِ إِلَيَّ اللَّهُ الْمَسَاجِدُ وَأَبْغَضُ
الْبِقَاعِ إِلَيَّ اللَّهُ الْأَسْوَاقُ . (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۲۱۵، ۲۱۶)

۶۳۹: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ایک شخص نے سرکار اقدس ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کے یہاں سب سے زیادہ محبوب کون سا شہر ہے؟ اور سب سے زیادہ مبغوض کون سا شہر ہے؟ سرکار ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا جب تک جبریل سے نہ پوچھ لوں۔ حضرت جبریل حاضر ہوئے اور خبر دی کہ اللہ کے یہاں سب جگہ سے زیادہ اچھی جگہ مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض بازار ہیں۔ (مرتب)

۶۴۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ وَآئِي الْبِقَاعِ شَرٌّ؟ قَالَ : لَا أَذْرِي حَتَّى أَسْأَلَ جَبْرِئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَ جَبْرِئِلَ فَقَالَ : لَا أَذْرِي حَتَّى أَسْأَلَ مِيكَائِيلَ فَجَاءَ فَقَالَ : خَيْرُ الْبِقَاعِ الْمَسَاجِدُ وَشَرُّ الْبِقَاعِ الْأَسْوَاقُ .

(الترغيب والترهيب ج ۱/۲۱۶ باب الترغيب في لزوم المساجد والجلوس فيها)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کون سی جگہ اچھی اور کون سی جگہ بُری ہے؟ تو فرمایا مجھے نہیں معلوم جبریل سے پوچھ لوں، تو جبریل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے عرض کیا میں نہیں جانتا میکائیل سے پوچھ لوں اور میکائیل علیہ السلام کے پاس سے آئے پھر فرمایا سب سے اچھی جگہ مساجد اور بری جگہ بازار ہیں۔ (مرتب)

۶۴۱: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

لِجَبْرِئِيلَ أَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ؟ قَالَ: لَا أَذْرِي قَالَ: فَاسْأَلْ عَنْ ذَلِكَ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَبَكَى جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! وَلَنَا أَنْ نَسْأَلَهُ هُوَ الَّذِي يُخْبِرُنَا بِمَا يَشَاءُ فَعَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ آتَاهُ فَقَالَ: خَيْرُ الْبِقَاعِ بُيُوتُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ قَالَ: فَأَيُّ الْبِقَاعِ شَرٌّ؟ فَعَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ آتَاهُ فَقَالَ: شَرُّ الْبِقَاعِ الْأَسْوَاقُ. رواه الطبرانی

فی الاوسط . (الترغیب والترہیب ج ۲۱/۶۱ باب الترغیب فی لزوم المساجد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون سی جگہ سب سے اچھی ہے؟ انہوں نے عرض کی میں نہیں جانتا سرکار نے ارشاد فرمایا رب عزوجل سے پوچھو فرمایا پھر جبریل رو پڑے اور عرض کیا اے محمد ﷺ ہمیں اس سے وہی پوچھنا چاہئے جو حسب مشیت ہمیں خبر دیتا ہے تو آسمان پر چڑھے پھر آئے اور عرض کی سب سے بہتر اور اچھی جگہیں زمین پر اللہ کے گھر ہیں سرکار نے فرمایا تو سب سے بُری جگہ کون سی ہے؟ تو پھر جبریل آسمان پر چڑھے اور واپس آئے اور عرض کی کہ سب سے بری جگہیں بازار ہیں۔ (مرتب)

۶۴۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ : الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالشَّابُّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَخَابَا فِي اللَّهِ اجْتِمَعَا فِي ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ . (الترغیب والترہیب ج ۲۱/۶۱، ۲۱۷ باب الترغیب فی لزوم المساجد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں سات شخص ہیں جن پر اللہ عزوجل سایہ کرے گا اس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں (۱) امام عادل (۲) اور وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ عزوجل کی عبادت سے ہوئی (۳) اور وہ شخص جس کا دل مسجد کو لگا ہوا ہے (۴) اور وہ شخص کہ باہم اللہ کے لیے دوستی رکھتے ہیں اور اسی پر جمع ہوئے اور اسی پر متفرق ہوئے (۵) اور وہ شخص جسے کسی عورت صاحب منصب و جمال نے بلایا اس نے کہہ دیا میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) اور وہ شخص جس نے کچھ صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ بائیں کو خبر نہ ہوئی کہ داہنے نے کیا خرچ کیا (۷) اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور آنکھوں سے آنسو بہے۔ (بہار شریعت ج ۳)

۶۴۳: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا يَعْمرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ

الایة. (التوبة: ۱۷) (السنن لابن ماجه ج ۵۸/۱ باب لزوم المسجد وانتظار الصلوة)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تم جب کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے تو اس کے ایمان پر گواہ ہو جاؤ کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مسجد میں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے۔ (بہار شریعت ج ۱۷/۳)

۶۴۴: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبَصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا ذَنْبُهَا. (الترغيب والترهيب ج ۲۰/۱/۱ باب الترهيب من

البصاق في القبلة والصحيح لمسلم ج ۲۰/۷/۱ باب النهي عن البصاق في المسجد)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں مسجد میں تھوکانا خطا ہے اور اس کا کفارہ زائل کر دیتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۸/۳)

۶۴۵: عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى أَعْمَالٍ أُمِّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا أَلَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا تُذْفَنُ. (والصحيح لمسلم ج ۲۰/۷/۱ باب النهي

عن البصاق في المسجد في الصلوة وغيرها والنهي عن بصاق المصلي بين يديه وعن عينيه)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں مجھ پر میری امت کے اعمال اچھے برے سب پیش کیے گئے نیک کاموں میں اذیت کی چیز کا راستہ سے دور کرنا پایا اور برے اعمال میں مسجد میں تھوک کہ زائل نہ کیا گیا۔ (بہار شریعت ج ۱۸/۳)

۶۴۶: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عُرِضْتُ عَلَى أَجْوَرِ أُمِّتِي حَتَّى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُورِضْتُ عَلَى ذُنُوبِ أُمِّتِي فَلَمْ أَرْ ذَنْبًا أَكْثَرَ مِنْ سُورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أَوْ يَتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا. رواه ابو داود والترمذی وابن ماجه ابن خزيمة في صحيحه.

(الترغيب والترهيب ص ۱۹۷-۱۹۸ باب الترغيب في تنظيف المساجد)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور فرماتے ہیں مجھ پر امت کے ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے کوئی باہر کر دے اور گناہ پیش کیے گئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ

نہیں دیکھا کہ کسی کو آیت یا سورت قرآن دی گئی اور اس نے بھلا دی۔

۶۴۷: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَخْرَجَ أَذَى مِّنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رواه ابن ماجه وفي اسنادہ احتمال للتحسين. (الترغيب والترهيب. باب في تنظيف المساجد وتطهيرها وما جاء في تجميعها ص ۱۹۸ ج ۱ وابن ماجه. ص ۵۵ ج ۱ مطبع نظامی)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور فرماتے ہیں جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔ (بہار شریعت ۱۸۰/۳-۱۸۰)

۶۴۸: رُوِيَ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : جَنَّبُوا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِينَكُمْ وَشِرَائِكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَخُصُومَاتِكُمْ وَرَفَعَ أَصْوَاتِكُمْ وَإِقَامَةَ حُدُودِكُمْ وَسَلَّ سُيُوفَكُمْ وَاتَّخِذُوا عَلَى أَبْوَابِهَا الْمَطَاهِرَ وَجَمَرُوهَا فِي الْجُمُعِ. رواه الطبرانی في الكبير ابن ماجه ج ۵۵/۱ و الترغيب والترهيب ج ۱۹۹/۱ باب الترغيب في تنظيف المساجد)

وائلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیع و شرا اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (بہار شریعت ۱۸۰/۳-۱۸۱)

۶۴۹: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : جَنَّبُوا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِينَكُمْ وَسَلَّ سُيُوفَكُمْ وَإِقَامَةَ حُدُودِكُمْ وَرَفَعَ أَصْوَاتِكُمْ وَخُصُومَاتِكُمْ وَاجْمِرُوهَا فِي الْجُمُعِ وَاجْعَلُوا عَلَى أَبْوَابِهَا الْمَطَاهِرَ. (كنز العمال ج ۱۴۲/۴ باب اكمال محظورات متفرقة في المسجد حديث ۳۱۴۵)

حضرت ابودرداء و ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مساجد کو بچوں، پاگلوں اور تلوار کھینچنے اور حدود قائم کرنے اور آواز بلند کرنے اور جھگڑنے سے بچاؤ اور جمعہ کے روز اکٹھا ہوا دروازوں پر طہارت خانے (وضو خانے) بناؤ۔ (مرتب)

۶۵۰: عَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : جَنَّبُوا مَسَاجِدَكُمْ وَمَجَانِينَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ وَرَفَعَ أَصْوَاتِكُمْ وَسَلَّ سُيُوفَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَشِرَاءَكُمْ وَإِقَامَةَ حُدُودِكُمْ وَخُصُومَاتِكُمْ وَجَمَرُوهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجْعَلُوا مَطَاهِرَكُمْ عَلَى أَبْوَابِهَا. (كنز العمال)

ج ۱۴۲/۴ باب اكمال محظورات متفرقة فى المسجد حديث (۳۱۴۶)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسجدوں کو پاگلوں، بچوں اور آواز بلند کرنے اور تلوار کھینچنے، بیج و شر اور حدود قائم کرنے، جھگڑنے سے بچاؤ اور جمعہ کے روز اکٹھا ہوا اور طہارت خانے مسجد کے دروازوں پر بناؤ۔ (مرتب)

۶۵۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَتَّاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا: لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ.

(الترغيب والترهيب ج ۲۰۲، ۲۰۳)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں جب کسی کو مسجد میں خرید یا فروخت کرتے دیکھو تو کہو خدا تیری تجارت میں نفع نہ دے۔ (بہار شریعت ۱۸۱/۳)

۶۵۲: عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ فَلَيْسَ لِلَّهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ. رواه البيهقي فى شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح باب الساجد و مواضع الصلوة الفصل الثالث)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسل مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو کہ ان کو خدا سے کچھ کام نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۸۱/۳)

۶۵۳: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ الْعَرَا جِينَ أَنْ يُمَسِّكَهَا بِيَدِهِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ذَاتَ يَوْمٍ وَفِي يَدِهِ وَاحِدٌ مِنْهَا فَرَأَى نُخَامَاتٍ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَتَّتَهُنَّ حَتَّى انْقَاهُنَّ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضِبًا فَقَالَ: أَيُّ حَبِّ أَحَدِكُمْ أَنْ يَسْتَقْبِلَهُ رَجُلٌ فَيَضُقَّ فِي وَجْهِهِ؟. رواه ابن خزيمة (فى

صحيحه الترغيب والترهيب ج ۲۰۰، ۲۰۱ باب الترهب من البصاق فى المسجد)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے ایک دن مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا اسے صاف کیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر کوئی شخص اس کے منہ کی طرف تھوک دے؟۔ (بہار شریعت ۱۸۱/۳)

۶۵۴: عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَفَلَّ بِجَاهِ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَتَفَلَّتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. (رواه ابوداؤد وابن خزيمة وابن حبان (الترغيب والترهيب ج ۲۰/۱/۱ باب الترهيب من البصاق في المسجد) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ جو قبلہ کی جانب تھوکے قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا تھوک دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔ (بہار شریعت ج ۱۸/۳)

۶۵۵: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَلْتَقُلُ فِي الْمَسْجِدِ سَيِّئَةً وَدَفَنُهَا حَسَنَةً. وابن خزيمة (الترغيب والترهيب ج ۲۰/۱/۱ باب الترهيب من البصاق)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنے کا گناہ اور اسے زائل کر دینا بھلائی ہے۔ (مرتب)

۶۵۶: عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ : كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبْنِي رَجُلٌ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ : اذْهَبْ فَإِنِّي بِهِذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ : مِمَّنْ أَنْتُمْ أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمْ ؟ قَالَ : مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ : لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. (صحيح البخاری ج ۷/۱ باب رفع الصوت في المسجد ومشكوة المصابيح ص ۷۱ باب المساجد)

سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں میں مسجد میں سویا تھا ایک شخص نے مجھ پر کنکری پھینکی دیکھا تو امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں فرمایا جاؤ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ میں ان دونوں کو حاضر لایا فرمایا تم کس قبیلہ کے ہو، یا کہاں کے رہنے والے ہو؟ انھوں نے عرض کی ہم طائف کے رہنے والے ہیں فرمایا اگر تم اہل مدینہ سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا (کہ وہاں کے لوگ آداب سے واقف تھے) مسجد رسول اللہ ﷺ میں آواز بلند کرتے ہو۔ (بہار شریعت ج ۱۸/۳)

﴿وتر کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۶۵: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَّاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ. (بقرہ ۶۴/۲)

پیشک آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلانے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان وزمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں۔ (کنز الایمان)

احادیث

۶۵۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ رَفَعَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَيْقِظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ (البقرہ: ۶۴) فَقَرَأَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَاطَّلَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۶۱. باب صلوة النبي ﷺ ودعائه بالليل)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے یہاں میں سویا تھا حضور بیدار ہوئے مسواک کی اور وضو کیا اور اسی حالت میں آیت۔ ”ان فی خلق السموات والارض“ ختم سورہ تک پڑھی پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں جن میں قیام و رکوع و سجود کو

طویل کیا پھر پڑھ کر آرام فرمایا یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی یوہیں تین بار میں چھ رکعتیں پڑھیں ہر بار مسواک وضو کرتے اور ان آیتوں کی تلاوت فرماتے پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔ (بہار شریعت ۲/۴)

۶۵۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اجْعَلُوا آخِرَ صَلَوَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرَا وَقَالَ : مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَوَاتِهِ وَتَرَا قَبْلَ الصُّبْحِ كَذَلِكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُهُمْ. (والصحيح لمسلم ج ۲۵۷/۱. باب صلوة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ في الليل فان الوتر ركعة وان الركعة صلوة صحيحة).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی فرماتے ہیں ﷺ رات کی نمازوں کے آخر میں وتر پڑھو۔ اور فرماتے ہیں صبح سے پیشتر وتر پڑھو۔ (بہار شریعت ۲/۴)

۶۵۹: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ خَشِيَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ أَوَّلِهِ وَمَنْ طَمَعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ (تحضرها الملكة) وهي افضل.

(جامع الترمذی ج ۱۰۳/۱. باب ماجاء فی کراهیة النوم قبل الوتر)
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ جسے اندیشہ ہو کہ پچھلی رات میں نہ اٹھے گا وہ اول میں پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ اٹھے گا وہ پچھلی رات میں پڑھے کہ آخر رات کی نماز مشہود ہے۔ (یعنی اس میں ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے۔ (بہار شریعت ۲/۴)

۶۶۰: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ اللَّهَ وَتَرِيحِبُّ الْوُتْرَ فَأُوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ (جامع الترمذی ج ۱۰۳/۱. باب ماجاء فی فضل الوتر ابوداؤد ج ۲۰۰/۱)
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : أَوْتِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ : يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أُوْتِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرِيحِبُّ الْوُتْرَ.

(نسائی ج ۲۴۶/۱. باب ماجاء ان الوتر ليس بختم)
مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے لہذا قرآن والو وتر پڑھو۔ (بہار شریعت ۲/۴)

۶۶۱: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ وَتَرٍ يُحِبُّ الْوِتْرَ.

(الترغيب والترهيب ج ۴۰/۷/۱ باب الترغيب في صلوة الوتر)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے قرآن والو وتر پڑھو بے شک اللہ وتر ہے اور وتر کو محبوب رکھتا ہے۔ (مرتب)

۶۶۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَتَرٍ يُحِبُّ الْوِتْرَ. (الترغيب والترهيب ج ۴۰/۷/۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ اللہ وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے۔ (مرتب)

۶۶۳: عَنْ خَارِجَةَ بِنِ خَدَافَةَ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَدُكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يُطْلَعَ الْفَجْرُ. (جامع الترمذی ج ۱۰۳/۱ باب ماجاء في فضل الوتر ابو داؤد ج ۲۰۱/۱)

خارجہ بن خدافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی کہ وہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ وتر ہے اللہ تعالیٰ نے اسے عشاء و طلوع فجر کے درمیان میں رکھا ہے۔ (بہار شریعت ۳/۴)

۶۶۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الضُّحَى وَصَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَلَمْ يَتْرِكِ الْوِتْرَ فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ. (الترغيب والترهيب ج ۴۰/۷/۱ باب في صلوة الوتر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے چاشت کی نماز پڑھی اور مہینے میں تین دن روزہ رکھے اور وتر کو سفر و حضر میں نہ چھوڑے اس کے لیے شہید کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مرتب)

۶۶۵: عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ زَادَكُمْ صَلَاةَ فَصَلُّوْهَا فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى الصُّبْحِ الْوِتْرُ. وروى هذا الحديث معاذ بن جبل

وعبد الله بن عمرو وابن عباس وعقبة بن عامر .

(الترغيب والترهيب ج ۴۰۷/۱-۴۰۸)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے صحابہ کرام میں سے ایک صاحب نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ایک نماز زادہ فرمائی ہے یعنی وتر تو اسے عشا سے صبح تک پڑھو۔ (مرتب)

۶۶۶: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ فَلْيُضِلَّ إِذَا أَصْبَحَ . (جامع الترمذی ج ۱۰۶/۱ . باب ماجاء فی الرجل نام عن الوتر أو نسي) زید بن اسلم راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وتر سے سو جائے تو صبح کو پڑھ لے۔

(بہار شریعت ۳/۴)

۶۶۷: عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ .

(السنن للنسائی ج ۲۵۱/۱ والسنن لابن ماجہ ۸۳/۱ باب القراءة فی الوتر)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔ (مرتب)

۶۶۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْأَوَّلِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ . (سنن الدارمی ج ۳۱۱/۱ باب القراءة فی الوتر)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تین رکعت پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے۔ (مرتب)

۶۶۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْأَوَّلِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ .

(جامع الترمذی ج ۱۰۶/۱ . باب ماجاء ما یقرأ فی الوتر)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے تھے۔ (مرتب)

۶۷۰: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُؤْتِرُ بِسَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَيَقُولُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

(نسائی ج ۲۵۲/۱. التسیح بعد الفراغ)

عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے۔ (بہار شریعت ۳۶۴)

۶۷۱: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَ الْوُتْرِ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَ الْوُتْرِ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَ ثَلَاثًا. رواه ابو داود والحاكم. (الترغيب والترهيب ج ۴۰۸/۱. بَابُ التَّرْغِيبِ فِي صَلَاةِ الْوُتْرِ وَمَاجَاءُ فِي مَنْ لَمْ يُؤْتِرْ)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہار شریعت ۳۶۴)

۶۷۲: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ نَامَ عَنِ الْوُتْرِ أَوْ نَسِيَهِ فَلْيَصِلْ إِذَا ذَكَرَ أَوْ إِذَا اسْتَيْقَظَ.

(جامع الترمذی ص ۱۰۶. باب ماجاء في الرجل ينام عن الوتر)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو وتر سے سو جائے یا بھول جائے تو جب بیدار ہو یا یاد آئے پڑھ لے۔ (بہار شریعت ۳۶۴)

۶۷۳: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ :
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّلَاثَةِ.

(السنن للنسائی ج ۲۵۳/۱. بَابُ التَّسْبِيحِ بَعْدَ الْفَرَاحِ مِنَ الْوُتْرِ)

عبدالرحمن بن ابی عن ابیہ مروی کہ حضور اقدس ﷺ جب وتر میں سلام پھیرتے تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔ (بہار شریعت ۳/۴)

۶۷۴: عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ : سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . (السنن للنسائی ج ۲۵۱/۱ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْوُتْرِ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے اور جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے۔ (مرتب)

سنن ونوافل کا بیان

۶۷۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ قَالَ : مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّىٰ أَحْبَبْتُهُ فَنُكْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطِيْتَهُ وَلَئِنْ أَسْتَعَاذَنِي لَا عِيْدَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدْتُ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْفُرُهُ الْمَوْتُ وَأَنَا أَكْثَرُ مَسَاءً تَهُ. (صحيح البخارى ج ۲/۹۶۳ باب التواضع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے اسے میں نے لڑائی کا اعلان کر دیا اور میرا بندہ کسی شے سے اس قدر تقرب حاصل نہیں کرتا جتنا فرائض سے ہوتا ہے اور نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے محبوب بنا لیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے دوں گا اور پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔ (بہار شریعت ۳/۴)

۶۷۶: عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً بَنَىٰ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَاةُ الْغَدَاةِ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۹۴ باب ماجاء من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة من السنة والسنن للنسائي ج ۱ ص ۲۵۶، ۲۵۷)

ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان بندہ اللہ کے لیے ہر روز فرض کے علاوہ تطوع (نفل) کی بارہ رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو بعد مغرب اور دو بعد عشا اور دو قبل نماز فجر۔ (بہار شریعت ۳/۴)

۶۷۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ ثَابَرَ عَلَىٰ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ

رَكْعَةً مِنَ السَّنَةِ بَنَى لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ .

(السنن لابن ماجه ج ۸/۱ باب ماجاء في ثنتي عشرة ركعة من السنة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بارہ رکعت سنت کو پابندی کے ساتھ ادا کرے اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر ہوگا۔ ظہر سے پہلے چار ظہر کے بعد دو مغرب کے بعد دو عشا کے بعد دو فجر سے پہلے۔ (مرتب)

۶۷۸: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا بَارَأَ النُّجُومَ الرَّكْعَتَانِ

قَبْلَ الْفَجْرِ وَإِذَا بَارَأَ السُّجُودَ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح الفصل الثانی باب السنن وفضائلها ص ۱۰۴-۱۰۵)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ادبار نجوم) فجر کے پہلے دو رکعتیں ہیں اور ادبار سجود مغرب کے بعد کی دو۔ (بہار شریعت ۸/۴)

۶۷۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا

وَمَا فِيهَا. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۹۴-۹۵ والسنن للنسائی ج ۱ ص ۱۵۳)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں فجر کی دو رکعتیں دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں۔ (بہار شریعت ۹/۴)

۶۸۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى

شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. رواه البخاری مسلم

وابوداؤد والنسائی وابن خزيمة في صحيحه. (الترغيب والترهيب الجزء الاول

ص ۳۹۷. باب في المحافظة على ركعتين قبل الصبح. صحيح البخاری ج ۱ ص ۱۵۶. باب

تعاهد ركعتي الفجر)

حضرت عائشہ سے مروی کہتی ہیں حضور اقدس ﷺ ان کی جتنی محافظت فرماتے کسی اور نفل نماز کی نہیں کرتے۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ۹/۴)

۶۸۱: رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ

اللّٰهُ اَدْثَنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُّنْفَعُنِيْ اللّٰهُ بِهِ ؟ قَالَ : عَلَيكَ بِرُكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ فِيْهَا فَضِيْلَةٌ .
رواه الطبرانی فی الکبیر (الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۳۹۷ . باب الترغیب فی المحافظة علی
رکعتین قبل الصبح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول
اللہ کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع دے فرمایا فجر کی دونوں رکعتوں کو لازم
کر لو کہ ان میں بڑی فضیلت ہے۔ (طبرانی) (بہار شریعت ۹/۴)

۶۸۲ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ : " قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبْعَ
الْقُرْآنِ وَكَانَ يَقْرَؤُهُمَا فِي رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَقَالَ : هَاتَانِ الرُّكْعَتَانِ فِيهِمَا رُغَبُ
الدُّرِّ . رواه أبو يعلى بإسناد حسن والطبرانی في الكبير واللفظ له .

(الترغیب والترہیب ج ۱/۳۹۸ . باب المحافظ علی رکعتین قبل الصبح)
حضرت ابن عمر راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ " قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، تہائی قرآن کے
برابر ہے اور " قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ " چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور ان دونوں کو فجر کی سنتوں
میں پڑھتے اور یہ فرماتے کہ ان میں زمانہ کی رغبتیں ہیں۔ (بہار شریعت ۹/۴)

۶۸۳ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا
تَدْعُوا رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَلَوْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ . رواه أبو داود (الترغیب والترہیب
ج ۱/۳۹۹ . باب الترغیب فی المحافظة علی رکعتین قبل الصبح)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں ﷺ فجر کی سنتیں نہ
چھوڑو اگرچہ تم پر دشمنوں کے گھوڑے آ پڑیں۔ (بہار شریعت ۹/۴)

۶۸۴ : أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ
حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رُكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ . قال أبو عيسى
هذا حديث حسن صحيح غريب .

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۵۷ والسنن للنسائی ج ۱ ص ۸۵۸)

ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو شخص ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعتوں پر محافظت کرے اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرما دے گا۔

(بہار شریعت ۹/۴)

۶۸۵: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ (النَّصَارِيِّ) أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ لَا يَفْضُلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ وَقَالَ: أَبْوَابُ السَّمَاءِ تَفْتَحُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ. (ابن ماجہ باب فی الأربع الرُّكُوعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ ج ۱ ص ۸۲ مطبع نظامی دہلی)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے ان میں سلام سے فصل نہ فرماتے اور فرماتے کہ سورج ڈھلنے کے بعد آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

۶۸۶: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ. (السنن لابی داؤد باب الأربع قبل الظهر وبعدها ج ۱ ص ۱۸۷)

ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن کے درمیان میں سلام نہ پھیرا جائے ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

(بہار شریعت ۹/۴)

۶۸۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ: إِنَّمَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاحِبٌ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۶۳ باب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الزَّوَالِ)

عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور اقدس ﷺ آفتاب ڈھلنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور فرماتے یہ ایسی ساعت ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں لہذا میں محبوب رکھتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی عمل صالح بلند کیا جائے۔

(بہار شریعت ۹/۴)

۶۸۸: رَوَى عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْتَجِبُ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي

أَرَاكَ تَسْتَحِبُّ الصَّلَاةَ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَنْظُرُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِالرَّحْمَةِ إِلَى خَلْقِهِ وَهِيَ صَلَاةٌ كَانَ يُحَافِظُ عَلَيْهَا آدَمُ وَنُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ. رواه البزار.

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۴۰۰ باب فی الصلوة قبل الظهر وبعدها)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دوپہر کے بعد چار رکعت پڑھنے کو حضور ﷺ محبوب رکھتے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ میں دیکھتی ہوں کہ اس وقت میں حضور نماز کو محبوب رکھتے فرمایا اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ مخلوق کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور اس نماز پر آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام محافظت کرتے۔ (بہار شریعت ۱۰/۴)

۶۸۹: رُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ كَانَمَا تَهَجَّدَ بِهِنَّ مِنْ لَيْلَتِهِ وَمَنْ صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ كَمَا تَهَجَّدَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ. رواه الطبرانی في الأوسط.

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۴۰۶/۱. باب فی الصلوة قبل الظهر)

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جس نے ظہر کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں گویا اس نے تہجد کی چار رکعتیں پڑھیں اور جس نے عشاء کے بعد چار پڑھیں تو یہ شب قدر میں چار کے مثل ہیں۔ (بہار شریعت ۱۰/۴)

۶۹۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فِي جَمَاعَةٍ وَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ كَعَدْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۴۰۶/۱. باب فی الصلوة قبل الظهر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اور مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں تو وہ شب قدر میں چار رکعت کے برابر ہوں گی۔ (مرتب)

۶۹۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَحِمَ اللَّهُ إِمْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۹۸ باب ما جاء فی الاربع قبل العصر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں ﷺ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔ (بہار شریعت ۱۰/۴)

۶۹۲: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۹۸ باب ماجاء فی الاربع قبل العصر)

مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے۔

(بہار شریعت ۱۰/۴)

۶۹۳: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْعَصْرِ حَرَّمَ اللَّهُ بَدَنَهُ عَلَى النَّارِ.

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۴۰۳ باب فی الصلوۃ قبل العصر)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو آگ پر حرام فرمادے گا۔ (بہار شریعت ۱۰/۴)

۶۹۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ:

جِئْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ فِي أَنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَذْرَكْتُ مِنْ آخِرِ الْحَدِيثِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْعَصْرِ لَمْ تَمْسُهُ النَّارُ.

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۴۰۳. باب فی الصلوۃ قبل العصر)

عمر و بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں آیا سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے اندر تشریف فرما تھے ان میں حضرت عمر بھی تھے میں گفتگو کے آخر میں یہو نچا سرکار فرما رہے تھے جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے اسے آگ نہ چھوئے گی۔

(بہار شریعت ۱۰/۴)

۶۹۵: عَنْ مَكْحُولٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى

بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ. رُفِعَتْ صَلَوَتُهُ فِي عَلَيَيْنِ. (الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۴۰۵/۱. باب فی الصلاة بین المغرب والعشاء)

مکحول سے مرسل روایت ہے کہ فرماتے ہیں جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے اور ایک روایت میں چار رکعت پڑھے تو اس کی نماز علین میں اٹھائی جاتی ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۰/۳)

۶۹۶: عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عَجَلُوا الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوبَةِ رَوَاهُمَا رُزَيْنٌ، وَابْنُ هُبَيْرٍ.
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۰۵ باب السنن الفصل الثالث)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس ﷺ فرماتے مغرب کے بعد کی دونوں رکعتیں جلد پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ پیش ہوتی ہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۰/۳)

۶۹۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رُكْعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُذِلَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَى عَشْرَةِ سَنَةٍ.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۹۸ باب ماجاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بری بات نہ کہے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر کی جائے گی۔ (بہار شریعت ج ۱۰/۳)

۶۹۸: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رُكْعَاتٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

(الترغیب والترہیب ج ۴۰/۱ باب فی الصلاة بین المغرب والعشاء)

عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (بہار شریعت ج ۱۱/۳)

۶۹۹: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِينَ رُكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

(جامع الترمذی ج ۵۸/۱ باب ما جاء فی فصل التطوع ست رکعات بعد المغرب)

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو مغرب کے بعد بیس

رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔ (بہار شریعت ۱۱/۴)

۷۰۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ مِنَ التَّطَوُّعِ فَقَالَتْ : كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ فِيهِنَّ الْوُتْرُ.

(السنن لابی داؤد ج ۱/۱۷۸۱. بَابُ تَفْرِيعِ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ وَرَكْعَاتِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں عشا کی نماز پڑھ کر

نبی ﷺ میرے مکان میں تشریف لاتے تو چار یا چھ رکعتیں پڑھتے۔ (بہار شریعت ۱۱/۴)

تحتیہ الوضو (۱)

۷۰۱: قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلَ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

(والصحيح لمسلم ج ۱۲۲/۱. باب الذكر المستحب عقب الوضوء)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۲۱/۴)

نماز اشراق (۲)

۷۰۲: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ.

(جامع الترمذی ج ۷۶/۱. بَابُ مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ

صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر خدا کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (بہار شریعت ۲۱/۴)

(۱) وضو کے بعد اعضا سوکنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اس نماز کا نام نماز تحتیہ المسجد ہے۔ ۱۲

(۲) آفتاب بلند ہونے کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھی جاتی ہے اسی کو نماز اشراق کہتے ہیں۔ ۱۳

﴿نماز چاشت﴾ (۱)

۷۰۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ .

(السنن لابن ماجه باب ماجاء في صلوة الضحى ج ۱ ص ۹۹ مطبع نظامی دہلی)
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سرکار نے فرمایا جس نے چاشت کی نماز بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (بہار شریعت ۲۱/۳)

۷۰۴: عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سَلَامٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزَى مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى . (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۵۰ استحباب الصلوة الضحی)
ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (اور کل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اور اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔

(بہار شریعت ۲۱/۳)

۷۰۵ و ۷۰۶: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ : ابْنُ آدَمَ إِذَا رَكَعَ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفَيْكَ آخِرَهُ .

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۱۰ باب ماجاء في صلوة الضحی)

حضرت ابو درداء اور حضرت ابو ذر سے مروی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اللہ عز و جل فرماتا ہے اے ابن آدم! شروع دن میں میرے لیے چار رکعتیں پڑھ آخردن تک میں تیری کفایت فرماؤں گا۔ (بہار شریعت ۲۲/۳)

(۱) وقت زوال شروع ہونے سے پہلے کم از کم دو رکعت زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت نماز نفل پڑھی جاتی ہے اس کا نام نماز

چاشت ہے۔ ۱۲

۷۰۷: عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ بْنِ الْغُطَفَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :
ابْنُ آدَمَ! صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ.

(سنن الدارمی ۲۷۸/۱ باب فی اربع رکعات فی اول النهار)

حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابن آدم! شروع دن میں میرے لیے چار رکعت پڑھ میں آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔ (مرتب)

۷۰۸: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَلَّى الضُّحَى رَكَعَتَيْنِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ صَلَّى أَرْبَعًا كُتِبَ مِنَ الْعَابِدِينَ وَمَنْ صَلَّى سِتًّا كُفِيَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَمَنْ صَلَّى ثَمَانِيًا كَتَبَهُ اللَّهُ مِنَ الْقَائِمِينَ وَمَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكَعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَمَا مِنْ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ إِلَّا لِلَّهِ مَنْ يُمْنُ بِهِ عَلَى عِبَادِهِ وَصِدْقَةً وَمَا مِنْ اللَّهِ عَلَى أَحَدٍ مِنْ عِبَادِهِ أَفْضَلَ مَنْ أَنْ يُلْهِمَهُ ذِكْرَهُ. رواه الطبرانی في

الكبير. (الترغيب والترهيب ج ۱/۶۵ و ۴۶۶. باب الترغيب في صلاة الضحى)

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جس نے دو رکعتیں چاشت کی پڑھیں غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائے گا اور جس نے چار رکعتیں پڑھیں وہ عابدین میں لکھا جائے گا اور جو چھ پڑھے اس دن اسکی کفایت کی گئی اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قاضین میں لکھے گا اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل بنائے گا اور کوئی دن یا رات نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان و صدقہ نہ کرے اور اس بندہ سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا جسے اپنا ذکر الہام کیا۔ (بہار شریعت ۲۲/۴)

۷۰۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ .

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۹۹ باب ماجاء فی صلاة الضحی مطبع نظامی دہلی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ برابر ہوں۔

(بہار شریعت ۲۲/۴)

﴿نماز واپسی سفر﴾

۷۱۰: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدِمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحَى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ.
(الصحيح لمسلم ج ۲/۴۸۱. باب استحباب ركعتين في المسجد لمن قدم من سفر اول قدومه)

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ سفر کے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتداء مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اس میں نماز پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔ (بہار شریعت ۲۲/۴)

﴿صلاة الليل﴾ (۱)

۷۱۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ.
(جامع الترمذی ج ۹۹/۱. باب ماجاء في فضل صلاة الليل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ سرکارِ محمد ﷺ نے فرمایا کہ فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔ (بہار شریعت ۲۲/۴)

۷۱۲: عَنْ أَيَّاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ صَلَاةٍ لَيْلٍ وَلَوْ حَلَبَ شَاةٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلِ.
(رواه الطبرانی. (الترغيب والترهيب ۳۰۱/۱. في قيام الليل)

ایاس بن معاویہ مزنئی سے مروی کہ سرکارِ محمد ﷺ نے فرمایا کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے اگرچہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری دودھ لیتے ہیں اور فرض عشا کے بعد جو نماز پڑھی وہ صلاۃ اللیل ہے۔ (بہار شریعت ۲۲/۴)

(۱) رات میں بعد نماز عشاء جو نفل پڑھے جائیں ان کو صلاۃ اللیل کہتے ہیں۔ ۱۲

۷۱۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيَّظَ إِمْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رُكْعَتَيْنِ كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ .

(السنن لابن ماجه ج ۹۵/۲ ماجاء فيمن أيقظ أهله من الليل مطبع نظامي دهلي)
حضرت ابو سعید و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دور رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد خدا کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۲۳/۳)

۷۱۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلَاثُهُ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ : هَلْ مِنْ سَائِلٍ ؟ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاغٍ ؟ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ ؟ يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ .

(الصحيح لمسلم ج ۲۵۸/۱ باب صلوة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ رب عزوجل ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرماتا ہے، ہے کوئی دعا کرنے والا؟ کہ اس کی دعا قبول کروں ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں؟ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کر دوں؟ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۲۳/۳)

۷۱۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَهُ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطُرُ يَوْمًا . (صحيح البخارى ج ۱۵۲/۱ باب من نام عند السحر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب نمازوں میں اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب نماز داؤد ہے کہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حصہ میں سوتے۔ (بہار شریعت ۲۳/۳)

۷۱۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ .

(صحيح البخارى ج ۱۵۴/۱ باب ما يكره من ترك قيام الليل لمن كان يقومه)

حضور اقدس ﷺ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اے عبد اللہ تو فلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اٹھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔ (بہار شریعت ۲۳/۴)

۷۱۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَيَّ اللَّهُ

أَذْوَمُهَا وَإِنْ قُلْتُ. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۶۶ باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اعمال میں زیادہ

پسند اللہ عزوجل کو وہ ہے جو ہمیشہ ہوا اگرچہ تھوڑا ہو۔ (بہار شریعت ۲۳/۴)

۷۱۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ اسْتَشْرَفَهُ

النَّاسُ فَقَالُوا: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلَ مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا النَّاسَ نِيَامًا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

(سنن الدارمی ج ۱۸۸/۲. باب فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ)

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہہ رہے ہیں رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو کثرت سے لوگ حاضر خدمت ہوئے میں بھی حاضر ہوا جب میں نے حضور کے چہرہ کو غور سے دیکھا پہچان لیا کہ یہ مونہ جھوٹوں کا مونہ نہیں کہتے ہیں پہلی بات جو میں نے حضور سے سنی یہ ہے فرمایا اے لوگو! سلام شائع کرو اور کھانا کھلاؤ اور شتہ داروں سے نیک سلوک کرو اور رات میں نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔ (بہار شریعت ۲۳/۴)

۷۱۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي

إِذَا رَأَيْتُكَ طَابَتْ نَفْسِي وَقَرَّتْ عَيْنِي، أَنْبِئْنِي عَنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: أَطْعِمِ الطَّعَامَ وَأَفْشِ السَّلَامَ وَصِلِ الْأَرْحَامَ وَصَلِّ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامًا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

(الترغيب والترهيب ج ۲۴/۱ باب الترغيب في قيام الليل)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے عرض کیا یا رسول

اللہ! آپ کو دیکھ کر میرا دل خوش ہوا اور آنکھ ٹھنڈی ہوئی مجھے ہر چیز کے بارے میں بتائیے سرکار نے فرمایا ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے پانی سے پیدا کیا پھر عرض کی کوئی ایسی چیز ارشاد ہو کہ اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہوں ارشاد فرمایا کھانا کھلا، سلام پھیللا، رشتہ داروں سے نیک سلوک کر اور رات میں نماز پڑھ، جب لوگ سو رہے ہوں جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ۲۳/۴)

۷۲۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ غُرْفَةٌ يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا فَقَالَ: أَبُو مَالِكٍ يَا أَشْعَرِي لِمَنْ هِيَ؟ يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ قَائِمًا وَالنَّاسُ نِيَامًا. (الترغيب والترهيب ج ۱/۲۳۸-۲۳۹. باب الترغيب في قيام الليل)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور فرماتے ہیں جنت میں ایک بالا خانہ ہے کہ باہر کا اندر سے دکھائی دیتا ہے اور اندر کا باہر سے ابومالک اشعری نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ کس کے لیے ہے؟ فرمایا اس کے لیے جو اچھی بات کرے اور کھانا کھلائے اور رات میں قیام کرے جب لوگ سوتے ہوں۔ (بہار شریعت ۲۳/۴)

۷۲۱: عَنْ أَبِي مَالِكٍ نِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرْفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّ اللَّهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَفْشَى السَّلَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامًا. رواه ابن حبان.

(الترغيب والترهيب ج ۱/۲۴۱ باب قيام الليل)

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک بالا خانہ ہے کہ باہر کا اندر سے دکھائی دیتا ہے اور اندر کا باہر سے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے یہ تیار فرمایا ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کو شائع کرے اور رات میں نماز پڑھے جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔ (مرتب)

۷۲۲: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادَى مُنَادٍ فَيَقُولُ: أَيُّنَ الدِّينِ كَانُوا تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُومُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ

يَوْمَ مَرُّ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ .

(الترغيب والترهيب ج ۱/۴۲۵-۴۱۶- باب فی قیام اللیل)

حضرت اسماعیلؑ یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کیے جائیں گے اس وقت منادی پکارے گا کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خوابگا ہوں سے جدا ہوتی تھیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لیے حساب کا حکم ہوگا۔ (بہار شریعت ۲۳/۲-۲۵)

۷۲۳: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ (الترغيب والترهيب ج ۱/۴۲۷- باب الترغيب في قیام اللیل)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مرد مسلمان اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے وہ اسے دے گا اور یہ ہر رات میں ہے۔ (صحیح مسلم) (بہار شریعت ۲۵/۲)

۷۲۴: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ ذَابُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلْسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاجٌ عَنِ الْإِثْمِ. رواه الترمذی.

(مشکوۃ المصابیح باب التحریض علی قیام اللیل الفصل الثانی ص ۹۰ و ۹۱)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کر لو کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ اور سیئات کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا ہے۔

۷۲۵: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ ذَابُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَمَقْرَبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ مَكْفَرَةٌ لِلْسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاجٌ عَنِ الْإِثْمِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ. رواه الطبرانی

(الترغيب والترهيب ج ۱/۴۲۸- باب الترغيب في قیام اللیل)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا قیام اللیل کو اپنے اوپر لازم کرلو! کہ یہ اگلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ، سیئات کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا، بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے۔

(بہار شریعت ۲۵/۴)

۷۲۶: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . الْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَنَ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ : اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي .

(صحیح البخاری ج ۱۵۵/۱ باب فضل من تعار من اللیل فصلی)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو رات میں اٹھے اور یہ دعا پڑھے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَنَ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ رَبِّ اغْفِرْ لِي“ پھر جو دعا کرے مقبول ہوگی اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اسکی نماز مقبول ہوگی۔ (بہار شریعت ۲۵/۴)

۷۲۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ ”اَللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيُّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَائُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ .

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۵۱ باب التہجد)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو تہجد کے لیے اٹھتے

تویدعا پڑھتے ”اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ
 الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ
 السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ
 وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ
 حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنْبْتُ وَبِكَ
 خَاصَمْتُ وَ اِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ اَنْتَ
 الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ. (بہار شریعت ۲۵/۴)

﴿ نماز استخارہ کا بیان ﴾

۷۲۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ : إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ : عَاجِلِ أَمْرِي وَاجِلِهِ فَأَقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ : عَاجِلِ أَمْرِي وَاجِلِهِ فَأَصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ : وَيُسَمَّى حَاجَتَهُ. رواه البخاري

(الترغيب والترهيب ج ۴۸۱/۱ - ۴۸۰. باب فی صلاة الاستخارة وما جاء فی ترکها)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے فرماتے ہیں جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے پھر کہے ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَاجِلِهِ فَأَقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَاجِلِهِ فَأَصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ : وَيُسَمَّى حَاجَتَهُ. (بہار شریعت ۲۶۲)

یعنی اے اللہ میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں جانتا نہیں اور تو غیبوں کو جاننے والا ہے اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے اور آسان کر پھر میرے لیے یہ کام برا ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں یا فرمایا یا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لیے خیر کو مقرر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر۔

﴿صلاة التَّسْبِيح﴾

۷۲۹: عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ؟ أَلَا أَمْنُحُكَ؟ أَلَا أَحْبُوكَ؟ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ؟ عَشْرُ خِصَالٍ إِذْ أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ. قَدِيمَتَهُ وَحَدِيثَتَهُ خَطَاةً هُوَ وَعَمَدُهُ صَغِيرَةٌ وَكَبِيرَةٌ سِرَّةً وَعَلَانِيَةً عَشْرُ خِصَالٍ. (كنز العمال ج ۱۷۵/۴. صلوة التسبیح حدیث ۳۸۶۰)

نبی ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں کیا میں تم کو بخش نہ کروں؟ کیا میں تم کو نہ دوں؟ کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں؟ دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارا گناہ بخش دے گا۔ (بہار شریعت ج ۲۷/۳-۲۸)

۷۳۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسَبِّحُ فِيهَا قَالَ: يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَتَعَوَّذُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةَ ثُمَّ يَقُولُ: عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُولُهَا: عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُهَا: عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُولُهَا: عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُولُهَا: عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَقُولُهَا: عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُولُهَا: عَشْرًا يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلَى هَذَا فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ تَسْبِيحَةً فِي كُلِّ رَكَعَةٍ يَبْدَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ بِخَمْسَ عَشْرَةَ تَسْبِيحَةً ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا فَإِنْ صَلَّى لَيْلًا فَآخِذْ إِلَى أَنْ يُسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ وَإِنْ صَلَّى نَهَارًا فَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُسَلِّمْ إِنَّمَا هِيَ ثَلَاثُمِائَةٍ تَسْبِيحَةً قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَبْدَأُ فِي الرُّكُوعِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي السُّجُودِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَبِّحُ التَّسْبِيحَاتِ.

(جامع الترمذی ج ۱۰۹/۱. باب ماجاء فی صلوة التسبیح)

عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر کہہ کر
 ”سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“
 پڑھے پھر یہ پڑھے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پندرہ بار پھر اعوذ
 اور بسم اللہ اور الحمد اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں
 دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور بعد تسمیع اور تحمید دس بار تسبیح کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس
 میں دس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور جلسہ میں دس بار پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں تسبیح
 کے بعد دس بار پڑھے یو ہیں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں ۷۵ بار تسبیح اور چاروں میں تین سو
 ہوئیں اور رکوع و سجود میں ”سُبْحَنَ رَبِّيَ الْعَظِيمُ سُبْحَنَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ کہنے کے بعد
 تسبیحات پڑھے۔ (بہار شریعت ۲۸/۴)

۷۳۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ
 لَا أَحْبَبُكَ إِلَّا أَنْحَلَكَ إِلَّا أُعْطِيكَ أَرْبَعَ تَصَلِّيَهِنَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَتَقْرَأَ أَمَّ الْقُرْآنِ
 وَسُورَةَ ثُمَّ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ
 مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَفْعَلُ فِي صَلَاتِكَ مِثْلَ
 ذَلِكَ فَإِذَا فَرَغْتَ قُلْتَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ التَّسْلِيمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَوْفِيقَ أَهْلِ
 الْهُدَى وَأَعْمَالَ أَهْلِ الْيَقِينِ وَمُنَاصَحَةَ أَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ أَهْلِ الصَّبْرِ وَوَجْدَ أَهْلِ
 الْخَشْيَةِ وَطَلَبَةَ أَهْلِ الرُّغْبَةِ وَتَعَبُدَ أَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَتَّى أَخَافَكَ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَسْأَلُكَ مَخَافَةَ تَحْجُزْنِي عَنْ مَعَاصِيكَ وَحَتَّى أَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا أَسْتَحِقُّ
 بِهِ رِضَاكَ وَحَتَّى أَنَاصِحَكَ فِي التَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتَّى أُخْلِصَ لَكَ النَّصِيحَةَ
 حُبًّا لَكَ وَحَتَّى أَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْأُمُورِ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّورِ
 فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ذُنُوبَكَ صَغِيرَهَا وَكَبِيرَهَا وَقَدِيمَهَا
 وَخَدِيثَهَا وَسِرَّهَا وَعَلَانِيَتَهَا وَعَمَدَهَا وَخَطَاَهَا.

(کنز العمال ص ۱۷۶ ج ۴ حدیث ۳۸۶۳ کتاب الکسوف)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اے بچے کیا میں تجھے نہ دوں تجھے عطا نہ کروں نہ بخشوں چار چیزیں ہیں جنہیں تم روزانہ ضرور پڑھو پس ام قرآن (سورہ فاتحہ) اور ایک سورہ پھر سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پندرہ مرتبہ پڑھو پھر رکوع کرو تو اسے دس مرتبہ پڑھو پھر رکوع سے اٹھو تو اسے دس مرتبہ پڑھو پھر اسی طرح اپنی نماز میں کرو جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے اس نماز (صلوۃ التَّسْبِيح) میں یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَهْلِ الْهُدٰی وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْیَقِیْنِ وَمَنَا صَحَّةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَوَجَدَ اَهْلِ الْخَشِیَةِ وَطَلَبَةَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الرُّكُوعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجِزْنِیْ عَنْ مَعَاصِیْكَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ فِی التَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ النَّصِیْحَةَ حُبًّا لَّكَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْر وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ تَوَا اے ابن عباس جب تم اسے کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے صغیرہ و کبیرہ پرانے و نئے پوشیدہ و اعلانیہ قصد و سہو والے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

﴿نماز حاجت﴾

۷۳۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللَّهِ وَلِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا أَغْفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا أَقْضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

(جامع الترمذی ۱۰۸/۱-۱۰۹. باب ماجاء فی صلوة الحاجة)

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس کی کوئی حاجت اللہ کی طرف ہو یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کی شاکرے اور نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا أَغْفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا أَقْضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.“

(بہار نریعت ۲۹/۴)

۷۳۳: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ الْبَصَرَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : أَدْعُ اللَّهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ : إِنْ شِئْتَ أَخَرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ أَدْعُهُ : فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وَضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ وَيَدْعُو بِهِذَا الدُّعَاءُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَاتَّوَجَّهْ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلَی رَبِّیْ فِی حَاجَتِی هَلِیْهِ لِتَقْضِی اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ .

(السنن لابن ماجه . باب ماجاء فی صلوة الحاجة ج ۱ ص ۱۰۰. مطبع نظامی دہلی)

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب حاضر خدمت اقدس ﷺ ہوئے اور عرض کی اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے عافیت دے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے صبر کر اور یہ تیرے لیے بہتر ہے انھوں نے عرض کی حضور دعا کریں انھیں حکم فرمایا کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔ ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ اَتَوَسَّلُ وَ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ہٰذِہِ لِتُقْضٰی اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیّ“ (۱) (بہار شریعت ۳۰/۴)

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ لینا جائز مشروع ہے اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ رب کی بارگاہ میں قبولیت دعائیں معاون ہے۔ ۱۲

﴿ نماز توبہ کا بیان ﴾

۷۳۴: عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ (ال عمران: ۱۲۵) الخ (جامع الترمذی ج ۹۲/۱. باب ماجاء فی الصلوة عند التوبة)

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وضو کر کے نماز پڑھے پھر استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا پھر یہ آیت پڑھے ”وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ“ جنہوں نے بے حیائی کا کوئی کام کیا یا اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر اللہ کو یاد کیا اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگی اور کون گناہ بخشے اللہ کے سوا اور اپنے کیے پر دانستہ ہٹ نہ کی۔ (بہار شریعت ۳۱/۴)

﴿ تراویح کا بیان ﴾

۷۳۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .

(الصحيح لمسلم ج ۲۵۹/۱. باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرماتے ہیں جو رمضان میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لیے اس کے اگلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(بہار شریعت ۳۲/۴)

﴿منفرد کا فرضوں کی جماعت پانا﴾

۷۳۶: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الدَّيْلِ يُقَالُ لَهُ بُسْرُ بْنُ مَحْجَنٍ عَنْ أَبِيهِ مَحْجَنٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى ثُمَّ رَجَعَ وَمَحْجَنٌ جَالِسٌ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟ فَقَالَ: بَلَى! يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلَكِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ. (موطا امام مالک علی هامش ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۳)

ایک صحابی مجن نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھے اذان ہوئی حضور کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی وہ بیٹھے رہ گئے ارشاد فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع ہوئی کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ عرض کی یا رسول اللہ! ہوں تو مگر میں نے گھر پڑھ لی تھی ارشاد فرمایا جب نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ اور نماز قائم کی جائے تو لوگوں کے ساتھ پڑھ لو اگرچہ پڑھ چکے ہو۔ (۱) (بہار شریعت ۳۷/۳)

۷۳۷: عَنْ عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَدْرَكَهُ الْأَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ. (السنن لابن ماجہ ج ۱/۵ باب إِذَا أَدَّنَ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا تَخْرُجْ)

عثمان رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اذان کے بعد جو مسجد سے چلا گیا اور کسی

(۱) یہ حکم صرف نماز ظہر اور عشا کے لیے ہے کہ اگر کوئی فرض تہا پڑھ چکا پھر جماعت قائم ہوئی تو جماعت میں نفل کی نیت سے شامل ہو جائے اور فجر، عصر، مغرب میں اس کی اجازت نہیں کہ فجر و عصر کی فرض کے بعد نفل شروع نہیں بلکہ نفل پڑھنا ممنوع ہے اس لیے فجر و عصر جو تہا پڑھ چکا وہ ان کی جماعت میں نفل کی نیت سے شامل نہیں ہو سکتا یوں ہی نفل تین رکعت شروع ہی نہیں اس لیے جس نے مغرب کی تہا پڑھ لی وہ نفل کی نیت سے اس کی جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا۔ ۱۲

حاجت کے لیے نہیں گیا اور نہ واپس ہونے کا ارادہ ہے وہ منافق ہے۔ (بہار شریعت ۳۹۸/۴)

۷۳۸: عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ : مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوْ الصُّبْحَ

ثُمَّ أَذَرَ كُهُمَا مَعَ الْإِمَامِ فَلَا يُعَذَّلُهُمَا . (موطا للإمام مالک علی ہامش ابن ماجہ ج ۳۳/۱)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے جو مغرب یا صبح کی نماز پڑھ چکا ہے پھر جب امام کے ساتھ پائے اعادہ نہ کرے۔

(بہار شریعت ۳۸۸/۴)

۷۳۹: عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي

الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَجُلٌ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى

أَبَا الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . (السنن لابن داؤد باب الخروج عن المسجد بعد الاذان ج ۱ ص ۷۹)

ابراہیم بن مہاجر سے مروی کہ ابو شعثا کہتے ہیں ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے جب مؤذن نے عصر کی اذان کہی اس وقت ایک شخص چلا گیا اس پر فرمایا کہ اس نے ابو القاسم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی نافرمانی کی۔ (بہار شریعت ۳۹۸/۴)

﴿قضا نماز کا بیان﴾

۷۴۰: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَرْبَعٍ صَلَّوْا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَمَرَبِلَالًا فَأَذَنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

(جامع الترمذی ج ۴۳/۱. باب ماجاء فی الرجل تفوته الصلوة بابتہن یداً)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ خندق میں حضور اقدس ﷺ کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے جاتی رہیں یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا انھوں نے اذان و اقامت کہی حضور اقدس ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی تو عصر کی پڑھی پھر اقامت کہی تو مغرب کی پڑھی پھر اقامت کہی تو عشا کی پڑھی۔ (بہار شریعت ۴۱/۴)

۷۴۱: عَنْ أَبِي جَمْعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَنَسِيَ الْعَصْرَ فَقَالَ: لَا صَحَابِيَهُ هَلْ رَأَيْتُمُونِي صَلَّيْتُ الْعَصْرَ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَنَقَضَ الْأُولَى ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ.

(کنز العمال ج ۲۳۸/۴. باب فی قضاء الصلوة حدیث ۴۹۹۸)

ابی جمعہ حبیب بن سباع سے روایت ہے کہ غزوہ احزاب میں مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا کسی کو معلوم ہے میں نے عصر کی پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں پڑھی مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اقامت کہی حضور نے عصر کی پڑھی پھر مغرب کا اعادہ کیا۔

(بہار شریعت ۴۱/۴)

۷۴۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلَمْ يَذْكُرْهَا إِلَّا وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ

فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لْيُعِدِ الصَّلَاةَ الَّتِي صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ .

(السنن الكبرى ج ۲/۲۲۱. باب من ذكر صلاة وهو في أخرى)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی نماز کو بھول جائے اور یاد اس وقت آئے کہ امام کے ساتھ ہو تو پوری کرے پھر بھولی ہوئی پڑھے پھر اسے پڑھے جس کو امام کے ساتھ پڑھا۔ (بہار شریعت ۴۱/۴)

۷۴۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا لَكَفَّارَةً لَهَا إِلَّا ذَلِكَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي . (صحيح البخاری ج ۸۴/۱ باب من نسي صلاة فليصل اذا ذكرها ولا يعيد الا تلك الصلاة)

حضرت انس بن مالک سے مروی کہ سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں جو نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے وہی اس کا وقت ہے۔ (بہار شریعت ۴۱/۴)

﴿سجدہ سہو کا بیان﴾

۷۴۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا اتَّمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يَكْبَرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ . (جام الترمذی ج ۸۹/۱ باب ماجاء فی سجدة السهو قبل السلام)

حضرت عبد اللہ بن حبینہ اسدی سے مروی کہ حضور ﷺ ظہر کی نماز دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا۔ (بہار شریعت ۴۸/۴)

﴿نماز مریض کا بیان﴾

۷۴۵: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ .

(السنن الکبری للبیہقی ج ۲/۳۰۴)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے حضور اقدس ﷺ سے نماز کے بارے میں سوال کیا فرمایا کھڑے ہو کر پڑھو اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی کہ اس کی وسعت ہو۔ (بہار شریعت ۵۸/۳)

۷۴۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ مَرِيضًا فَرَأَهُ يُصَلِّي عَلَى وَسَادَةٍ فَأَخَذَهَا فَرَمَى بِهَا فَأَخَذَ غُودًا لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ فَرَمَى بِهِ وَقَالَ : صَلِّ عَلَى الْأَرْضِ إِنْ اسْتَطَعْتَ وَلَا فَأَوْمِ إِيْمَاءً وَاجْعَلْ سُجُودَكَ وَاخْفِضْ مِنْ رُكُوعِكَ . (السنن الکبری مع الجواهر النقی (بیہقی) ج ۲/۳۰۶ باب الایماء بالركوع والسجود)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی ﷺ ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے دیکھا کہ تنگی پر نماز پڑھتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے اسے پھینک دیا اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے اسے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا زمین پر نماز پڑھا اگر استطاعت ہو ورنہ اشارہ کرے اور سجدہ کو رکوع سے پست کرے۔ (بہار شریعت ۵۸/۳)

﴿سجدہ تلاوت کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۶۶. إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ.

(الاعراف/۲۰۶)

بیشک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بولتے اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۶۷. وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُمْ

بِالْعُدُوِّ وَالْأَصْصَالِ. (رعد ۱۳/۱۵)

اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ خوشی سے اور خواہ مجبوری سے اور ان کی پرچھائیاں ہر صبح و شام۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۶۸. وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةِ وَهُمْ

لَا يَسْتَكْبِرُونَ. (نحل ۱۶/۴۹)

اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں چلنے والا ہے اور فرشتے اور وہ غور نہیں کرتے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۶۹. إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا

وَيَقُولُونَ سُبْحَنَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَسْكُونُ وَيَزِيدُهُمْ

خُشُوعًا. (اسرائیل ۱۷/۱۰۷)

بیشک وہ جنہیں اس کے اترنے سے پہلے علم ملا جب ان پر پڑھا جاتا ہے ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں پاکی ہے ہمارے رب کو بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں۔ روتے ہوئے اور قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۰: ”إِذَا تَتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَةُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا بُكِيًّا. (مریم ۵۸/۱۹)
جب ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جائیں گر پڑتے، سجدہ کرتے اور روتے۔ (کنز الایمان)
اور فرماتا ہے:

۱۷۱: أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالْدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقٌّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُّكْرِمٍ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ. (حج ۱۸/۲۲)

کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت آدمی اور بہت وہ ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا اور جسے اللہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں بیشک اللہ جو چاہے کرے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۲: وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا. (فرقان ۶۰/۲۵)

اور جب ان سے کہا جائے رحمٰن کو سجدہ کرو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کیا ہم سجدہ کر لیں جسے تم کہو اور اس حکم نے انہیں اور بدکنا بڑھایا۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۳: أَلَا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبَاءَ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ أَلَلَا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. (نمل ۲۶/۲۷)

کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو نکالتا ہے آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں اور جانتا ہے

جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۴: اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ اِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ . (سجدہ ۱۵۱/۳۲)

ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انہیں یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۵: فَاسْتَغْفِرْ رَبِّهِ وَخَرَّ رَاكِعًا وَاَنَابَ . فَغَفَرْنَا لَهُ ذَلِكَ وَاِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَّآبٍ . (ص ۲۴/۳۸)

تو اب رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گرا اور رجوع لایا تو ہم نے اسے یہ معاف فرمایا اور بیشک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۶: وَمِنْ اٰیٰتِهٖ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُونَ . فَاِنْ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهُ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا یَسْتَمُوْنَ . (حم سجدہ ۳۸/۴۱)

اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند، سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا۔ اگر تم اس کے بندے ہو تو اگر یہ تکبر کریں تو وہ جو تمہارے رب کے پاس ہیں رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور اکتاتے نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۱۷۷: فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا . (نجم ۶۲/۵۳)

تو اللہ کے لئے سجدہ اور اس کی بندگی کرو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۸: فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ .

(انشقاق ۲۱/۸۴)

تو کیا ہوا انہیں ایمان نہیں لاتے اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے۔

(کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۷۹: وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ . (علق ۱۹/۹۶)

اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ۔ (کنز الایمان)

۷۴۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا قَرَأَ ابْنُ

آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِغْتَرَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ : يَا وَيْلَهُ أُمِرَ ابْنُ آدَمَ
بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ .

(السنن الكبرى ج ۳/۲۱۲ باب فضل سجدة التلاوة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جب ابن آدم

آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے ہائے بربادی میری ابن آدم
کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا اس کے لیے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے
لیے دوزخ ہے۔ (بہار شریعت ۶۴/۴)

﴿نماز مسافر کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۸۰: وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ
إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا. (النساء: ۱۰۱/۴)
اور جب تم زمین میں سفر کرو تم پر اس کا گناہ نہیں کہ بعض نماز میں قصر کرو اگر تمہیں خوف
ہو کہ کافر تمہیں فتنہ میں ڈالیں گے بیشک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (کنز الایمان)

احادیث

۷۴۸: عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ
تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا (النساء: ۱۰۱) فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ فَقَالَ:
عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ
بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوا صَدَقَتَهُ. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۴۱. كتاب صلاة المسافرين وقصرها)
یعنی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے میں نے عرض کی کہ اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا ”ان تقصروا من الصلوة ان
خفتم ان يفتنكم الذين كفروا“ (نساء ۱۰۱) اور اب تو لوگ امن میں ہیں (یعنی
امن کی حالت میں قصر نہ ہونا چاہیے) فرمایا اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا میں نے رسول اللہ
ﷺ سے سوال کیا ارشاد فرمایا یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تصدق فرمایا اس کا
صدقہ قبول کرو۔ (بہار شریعت ۷۵۴)

۷۴۹: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِنَى آمَنَ
مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرُهُ رَكَعَتَيْنِ.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۴۳/۱. باب صلاة المسافرين وقصرها)

حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی حالانکہ نہ ہماری اتنی زیادہ تعداد کبھی تھی نہ اس قدر امن۔ (بہار شریعت ۷۴۴)

۷۵۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرُ بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكْعَتَيْنِ. (صحيح البخارى ج ۱/۱۴۸، باب فى كم يقصر الصلوة)
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں۔ (بہار شریعت ۷۴۴)

۷۵۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَا يُنْقِصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ وَهِيَ وَتُرْتَنِّهَارٍ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. (جامع الترمذی ۱۲۳/۱، باب ماجاء فى التطوع فى السفر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حضر و سفر دونوں میں نمازیں پڑھیں حضر میں حضور ﷺ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر کی دو اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی حضر و سفر میں برابر تین رکعتیں سفر و حضر کی نماز مغرب میں قصر نہ فرماتے اور اس کے بعد دو رکعت۔ (بہار شریعت ۷۴۴/۷۵۴)

۷۵۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: الصَّلَاةُ أَوَّلُ مَا فَرَضْتُ رَكْعَتَانِ (فَقَصَّرَ بَعْدَهَا خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَبِهِ الْمُتَابَعَةُ) فَأَقْرَأْتُ صَلَاةَ السَّفَرِ وَأَتِمَمْتُ صَلَاةَ الْحَضَرِ.

(صحيح البخارى ج ۱/۱۴۸، باب يقصر اذا خرج من موضعه)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں پہلے نماز دو رکعت فرض کی گئی پھر جب حضور نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کر دی گئیں اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی۔ (بہار شریعت ۷۴۴)

۷۵۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي

الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْخَوْفِ رَكْعَةٌ .

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۴۱ . كتاب الصلوة)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے نبی ﷺ کی زبان پر چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک یعنی امام کے ساتھ۔

(بہار شریعت ۷۵۴)

۷۵۴: عَنْ عُمَرَ قَالَ : صَلَوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَالْجُمُعَةُ رَكْعَتَانِ وَالْعِيدُ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ

غَيْرُ قَصْرِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ . (باب تقصير الصلوة في السفر ۷۴ . سنن ابن ماجہ ج ۱)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں (یعنی اگرچہ بظاہر دو رکعتیں کم ہو گئیں مگر ثواب میں یہ دو ہی چار کے برابر ہیں) (بہار شریعت ۷۵۴)

﴿فضائل روز جمعہ﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۸۱: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ. (سورة الجمعة الآية ۹، ۱۰، ۱۱)

اے ایمان والو! جب نماز کے لیے جمعہ کے دن اذان دی جائے تو ذکر خدا کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے اور تمہیں خطبے میں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا۔

احادیث

۷۵۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَيْنَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ يَعْنِي الْجُمُعَةَ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَذَا اللَّهُ لَهُ وَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعُ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۱۹ باب الجمعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے اور جنت میں ہم پہلے جائیں گے سو اس کے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد یہی جمعہ وہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا یعنی یہ کہ اس کی تعظیم کریں وہ اس سے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا دوسرے لوگ ہمارے تابع

ہیں یہود نے دوسرے دن کو وہ دن مقرر کیا یعنی ہفتہ کو اور نصاریٰ نے تیسرے دن کو یعنی اتوار کو۔
 ۷۵۶: عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَصَلَ اللَّهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ
 كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمَ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ بِنَا فَهَذَا
 اللَّهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبَعَ لَنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْمَقْضَى لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ .

(الصحيح لمسلم ج ۲۸۲/۱ باب فی فضیلة یوم الجمعة)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اعظم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
 نے ہم سے اگلوں کو جمعہ سے نا آشنا رکھا تو یہودیوں کے لیے سنیچر کا دن اور نصرا نیوں کے لیے
 اتوار کا دن تھا پھر اللہ تعالیٰ ہمیں لایا تو جمعہ کے دن کی ہمیں ہدایت دی تو جمعہ، سنیچر، اتوار مقرر فرمایا
 ایسے ہی وہ قیامت کے دن ہم سے پیچھے ہوں گے ہم اہل دنیا سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن
 پہلے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لیے فیصلہ ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ۸۵/۴)

۷۵۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ
 يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي
 يَوْمِ الْجُمُعَةِ . (جامع الترمذی ج ۱۱۰/۱-۱۱۱ ابواب الجمعة باب فضل یوم الجمعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا
 جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کیے گئے اور اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور
 اسی میں جنت سے اترنے کا انہیں حکم ہوا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ (بہار شریعت ۸۵/۴)

۷۵۸: عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ (۱) قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ
 يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعِقَةُ فَاكْثُرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنْ
 صَلَّوْتُكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَى فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! كَيْفَ تَعْرَضُ صَلَوتُنَا عَلَيْكَ ؟
 وَقَدْ أَرِمْتُ يَعْنِي بَلَيْتُ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ

(السنن للنسائی ج ۲۰۳/۱، ۲۰۴ باب فضل یوم الجمعة والترغیب والترہیب)

ج ۹۱/۱ والسنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۷۷ باب فی فضل الجمعة)

(۱) مشکوٰۃ شریف باب الجمعہ ص ۱۴۰ میں راوی کا نام اوس بن اوس ہے جب کہ اصل کتاب ابن ماجہ میں شداد بن اوس ہے۔ ۱۲

شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ تمہارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انتقال کیا اور اسی میں نوحہ ہے (دوسری بار صور پھونکا جانا) اور اسی میں صعدہ ہے (پہلی بار صور پھونکا جانا) اس دن میں مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اس وقت حضور پر ہمارا درود کیوں پیش کیا جائے گا جب حضور انتقال فرما چکے ہوں گے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے۔ (۱) (بہار شریعت ۸۵/۲)

۷۵۹: عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تُعَرِّضُ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ: وَقَدْ أُرِمْتُ يَعْنِي بَلِيتٌ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

(السنن للنسائی ج ۱/۲۰۳-۲۰۴ باب فضل يوم الجمعة ابن ماجه ج ۱ ص ۷۷ باب

فی فضل يوم الجمعة الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۴۹۱)

حضرت شداد بن اوس سے مروی سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہور ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو درود پڑھے گا پیش کیا جائے گا۔ ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی اور موت کے بعد فرمایا بے شک اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے اللہ کا نبی زندہ ہے روزی دیا جاتا ہے۔

۷۶۰: عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَّاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهْنٌ

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام زندہ ہیں وہ جیسے اپنے سراپا کے ساتھ دنیا میں تھے قبر میں بھی ویسے ہی ہیں نہ ان کے جسم پر کوئی فرق پڑا ہے نہ ان کے اعضا میں جیسے پہلے سننے دیکھنے، کلام کرتے، آج بھی۔ ۱۲

يُشْفِقَنَّ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. (السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۷۷ باب في فضل الجمعة)

ابولبابہ بن عبدالمہزب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ و عید الفطر سے بڑا ہے اس میں پانچ خصلتیں ہیں (۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا (۲) اور اسی میں زمین پر انہیں اتارا (۳) اور اسی میں انہیں وفات دی (۴) اور اسی میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے (۵) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی کوئی فرشتہ مقرب و آسمان وزمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

۷۶۱: عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ وَاهْبِطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلِكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَّاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ رَوَى أَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : أَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ : فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ وَسَاقَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ. (مشکوۃ المصابیح ۱۲۰ الفصل الثالث باب الجمعة السنن لابن

ماجة ج ۱ ص ۷۶ باب في فضل الجمعة)

ابولبابہ بن عبدالمہزب رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ و عید الفطر سے بڑا ہے اس میں پانچ خصلتیں ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ (۲) اور اسی میں زمین پر انہیں اتارا۔ (۳) اور اسی میں انہیں وفات دی۔ (۴) اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ (۵) اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی فرشتہ مقرب و آسمان وزمین اور

ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

۷۶۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ. (مشکوۃ المصابیح ۱۱۹ الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے دے گا اور وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ (بہار شریعت)

۷۶۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ : خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ فَلَقِيتُ كَعْبَ الْأَخْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوْرَةِ وَحَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنِي أَنْ قُلْتُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أَهْبَطَ وَفِيهِ نَبِىَ عَلَيْهِ مَا تَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ ذَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصِیْحَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينِ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنُّ وَالْإِنْسُ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۱۹، ۱۲۰ باب الجمعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی وہ کہتے ہیں میں کوہ طور کی طرف گیا اور کعب اخبار سے ملا ان کے پاس بیٹھا انہوں نے مجھے توریت کی روایتیں سنائیں اور میں نے ان سے رسول اللہ کی حدیثیں بیان کیں ان میں ایک حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انہیں اترنے کا حکم ہوا اور اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں ان کا انتقال ہوا اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو سوا آدمی اور جن کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اسے پالے تو اللہ تعالیٰ سے جس شے کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔ (بہار شریعت ۸۶/۴)

۷۶۴: قَالَ كَعْبٌ : ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمَ فَقُلْتُ : بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ

كَعْبُ التَّوْرَةِ فَقَالَ : صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَلَقِيتُ بُصْرَةَ
 بَنِ أَبِي بُصْرَةَ الْغِفَارِيَّ فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ ؟ فَقُلْتُ : مِنَ الطُّورِ فَقَالَ : لَوْ
 أَذْرَكَكَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ مَا خَرَجْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ : لَا تَعْمَلُ الْمَطْيُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِلَى مَسْجِدِي
 هَذَا وَإِلَى مَسْجِدِ إِبِلْيَاءَ أَوْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ يَشُقُّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 سَلَامٍ فَحَدَّثَنِي بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبِ الْأَخْبَارِ وَمَا حَدَّثَنِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ : قَالَ
 كَعْبٌ : ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ : كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ : ثُمَّ قَرَأَ
 التَّوْرَةَ فَقَالَ : بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ : صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ : قَدْ عَلِمْتُ آيَةَ سَاعَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضُنْ
 فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَقُلْتُ : وَكَيْفَ
 تَكُونُ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ
 مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّي فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ فِيهِ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ ؟
 قَالَ : أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ : بَلَى . قَالَ : فَهُوَ ذَلِكَ .

(موطا للامام مالك على هامش السنن لابن ماجه ج ۲۸/۱)

کعب نے کہا سال میں ایسا ایک دن ہے میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے کعب نے
 توریت پڑھ کر کہا رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر میں عبد اللہ بن
 سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور کعب اخبار کی مجلس اور جمعہ کے بارے میں جو حدیث بیان کی تھی
 اس کا ذکر کیا اور یہ کہ کعب نے کہا تھا یہ ہر سال میں ایک دن ہے عبد اللہ بن سلام نے کہا کعب نے
 غلط کہا میں نے کہا پھر کعب نے توریت پڑھ کر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے کہا کعب نے سچ کہا
 پھر عبد اللہ بن سلام نے کہا تمہیں معلوم ہے یہ کونسی ساعت ہے؟ میں نے کہا مجھے بتاؤ اور بخل نہ کرو
 کہا جمعہ کے دن کی پچھلی ساعت ہے میں نے کہا پچھلی ساعت کیسے ہو سکتی ہے حضور ﷺ نے یہ
 نہیں فرمایا ہے؟ کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز بیٹھے وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تو ہے، کہا

تو وہ یہی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔ (بہار شریعت ۸۷۴، ۸۷۵)

۷۶۵: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: التَّمَسُّوْا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ.

(جامع الترمذی ج ۱۱/۱ باب فی السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اسے عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔ (بہار شریعت ۸۷۴)

۷۶۶: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيَسَ بِتَارِكِ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْأَغْفَرُ لَهُ. رواه الطبرانی في الاوسط مرفوعا فيما اری باسناد حسن

(الترغیب والترہیب ج ۴۹۲/۱ باب فی صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّغْيِ إِلَيْهَا)

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ اللہ تبارک و تعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بے مغفرت کیے نہ چھوڑے گا۔ (بہار شریعت ۸۷۴)

۷۶۷: عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ سَاعَةً لَيْسَ فِيهَا سَاعَةٌ إِلَّا وَلِلَّهِ فِيهَا سِتُّ مِائَةِ أَلْفٍ عِتِيقٍ مِّنَ النَّارِ: قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَدَخَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ فَذَكَرْنَا لَهُ حَدِيثَ ثَابِتٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ وَزَادَ فِيهِ كُلُّهُمْ قَدْ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ. رواه ابو يعلى والبيهقي

(الترغیب والترہیب باب فی صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّغْيِ إِلَيْهَا ج ۴۹۳/۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹہ ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہوں جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔ (بہار شریعت ۸۷۴)

۷۶۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ.

(جامع الترمذی ج ۲۰۵/۱ باب مَا جَاءَ فِي مَنْ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اللہ تعالیٰ اسے فتنہ قبر سے بچالے گا۔ (بہار شریعت ۸۷/۳)

۷۶۹: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أُجِرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهِ طَابِعُ الشَّهَدَاءِ

(کنز العمال ج ۱۵/۴ حدیث ۳۳۹۶ باب فی فضائل الجمعة والترغیب فیہ)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا عذاب قبر سے بچالیا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔ (بہار شریعت ۸۷/۳)

۷۷۰: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ أَعْرُ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ أَزْهَرُ. رواه البيهقي

(مشکوۃ المصابیح باب الجمعة فصل ثالث ص ۱۲۱)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکدار دن ہے۔ (بہار شریعت ۸۸/۳)

۷۷۱: عَنْ عُمَارِ بْنِ أَبِي عُمَارٍ قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ "الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا" (مانندہ ۵/آیت ۳) وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ لَوْ أَنَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمٍ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ. (جامع الترمذی ج ۱۳۰/۲ فی تفسیر سورة المائدة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ آیت پڑھی "الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا" (مانندہ ۵/آیت ۳) آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا (کنز الایمان) ان کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا اس نے کہا یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری

جمعہ اور عرفہ کے دن۔ (۱) (بہار شریعت ۸۸/۴)

۷۷۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا.

(السنن لابی داؤد ۱۵۱/۱ و ترمذی ج ۱۱۲/۱. بَابُ فِي الْوُضُوءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور خطبہ سنا اور چپ رہا اس کے لیے مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہو اسے ہٹا دے۔

(مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۸۸/۴)
۷۷۳: عَنْ أَبِي مَالِكٍ بْنِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْجُمُعَةُ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا. (الترغيب والترهيب ج ۱/۴۸۴-۴۸۵. كِتَابُ الْجُمُعَةِ التَّرْغِيبُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّعْيِ إِلَيْهَا)

ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور فرماتے ہیں جمعہ کفارہ ہے ان گناہوں کے لیے جو اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن زیادہ اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے اس کے لیے اس کی دس مثل ہے۔

(طبرانی) (بہار شریعت ۸۸/۴)

۷۷۴: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَمْسٌ مِّنْ عَمَلِهِنَّ فِي يَوْمٍ كَتَبَهُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً وَصَامَ يَوْمًا. وَرَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَعْتَقَ رَقَبَةً. رواه ابن حبان في صحيحه.

(الترغيب والترهيب ج ۱/۴۸۵. بَابُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّعْيِ إِلَيْهَا)

(۱) یعنی ہمیں اس دن کو عید بنانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ عزوجل نے جس دن یہ آیت اتاری اس دن دوسری عید تھی کہ جمعہ و عرفہ یہ دونوں دن مسلمانوں کی عید کے ہیں اور اس دن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا اور نویں ذی الحجہ۔

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنتی لکھ دے گا جو مریض کو پوچھنے جائے، اور جنازے میں حاضر ہو، اور روزہ رکھے، اور جمعہ کو جائے، اور غلام آزاد کرے۔ (ابن حبان) (بہار شریعت ۸۹/۳)

۷۷۵: عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : لِحَقْنِي عُبَايَةَ بْنَ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَا أُمِّسِي إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ : أَبَشِّرْ فَإِنَّ خَطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبَا عَبْسٍ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ . رواه الترمذی و البخاری

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۴۸۵ بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الْجُمُعَةِ وَالسَّعْيِ إِلَيْهَا)

یزید بن ابی مریم کہتے ہیں میں جمعہ کو جاتا تھا عبایہ بن رفاعہ بن رافع ملے انھوں نے کہا تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں میں نے ابو عبس کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے قدم اللہ کی راہ میں گرد آلودہ ہوں وہ آگ پر حرام ہیں۔

(بہار شریعت ۸۹/۳)

۷۷۶: عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ عُبَايَةُ : أَدْرَكْنِي أَبُو عَبْسٍ وَأَنَا ذَاهِبٌ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ .

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۴۸۶/۱ بَابُ التَّرْغِيبِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّعْيِ إِلَيْهَا)

حضرت یزید بن ابی مریم سے مروی کہ عبایہ کہتے ہیں میں جمعہ کو جا رہا تھا ابو عبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے تو کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوں وہ آگ پر حرام ہیں۔ (مرتب)

﴿ نماز جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں ﴾

احادیث

۷۷۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهما سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : عَلَى أَغْوَادٍ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وُدِّهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ.

(الترغيب والترهيب ج ۵۰/۸۱ باب الترهيب من ترك الجمعة من غير عذر)

حضرت ابو ہریرہ و ابن عمر سے مروی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

۷۷۸: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثَانِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : وَهُوَ عَلَى أَغْوَادٍ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وُدِّهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَلَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ. (السنن للنسائی ج ۲۰/۲۱. بَابُ التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ. الترغيب والترهيب من ترك الجمعة لغير عذر ج ۵۰/۸۱. رواه مسلم، ابن ماجہ وغیرہما)

ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم راوی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں لوگ جمعہ چھوڑنے سے بعض آئیں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر غافلین میں سے ہو جائیں گے۔ (بہار شریعت ۸۹/۳)

۷۷۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهما سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَغْوَادٍ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وُدِّهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ.

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۰۸ باب الترهيب من ترك الجمعة لغير عذر)

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر وہ غافلوں میں ہو جائیں گے۔

۷۸۰: عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ تَهَاوَنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ.

(الترغيب والترهيب ج ۵۰/۹۱ باب الترهيب من ترك الجمعة من غير عذر)

حضرت ابو جعد ضمري رضی اللہ عنہ سے مروی سرور عالم ﷺ فرماتے ہیں جو تین جمعہ سستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔ (بہار شریعت ۸۹/۴)

۷۸۱: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ.

(الترغيب والترهيب ج ۵۰/۹۱)

حضرت ابو قتادہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تین جمعہ بے ضرورت چھوڑ اللہ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔ (مرتب)

۷۸۲: عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمُعَاتٍ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ كُتِبَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ. (الترغيب والترهيب ج ۵۰/۹۱)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بلا عذر تین جمعہ چھوڑ دے اسے منافقوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (مرتب)

۷۸۳: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ وَلَا عِلَّةٍ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ.

(موطا امام مالک علی ہامش ابن ماجہ ج ۲۹/۱)

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے تین جمعہ بلا عذر و بے سبب چھوڑ اللہ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔ (مرتب)

۷۸۴: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ

صُرُورَةُ كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يَمْخِي وَلَا يُبْدَلُ. رواه الشافعي

(کنز العمال ج ۱۵۶/۴ حدیث ۳۴۵۷ مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے وہ منافق لکھ دیا گیا اس کتاب میں جو نہ مجھو نہ بدلی جائے۔

۷۸۵: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ جُمُعٍ مُتَوَالِيَاتٍ فَقَدْ نَبَذَ الْإِسْلَامَ وَرَأَى ظَهْرَهُ. رواه ابو يعلى موقوفا باسناد صحيح

(الترغيب والترهيب ج ۵۱۱/۱. بَابُ تَرْكِ الْجُمُعَةِ بِغَيْرِ عُذْرٍ)

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی جس نے تین جمعہ پے درپے چھوڑ دیا اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ (بہار شریعت ۸۹/۴)

۷۸۶: فِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ وَابْنِ حِبَّانٍ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَهُوَ مُنَافِقٌ. (الترغيب والترهيب ج ۵۰۹/۱ باب ترك الجمعة بغير عذر)

ابن خزیمہ وابن حبان کی ایک روایت ہے کہ جو تین جمعہ بلا عذر چھوڑ دے وہ منافق ہے۔

۷۸۷: وَفِي رِوَايَةٍ ذَكَرَهَا رُزَيْنٌ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللَّهِ

(الترغيب والترهيب ج ۵۰۹/۱)

اور رزین کی روایت میں ہے کہ وہ (تین جمعہ بے عذر چھوڑنے والا) اللہ سے بے علاقہ ہے۔

۷۸۸: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَيَنْصِفْ دِينَارٍ.

(السنن لابن داود ج ۱ ص ۵۱. بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَهَا)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں جو بغیر عذر جمعہ چھوڑے ایک دینار صدقہ دے اور اگر نہ پائے تو آدھا دینار۔

(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۹۰/۴)

۷۸۹: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ رَجُلًا يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ

يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ يُؤْتَهُمْ . رواه مسلم والحاكم باسناد على شرطهما .

(الترغيب والترهيب ج ۵۰/۸ . بَابُ التَّرْهِيْبِ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ بِغَيْرِ عَذْرِ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں نے قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (بہار شریعت ۹۰۴)

۷۹۰ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلُوا وَصَلُّوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةٍ ذِكْرُكُمْ لَهُ وَكَثْرَةُ الصَّدَقَةِ فِي السَّرِّ وَالْعِلَالِيَّةِ تُرْزَقُوا وَتَنْصَرُوا وَتُجْبَرُوا ااعْلَمُوا! أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِي مَقَامِي هَذَا، فِي يَوْمِي هَذَا، فِي شَهْرِي هَذَا مِنْ عَامِي هَذَا، إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فِي حَيَاتِي أَوْ بَعْدِي وَلَهُ إِمَامٌ عَادِلٌ أَوْ جَائِرٌ اسْتَخَفَّافًا بِهَا أَوْ جَحُودًا لَهَا فَلَا جَمَعَ اللَّهُ لَهُ شَمْلُهُ وَلَا بَارَكَ لَهُ فِي أَمْرِهِ إِلَّا وَلَا صَلَوةَ لَهُ وَلَا زَكَاةَ لَهُ وَلَا حَجَّ لَهُ وَلَا صَوْمَ لَهُ وَلَا بَرَّ لَهُ حَتَّى يَتُوبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

(السنن لابن ماجه ج ۷۷/۱ . بَابُ فَرَضِ الْجُمُعَةِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ فرمایا اور فرمایا اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ کی طرف توبہ کرو اور مشغول ہونے سے پہلے نیک کاموں کی طرف سبقت کرو اور یاد خدا کی کثرت اور ظاہر پوشیدہ صدقہ کی کثرت سے جو تعلقات تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہیں ملاؤ ایسا کرو گے تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری شکستگی دور فرمائی جائے گی اور جان لو! کہ اس جگہ اس دن اس سال میں قیامت تک کے لیے اللہ نے تم پر جمعہ فرض کیا جو شخص میری حیات میں یا میرے بعد ہلکا جان کر یا بطور انکار جمعہ چھوڑے اور اس کے لیے امام یعنی حاکم اسلام ہو، عادل یا ظالم تو اللہ تعالیٰ نہ اس کی پراگندگی کو جمع فرمائے گا نہ اس کے کام میں برکت دے گا آگاہ ہو اس کے لیے نہ نماز ہے نہ زکوٰۃ

نہ ج نہ روزی نہ نیکی جب تک توبہ نہ کرے اور جو توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

(ابن ماجہ) (بہار شریعت ۹۰/۴)

۷۹۱: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْأَمْرِيضُ أَوْ مُسَافِرٌ أَوْ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوكٌ فَمَنْ بَلَغَهُ
أَوْ تَجَارَةً اسْتَغْنَى اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ.

(سنن الداراقطی ج ۳/۲ . بَابُ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو اللہ اور پچھلے دن پر

ایمان لاتا ہے اس پر جمعہ کے دن (نماز) جمعہ فرض مگر مریض یا مسافر یا عورت یا بچہ یا غلام پر اور
جو شخص کھیل یا تجارت میں مشغول رہا تو اللہ اس سے بے پرواہ ہے اور اللہ غنی حمید ہے۔

(دارقطنی) (بہار شریعت ۹۰/۴)

﴿جمعہ کے دن نہانے خوشبولگانے کا بیان﴾

احادیث

۷۹۲: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ ثُمَّ اَذْهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى . (صحيح البخارى ج ۱۲/۴۱ . بَابُ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ . (الترغيب والترهيب ج ۴۸۷/۱)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں ﷺ جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس کو طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے (یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انھیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے) اور جو نماز اس کے لیے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے اس کے لیے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔

(بخاری) (بہار شریعت ۹۰/۴)

۷۹۳: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ : غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَبِوَاكٍ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ . رواه مسلم وغيره . (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۴۹۸)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر محتلم پر بروز جمعہ غسل واجب ہے اور مسواک، اور حسب وسعت خوشبولگائے۔

۷۹۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ : إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاغْتَسَلَ الرَّجُلُ وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ تَطَيَّبَ مِنْ أَطْيَبِ طِيبِهِ

وَلَيْسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ أَسْتَمَعَ الْإِمَامَ غُفَرَ
لَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. رواه ابن خزيمة في صحيحه

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۴۹۷، ۴۹۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص جمعہ کے دن نہائے اپنا سر دھوئے پھر عمدہ خوشبو ملے اور اچھا لباس پہنے اس کے بعد
نماز کو نکلے اور دو شخصوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے، خطبہ سنے تو جمعہ سے جمعہ اور مزید تین دن
کے اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۷۹۵ : عَنْ أَوْسِ بْنِ الشَّقْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ
يَرْكَبْ وَذَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلٌ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا
وَقِيَامِهَا. رواه احمد، وابوداؤد والترمذی وقال حديث حسن.

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۴۸۸)

حضرت اوس بن ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ جو جمعہ
کے دن نہلائے اور نہائے اور اول وقت میں نماز کو جائے اور پیدل جائے امام سے قریب ہو کر
خطبہ سنے اور کوئی لغو بات نہ کرے تو اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کا عمل یعنی اس کے
روزے اور نفل کا ثواب ہے۔

۷۹۶ : عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ
بَكَرَ وَابْتَكَرَ ثُمَّ مَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَذَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ
عَمَلٌ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ جَبَانَ فِي صَحِيحِهِمَا وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ
وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ. (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۴۸۸).
بَابُ التَّرْغِيبِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّعْيِ إِلَيْهَا. ————— وجامع الترمذی

ج ۱۱۱/۱. وابوداؤد ج ۵۰/۱. وابن ماجه ص ۷۷)

حضرت ابن عباس سے مروی سرور دوعا ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کے دن جو نہلائے

اور نہائے اور اول وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو اور چل کر آئے سواری پر نہ آئے اور امام سے قریب اور کان لگا کر خطبہ سنے اور لغو کام نہ کرے اس کے لیے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل ہے ایک سال کے دنوں کے روزے اور راتوں کے قیام کا اس کے لیے اجر ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، طبرانی) (بہار شریعت ۹۱/۳)

۷۹۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ .

(صحیح البخاری ج ۱/۲۳۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن غسل ہے کہ اس دن میں سر دھوئے اور بدن۔

(بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۹۱/۳-۹۲)

۷۹۸: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنَعِمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ . (جامع الترمذی ج ۱/۱۱۱) . بَابُ فِي التَّوَضُّؤِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَبِهِفَى ج ۱۳/۱۹۰ . كِتَابُ الْجُمُعَةِ

حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ سرکارِ اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے جمعہ کے دن وضو کیا فیہا اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی) (بہار شریعت ۹۱/۳)

۷۹۹: عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ أَنَسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءَ وَافَقَالُوا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! اتَّوَضَّأَ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ قَالَ لَا، وَلَكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنْ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ .

(السنن لابن داؤد ج ۱/۵۱۱) . بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عراق سے کچھ لوگ آئے انھوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا کہ جمعہ کے دن آپ غسل واجب جانتے ہیں فرمایا نہ، ہاں یہ زیادہ طہارت ہے اور جو نہائے اس کے لیے بہتر ہے اور جو غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ۹۱/۳)

۸۰۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِنَّ هَذَا يَوْمٌ عِيدٌ جَعَلَهُ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ، فَمَنْ جَاءَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ، وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُ طَيْبٌ، فَلْيَمَسْ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَاكِ. رواه ابن ماجه باسناد حسن.

(الترغيب والترهيب ج ۴۹۸/۱. بَابُ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اس دن کو اللہ نے مسلمانوں کے لیے عید کیا تو جو جمعہ کو آئے وہ نہائے اور اگر خوشبو ہو تو لگائے اور اپنے اوپر مسواک لازم کرلو۔ (ابن ماجہ) (بہار شریعت ۹۱/۳)

۸۰۱: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ

أَنْ يَغْتَسِلُوا الْجُمُعَةَ وَلْيَمَسْ أَحَدُهُمْ مِنْ طَيْبِ أَهْلِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَأَلْمَاءُ لَهُ طَيْبٌ.

(جامع الترمذی ج ۱۱۸/۱. بَابُ فِي السَّوَاكِ وَالطَّيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)

براہین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں مسلمان پر حق ہے کہ جمعہ کے دن نہائے اور گھر میں جو خوشبو ہو لگائے اور خوشبو نہ پائے تو پانی یعنی نہانا بجائے خوشبو ہے۔ (احمد، ترمذی) (بہار شریعت ۹۱/۳)

۸۰۲ و ۸۰۳: عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَفَّرَتْ

عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَخَطَايَاهُ فَإِذَا أَخَذَ فِي الْمَشْيِ كَتَبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَشْرُونَ حَسَنَةً

فَإِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ أُجِيزَ بِعَمَلِ مِائَتِي سَنَةٍ. رواه الطبرانی الكبير والأوسط وفي الأوسط أيضا عن أبي بكر رضي الله تعالى عنه وحده.

(الترغيب والترهيب ج ۴۸۸/۱. بَابُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّعْيِ إِلَيْهَا)

صدیق اکبر و حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم

ﷺ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب نماز سے فارغ ہوا تو دو سو سال کے

عمل کا ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی) (بہار شریعت ۹۲/۳)

۸۰۴: عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ اغْتَسَلَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَفَّرَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَخَطَايَاهُ فَإِذَا أَخَذَ فِي الْمَشْيِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ
عَمَلُ عِشْرِينَ سَنَةً فَإِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ أُجِيزَ بِعَمَلِ مِائَةِ سَنَةٍ .

رواہ الطبرانی فی الاوسط (الترغیب والترہیب ج ۱/۴۸۸)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جمعہ کے دن نہائے
اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس سال کا عمل
لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو تو اسے سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ (بہار شریعت ۹۲/۳۸)

۸۰۵: عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَفَّرَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَخَطَايَاهُ ، فَإِذَا أَخَذَ فِي
الْمَشْيِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عِشْرُونَ حَسَنَةً ، فَإِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ أُجِيزَ بِعَمَلِ
مِائَةِ سَنَةٍ . وَفِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدَّثَهُ وَقَالَ فِيهِ : كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ
عَمَلُ عِشْرِينَ سَنَةً . رواہ الطبرانی فی الکبیر والایوسط

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۴۸۸ باب فی صلاة الجمعة والسعی بها الخ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن
نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں
لکھی جاتی ہیں اور جب نماز سے فارغ ہو تو اسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ اور ایک
روایت میں حضرت ابو بکر سے ہے کہ اسے بیس سال کے عمل کا اجر ملتا ہے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۹۲)

۸۰۶: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ لَيَسُلُّ الْخَطَايَا مِنْ أَصُولِ الشَّعْرِ اسْتِئْثَالًا . (رواہ الطبرانی فی الکبیر ورواہ ثقات

(الترغیب والترہیب ج ۱/۴۹۶ باب فی الغسل یوم الجمعة)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کا غسل بال
کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے۔ (طبرانی کبیر) (بہار شریعت ۹۲/۳۴)

﴿جمعہ کے لیے اول جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت﴾

احادیث

۸۰۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ مَقَرَّبَ بُدْنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ مَقَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَ مَقَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ مَقَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ مَقَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ لِيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

(جامع الترمذی ج ۱۱۲/۱، باب ماجاء فی التَّكْبِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَاِبُو دَاوُد ج ۵۱/۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے جیسے جنابت کا غسل ہے پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا اس نے گائے کی قربانی کی اور تیسری ساعت میں گیا گویا اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا انڈا خرچ کیا پھر جب امام خطبہ کو نکلاماں تکہ ذکر سننے حاضر ہو جاتے ہیں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، مالک، نسائی) (بہار شریعت ۹۲/۴)

۸۰۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَّكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى قَدَرِ مَنْزِلِهِمُ الْأَوَّلَ فَإِلَّاوَلَ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَّأُوا الصُّحُفَ وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَأَلْمَهُجِرُوا إِلَى الصَّلَاةِ كَالْمُهْدَى بُدْنَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كُمُهْدَى بَقَرَةً وَ الَّذِي يَلِيهِ كُمُهْدَى كَبْشٍ حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ زَادَ سَهْلٌ فِي حَدِيثِهِ فَمَنْ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا يَجِيءُ لِحَقِّ إِلَى الصَّلَاةِ . (السنن لابن ماجہ ج ۷۸/۱، باب ماجاء فی الھَجْرِ إِلَى الْجُمُعَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور فرماتے ہیں جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والوں کو لکھتے ہیں سب میں پہلا پھر اس کے بعد والا (اس کے بعد وہی ثواب جو اوپر کی روایت میں مذکور ہوئے ذکر کئے) پھر امام جب خطبہ کو نکلا فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں تو نماز کو پہلے آنے والا ایسا ہے جیسے اس نے اونٹ کی قربانی کی اس کے بعد والا ایسا ہے جیسے اس نے مینڈھے کی قربانی کی یہاں تک کہ مرغی اور انڈا کا ذکر کیا اور سہل نے اپنی حدیث میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اس کے بعد آنے والا محض نماز کے لیے آئے گا۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۹۲/۴)

۸۰۹: عَنْ سُمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ مَثَلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ثُمَّ التَّبَكُّيرِ كَأَجْرِ الْبَقَرَةِ كَأَجْرِ الشَّاةِ حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ .

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۰۰)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے روز جمعہ کی مثل بیان فرمائی پھر پہلے آنے کا اجر گائے قربان کرنے، بکری قربان کرنے کی طرح ہے یہاں تک مرغی کو ذکر فرمایا۔ (مرتب)

۸۱۰: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ فَيَكْتُبُونَ مَنْ جَاءَ مِنَ النَّاسِ عَلَى مَنَازِلِهِمْ فَرَجُلٌ قَدَّمَ جَزُورًا وَرَجُلٌ قَدَّمَ بَقَرَةً وَرَجُلٌ قَدَّمَ شَاةً وَرَجُلٌ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَرَجُلٌ قَدَّمَ بَيْضَةً قَالَ : فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَجَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَدَخَلُوا الْمَسْجِدَ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ . رواه احمد بسند حسن

(الترغيب والترهيب ج ۱/۵۰۲ باب في التبكير إلى الجمعة)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ کر آنے والوں کو دیکھتے ہیں کوئی ایسا ہوتا ہے جیسے اس نے اونٹ پیش کیا کسی نے گائے کسی نے بکری کسی نے مرغی تو کسی نے انڈا۔

فرمایا جب مؤذن اذان پڑھتا اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے فرشتے دفتر لپیٹ دیتے اور مسجد میں ذکر سننے داخل ہو جاتے ہیں۔

۸۱۱: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ مَعَهُمُ الصُّحُفُ يَكْتُبُونَ النَّاسَ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِبَتْ الصُّحُفُ قُلْتُ : يَا أَبَا أُمَامَةَ أَلَيْسَ لِمَنْ جَاءَ بَعْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ جُمُعَةٌ ؟ قَالَ بَلَى . وَلَكِنْ لَيْسَ مِمَّنْ يَكْتُبُ فِي الصُّحُفِ . رواه احمد والطبرانی في الكبير . (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۰۰ . بَابُ فِي التَّكْبِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے دفتر طے کر لیتے ہیں کسی نے ان سے کہا تو جو شخص امام کے نکلنے کے بعد آئے اس کا جمعہ نہ ہو کہا ہاں ہوا تو لیکن وہ دفتر میں نہیں لکھا گیا۔ (احمد، طبرانی) (بہار شریعت ۹۲/۴)

۸۱۲: عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ . (جامع الترمذی بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّيِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ج ۱ ص ۱۱۴ . الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۰۴/۱ باب من تخطى الرقاب يوم الجمعة)

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم کی طرف پل بنایا۔

(بہار شریعت ۹۲/۴)

۸۱۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : اجْلِسْ فَقَدْ أَذَيْتَ وَأَنْتَ . (ابوداؤد)

بَابُ تَخَطِّيِ رِقَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ج ۱ ص ۱۵۹/۱ . الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۰۳

عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور حضور خطبہ فرما رہے تھے ارشاد فرمایا بیٹھ جا، تو نے ایذا پہنچائی۔

(بہار شریعت ۹۳/۴)

۸۱۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةٌ

نَفَرَ رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُو وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُو فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَابٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ
رَقَبَةً مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذَلِكَ
وَبَيَّنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا .

(السنن لابی داؤد باب الکلام وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ ج ۱ ص ۱۵۸)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں جمعہ میں
تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں ایک وہ کہ لغو کے ساتھ حاضر ہوا (یعنی کوئی ایسا کام کیا جس
سے ثواب جاتا رہا مثلاً خطبہ کے وقت کلام کیا کنکریاں چھوئیں) تو اس کا حصہ جمعہ سے وہی
لغو ہے اور ایک وہ شخص کہ اللہ سے دعا کی اگر چاہے دے اور چاہے نہ دے اور ایک وہ کہ سکوت
اور انصاف کے ساتھ حاضر ہوا اور کسی مسلمان کی نہ گردن پھلانگی نہ کسی کو ایذا دی تو جمعہ اسکے لیے
کفارہ ہے آئندہ جمعہ اور تین دن زائد تک۔ (بہار شریعت ۹۳/۴)

﴿عیدین کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۸۲: وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ (سورة البقرة الآية/ ۱۸۵)
روزوں کی گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو کہ اس نے تمہیں ہدایت فرمائی۔

اور فرماتا ہے:

۱۸۳: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ. (سورة الكوثر/ ۲)
اپنے رب کے لیے نماز پڑھ کر اور قربانی کر۔

احادیث

۸۱۵: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ قَامَ لَيْلَتِي

الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ . رواه السنن لابن ماجه . (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۵۲ . كِتَابُ الْعِيدَيْنِ وَالْأَضْحِيَّةِ)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو عیدین کی راتوں میں

قیام کرے اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۴)

۸۱۶: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ

أَحْيَى اللَّيْلَ إِلَى الْخُمْسِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ لَيْلَةُ التَّرْوِيَةِ ، وَلَيْلَةُ عَرَفَةَ ، وَلَيْلَةُ النَّحْرِ ، وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ وَلَيْلَةُ النَّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ . رواه الاصبهانی .

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۵۲ . كِتَابُ الْعِيدَيْنِ وَالْأَضْحِيَّةِ)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو

پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لیے جنت واجب ہے ذی الحجہ کی آٹھویں نویں دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب برأت۔

(بہار شریعت ۱۰۵/۴)

۸۱۷: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ: مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ.

(السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۱. بَابُ صَلَوةِ الْعِيدَيْنِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی کرتے تھے (مہرگان و نیروز) فرمایا یہ کیا دن ہیں؟ لوگوں نے عرض کی جاہلیت میں ہم ان دنوں میں خوشی کرتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلہ میں ان سے بہتر دو دن تمہیں دیئے عید الاضحیٰ وعید الفطر کے دن۔ ابوداؤد (بہار شریعت ۱۰۵/۴)

۸۱۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۲۰. بَابُ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ. وَسَنَنِ

الدارمی ج ۱ ص ۳۱۴. بَابُ فِي الْأَكْلِ قَبْلَ الْخُرُوجِ يَوْمَ الْعِيدِ)

عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور عید الاضحیٰ کو نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۴)

۸۱۹: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ. (صحيح البخاری ج ۱ ص ۱۳۰ بَابُ الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ وَمَشْكُوةُ الْمَصَابِيحِ ص ۱۲۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار دو عالم ﷺ عید الفطر کے دن تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرما لیتے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۵/۴)

۸۲۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۲۰/۱. بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ) ترمذی و دارمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

عید کے دن ایک راستہ سے تشریف لیجاتے اور دوسرے سے واپس ہوتے۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۴)
 ۸۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ مَطَرٌ فِي يَوْمٍ عِيدٍ عَلَى عَهْدِ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ.

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۹۴. باب ماجاء فی صلوة العید فی المسجد اذا کان مطر)
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی تو
 مسجد میں حضور ﷺ نے عید کی نماز پڑھائی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۱۰۵/۴)
 ۸۲۲: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَصَلَّى
 رَكَعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۹۱. كِتَابُ صَلَوةِ الْعِيدَيْنِ)
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور نے عید کی نماز دو رکعت پڑھی نہ
 اس کے قبل نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ۱۰۵/۴)

۸۲۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ سُمْرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ
 مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بغيرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۹۰. كِتَابُ صَلَوةِ الْعِيدَيْنِ)
 جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ایک
 دو مرتبہ نہیں بلکہ بارہا نہ اذان ہوئی نہ اقامت۔ (مسلم) (بہار شریعت ۱۰۵/۴)

گہن کی نماز کا بیان ﴿﴾

احاث

۸۲۴: عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : خَسِفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِرْعَا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَاتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأُطُولِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ : هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُونُ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَافِرُّوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ . (صحيح البخارى ج ۱ ص ۱۴۵ باب الذكر فى الكسوف)

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ کے عہد کریم میں ایک مرتبہ آفتاب میں گہن لگا مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام اور رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا کہ اللہ عزوجل کسی کی موت و حیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا لیکن ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر و دعا و استغفار کی طرف گڑگڑا کر اٹھو۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۱۱۱/۲)

۸۲۵: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِى مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكْعُكَعْتَ فَقَالَ : إِنِّى رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتُ عُقُقُودًا وَلَوْ أَصْبَتُهُ لَا كَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرْمَنْظُرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَقْطَعَ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا : بِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : بِكُفْرِهِنَّ ، قِيلَ : يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ : يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ اللَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ . (صحيح البخارى ج ۱ ص ۱۴۴ صحيح المسلم ج ۱ ص ۱۹۸)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے حضور

کو دیکھا کہ کسی چیز کے لینے کا قصد فرماتے ہیں پھر پیچھے ہٹتے دیکھا فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر لے لیتے تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کھاتے اور دوزخ کو دیکھا اور آج کے مثل کوئی خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں عرض کی کہ کیوں یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ عورتیں کفر کرتی ہیں، عرض کی گئی اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا کفران کرتی ہیں اگر تو اس کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر کوئی بات بھی (خلاف مزاج) دیکھے گی تو کہے گی میں نے کبھی کوئی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۱۱۲/۴)

۸۲۶: عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ.

(صحیح البخاری ج ۱ / ص ۱۴۴ باب من احب التاقة في كسوف الشمس)

حضرت اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں حضور ﷺ نے

آفتاب گہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۱۲/۴)

۸۲۷: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي كُسُوفِ

لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۲۶ باب كيف القراءة في الكسوف)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے گہن کی

نماز پڑھائی اور ہم حضور کی آواز نہیں سنتے تھے یعنی قراءت آہستہ کی۔

(سنن اربعہ) (بہار شریعت ۱۱۲/۴)

﴿ آندھی وغیرہ کی حدیثیں ﴾

احادیث

۸۲۸: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ : إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا خَيْرًا أُرْسِلْتُ بِهِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ .

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۹۴ . بَابُ فِي الْخَوْفِ بِرُؤْيَا الرِّيحِ وَالسَّحَابِ حَتَّى يُنْطِقَنَّ
ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں جب تیز ہوا چلتی تو حضور یہ دعا پڑھتے ” اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا خَيْرًا اُرْسِلْتُ بِهِ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ (بخاری و مسلم وغیرہما) (بہار شریعت ۱۱۳/۴)

۸۲۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : الرِّيحُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ فَلَا تُسَبِّهُوا وَسَلُّوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا وَعُوذُوا بِهِ مِنْ شَرِّهَا .
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۳۲ . بَابُ الرِّيحِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے رحمت و عذاب لاتی ہے اسے بُرا نہ کہو اور اللہ سے اس کے خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۴)

۸۳۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : لَا تَلْعَنُوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَأَنَّ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ .
(رواه الترمذی . (مشکوٰۃ المصابیح بَابُ فِي الرِّيحِ الْفَصْلُ الثَّانِي ص ۱۳۲، ۱۳۳)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ایک شخص نے حضور کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی فرمایا ہوا پر لعنت نہ بھیجو کہ وہ مامور ہے اور جو شخص کسی شی پر لعنت بھیجے اور وہ لعنت کا

مستحق نہ ہو تو وہ لعنت اسی بھیجنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ (بہار شریعت ۳ ص ۱۱۴)

۸۳۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبْصَرَ نَاشِيًا مِنَ السَّمَاءِ تَعْنِي السَّحَابَ تَرَكَ عَمَلَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ فَاِنْ كَشَفَهُ حَمْدُ اللّٰهِ وَاِنْ مَطَرَتْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ سَقِّیَا نَافِعًا. رواه ابو داود

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۳ باب الرياح)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتی ہیں جب آسمان پر ابر آتا تو حضور کلام ترک فرمادیتے اور اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھتے اللھم انی اعوذ بک من شر ما فیہ اگر کھل جاتا اور برساتا تو یہ دعا پڑھتے اللھم سقیا نافعاً۔

۸۳۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ الرُّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱۰۰/۲ دار الفکر بیروت)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے تو یہ کہتے ”اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ“

(بہار شریعت ۴ ص ۱۱۴)

۸۳۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرُّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ثُمَّ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْوَعِيدَ لِأَهْلِ الْأَرْضِ شَدِيدٌ. (موطا امام مالک علی هامش السنن لابن ماجہ ج ۲ ص ۲۷۴)

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور جب بادل کی آواز سنتے تو کلام ترک فرمادیتے اور کہتے ”سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ پھر فرماتے کہ یہ اہل زمین کے لیے سخت وعید ہے۔

(بہار شریعت ۴ ص ۱۱۴)

﴿ نماز استسقا کا بیان ﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۸۴: وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ.

(الشوریٰ / ۳۰)

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا۔

اور فرماتا ہے:

۱۸۵: لَوْ يُؤْخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ. (الفاطر / ۴۵)

اگر اللہ لوگوں کو ان کے فعلوں پر پکڑتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا۔

اور فرماتا ہے:

۱۸۶: اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا

وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَيُبَيِّنَ وَيَجْعَلَ لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلَ لَكُمْ أَنْهَارًا. (النوح / ۱۱۰)

اپنے رب سے استغفار کرو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے موسلا دھار پانی تم پر بھیجے گا اور

مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں باغ دے گا اور تمہیں نہریں دے گا۔

احادیث

۸۳۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ:

يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتَلَيْتُمْ بِهِنَّ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ لَمْ يَظْهَرْ

الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا إِلَّا فَشَى فِيهِمُ الطَّاغُوتُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ

مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا وَلَمْ يَنْقُضُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ

وَشِدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مَنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَمَالَهُمْ تَحْكُمُ أَيْمَتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ .

(السنن لابن ماجه ج ۲ ص ۳۰۰. باب العقوبات)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ہماری طرف توجہ فرمائی۔ پھر فرمایا اے مہاجرین کی جماعت پانچ چیزوں میں جب مبتلا ہو اللہ کی پناہ، جس قوم میں بے حیائی کھلم کھلا پائی جائے اس میں طاعون اور ایسی گرنگی آئے گی کہ اگلوں میں نہ آئی، فرماتے ہیں جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط اور شدتِ موت میں اور ظلم بادشاہ میں گرفتار ہوتے ہیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے تو آسمانی بارش سے محروم ہو جاتے ہیں اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی، اور جب اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتے ہیں تو اللہ ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط فرما دیتا ہے پھر وہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے کچھ چیزیں چھین لیتے ہیں اور امام لوگ جب اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے اور اس کے اتارے ہوئے کو اختیار نہیں کرتے تو اللہ ان میں عذاب ڈال دیتا ہے۔

(بہارِ شریعت ۱۱۵/۴)

۸۳۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَتْ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمَطَّرُوا وَلَكِنَّ السَّنَةَ أَنْ تُمَطَّرُوا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا. رواه مسلم

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۳۲. باب فی الرباح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں قحط اسی کا نام نہیں کہ بارش نہ ہو بڑا قحط تو یہ ہے کہ بارش ہو اور زمین کچھ نہ اگائے۔ (بہارِ شریعت ۱۱۵/۴)

۸۳۶: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ.

(الصحيح لمسلم ج ۲/۲۹۳. كِتَابُ صَلَوةِ الْإِسْتِسْقَاءِ. السنن لابن ماجه ج ۱ ص ۸۳)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں حضور اقدس ﷺ کسی دعا میں اس قدر ہاتھ نہ اٹھاتے

٨٣٧: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بظَهْرِهِ كَفِّهِ إِلَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی اور پشتِ دست سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی اور دعاؤں میں تو قاعدہ یہ ہے کہ ہتھیلی آسمان کی طرف ہو اس میں ہاتھ لوٹ دیں کہ حال بدلنے کی فال ہو)۔

۸۳۸: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُبْتَدِلًا مُتَوَاصِعًا مُتَضَرِّعًا.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پرانے کپڑے پہن کر استسقا کے لیے تشریف لے گئے تو واضع و خشوع و تضرع کے ساتھ۔

٨٣٩: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : شَكَاَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فُحُوْطَ الْمَطَرِ

فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ قَالَتْ عَائِشَةُ :
فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللَّهَ
عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ قَالَ : إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَذَبَ دِيَارِكُمْ وَإِسْتِخَارَ الْمَطَرِ عَنْ أَبَانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ
وَقَدْ أَمَرَكُمْ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ تَدَعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً
وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتَّى بَدَأَ بَيَاضُ إِبْطِيهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى
النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَّبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَائَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلَّى
رَكَعَتَيْنِ فَأَنشَأَ اللَّهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللَّهِ فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ
حَتَّى سَأَلَتِ السَّيُّوْلُ، فَلَمَّا رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكُنْ ضَحِكَ ﷺ حَتَّى بَدَتْ

نَوَاجِذُهُ فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ.

(السنن لابی داؤد ج ۱/۱۶۵ باب رفع الیدین فی الاستسقاء)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں لوگوں نے حضور کی خدمت میں قط باراں کی شکایت پیش کی حضور نے منبر کے لیے حکم فرمایا عید گاہ میں رکھا گیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ اس روز سب لوگ چلیں جب آفتاب کا کنارہ چمکا اس وقت حضور تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھے تکبیر کہی اور حمد الہی بجالائے پھر فرمایا تم لوگوں نے اپنے ملک کے قط کی شکایت کی اور یہ کہ میٹھا اپنے وقت سے موخر ہو گیا اور اللہ عز وجل نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے وعدہ کر دیا ہے کہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور اس کے بعد فرمایا ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغِیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰی حَیْنٍ“ پھر ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہوئی پھر لوگوں کی طرف پشت کی اور ردائے مبارک لوٹ دی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ابر پیدا کیا وہ گرجا اور چمکا اور برسا اور حضور ابھی مسجد کو تشریف بھی نہ لائے تھے کہ نالے بہہ گئے تو جب سرکار نے لوگوں کو گھر کی طرف جلدی کرتے دیکھا مسکرا اٹھے یہاں تک دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور ارشاد فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔

(ابوداؤد) (بہار شریعت ۱۱۶/۴)

۸۴۰: عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ : اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ بِهَآئِمِكَ وَاَنْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاُخِي بَلَدَكَ

الْمَيِّتَ . (السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۱۶۶ . باب رفع الیدین فی الاستسقاء)

عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ حضور استسقا کی دعا میں یہ کہتے اَللّٰهُمَّ اسْقِ

عِبَادَكَ بِهَآئِمِكَ وَاَنْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاُخِي بَلَدَكَ الْمَيِّتَ . (بہار شریعت ۱۱۷/۴)

۸۴۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَوَاكِي فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا

غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مُرِيئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ أَجَلٍ قَالَ : فَاطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ السَّمَاءَ.

(السنن لابى داؤد ص ۱۶۵ . بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ)

جاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کیا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيثًا مَرِيئًا مُرِيئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ أَجَلٍ قَالَ فَاطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ السَّمَاءَ۔ حضور نے دعا پڑھی تھی کہ آسمان گھر آیا۔

(سنن ابوداؤد) (بہار شریعت ۱۱۷/۴)

۸۴۲: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ إِذَا قُحِطُوا اسْتَسْقَى بِأَلْعَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ نَبِيَّنَا ﷺ وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ لِعَمِّ نَبِيَّنَا فَاسْقِنَا قَالَ : فَيُسْقَوْنَ.

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۳۷)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو امیر المومنین فاروق اعظم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسل سے طلبِ باراں کرتے عرض کرتے اے اللہ تیری طرف ہم اپنے نبی کا وسیلہ کیا کرتے تھے اور تو برساتا تھا اب ہم تیری طرف نبی ﷺ کے عم کرم کو وسیلہ کرتے ہیں تو بارش بھیج انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب یوں کرتے تو بارش ہوتی (یعنی حضور اقدس ﷺ کی حیات ظاہری میں حضور آگے ہوتے اور ہم حضور کے پیچھے صفیں باندھ کر دعا کرتے اب کہ یہ میسر نہیں حضور کے چچا کو آگے کر کے دعا کرتے ہیں کہ یہ بھی توسل حضور سے ہے صورت میسر نہیں تو معنی۔ (بخاری) (بہار شریعت ۱۱۷/۴)

﴿ نماز خوف کا بیان ﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۸۷: فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنتُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ

تَكُونُوا تَعْلَمُونَ. (سورة البقرة ۲ آیت ۲۳۹)

پھر اگر خوف ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کو یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۸۸: وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ فَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَمْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًىٰ مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا.

(سورة النساء آیت ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳)

تو چاہیے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں۔ پھر جب وہ سجدہ کر لیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہیے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر

جھک پڑیں اور تم پر مضا فقہ نہیں اگر تمہیں میںہ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو بے شک اللہ نے کافروں کے لیے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

احادیث

۸۴۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ نَازِلًا بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ مُحَاصِرَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ : إِنَّ لَهُوْلَاءِ صَلَوةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أُنْبَائِهِمْ وَأَبْكَارِهِمْ أَجْمَعُوا أَمْرَكُمْ ثُمَّ مِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً فَجَاءَ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ بِصَفَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ وَطَائِفَةٍ مُقْبِلُونَ عَلَى عَدُوِّهِمْ قَدْ أَخَذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلَحَتَهُمْ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَتَأَخَّرُ هُوْلَاءِ وَيَتَقَدَّمُ أُولَئِكَ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ رَكْعَةً تَكُونُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَةً، رَكْعَةً وَلِلنَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَانِ .
(السنن للنسائي ج ۲۳/۱، بَابُ صَلَوةِ الْخَوْفِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ ضجنان، عسفان کے درمیان اترے مشرکین نے کہا ان کے لیے ایک نماز ہے جو باپ اور بیٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے اور وہ نماز عصر ہے لہذا سب کام ٹھیک رکھو جب نماز کو کھڑے ہوں ایک دم حملہ کرو جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور اپنے اصحاب کے دو حصے کریں ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھیں اور دوسرا گروہ ان کے پیچھے سپر اور اسلحہ لیے کھڑا رہے تو انکی ایک ایک رکعت ہوگی یعنی حضور کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں۔

(ترمذی و نسائی) (بہار شریعت ۱۲۰/۴)

۸۴۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرَّقَاعِ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَآخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ ﷺ فَاخْتَرَطَهُ

فَقَالَ: لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَتَخَافُنِي؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ: اللَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ قَالَ: فَتَهْدِدُهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَمَدَ السَّيْفُ وَعَلَّقَهُ قَالَ: فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْآخَرَى رَكَعَتَيْنِ قَالَ: فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكَعَتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۲۴-۱۲۵. بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے جب ذات الرقاع میں پہنچے تو ایک سایہ دار درخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیا اس پر حضور ﷺ نے اپنی تلوار لٹکا دی تھی ایک مشرک آیا اور تلوار لے لیا اور کھینچ کر کہنے لگا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ فرمایا نہیں اس نے کہا تو آپ کو کون مجھ سے بچائے گا؟ فرمایا اللہ، صحابہ کرام نے جب دیکھا تو اسے ڈرایا اس نے میان میں تلوار رکھ کر لٹکا دی اس کے بعد اذان ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ پیچھے ہٹا اور دوسرے کے ساتھ دو رکعت پڑھی تو حضور کی چار ہوئیں اور لوگوں کی دو دو (یعنی حضور کے ساتھ)۔ (۱)

(بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۱۲۰۴)

﴿ بیماری کا بیان ﴾

احادیث

۲-۱

۸۴۶، ۸۴۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشُّوْكَةِ يَشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح باب عیادۃ المریض و ثواب المریض ص ۱۳۴)

ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں مسلمان کو جو تکلیف وہم و حزن و اذیت و غم پہنچے یہاں تک کہ کانٹا جو اس کے چبھے اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۱۲۳/۴)

۸۴۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح باب عیادۃ المریض و ثواب المریض ص ۱۳۴)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں مسلمان کو جو اذیت پہنچی ہے۔ مرض ہو یا اس کے سوا کچھ اور اللہ تعالیٰ اس کے سینات (گناہوں، برائیوں) کو گرا دیتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۱۲۳/۴)

۸۴۸: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ: مَا لَكَ تَزْفِرِينَ؟ قَالَتْ: الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا، فَقَالَ: لَا تَسْبِي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ. رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۵. باب عیادۃ المریض)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ام السائب کے پاس تشریف لے گئے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے جو کانپ رہی ہے؟ عرض کی بخار ہے خدا اس میں برکت نہ کرے، فرمایا، بخار کو برا نہ کہہ کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے۔ جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔

(مسلم) (بہار شریعت ۱۲۴/۲-۱۲۳)

۸۴۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ذُكِرَتِ الْحُمَّى عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبَّهَا فَإِنَّهَا تُنْقِي الذُّنُوبَ كَمَا تُنْقِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ. رواه ابن ماجه.

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۸ الفصل الثالث باب عیادة المریض)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بخار کا ذکر ہوا ایک شخص نے بخار کو گالی دیدی سرکار نے فرمایا اس کو گالی نہ دو اس لیے کہ وہ گناہوں کو ایسے صاف کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو۔ (مرتب)

۸۵۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحُمَيْتَيْهِ فَصَبَرَ عَوُضْتُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنِيهِ.

(صحيح البخارى ج ۲ ص ۸۴۴. باب فضل من ذهب بصره)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور فرماتے ہیں کہ اللہ عز و جل فرماتا ہے جب اپنے بندہ کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صبر کرے تو آنکھوں کے بدلے اسے جنت دوں گا۔

(بخاری) (بہار شریعت ۱۲۴/۲)

۸۵۱: عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّةٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنْ تُبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يَحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ وَعَنْ قَوْلِهِ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءً يُجْزَ بِهِ فَقَالَتْ: مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: هَذِهِ مُعَاتِبَةُ اللَّهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمَّى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْرُغُ لَهَا حَتَّى أَنْ الْعَبْدَ لِيَخْرُجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التَّبَرُّ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكَبِيرِ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح باب عیادة المریض وَتَوَابِ الْمَرِیضِ الفصل الثانی ص ۱۳۶)

حضرت امیہ نے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان دو آیتوں کا مطلب دریافت کیا

”إِنْ تُبْذُوا مَافِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ“ جو تمہارے نفس میں ہے اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا اور ”مَنْ يَعْمَلْ سُوَّةَ نِجْرٍ بِهِ“ جو کسی قسم کی برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا (کہ جب ہر برائی کی جزا ہے اور جو خطرہ دل میں گزرے اس کا بھی حساب ہے تو بڑی مشکل ہے کہ اس سے کون بچے گا؟) صدیقہ نے فرمایا جب سے میں نے اس کا سوال حضور ﷺ سے کیا کسی نے بھی مجھ سے نہ پوچھا حضور نے فرمایا اس سے مراد عتاب ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر کرتا ہے کہ اسے بخار اور تکلیف پہونچاتا ہے یہاں تک کہ مال جو کرتے کی آستین میں ہو اور گرم جائے اور اس کی وجہ سے گھبرا جائے ان امور کی وجہ سے گناہوں سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے بھٹی سے سرخ سونا نکلتا ہے (یعنی گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسا بھٹی سے سونا میل سے پاک ہو جاتا ہے۔ (ترمذی) (بہار شریعت ۱۲۴/۴)

۸۵۲: عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ ذُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَغْفُو اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرَ وَقَرَأَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ. رواه الترمذی.

(مشکوۃ المصابیح باب عِیَادَةِ الْمَرِیضِ وَتَوَابِ الْمَرِیضِ الْفَصْلُ الثَّانِي ص ۱۳۶)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ بندہ کو کوئی تکلیف کم و بیش نہیں پہونچتی مگر گناہ کے سبب اور جو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے اور یہ آیت پڑھی ”وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ“ جو تمہیں مصیبت پہونچی وہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا اور بہت سی معاف فرما دیتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۲۴/۴)

۸۵۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ الْعَبْدُ إِذَا كَانَ عَلَى طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرَّضَ قِيلَ: لِلْمَلِكِ الْمُؤَكَّلِ بِهِ أَكْتُبَ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيقًا حَتَّى أُطْلِقَهُ أَوْ أَكْفَتْهُ إِلَى.

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۶ باب عِیَادَةِ الْمَرِیضِ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ سرکار اقدس ﷺ فرماتے ہیں بندہ جب عبادت کے اچھے طریقہ پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اس پر موکل ہے اس سے فرمایا جاتا

ہے اس کے لیے ویسے ہی اعمال لکھ جب مرض میں مبتلا نہ تھا یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کروں یا اپنی طرف بلا لوں یعنی موت دوں۔

۸۵۴: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ قِيلَ: لِلْمَلِكِ أَكْتُبَ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ وَطَهَّرَهُ وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَتْ لَهُ وَرَجِمَتْ. رواه في شرح السنة.

(مشکوۃ المصابیح باب عیادۃ المریض وثواب المریض الفصل الثانی ص ۱۳۶)
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں جب مسلمان بلائے بدن میں مبتلا ہوتا ہے فرشتہ کو حکم ہوتا ہے لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا تو اگر شفا دیتا ہے تو دھو دیتا ہے اور پاک کر دیتا ہے اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔ (شرح السنہ) (بہار شریعت ۱۲۵/۴)
۸۵۵: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ: ثُمَّ الْأُمَمُلُ فَلَا مُمْلَ يُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صَلَاحٌ اِشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَبْرُحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ.

(السنن لابن ماجہ باب الصبر علی البلاء ج ۲ ص ۳۰۰)
سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کس پر بلا زیادہ سخت ہوتی ہے فرمایا انبیاء پر پھر جو بہتر ہیں آدمی جتنا دیندار ہوتا ہے اسی کے اندازہ سے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر دین میں قوی ہے بلا بھی اس پر سخت ہوگی اور دین میں ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے تو ہمیشہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہا۔

(ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) (بہار شریعت ۱۲۵/۴)

۸۵۶: عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: عَظُمَ الْجَزَاءُ مَعَ عَظُمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ. (السنن لابن ماجہ باب الصبر علی البلاء ص ۳۰۱)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جتنی بلا زیادہ اتنا ہی ثواب زیادہ اور اللہ عز وجل جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اسے بلا میں ڈالتا ہے جو راضی ہو اس

کے لیے رضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لیے ناخوشی ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۴)

۸۵۷: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُؤَافِيَهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ. رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۳۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ حب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے دنیا ہی میں سزا دے دیتا ہے اور جب شر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۴)

۸۵۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوْ الْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ. رواه الترمذی وروى مالك نحوه قال الترمذی هذا حديث حسن صحيح .

(مشکوۃ المصابیح باب عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَتَوَابِ الْمَرِيضِ الفصل الثانی ص ۱۳۶، ۱۳۷)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں مسلمان مرد و عورت کے جان و مال و اولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر خطا کچھ نہیں۔ (مالک، ترمذی) (بہار شریعت ۱۲۵/۴)

۸۵۹: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَنَزَلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابْتِلَاءُ اللَّهِ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَرَهُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يَبْلُغَهُ الْمَنَزَلَةُ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ. رواه احمد وابوداؤد

احمد و ابو داؤد بروایت محمد بن خالد عن ابیہ عن جدہ راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندہ کے لیے علم الہی میں کوئی مرتبہ مقرر ہوتا ہے اور وہ اعمال کے سبب اس رتبہ کو نہ پہنچا تو بدن یا مال یا اولاد میں اس کا ابتلا فرماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے کہ یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے جو اس کے لیے علم الہی میں ہے۔

۸۶۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرْصَتْ فِي الدُّنْيَا

بِالْمَقَارِیْضِ . رواه الترمذی وقال هذا حديث غریب . (مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۳۷)
ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور فرماتے ہیں جب قیامت کے دن اہل بلا کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں۔

۸۶۱: عَنْ غَامِرِ بْنِ الرَّامِ أَخِي الْخَضِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السُّقْمُ ثُمَّ أَغْفَاهُ اللَّهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا أَنْ يُسْتَقْبَلَ وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ ثُمَّ أُعْفِيَ كَانَ كَالْبُعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَمْ يَذِرْ لِمَ عَقَلُوهُ وَلَمْ يَذِرْ لِمَ أَرْسَلُوهُ فَقَالَ رَجُلٌ : مِمَّنْ حَوْلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللَّهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : قُمْ عَنَّا فَلَسْتُ مِنَّا .

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۴۴۰ . بَابُ كِتَابِ الْجَنَائِزِ)

عامر الرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے اس کی بیماری گناہ ہونے سے کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت اور منافق جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا اس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا نہ یہ کہ کیوں کھولا؟ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ بیماری کیا چیز ہے؟ میں تو کبھی بیمار نہ ہوا فرمایا تو ہمارے پاس سے اٹھ جا کہ تو ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ۱۲۶/۳)

۸۶۲: عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : إِنِّي إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَإِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذَلِكَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا قَيِّدْتُ عَبْدِي وَابْتَلَيْتُهُ وَأَجْرُوا لَهُ كَمَا كُنْتُمْ تَجْرُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ . (مسند الإمام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۱۲۳)

شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے جب میں اپنے مومن بندہ کو بلا میں ڈالوں اور وہ اس ابتلا پر میری حمد کرے تو وہ اپنی خواب گاہ سے گناہوں سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا جیسے اس دن کہ اپنی ماں سے پیدا ہوا اور رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندہ کو مقید و مبتلا کیا اس کے لیے عمل ویسا ہی جاری رکھو جیسا صحت میں تھا۔ (بہار شریعت ۱۲۶/۳)

﴿ عیادت کے فضائل ﴾

احادیث

۸۶۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَمْسٌ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ رَدُّ التَّحِيَّةِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَشُهُودُ الْجَنَازَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ . (بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ السَّنَنُ لِابْنِ مَاجَه ج ۱ ص ۱۰۵)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں۔ (۱) سلام کا جواب دینا (۲) مریض کو پوچھنے جانا (۳) جنازے کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا (۵) چھینکنے والے کا جواب دینا جب الحمد للہ کہے۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۱۲۶/۴)

۸۶۴: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَابْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالذِّيئِاجِ وَالْمِيشْرَةِ الْحُمْرَاءِ وَالْقِسِيَّ وَالْإِيَّةِ الْفُضَّةِ فِي رِوَايَةٍ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۴۳ . بَابُ وَجُوبِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ ص ۸۴۳ مشکوٰۃ)

(المصابیح ص ۱۳۳ . بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ)

براہین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہمیں سات باتوں کا حضور نے حکم دیا مریض کو پوچھنے جانا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینکنے والے کا جواب دینا، سلام کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا، مظلوم کی مدد کرنا اور سات باتوں سے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشم، استبرق، دیباچ کا کپڑا استعمال کرنے، اور شوخ سرخ رنگ کے کپڑے پہننے،

چاندی کے برتن استعمال کرنے سے، چاندی (چاندی کے برتن) میں پینے سے منع فرمایا اس لیے کہ جو دنیا میں چاندی کے برتن میں پیے گا آخرت میں نہیں پیے گا۔ (بہار شریعت ۱۲۶/۴)
 ۸۶۵: عَنْ ثُوبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ. رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۳، بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔
 (بہار شریعت ۱۲۷/۴)

۸۶۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوذُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدَّهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطَعْتُكَ فَلَمْ تُطْعَمْنِي قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ إِنَّهُ اسْتَطَعَمَكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ اطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتَكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي. رواه مسلم.

(مشکوۃ المصابیح بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابُ الْمَرِيضِ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ)

(ص ۱۳۳، ۱۳۴)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل روز قیامت فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی بندہ عرض کرے گا تیری عیادت کیسے کرتا؟ تو رب العالمین ہے (یعنی خدا کیسے بیمار ہو سکتا ہے کہ اس کی عیادت کی جائے) فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں؟ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور اس کی تو نے عیادت نہ کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا؟ اور فرمائے گا اے ابن آدم

! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کس طرح کھانا دیتا تو تورب العالمین ہے؟ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں؟ کہ اگر تو دیا ہوتا تو اسکو (یعنی اسکے ثواب کو) میرے پاس پاتا فرمائے گا اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے نہیں دیا عرض کرے گا تجھے کیسے پانی دیتا تو تورب العالمین ہے؟ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے نہ پلایا اگر پلایا ہوتا تو میرے یہاں پاتا۔ (مسلم) (بہار شریعت ۱۲/۳)

۸۶۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَىٰ أُعْرَابِيٍّ يَغُودُهُ قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَىٰ مَرِيضٍ يَغُودُهُ قَالَ: لَهُ لَا بَأْسَ طُهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۸۴۴. بَابُ عِيَادَةِ الْأَعْرَابِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اور عادت کریمہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے ”لَا بَأْسَ طُهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى“۔ (بخاری) (بہار شریعت ۱۲/۳)

۸۶۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّىٰ يُمَسِّيَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّىٰ يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ.

(مشکوۃ المصابیح بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَثَوَابُ الْمَرَضِ الْفَصْلُ الثَّانِي)

ص ۱۳۵. جامع الترمذی ج ۱/۱۹۱. باب ماجاء فی عیادة المریض)

امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔ (ابوداؤد، ترمذی) (بہار شریعت ۱۲/۳)

۸۶۹: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّؤَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۴۴۱، ۴۴۲. بَابُ فِي فَضْلِ الْعِيَادَةِ عَلَى التَّوَضُّؤِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کر کے بغرض

ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا گیا۔ (ابوداؤد)

(بہار شریعت ۱۲۷/۴)

۸۷۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَىٰ

مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتُ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاتٌ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۵. باب عيادة المريض)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

ہیں جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے۔ آسمان سے منادی ندا کرتا ہے اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا

اور جنت کی ایک منزل کو تو نے ٹھکانہ بنا دیا۔ (ترمذی، ابن ماجہ) (بہار شریعت ۱۲۸/۴)

۸۷۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ:

إِذَا دَخَلْتُ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرْهُ أَنْ يَدْعُوَ لَكَ فَإِنْ دُعَاؤُهُ كَدُعَائِ الْمَلَائِكَةِ.

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۵. باب مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ)

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تو

مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لیے دعا کرے کہ اس کی دعا دعائے ملائکہ کی مانند

ہے۔ (ابن ماجہ) (بہار شریعت ۱۲۸/۴)

۸۷۲: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ. رَوَاهُ

البيهقي. (مشکوٰۃ المصابیح باب عِيَادَةِ الْمَرِيضِ ص ۱۳۸)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں افضل

عیادت یہ ہے کہ جلد اٹھ جائے۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۱۲۷)

۸۷۳: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى

الْمَرِيضِ فَتَفَسَّوْا لَهُ فِي الْأَجْلِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَهُوَ يَطِيبُ بِنَفْسِ الْمَرِيضِ.

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۵. باب عيادة المريض)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں

جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دل خوشی کی بات کرو کہ یہ کسی چیز کو دور نہ کر دے

گا اور اس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۴)

۸۷۴: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :
خُمْسُ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِي يَوْمٍ كَتَبَهُ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا وَشَهِدَ جَنَازَةً
وَصَامَ يَوْمًا وَزَارَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَاعْتَقَ رَقَبَةً . رواه ابن حبان

(الترغيب والترهيب بَابُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ ج ۱ ص ۴۸۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنتیوں میں لکھ دے گا۔ (۱) مریض کی عیادت کرے (۲) جنازہ میں حاضر ہو (۳) روزہ رکھے (۴) جمعہ کو جائے (۵) غلام آزاد کرے۔

(بہار شریعت ج ۴ ص ۱۲۷)

۸۷۵: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : عَهَدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي
خُمْسٍ مَنْ فَعَلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ خَرَجَ
مَعَ جَنَازَةٍ أَوْ خَرَجَ غَارِيزًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُرِيدُ بِذَلِكَ تَعْزِيرَهُ
وَتَوْقِيرَهُ أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَسَلَّمَ وَسَلَّمِ النَّاسُ مِنْهُ . رواه احمد

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۲۷۱)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں پانچ چیزیں ہیں کہ جو ان میں سے ایک بھی کرے اللہ عز و جل کے ضمان میں آجائے گا۔ (۱) مریض کی عیادت کرے یا (۲) جنازہ کے ساتھ جائے (۳) غارِیز یا خدا میں جنگ کو نکلے (۴) امام کے پاس اس کی تعظیم و توقیر کے ارادہ سے جائے (۵) یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے کہ لوگ اس سے سلامت رہیں اور وہ لوگوں سے۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۱۲۸)

۸۷۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ
أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَنَا قَالَ : فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
أَنَا . قَالَ : فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَنَا قَالَ : فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ
مَرِيضًا ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا اجْتَمَعْنَ فِي أَمْرٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ .

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۳۰. بَابُ فَضْلِ مَنْ ضَمَّ إِلَى الصَّدَقَةِ غَيْرَ مَا مِنْ أَنْوَاعِ الْبِرِّ)
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا آج تم میں کون
 روزہ دار ہے؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میں، فرمایا آج تم میں سے کس نے مسکین کو
 کھانا کھلایا؟ عرض کی میں نے، فرمایا کون آج جنازہ کے ساتھ گیا؟ عرض کی میں، فرمایا کس نے
 آج مریض کی عیادت کی؟ عرض کی میں نے، فرمایا یہ خصلتیں کسی میں کبھی جمع نہ ہوں گی مگر جنت
 میں داخل ہوگا۔ (بہار شریعت ج ۴/۱۲۸)

۸۷۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوذُ مُسْلِمًا
 فَيَقُولُ : سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ إِلَّا أَنْ
 يَكُونَ قَدْ حَضَرَ أَجَلُهُ . رواه ابو داؤد وجامع الترمذی

(مشکوۃ المصابیح بَابُ الْمَرِيضِ وَثَوَابُ الْمَرِيضِ الْفَصْلُ الثَّانِي ص ۱۳۵)
 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جب
 کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے ”أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ
 الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ“ اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شفا ہو جائے گی۔
 (بہار شریعت ج ۴/۱۲۸)

﴿موت آنے کا بیان﴾

احادیث

۸۷۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَعْصِ جَسَدِي فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ! كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَأَنَّكَ غَابِرٌ سَبِيلٍ وَعَدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ . (السنن لابن ماجه ۲ ص ۳۱۳ . بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے مجھے پکڑ کر فرمایا دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر بلکہ راہ چلتا۔ خود کو قبر والوں میں سے شمار کرو۔

(بہار شریعت ۱۲۸/۴)

۸۷۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَكْثَرُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ الْمَوْتِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۱۴۰ الفصل الثانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکاء علیہ السلام نے فرمایا کہ لذتوں کو توڑ دینے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔

۸۸۰: عَنْ أَنَسِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ مِنْ ضَرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَأَعْلًا فَلْيَقُلْ : اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي . (جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۹۱ . بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّيِ لِلْمَوْتِ . مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۹ . الفصل الاول . السنن لابن داؤد ج ۲ ص ۴۴۴ . مَا يُجِبُّ مِنْ حُسْنِ الظَّنِّ عِنْدَ اللَّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی کسی مصیبت پر موت کی آرزو نہ کرے (کہ اسکی ممانعت آئی ہے) اور ناچار کرنی ہی ہے تو یوں کہے الہی مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے خیر ہو اور موت دے جب میرے لیے بہتر ہو۔

(بخاری، مسلم، ترمذی) (بہار شریعت ۱۲۹/۴)

۸۸۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ:

لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ. رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۳۹. الفصل الاول)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے وصال سے تین روز پہلے فرماتے سنا کہ کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ اللہ عزوجل سے نیک گمان رکھتا ہو۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۲۹)

۸۸۲: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ:

كَيْفَ تَجِدُ قَالَ: أَرْجُو اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبٍ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ. (مشکوۃ المصابیح ۱۴۰. بَابُ تَمَنَّى الْمَوْتِ وَذِكْرُهُ الْفَصْلُ الثَّانِي. جَامِعُ

الترمذی ج ۱/۱۹۲. بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عِنْدَ الْمَوْتِ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ قریب الموت تھے فرمایا تو اپنے کو کس حال میں پاتا ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے امید ہے اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں فرمایا یہ دونوں خوف ورجا اس موقع پر جس بندہ کے دل میں ہونگے اللہ اسے وہ دے گا جسکی امید رکھتا ہے اور اس سے امن میں رکھے گا جس سے خوف کرتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۲۹)

۸۸۳: رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ قَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(جامع الترمذی ج ۱/۱۹۲. بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَرِيضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالذِّعَاءِ لَهُ

السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۴۴۴. بَابُ فِي التَّلْقِينِ)

ارشاد فرماتے ہیں ﷺ جس کا آخر کلام ”لا الہ الا اللہ“ ہو یعنی کلمہ طیبہ وہ جنت میں

داخل ہوا۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۲۹)

﴿دُعائے ماثورہ برائے نماز جنازہ کا بیان﴾

احادیث

۸۸۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرْنَا وَأَنْتَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي إِسْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَانْتَهَتْ رَوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ أَنْتَانَا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَفِي آخِرِهِ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.**

(مشکوۃ المصابیح باب المَشْيِ بِالْجَنَازَةِ الفصل الثانی ص ۱۴۶ جامع الترمذی)

ج ۱۹۸/۱ باب ما یقول فی الصلوۃ علی المیت)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی سرکارِ ﷺ جب جنازہ پڑھتے تو یہ کہتے اے اللہ بخش دے ہمارے زندہ اور مردہ اور ہمارے حاضر و غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو اے اللہ ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تو جس کو وفات دے اسے ایمان پر وفات دے اے اللہ تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ (بہار شریعت ج ۳/۱۳۶)

۸۸۵: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: عَلَى الْمَيِّتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نَزْلَهُ وَأَوْسِعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ أَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۱۴۵. باب المَشْيِ بِالْجَنَازَةِ. وكنز العمال)

ج ۱۱۴/۸ بَابُ صَلَوةِ الْجَنَازَةِ حَدِيثُ (۲۱۴۴)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، لَهَا (وَارْحَمْهُ، هَا وَعَافِهِ، هَا وَاعْفُ عَنْهُ، عَنْهَا) وَاعْزِمْ نَزْلَهُ، هَا وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ، هَا وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالبُرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَابْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ. (بہار شریعت ۱۳۹/۳)

اے اللہ اس کو بخش دے اور رحم کر اور عافیت دے اور معاف کر اور عزت کی مہمانی عطا کر اور اس کی جگہ کو کشادہ کر اور اس کو پانی اور برف اور اوالے سے دھو دے اور اس کی خطا سے پاک کر جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا۔ اور اس کو گھر کے بدلے میں بہتر گھر دے اور اہل کے بدلے میں بہتر اہل دے اور بی بی کے بدلے میں بہتر بی بی اور اس کو جنت میں داخل کر اور عذاب قبر و فتنہ قبر و عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔ (بہار شریعت ۱۳۸/۳)

۸۸۶: عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيِّ حَدَّثَنِي شُرْحَبِيلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ : حَضَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى بِنَا عَلَى جَنَازَةِ اَبَا بَوَاءٍ وَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ رَافِعًا صَوْتَهُ بِهَا ثُمَّ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ وَالِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اَعْبُدْكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اُمَّتِكَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلَى رَحْمَتِكَ وَاصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهِ يُخَلِّي مِنَ الدُّنْيَا وَاهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَرَّكَهُ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ. (المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۳۵۹. كِتَابُ الْجَنَائِزِ)

حضرت موسی بن یعقوب زمعی سے مروی کہ شرحبیل بن سعد نے بیان کیا کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس کے پاس حاضر ہوا انہوں نے مقام ”ابواء“ میں ایک جنازہ کی نماز پڑھائی اور تکبیر کہی پھر سورۃ فاتحہ بلند آواز سے پڑھا اس کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھا پھر کہا اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔ یہ تیری رحمت کا محتاج

ہے اور تو اس کے عذاب سے غنی ہے۔ دنیا اور دنیا والوں سے جدا ہوا۔ اگر یہ پاک ہے تو تو اسے پاک و صاف کر اور اگر خطا کار ہے تو بخش دے۔ اے اللہ! اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔

۸۸۷: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا عَلِيُّ إِذَا صَلَّيْتَ عَلَى جَنَازَةٍ رَجُلٍ فَقُلْ : اَللّٰهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ ، اِبْنُ عَبْدِكَ ، اِبْنُ اُمَّتِكَ مَاضٍ فِيهِ حُكْمُكَ خَلَقْتَهُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا مَّذْكُورًا نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ ، اَللّٰهُمَّ لَقْنَهُ حُجَّتَهُ وَالْحَقُّهُ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَكَبْتَهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فَاِنَّهُ اِفْتَقَرَ اِلَيْكَ وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ كَمَا يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَا بَعْدَهُ ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَرِّزْهُ وَاِنْ كَانَ خَاطِئًا فَاغْفِرْ لَهُ .

(مَنْزِلُ الْعَمَالِ ج ۸ ص ۱۱۵ . بَابُ صَلَوةِ الْجَنَازَةِ حَدِيثُ ۲۱۶۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا تو فرمایا جب کسی آدمی کی نماز جنازہ پڑھو تو یہ کہو۔ اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے۔ اس کے متعلق تیرا حکم نافذ ہے تو نے اسے پیدا کیا حالانکہ یہ قابل ذکر سے نہ تھا۔ تیرے پاس آیا تو ان سب سے بہتر ہے جن کے پاس اتر جائے۔ اے اللہ! حجت کی تو اس کو تلقین کر اور اس کو اس کے نبی محمد ﷺ کے ساتھ ملا دے۔ اور قول ثابت پر اسے ثابت رکھ اس لیے کہ یہ تیری طرف محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے۔ یہ شہادت دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اسے بخش دے اور رحم کر اور اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ اے اللہ اگر یہ پاک ہے تو پاک کر اور اگر بدکار ہے تو بخش دے۔

۸۸۸: عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُكَّانَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ يُصَلِّيُ عَلَيْهَا قَالَ : اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اُمَّتِكَ اِحْتِاجُ اِلَى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَرِّدْ فِيْ اِحْسَانِهِ وَاِنْ كَانَ مُسِيْنًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ .

(المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۳۵۹ . باب الجنائز)

یزید بن عبد اللہ بن زکانه سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز جنازہ پڑھنے کھڑے

ہوتے تو فرماتے اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کے عذاب سے غنی ہے اگر نیکو کار ہے تو تو اس کی خوبی میں زیادہ کر اور اگر گنہگار ہے تو درگزر فرما۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۱۵۰)

۸۸۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُولُ : اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَإِبْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ ﷺ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَاعْفِرْ لَهُ وَلَا تَحْرِمْنا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ.

اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندہ کا بیٹا ہے گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور تو ہم سے زیادہ اسے جانتا ہے اگر نیکو کار ہے تو نیکی میں زیادہ کر اور اگر گنہگار ہے تو اسے بخش دے اور اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ (بہار شریعت ج ۴ ص ۱۳۸)

۸۹۰: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ قَالَ : أَصْبَحَ عَبْدُكَ هَذَا قَدْ تَخَلَّى عَنِ الدُّنْيَا وَتَرَكَهَا لِأَهْلِهَا وَافْتَقَرَ إِلَيْكَ وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ وَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَالْحَقُّ بِنَبِيِّهِ . (كنز العمال ج ۱۱ ص ۱۱۳۸ . بَابُ صَلَوةِ الْجَنَازَةِ حَدِيثُ ۲۱۲۳)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ پڑھتے تو کہتے آج تیرا یہ بندہ دنیا سے نکلا اور دنیا کو اہل کے لیے چھوڑا تیری طرف محتاج ہے اور تو غنی اور وہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں اے اللہ تو اس کو بخش دے اور اس سے درگزر فرما اور اس کو اس کے نبی محمد ﷺ کے ساتھ لاحق کر دے۔

۸۹۱: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا أَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَايَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَأَغْفِرْ لَهَا.

(السنن لابن داؤد ج ۲ ص ۴۵۶ . بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ وہ نماز جنازہ پڑھ کر کہتے اے اللہ تو اس کا رب ہے اور تو نے اس کو پیدا کیا اور تو نے اس کو اسلام کی طرف ہدایت کی۔ اور تو نے اس کی روح کو قبض کیا تو اس کے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے۔ ہم سفارش کے لیے حاضر ہوئے اسے بخش دے۔ (بہار شریعت ج ۴/۱۳۸)

۸۹۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُوفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ عَلَى الْمَيِّتِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأَخَوَانِنَا وَأَخَوَاتِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَأَلْفَ بَيْنِ قُلُوبِنَا، اللَّهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا فَاعْفِرْنَا وَلَهُ. رواه ابو نعیم. (کنز العمال ج ۱۱/۱۴۸. بَابُ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ حَدِيثُ ۲۱۴۳)

حضرت عبد اللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی ﷺ نے نماز جنازہ سکھائی، اے اللہ ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو بخش دے اور ہمارے آپس کی حالت درست کر، اور ہمارے دلوں میں الفت پیدا کر دے، اے اللہ یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے ہم اس کے متعلق خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے اور تو اس کو ہم سے زیادہ جانتا ہے تو ہم کو اور ان کو بخش دے۔ (بہار شریعت ج ۴/۱۳۹)

۸۹۳: عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْمَعَهُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّ فَلَانَ بْنَ فَلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَاعْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. (السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۹. بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ)

وائلہ بن اسقع فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلم مرد کی نماز جنازہ پڑھائی تو گویا میں آپ کو فرماتے ہوئے سن رہا ہوں اے اللہ فلاں بن فلاں تیرے ذمہ اور تیری حفاظت میں ہے اس کو فتنہ اور عذاب جہنم سے بچا تو وفا اور حمد کا حاصل ہے اے اللہ! اس کو بخش اور رحم کر بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

۸۹۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ اجْرِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اللَّهُمَّ جَاثِ الْأَرْضِ عَنْ جَنْبِهَا وَصَعِدَ رُوحَهَا

وَالْقِيَامَا مِنْكَ رِضْوَانًا. (كُنْزُ الْعُمَالِ ج ۸۵/۱۸. بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ حَدِيثُ ۱۶۰۸)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ کہتے اے اللہ اس کو شیطان سے
اور عذاب قبر سے بچا اے اللہ زمین کو اس کی دونوں کروٹوں سے کشادہ کر دے اور اس کی روح کو
بلند کر اور اپنی خوشنودی دے۔ (بہار شریعت ج ۱۳۹/۳)

۸۹۵: عَنْ أَبِي حَاضِرٍ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ كَيْفَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ؟ كَانَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَنَا وَنَحْنُ
عِبَادُكَ اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَيْكَ مَعَادُنَا. رواه الديلمی.

(كُنْزُ الْعُمَالِ ج ۱۱۴/۱۸. بَابُ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ حَدِيثُ ۲۱۴۸)
حضرت ابو حاضِر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ انہوں نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی پھر کہا
اے لوگو! کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے نماز جنازہ پڑھتے تھے؟ وہ کہتے تھے اے
اللہ تو نے ہم کو پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں تو ہمارا رب ہے اور تیری طرف ہم کو لوٹنا ہے۔
(بہار شریعت ج ۱۳۹/۳)

۸۹۶: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَّاَوْلِنَا وَآخِرِنَا وَحَيْنَا وَمَيِّتِنَا وَذَكَرِنَا وَاَنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَشَاهِدِنَا
وَعَايِبِنَا اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنْنَا بَعْدَهُ. (كُنْزُ الْعُمَالِ ج ۸۳/۸۸ حَدِيثُ ۱۵۹۸. بَابُ
فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ. (بہار شریعت ج ۱۵۰/۳)

حضرت ابراہیم اشہلی اپنے والد سے راوی کہ نبی ﷺ نماز جنازہ پڑھتے وقت کہتے
تھے اے اللہ بخش دے ہمارے اگلے اور پچھلے کو اور ہمارے زندہ اور مردہ کو اور ہمارے مرد و عورت
کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے حاضر و غائب کو، اے اللہ اس کے اجر سے ہمیں
محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں نہ ڈال۔

﴿ جنازہ کا بیان ﴾

۸۹۷: عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَا صَلَّيْتُ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ .

(کنز العمال ج ۸۵/۸ . بَابُ الْإِكْمَالِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ حَدِيثُ ۱۶۰۷)

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کی نماز تین صفوں نے پڑھی اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۱۵۲/۴)

﴿ دفن کے بعد تلقین کا بیان ﴾

۸۹۸: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنْ إِخْوَانِكُمْ فَنَشَرْتُمْ عَلَيْهِ التُّرَابَ فَلْيَقُمْ رَجُلٌ مِنْكُمْ عِنْدَ رَأْسِهِ ثُمَّ لِيَقُلْ يَا قُلَانُ ابْنُ قُلَانَةٍ إِيَّاكَ يَسْمَعُ وَلَكِنْ لَا يَجِيبُ ثُمَّ لِيَقُلْ يَا قُلَانُ ابْنُ قُلَانَةٍ فَإِنَّهُ لَيَسْتَوِي جَالِسًا ثُمَّ لِيَقُلْ يَا قُلَانُ ابْنُ قُلَانَةٍ فَإِنَّهُ يَقُولُ : أَرَشَدْنَا رَحِمَكَ اللَّهُ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ثُمَّ لِيَقُلْ أَذْكَرُ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِنَّكَ رَضِيتَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا فَإِنَّهُ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ أَخَذَ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ أَحَدَهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ : أَخْرَجَ بِنَا مِنْ عِنْدِ هَذَا مَا تَصْنَعُ بِهِ؟ فَقَدْ لَقِنَ حُجَّتَهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حُجَّتَهُ دُونَهُمْ قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَإِنْ لَمْ أَعْرِفْ أُمَّهُ قَالَ : ائْتِ بِهَا إِلَى حَوَاءَ . رَوَى الطَّبْرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ

(کنز العمال ج ۸۹/۸ . بَابُ التَّلْقِينِ مِنَ الْإِكْمَالِ حَدِيثُ ۱۷۰۵)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کی مٹی دے چکو تو تم میں ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا قلاں بن قلاں وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یا قلاں بن قلاں سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یا قلاں بن قلاں وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے

کہنے کی خبر نہیں ہوتی پھر کہے ”اَذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةً اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم) وَاَنَّكَ رَضِيتَ بِاللّٰهِ رَبًّا
وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ اِمَامًا“ نکیرین
ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں؟ جسے لوگ اس کی حجت
سکھا چکے اس پر کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو
فرمایا حوا کی طرف نسبت کرے۔ (۱) (طبرانی کبیر، دیلمی) (بہار شریعت ۱۶۲، ۱۶۳)

(۱) اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ مردہ تلقین کرنے والے کا کلام سنتا اور جوابا بولتا بھی ہے یہ اور بات ہے کہ
تلقین کرنے والا اس کی بات اور جواب نہیں سنتا تو معلوم ہو کہ جسم سے روح جدا ہو جانے کے سبب قوت سماعت و گویائی
زائل نہیں ہوتی بلکہ مرنے کے بعد بھی مردہ بولتا، سنتا، پہچانتا ہے۔ ۱۲

﴿شہید کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۸۹: وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ط بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا

تَشْعُرُونَ ۝ (سورة البقرة الآية / ۵۴)

جو اللہ کے راہ میں قتل کیے گئے انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تمہیں خبر نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۱۹۰: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

يُرَرِّقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ

اللَّهُ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (سورة آل عمران الآية ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱)

جو لوگ راہ خدا میں قتل کیے گئے انہیں مردہ نہ گمان کر بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں انہیں روزی ملتی ہے اللہ نے اپنے فضل سے جو انہیں دیا اس پر خوش ہیں اور جو لوگ بعد والے ان سے ابھی نہ ملے ان کے لیے خوشخبری کے طالب کہ ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ کی نعمت اور فضل کی خوشخبری چاہتے ہیں اور یہ کہ ایمان والوں کا اجر اللہ ضائع نہیں فرماتا۔

احادیث

۸۹۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :

الشَّهَادَةُ لِسَبْعِ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْمَقْتُولُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَذَمِ شَهِيدٌ وَالْمَرَأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعٍ شَهِيدَةٌ .

رواہ الامام مالک والامام احمد وغیرہما (کنز العمال ج ۲ ص ۲۸۲ الفصل الثانی فی الشهادة الحکمیة حدیث ۶۰۳۷ والسنن لابن ماجہ ج ۲ ص ۲۰۶ باب فصل الشهادة والسنن للنسائی ج ۲ ص ۶۶)

حضرت جابر بن عتيك رضى الله تعالى عنه سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ خدا میں مقتول کے علاوہ سات شہادتیں اور ہیں جو طاعون میں مرا شہید ہے جو ڈوب کر مرا شہید ہے، جو ذات الجنب میں مرا شہید ہے جو پیٹ (۱) کی بیماری میں مرا شہید ہے جو جل کر مرا شہید ہے، جس کے اوپر دیوار وغیرہ ڈھ پڑے اور مرجائے شہید ہے، عورت کہ بچہ پیدا ہونے یا کو آ رہے پن میں مرجائے شہید ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶۷، ۱۶۸)

۹۰۰: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُونِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّخْفِ وَمَنْ صَبَرَ فِيهِ كَانَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ. رواه الامام احمد (كنز العمال ج ۵ ص ۱۸۷ الباب الثالث في الطاعون من كتاب الطب والرقى حدیث ۳۸۲۶)

حضرت جابر رضى الله تعالى عنه سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون سے بھاگنے والا اس کے مثل ہے جو جہد سے بھاگا اور جو صبر کرے اس کے لیے شہید کا اجر ہے۔

۹۰۱: عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبَّنَا فِي الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ: إِخْوَانُنَا قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مَاتْنَا فَيَقْضِي اللَّهُ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى انْظُرُوا إِلَى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَيَنْظُرُونَ إِلَى جِرَاحِ الْمَطْعُونِينَ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَ الشُّهَدَاءِ فَيُلْحَقُونَ بِهِمْ. رواه الامام احمد والنسائی (كنز العمال ج ۵ ص ۱۸۶ الباب الثالث في الطاعون حدیث ۳۸۱۲)

حضرت عرباض بن ساریہ رضى الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ

(۱) اس سے مراد استقا ہے یا دست آنا دونوں قول ہیں اور یہ لفظ دونوں کو شامل ہو سکتا ہے لہذا اس کے فضل سے امید ہے کہ دونوں کو شہادت کا اجر ملے گا۔ (صدر الشریعہ علیہ الرحمہ)

تعالیٰ علیہ وسلم جو طاعون میں مرے ان کے بارے میں اللہ عزوجل کے دربار میں مقدمہ پیش ہوگا شہدا کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ ویسے ہی قتل کیے گئے جیسے ہم اور بچھونوں پر وفات پانے والے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ اپنے بچھونوں پر مرے جیسے ہم اللہ عزوجل فرمائے گا ان کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم مقتولین کے مشابہ ہوں تو یہ انہیں میں ہیں اور انہیں کے ساتھ ہیں دیکھیں گے تو ان کے زخم شہداء کے زخم کے مشابہ ہوں گے شہدا میں شامل کر دیئے جائیں گے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶۸)

۹۰۲: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْغَرِيبِ شَهَادَةٌ

(کنز العمال ج ۲ ص ۲۸۳ الفصل الثانی فی الشهادة الحکمیة حدیث ۶۰۶۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسافرت کی موت شہادت ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶۸)

﴿ کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان ﴾

۹۰۳: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ أَغْلَقَ الْبَابَ فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا . فَقَالَ : صَلَّى فِيهِ فَقُلْتُ : فِي أَيِّ ؟ فَقَالَ : بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ : فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى ؟ .

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۶۷ باب الابواب والغلق للكعبة والمساجد)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسامہ بن زید و عثمان بن طلحہ و بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہم کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا کچھ دیر تک وہاں ٹھہرے جب باہر تشریف لائے میں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا حضور نے کیا کیا؟ کہا اس میں نماز پڑھی میں نے کہا کس حصے میں فرمایا دو ستونوں کے درمیان حضرت ابن عمر فرماتے ہیں پھر میں نہ پوچھ سکا کہ کتنی رکعت پڑھی۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۱۷۲)

﴿زکوٰۃ کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۹۱: وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ. (سورة البقرة ۲ آیت ۳)

اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۱۹۲: وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ. (السبا: ۳۹)

اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اور دے گا اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۱۹۳: مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَتَتْ سَنَاحًا

سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللَّهُ يُضْعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ، الَّذِينَ

يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذَى لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ

رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ه قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا

أَذَى ط وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ. (البقرة: ۲۶۱)

جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان کی کہاوت اس دانہ کی ہے جس سے سات

بالیں نکلیں ہر بال میں سودا نے اور اللہ جسے چاہتا ہے، زیادہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا اور بڑا علم

والا ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے نہ

اذیت دیتے ہیں ان کے لیے ان کا ثواب ان کے رب کے حضور ہے اور نہ ان پر کچھ خوف ہے

اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اچھی بات اور مغفرت اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد اذیت دینا

ہو اور اللہ بے پرواہ اور علم والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۱۹۴: لَنْ تَأَلَوْا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ.
ہرگز نیکی حاصل نہ کرو گے جب تک اس میں سے نہ خرچ کرو جسے محبوب رکھتے ہو اور جو کچھ خرچ کرو گے اللہ اسے جانتا ہے۔ (سورہ آل عمران آیت نمبر ۹۲)

احادیث

۹۰۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاةَ مِثْلَ لَهُ مَالَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبَيَّتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا مَالِكٌ أَنَا كَنْزُكَ، ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ.

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الزکوٰۃ ص ۱۵۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکاۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجه سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا۔ جس کے سر پر دو چوٹیاں ہوں گی، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔ پھر اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی ”وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ“ (الآیہ ۱۸۰ عمران) (بہار شریعت ۴/۵)

۹۰۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا مِثْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا أَقْرَعَ حَتَّى يُطَوَّقَ بِهِ عُنُقَهُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ. (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۳۸ باب الترهيب من منع الزکوٰۃ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اقدس ﷺ نے فرمایا جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا بروز قیامت وہی گنجه سانپ کی شکل میں آئے گا اور گردن میں طوق بن جائے گا پھر سر کا ﷺ نے اس کی مصداق آیت سنائی ”وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ

يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ“ (مرتب)

۹۰۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا أَقْرَعَ يَفْرُغُ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُلْقِمَهُ أَصَابِعُهُ. رواه احمد

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الزکوٰۃ الفصل الثالث ص ۱۵۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس مال کی زکوٰۃ نہیں دی گئی قیامت کے دن وہ گنجا سانپ ہوگا، مالک کو دوڑائے گا وہ بھاگے گا یہاں تک کہ اپنی انگلیاں اس کے منہ میں ڈال دے گا۔ (بہار شریعت ج ۳۵)

۹۰۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ صَاحِبٍ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُخِمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارٍ جَهَنَّمَ فَيَكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِلَيْهِ قَالَ: وَلَا صَاحِبُ الْإِبِلِ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وَرُدِّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقِرَ أَوْ فَرَمَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا يَطْوُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعْضُهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أَوْ لَا هَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ أَوْ إِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَلْبَقِرُ وَالْغَنَمُ قَالَ: وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقِرَ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا غَقْصَاءٌ وَلَا جَلْحَاءٌ وَلَا عَضْبَاءٌ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِأُظْلَافِهَا.

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۵۵ کتاب الزکوٰۃ، الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۱۸)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا اس کے لیے آگ کے پتر بنائے جائیں گے اور ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور ان سے اس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی جب ٹھنڈے ہونے پر آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے یہ معاملہ اس

دن کا ہے جسکی مقدار پچاس ہزار برس ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف اور اونٹ کے بارے میں فرمایا جو اس کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے دن ہموار میدان میں لٹا دیا جائے گا اور وہ اونٹ سب کے سب نہایت فرہ ہو کر آئیں گے پاؤں سے اسے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے جب ان کی پچھلی جماعت گزر جائے گی پہلی لوٹے گی یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف، پھر گائے اور بکری کے بارے میں پوچھا گیا تو گائے اور بکریوں کے بارے میں فرمایا کہ گائے اور بکری والا ان کی زکوٰۃ نہ دے گا اس شخص کو قیامت کے دن ہموار میدان میں لٹائیں گے اور وہ سب کے سب آئیں گی نہ ان میں مڑے ہوئے سینگ کی کوئی ہوگی نہ بے سینگ نہ ٹوٹے سینگ اور سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے روندیں گی۔

(بہار شریعت ۵/۴۸۵)

۹۰۸: عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أَتَى بِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْظَمُ مَا يَكُونُ وَأَسْمَنُهُ تَطَاهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوبِهَا كُلَّمَا جَارَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ. رواه

البخاری والمسلم (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۵۵ و ۱۵۶ باب الزکوٰۃ فصل ۱)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کے پاس اونٹ، یا گائے یا بکریاں ہیں اور وہ ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن بڑے اور موٹے اونٹ گائے، بکری کے پاس لایا جائے گا وہ تو اپنے کھروں سے اس کو روندیں گے اور سینگیں ماریں گی جب ایک سینگ ٹوٹے گی پہلی لوٹ آئے گی یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ (مرتب)

۹۰۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَمَنْ كَفَرَ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَهَا: فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ

وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ : وَاللَّهِ لَا قَاتِلَنَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا كَانُوا يُؤْذُونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ : قَوْلُ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ فَعَرَفْتُ أَنََّّهُ الْحَقُّ.

(صحیح البخاری ج ۱/۱۸۸، کتاب الزکاة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اس وقت اعراب میں کچھ لوگ کافر ہو گئے (کہ زکاة کی فرضیت سے انکار کر بیٹھے) صدیق اکبر نے ان پر جہاد کا حکم دیا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ان سے آپ کیوں کر قتال کرتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ ”لا الہ الا اللہ“ کہیں اور جس نے ”لا الہ الا اللہ“ کہہ لیا اس نے اپنی جان اور مال بچا لیا مگر حق اسلام میں اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے (یعنی یہ لوگ ”لا الہ الا اللہ“ کہنے والے ہیں ان پر کیسے جہاد کیا جائے گا)

صدیق اکبر نے فرمایا خدا کی قسم میں ان سے جہاد کروں گا جو نماز و زکوة میں تفریق کرے (کہ نماز کو فرض مانے اور زکوة کی فرضیت سے انکار کرے) زکوة حق المال ہے خدا کی قسم بکری کا بچہ جو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر کیا کرتے تھے اگر مجھے دینے سے انکار کریں گے تو اس پر ان سے جہاد کروں گا فاروق اعظم فرماتے ہیں واللہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق کا سینہ کھول دیا ہے۔ اس وقت میں نے بھی پہچان لیا کہ وہی حق ہے۔

(بخاری و مسلم) (بہار شریعت ۶/۵)

۹۱۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ اللَّهَبَ وَالْفِصَّةَ قَالَ : كَبُرَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ : أَنَا أَفْرَجُ عَنْكُمْ، فَإِنِ تَلَقَّ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ ! إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ اللَّهُ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيَّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِثَ لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ قَالَ : فَكَبَّرَ عُمَرُ . (السنن لابی داؤد ج ۱/ص ۲۳۵، بَابُ حُقُوقِ الْمَالِ)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب آیت کریمہ ”والذین“

يَكْنَزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ نَازِلَ هَوًى مُسْلِمَانِوْنَ پَرِشَاقِ هَوًى (سمجھے کہ چاندی سونا جمع کرنا حرام ہے تو بہت دقت کا سامنا ہوگا) فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تم سے مصیبت دور کروں گا حاضر خدمت اقدس ہوئے عرض کی یا رسول اللہ! یہ آیت حضور کے بعض اصحاب پر گراں معلوم ہوئی فرمایا اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ تو اس لیے فرض کی کہ تمہارے باقی مال کو پاک کر دے اور موارِیث اس لیے فرض کیے کہ تمہارے بعد والوں کے لیے ہو (یعنی مطلقاً مال جمع کرنا حرام ہوتا ہے تو زکوٰۃ سے مال کی طہارت کیوں کر ہوتی جمع کرنا حرام وہ ہے کہ زکوٰۃ نہ دے) اس پر فاروق اعظم نے تکبیر کہی۔ (بہار شریعت ۶/۵)

۹۱۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ أَوْ قَالَ: الزَّكَاةُ مَالًا إِلَّا أَفْسَدَتْهُ.

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۵۴۳)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں زکوٰۃ کسی مال میں نہ ملے گی مگر اسے ہلاک کر دے گی۔ (۱) (تاریخ بخاری، بزار، بیہقی)

(بہار شریعت ۶/۵)

۹۱۲: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مَنَعَ قَوْمٍ الزَّكَاةَ إِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللَّهُ بِالسِّنِينَ. رواه الطبرانی في الأوسط

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۵۴۳. بَابُ مَا مَنَعَ الزَّكَاةَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي النَّارِ)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی اللہ تعالیٰ اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔ (طبرانی اوسط) (بہار شریعت ج ۶/۵، ۷)

۹۱۳: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا تَلَفَ مَالٌ فِي بَرٍّ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا بِحَبْسِ الزَّكَاةِ. رواه الطبرانی في الأوسط.

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۵۴۲/۱. بَابُ التَّرْهِيْبِ مِنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ)

حاشیہ: (بعض ائمہ نے اس حدیث کے یہ معنی بیان کئے کہ زکوٰۃ واجب ہوئی اور ادا نہ کی اور اپنے مال میں ملائے رہا یہ حرام اس حلال کو ہلاک کر دے گا اور امام احمد نے یہ فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ مال دار شخص مال زکوٰۃ لے تو یہ مال زکوٰۃ اس کے مال کو ہلاک کر دے گا زکوٰۃ تو فقیروں کیلئے ہے اور دونوں معنی صحیح ہیں۔)

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں خشکی وتری میں جو مال تلف ہوتا ہے۔ وہ زکوٰۃ نہ دینے سے تلف ہوتا ہے۔

(طبرانی، اوسط) (بہار شریعت ۷/۵)

۱۰/۱۴: ۹۱۴: عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَبَيْنَا أَنَا فِي حَلَقَةٍ فِيهَا مَلَأَةٌ مِّنَ الْقُرَيْشِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ أَحْسَنُ الثِّيَابِ أَحْسَنُ الْجَسَدِ أَحْسَنُ الْوُجُوهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: بَشِّرْ كَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوضَعُ عَلَى حُلْمَةٍ لِّذِي أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُّغْصٍ كَتِفِيهِ وَيُوضَعُ عَلَى نُّغْصٍ كَتِفِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حُلْمَةٍ لِّذِيهِ يَتَزَلَّزَلُ. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۲۱ باب تغليظ عقوبة من لا يودى الزكوة)

اخنف بن قیس سے مروی سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے سر پیشانی پر جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔

۲: ۹۱۵: عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِّنَ قُرَيْشٍ فَمَرَّ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِكَيٍّ فِي ظُهُورِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ وَبَكْيٍ مِّنْ قِبَلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۲۱ باب تغليظ عقوبة من لا يودى الزكوة)

حضرت اخنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں قریش کی ایک جماعت میں تھا تو حضرت ابوذر گزرے وہ کہہ رہے تھے کہ مال جمع کرنے والوں کو سنا دو کہ (جس مال کی زکوٰۃ نہ نکالی گئی) مال ان کی پیٹھ توڑ کر روٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔ (بہار شریعت ۷/۵)

۳: ۹۱۶: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَى أَغْنِيَاءِ الْمُسْلِمِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ بِقَدْرِ الَّذِي يَسَعُ فَقَرَانَهُمْ وَلَنْ يُجْهَدَ الْفُقَرَاءُ إِذَا جَاعُوا وَعَمَرُوا إِلَّا بِمَا يَصْنَعُ أَغْنِيَاؤُهُمْ أَلَا، وَإِنَّ اللَّهَ يُحَاسِبُهُمْ حِسَابًا شَدِيدًا وَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا. (الترغيب والترهيب ج ۱/۵۳۸ باب الترهيب من منع الزكاة)

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان مالداروں پر ان کے مال میں فقیروں کی قدر کفایت بھر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے تو

فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر مالداروں کے ہاتھوں، سن لو، ایسے تو نگروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انھیں دردناک عذاب دے گا۔ (بہار شریعت ۷/۵)

۹۱۷: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَيْلٌ لِلْأَغْنِيَاءِ مِنَ الْفُقَرَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُونَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا حَقَّ قَنَاتِنَا الَّتِي قَرَضْتَ لَنَا عَلَيْهِمْ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا ذَنْبَ لَكَ وَلَا بَاعِدْنَهُمْ. (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۳۹)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن تو نگروں کے لیے محتاجوں کے ہاتھوں سے خرابی ہے محتاج عرض کریں گے ہمارے حقوق جو تو نے ان پر فرض کیے تھے انھوں نے ظلم نہ دیے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا۔ (بہار شریعت ۷/۵)

۹۱۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عُرِضَ عَلَى أَوَّلِ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَأَوَّلِ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ، فَأَمَّا أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِيدُ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ وَأَمَّا أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ فَامِيرٌ مُسَلِّطٌ وَذُو ثُرَّةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ فِي مَالِهِ وَفَقِيرٌ فَخُورٌ. (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۳۹-۵۴۰ باب الترهيب من منع الزكاة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت میں پہلے تین شخص جائیں گے (۱) شہید (۲) وہ غلام جس نے اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کی اور اپنے آقا کی خیر خواہی کی (۳) اہل و عیال والا پارسا اور دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے (۱) ظالم امیر (۲) وہ تو نگر ہے کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا ہے (۳) فخر کرنے والا فقیر۔ (بہار شریعت ۷/۵)

۹۱۹: عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرْبَعٌ قَرَضَهُنَّ اللَّهُ فِي الْإِسْلَامِ فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاثٍ لَمْ يُغْنِنَ عَنْهُ شَيْئًا حَتَّى يَأْتِيَ بِهِنَّ جَمِيعًا الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَحُجُّ الْبَيْتِ. رواه احمد.

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۴۱/۱. باب الترهيب من منع الزكاة)

عمار بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے گا وہ اسے کچھ کام نہ دیں گی جب تک پوری چاروں بجا نہ لائے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ رمضان، حج بیت اللہ۔ احمد (بہار شریعت ۸/۷۵)

۱۶ ۹۲۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : أَمَرَنَا بِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتْيَاءِ الزَّكَاةِ وَمَنْ لَمْ يَزَكْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ .

(الترغيب والترهيب ج ۵۴۰/۱ . بَابُ التَّرْهِيْبِ مِنْ مَنَعِ الزَّكَاةِ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔ (طبرانی کبیر) (بہار شریعت ۸/۵)

۱۷ ۹۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا نَقَصْتُ صَدَقَةً مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِغَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ .

رواہ مسلم (مسند الامام احمد ج ۲ ص ۱۶۷ . بَابُ الصَّدَقَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں ﷺ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا ہے اور بندہ کسی کا قصور معاف کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت ہی بڑھائے گا۔ اور جو اللہ کے لیے تواضع کرے اللہ اسے بلند فرمائے گا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

(بہار شریعت ۸/۵)

۱۸ ۹۲۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : قَالَ : مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ ! هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ : الصَّدِيقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ .

(الصحيح لمسلم ج ۳۳۰/۱ . بَابُ فَضْلِ مَنْ ضَمَّ إِلَى الصَّدَقَةِ غَيْرُهُ مَشْكُوهٌ)

المصابيح ج ۱ ص ۱۶۷ بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں ﷺ جو شخص اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرے وہ جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا اور جنت کے کئی دروازے ہیں جو نمازی ہے دروازہ نماز سے بلایا جائے گا جو اہل جہاد سے ہے دروازہ جہاد سے بلایا جائے گا جو اہل صدقہ ہے وہ دروازہ صدقہ سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ صدیق اکبر نے عرض کی اس کی تو کچھ ضرورت نہیں کہ ہر دروازے سے بلایا جائے؟۔ (یعنی مقصود دخول جنت ہے وہ ایک دروازہ سے حاصل ہے)۔ مگر کوئی ہے ایسا جو سب دروازوں سے بلایا جائے فرمایا ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم ان میں ہو۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۸/۵)

۱۹ ۹۲۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسَبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِمِثْنِهِ ثُمَّ يُرَبِّهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلَوْهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ.
(صحیح البخاری ۱ ص ۱۸۹ باب الصَّدَقَةِ مِنْ كَسَبٍ طَيِّبٍ.)

والصحيح لمسلم ج ۳۲۶/۱ والسنن لابن ماجه ج ۱ ص ۱۳۳)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو شخص کھجور برابر حلال کمائی سے صدقہ کرے اور اللہ نہیں قبول فرماتا مگر حلال کو تو اسے اللہ تعالیٰ دست راست سے قبول فرماتا ہے پھر اسے اس کے مالک کے لیے پرورش کرتا ہے۔ جیسے تم میں کوئی اپنے کچھڑے کی تربیت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ برابر ہو جاتا ہے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی) (بہار شریعت ج ۵ ص ۸)

۹۲۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَكْبَّ فَأَكْبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا يَكْبِي لَأَنْذِرِي عَلَى مَاذَا حَلَفَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَفِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى وَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى إِنَّهَا لَتَصْطَفِقُ ثُمَّ تَلَا إِنَّ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نَكْفُرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلَكُمْ مُدْخَلَ كَرِيمًا.

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۱ ص ۲۳۷، ۲۳۸. فَضَائِلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اسکو تین بار فرمایا پھر سر جھکا لیا تو ہم سب نے سر جھکا لیے اور رونے لگے یہ نہیں معلوم کہ کس چیز پر قسم کھائی پھر حضور ﷺ نے سر مبارک اٹھا لیا اور چہرہ اقدس میں خوشی نمایاں تھی تو ہمیں یہ بات سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی اور فرمایا جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور رمضان کا روزہ رکھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور ساتوں کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو۔

(نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان) (بہار شریعت ج ۸/۵-۹)

2-2

۹۲۵: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَكَبَّ فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا يَبْكِي لَا يَذِرُنِي عَلَىٰ مَاذَا خَلَفَ؟ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَفِي وَجْهِهِ الْبُشْرَىٰ فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجَ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبَ الْكَبَائِرَ السَّيِّئَةَ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَقِيلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ.

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۱ ص ۵۱۵ باب في اداء الزكاة وتاكيد وجوبها)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور یہ فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کو تین بار فرمایا پھر سر جھکا لیا تو ہم سب نے سر جھکا لیے اور رونے لگے یہ نہیں معلوم کہ کس چیز پر قسم کھائی پھر حضور نے سر مبارک اٹھا لیا اور چہرہ اقدس میں خوشی نمایاں تھی تو ہمیں یہ بات سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی اور فرمایا جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور روزہ رمضان رکھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور ساتوں کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو۔

۹۲۶: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ مِنْ تَمِيمِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذُو مَالٍ كَثِيرٍ وَذُو أَهْلٍ وَمَالٍ وَحَاضِرَةٍ فَأَخْبِرْنِي كَيْفَ أَصْنَعُ وَكَيْفَ أَنْفِقُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ

مَالِك، فَإِنَّهَا طَهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ، وَتَصِلُ أَقْرَبَاتَكَ وَتَعْرِفُ حَقَّ الْمُسْكِينِ وَالْجَارِ وَالسَّائِلِ. رواه أحمد (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۱۶. بَابُ فِي أَدَاءِ الزَّكَاةِ وَتَاكِيدِ وَجُوبِهَا)

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ تمیم کے ایک شخص سرور دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں بہت مالدار ہوں تو مجھے بتائیں کہ کیا کروں کیسے خرچ کروں؟ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اپنے مال کی زکاة نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے تجھے پاک کر دے گی اور رشتہ داروں سے سلوک کر اور مسکین پڑوسی اور سائل کا حق پہچان۔ (احمد) (بہار شریعت ج ۹/۵)

۹۲۷: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الزَّكَاةُ قَنْطَرَةُ الْإِسْلَامِ. (رواه الطبرانی فی الأوسط والكبير.)

(الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۱۷. بَابُ التَّرْغِيبِ فِي أَدَاءِ الزَّكَاةِ)

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا زکاة اسلام کا پل ہے۔

(بہار شریعت ج ۹/۵)

۹۲۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لِمَنْ حَوْلَهُ مِنْ أُمَّتِهِ اكْفُلُوا لِي بِسِتِّ اكْفُلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ، قُلْتُ: مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْأَمَانَةُ وَالْفَرَجُ وَالْبَطْنُ وَاللِّسَانُ. رواه الطبرانی فی الأوسط (الترغيب والترهيب ج ۵۱۸/۱. بَابُ التَّرْغِيبِ فِي أَدَاءِ الزَّكَاةِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو میرے لیے چھ چیز کی کفالت کرے اسکے لیے جنت کا ضامن ہوں میں نے عرض کی وہ کیا ہیں؟ یا رسول اللہ! فرمایا نماز، زکاة، امانت، شرمگاہ، شکم، زبان۔ (بہار شریعت ج ۹/۵)

۹۲۹: رَوَى عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُمْ اتُّوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ تَمَامَ إِسْلَامِكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ (رواه البزار)

(الترغيب والترهيب ج ۵۲۰/۱. بَابُ التَّرْغِيبِ فِي أَدَاءِ الزَّكَاةِ)

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے

کہ اپنے اموال کی زکاة ادا کرو۔ (بزار) (بہار شریعت ج ۹/۵)

۹۳۰ ۲۶: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَلْيُؤَدِّ زَكَاةَ مَالِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَلْيَقُلْ : حَقًّا أَوْ لَيْسَ سَكُتٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ. (رواه الطبرانی فی الكبير). (الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۵۳۲، ۵۳۳. بَابُ التَّرْغِيبِ فِي آدَاءِ الزَّكَاةِ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ اور رسول پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مال کی زکاۃ ادا کرے، اور جو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے۔ وہ حق بولے یا سکوت کرے یعنی بڑی بات زبان سے نہ نکالے اور جو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ (طبرانی) (بہار شریعت ۹/۵)

۹۳۱ ۲۷: عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَصَّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَاسْتَقْبِلُوا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالْدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ. (رواه الطبرانی والبيهقي)

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۵۲۰، ۵۲۱. بَابُ فِي آدَاءِ الزَّكَاةِ)

حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ زکاۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کر لو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلا نازل ہونے پر دعا و تضرع سے استعانت کرو۔ (بہار شریعت ۱۰/۵)

۹۳۲ ۲۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا أَدَيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ أَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهُ. (المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۳۹۰)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے اپنے مال کی زکاۃ ادا کر دی بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے شر سے دور فرما دیا۔

(ابن خزیمہ، طبرانی، مستدرک) (بہار شریعت ج ۵ ص ۱۰)

﴿ اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان ﴾

۹۳۲: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ ذُوْدٌ صَدَقَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ.

(صحیح البخاری ص ۱۹۴، ابو داؤد ص ۲۱۷، بَابُ مَا تَجِبُ فِيهِ الزُّكُوَّةُ)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ (بہار شریعت ۲۷/۵)

﴿ گائے کی زکوٰۃ کا بیان ﴾

۹۳۴: عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنًا أَوْ مُسِنَّةً.

(السنن لابن داود ۱/۲۲۱، ۲۲۲، باب الزکوٰۃ)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب حضور اقدس ﷺ نے ان کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو یہ فرمایا کہ ہر تیس گائے سے ایک تیج یا تبعہ لیں اور ہر چالیس میں ایک مسن یا مسنہ۔ (بہار شریعت ۲۷/۵-۲۸)

۹۳۵: عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبْعَ الْعَشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَعِمَّ مِائَتِي دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتِي دِرْهَمٍ فَفِيهَا خُمُسَةٌ دَرَاهِمٍ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَلَاةً إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ ثَلَاثَ شِئَاةٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ وَفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ

وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ. (مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۵۹ باب ما یجب فیہ الزکوٰۃ)

حضرت علی سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ربع عشر لاؤ ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور تمہارے اوپر اور کچھ نہیں جب تک دو سو درہم پورے نہ ہو جائیں۔ اور جب دو سو درہم ہو جائیں تو پانچ درہم ہیں اور جو زائد ہوں تو اسی حساب سے ہے، اور بکریوں میں ہر چالیس بکری میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک پھر اس پر اگر ایک بھی زائد ہو جائے تو دو سو تک دو بکریاں، اور اگر دو سو سے زائد ہوں تو تین سو تک تین بکریاں ہیں، پھر تین سو سے زائد میں ہر سو میں ایک بکری تو اگر صرف اتنا لیس ہی بکریاں ہوں تو ان میں کچھ بھی نہیں اور گائے میں ہر تیس میں ایک تیج اور چالیس میں ایک مسنہ اور کام کرنے والی گائیوں میں کچھ بھی زکوٰۃ نہیں۔

﴿ بکریوں کی زکاة کا بیان ﴾

۹۳۶: عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ رَسُولُهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطَهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطُ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَىٰ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَىٰ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طُرُوقَةٌ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسِينَ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتَّةً وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حَقَّتَانِ طُرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعَشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا. (صحيح البخاری ۱ ص ۱۹۵-۱۹۶. بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو بحرین جب بھیجا تھا تو یہ لکھ کر دیا تھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ زکوة کی وہ مقدار ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر فرمائی اور جس کا اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے جس مسلمان سے اس کے مطابق مانگا جائے وہ دے، اور جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے

وہ نہ دے، چوبیس اور اس سے کم اونٹ میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری ہے، پھر جب پچیس سے لے کر پینتیس تک ہو جائے تو ان میں ایک بنت مخاض مادہ ہے، پھر جب چھتیس سے لے کر پینتالیس تک پہنچ جائے تو ان میں ایک مادہ بنت لبون ہے، پھر جب چھیالیس سے لے کر ساٹھ تک پہنچ جائے تو ان میں ایک حقہ ہے جو زکری جفتی کے لائق ہو، پھر جب اکٹھ سے لے کر پچتر تک پہنچ جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پھر جب چھتر سے لے کر نوے تک پہنچ جائے تو ان میں دو بنت لبون ہے، پھر جب اکانوے سے لے کر ایک سو بیس تک پہنچ جائے تو ان میں جفتی کے لائق دو مادہ حقے ہیں، اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں مگر یہ کہ مالک چاہے تو دے دے، جب پانچ اونٹ ہو جائیں تو ایک بکری ہے، اور چھ نے والی بکری اگر چالیس ہوں تو ان میں ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو سو تک دو بکریاں، پھر جب دو سو سے زائد ہو کر تین سو ہو جائیں تو تین بکریاں پھر جب تین سو سے بڑھ جائیں تو ہر سو میں ایک بکری اور جب چھ نے والی بکری چالیس سے ایک بھی کم ہو تو ان میں کچھ نہیں مگر یہ کہ مالک بخوشی کچھ دے دے، اور چاندی میں ربع عشر یعنی چالیسواں حصہ ہے، اور اگر چاندی ایک سونوے درہم ہو تو اس میں کچھ نہیں مگر یہ کہ مالک بخوشی کچھ دے دے۔

(بہار شریعت ۳۰/۵)

۹۳۷: عَنْ ثُمَامَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ أَمَرَ اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا يَخْرُجْ فِي اللَّهِ فِئَةً هَرَمَةً وَلَا ذَاتَ عَوَارٍ وَلَا تَيْسَ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدَّقُ وَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ .

(صحیح البخاری ۱ ص ۱۹۶، ابوداؤد ۱۹۱/۱)

حضرت ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ زکوٰۃ میں نہ بوڑھی بکری دی جائے نہ عیب والی نہ بکری ہاں اگر مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) چاہے تو لے سکتا ہے اور زکوٰۃ کے خوف سے نہ متفرق کو جمع کریں نہ مجتمع کو متفرق کریں۔ (بخاری) (بہار شریعت ۳۰/۵)

سُونے چاندی مال تجارت کی زکاة

احادیث

۹۳۸: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَدْ عَفَوْتُ عَنْ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٍ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خُمُسَةٌ دَرَاهِمٍ. (السنن لابی داود ۲۲۱/۱ باب الزکوة)

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں گھوڑے اور لونڈی غلام کی زکوة میں نے معاف فرمائی تو اب چاندی کی زکاة ہر چالیس درہم سے ایک درہم ادا کرو مگر ایک سو نوے میں کچھ نہیں جب دو سو درہم ہوں تو پانچ درہم دو۔

(ابوداؤد و ترمذی) (بہار شریعت ۳۳۵)

۹۳۹: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : هَاتُوا أَرْبَعَ الْعَشُورَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتِي دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتِي دِرْهَمٍ فَفِيهَا خُمُسَةٌ دَرَاهِمٍ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ.

(السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۲۲۰ باب الزکوة)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر چالیس درہم سے ایک درہم ہے مگر جب تک دو سو درہم پورے نہ ہوں تو کچھ نہیں جب دو سو پورے ہوں تو پانچ درہم اور اس سے زیادہ ہوں تو اسی حساب سے دیں۔ (ابوداؤد) (بہار شریعت ۳۳۵)

۹۴۰: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ إِمْرَأَتَيْنِ أَتَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَفِي أَيْدِيهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ : لَهُمَا أَتَوُدَّيَانِ زَكَاةً؟ فَقَالَتَا : لَا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوَّرَكُمَا اللَّهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا : لَا. قَالَ : فَأَذْيَا زَكَاةً. (جامع الترمذی ۱ ص ۱۳۸. بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْحُلِيِّ)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ دو عورتیں حاضر خدمت اقدس ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے ارشاد فرمایا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو عرض کی نہیں، فرمایا کیا تم اسے پسند کرتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ عرض کی نہ، فرمایا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (بہار شریعت ۳۳/۵)

۹۴۱: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَكُنْزُ؟ هُوَ فَقَالَ: مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاةُ فَرُكَّتِي فَلَيْسَ بِكُنْزٍ.
(السنن لابی داؤد ۲۱۸۱، باب الكنز ما هو وزكوة الخلی)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا کینز ہے (جس کے بارے میں قرآن میں وعید آئی ہے) ارشاد فرمایا جو اس حد کو پہونچے کہ اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے اور ادا کر دی گئی تو کنز نہیں۔
(مالک، ابوداؤد) (بہار شریعت ۳۳/۵)

۹۴۲: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلْتُ أَنَا وَخَالَتِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهَا أُسُورَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَنَا: اتَّعْطِيَانِ زَكَاةَ؟ قَالَتْ: فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: أَمَا تَخَافَانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللَّهُ أُسُورَةً مِّنْ نَّارٍ أَذْيَا زَكَاةَ.
(مسند الامام احمد ج ۶ ص ۴۶۱، مِنْ أَحَادِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا)

اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں میں اور میری خالہ حاضر خدمت اقدس ہوئیں اور ہم سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے سرکارِ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا ڈرتی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (بہار شریعت ۳۳/۵-۳۵)

۹۴۳: عَنْ سَمُرَةَ بِنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ اللَّذِي نَعِدُّ لِلْبَيْعِ. رواه ابو داؤد
(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۶۰ الفصل الثانی باب الزکوٰۃ)

سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ حکم دیا کرتے کہ جس کو ہم بیع (تجارت) کے لیے مہیا کریں اس کی زکوٰۃ نکالیں۔ (بہار شریعت ۳۵/۵)

﴿کان اور دینہ﴾

۹۴۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۱۵۹ باب ما يجب فيه الزکوة الفصل الاول)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رکا ز (کان) میں خمس (پانچواں حصہ) ہے۔ (بہار شریعت ج ۵ ص ۳۶)

﴿زراعت اور پھلوں کی زکاة﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
۱۹۵: وَأَتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ. (سورة الانعام ۱۳۱/۶)
اور اس کا حق دو جس دن کٹے۔ (کنز الایمان)

احادیث

۹۴۵: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (۱) عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِيمَا شَقَّتِ السَّمَاءُ وَالْغُيُوتُ أَوْ كَانَ عَشْرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۰۱. بَابُ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِي. ابوداؤد ج ۱ ص ۲۲۵. بَابُ صَدَقَةِ الزَّرْعِ)

(۱) عبد اللہ سے مراد عبد اللہ بن عمر ہے۔ ۱۲

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس زمین کو آسمان یا چشموں نے سیراب کیا یا عشری ہو (یعنی نہر کے پانی سے اسے سیراب کرتے ہوں) اس میں عشر ہے اور جس زمین کے سیراب کرنے کے لیے جانور پر پانی لا کر لاتے ہوں اس میں نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ) (بہار شریعت ۴۸/۵)

۹۴۶: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ.

(کنز العمال ج ۳ ص ۲۵۶. باب زَكَاةِ النَّبَاتِ وَالْفَوَاكِهِ) (حدیث ۴۰۶۹)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر اس شے میں جسے زمین نے نکالا عشر یا نصف عشر ہے۔ (بہار شریعت ۴۸/۵)

﴿مالِ زکوٰۃ کن لوگوں پر صرف کیا جائے﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۹۶: اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمَوْلَّۃِ قُلُوبُهُمْ
وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَرَمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ.

(التوبہ ۶۰/۹)

زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے محتاج اور زریں نادار جو اسے تحصیل کر کے لائیں
اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو
اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

احادیث

۹۴۷: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ
زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصَّدَائِيَّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعْتُهُ وَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا
فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرْضَ
بِحُكْمِ نَبِيِّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّىٰ حَكَمَ فِيهَا فَجَزَأْتُهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتُ مِنْ
تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أُعْطِيْتُكَ حَقَّكَ. (السنن لابن داود ص ۲۳۰. بَابُ مَنْ يُعْطَىٰ مِنَ الصَّدَقَةِ)

حضرت عبدالرحمن بن زیاد سے مروی انہوں نے زیاد بن نعیم حضرمی سے سنا
انہوں نے زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ
میں حاضر ہوا اور بیعت ہوا اتنے میں ایک صاحب آئے اور سرکار اقدس ﷺ سے عرض کیا
کہ مجھے صدقہ دیجئے؟ تو سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صدقات کو نبی یا کسی
اور کے حکم پر نہیں رکھا بلکہ اس نے اس کا حکم بیان فرمایا اور اس کے آٹھ حصے کیے تو اگر ان
حصوں میں تم ہو گے تو تمہارا حق تمہیں دوں گا۔ (بہار شریعت ۵۵/۵)

۹۴۸: عَنْ عَطَا بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تَجِلْ الصَّدَقَةَ لِغَنِيِّ إِلَّا لِخُمْسَةِ لِعَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِعَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مُسْكِينٌ فَتَصَدَّقَ عَلَى الْمُسْكِينِ فَأَهْذَاهَا الْمُسْكِينُ لِلْغَنِيِّ. (السنن لابی داؤد ۱ ص ۲۳۱. بَابُ مَنْ يَجُوزُ لَهُ اخْتِذُ الصَّدَقَةِ وَهُوَ غَنِيٌّ وَمَوْطَأُ الْإِمَامِ مَالِكٍ عَلَى هَامِشِ السَّنَنِ لِابْنِ مَاجَه ج ۸۲/۱ وَفِي الْمَشْكُوتِ الْمَصَابِيحُ "وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوْ ابْنِ سَبِيلٍ)

حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غنی کے لیے صدقہ حلال نہیں مگر پانچ شخص کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا صدقہ پر عامل یا تاوان والے کے لیے یا جس نے اپنے مال سے خرید لیا ہو یا مسکین کو صدقہ دیا گیا اور اس مسکین نے اپنے پڑوسی مالدار کو ہدیہ کیا۔ (بہار شریعت ۵۵/۵-۵۶)

۹۴۹: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَيْسَ لَوْلَدٍ وَلَا لَوَالِدٍ حَقٌّ فِي صَدَقَةٍ مَفْرُوضَةٍ. (كَنْزُ الْعَمَالِ ۳ ص ۳۲۰. فَضْلٌ فِي الْمَصْرَفِ حَدِيثُ ۵۲۹۶)

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا صدقہ مفروضہ میں اولاد اور والد کا حق نہیں۔ (بہار شریعت ۵۶/۵)

۹۵۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِضْبَرُوا عَلَيَّ أَنْفُسَكُمْ يَا بَنِي هَاشِمٍ! فَإِنَّمَا الصَّدَقَاتُ غَسَالَاتُ النَّاسِ. (الطَّبْرَانِيُّ) (كَنْزُ الْعَمَالِ ج ۳ ص ۲۸۵. الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْمَصْرَفِ حَدِيثُ ۴۷۰۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور نے فرمایا اے بنی ہاشم تم اپنے نفس پر صبر کرو کہ صدقات آدمیوں کے دھوون ہیں۔ (بہار شریعت ۵۶/۵)

۹۵۱: عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَبْغِي لِأَبِي مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ.

(كَنْزُ الْعَمَالِ ج ۳ ص ۲۸۵ حَدِيثُ ۴۷۱۰)

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صدقہ جائز نہیں کہ یہ تو آدمیوں کے میل ہیں۔

(بہار شریعت ۵۵ ص ۵۶)

- ۶ ۹۵۲: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي. (کنز العمال ج ۲۸۵/۳، حدیث ۴۷۰۹)
- حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اور میری اہل بیت پر صدقہ حرام فرمایا ہے۔ (بہار شریعت ۵۶/۵)
- ۷ ۹۵۳: عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ. (السنن للنسائی ج ۱ ص ۳۶۶)
- ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں اور جس قوم کا آزاد کردہ غلام ہو وہ انہیں میں سے ہے۔ (بہار شریعت ۵۶/۵)
- ۸ ۹۵۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَخْ، كَخْ، إِرْمَ بِهَا أَمَا عَلِمْتَ إِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ. (الصحيح لمسلم ج ۱/باب لمن اتى بصدقته ص ۳۴۴، ۳۴۳)
- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کا خرما لے کر مونہ میں رکھ لیا اس پر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جچی، جچی کہ اسے پھینک دیں پھر فرمایا کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔
- ۹ ۹۵۵: عَنْ طُهْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا طُهْمَانُ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِي وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِي وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ. رواه البغوی والبارودی وابن عساکر عن طهان.
- (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶ باب من اکمال الفصل الرابع فی المصروف ۴۷۳۲)
- حضرت طہمان سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے طہمان صدقہ نہ میرے لیے حلال نہ میرے اہل بیت کے لیے اور بے شک قوم کا آزاد کردہ غلام اسی قوم سے ہے۔
- ۱۰ ۹۵۶: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِأَلِ مُحَمَّدٍ. رواه الخطيب عن بهز بن الحكيم. (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶ حدیث ۴۷۱۹)
- بہز بن حکیم سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے انہوں نے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ محمد اور آل محمد کے لیے جائز نہیں ہے۔
 ۹۵۷: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنِّي لَأَرَى التَّمْرَةَ فَمَا يَمْنَعُنِي مِنْ أَكْلِهَا إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ
 تَكُونُ مِنْ تَمَرِ الصَّدَقَةِ. رواه الطبرانی عنه

(کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶ حدیث ۴۷۳۶)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں کھجور دیکھتا ہوں تو اسے کھانے سے کوئی بات نہیں روکتی
 مگر یہ اندیشہ کہ کہیں صدقہ کی ہو۔

۹۵۸: إلى ۹۶۰: روى الطبرانی عن البراء بن عازب وزيد بن أرقم والامام
 احمد عن عمرو بن خارجة أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا
 تَحِلُّ لِي وَلَا لِأَهْلِ بَيْتِي لَعَنَّ اللَّهُ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَلَعَنَّ مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ
 الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ وَلِلْغَايِرِ الْحَجَرُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ لَيْسَ
 لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ. (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ نہ میرے لیے حلال نہ میرے اہل
 بیت کے لیے حلال ہے اللہ کی اس پر لعنت ہے جو اپنے باپ کے علاوہ کی طرف خود کو منسوب
 کرے اور اس پر جو اپنے موالی کے سوا مولیٰ ہونے کا قول کرے بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی
 کے لیے پتھر ہے بے شک اللہ نے ہر حق والے کو اس کا حق عطا فرمایا ہے وارث کے لیے وصیت
 نہیں ہے۔ (مرتب)

۹۶۱: عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا نَأْكُلُ
 الْهَدِيَّةَ وَلَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ. (کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶ حدیث ۴۷۲۳)
 حضرت سلمان سے مروی سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے
 ہدیہ کھاتے ہیں۔

۹۶۲: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ. رواه الطبرانی

(کنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶ حدیث ۴۷۲۴)

حضرت عبدالرحمن بن ابولیلی عن ابیہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم
 اہل بیت ہیں ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں۔

۹۶۳: روى الامام احمد والبيهقى وابن مندة وابن عساكر عن ميمون

مولى النبى صلى الله عليه وسلم الرويانى وابن عساكر عن كيسان مولى النبى صلى الله عليه وسلم والرويانى والبغوى وابن عساكر عن هرمز مولى النبى صلى الله عليه وسلم أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّا أَهْلُ بَيْتِ نُهَيْنَا أَنْ نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَإِنْ مَوْلَانَا مِنْ أَنْفُسِنَا فَلَا يَأْكُلِ الصَّدَقَةَ.

(كنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶ حديث ۴۷۲۶)

حضرت ميمون اور كيسان اور هرمز سے مروى کہ سرکار اعظم صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمایا کہ ہم اہل بیت کو صدقہ کھانا منع ہے اور بے شک ہمارا آزاد کردہ غلام بھی ہم میں سے ہے لہذا وہ بھی صدقہ نہ کھائے۔

۹۶۴: عَنْ خَارِجَةَ بِنِ عَمْرِو حَلِيفِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِي وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي إِلَّا أَنْ لَا يَحِلَّ لِي وَلَا لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ مِنْ مَغَالِمِ الْمُسْلِمِينَ مَا يَزِنُ بُرْدَةً. أخرجه الباوردى وابن مندة وابو نعيم

(كنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶ حديث ۴۷۲۹)

حضرت خارجہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمایا کہ اے لوگوں میرے اور میرے اہل بیت میں کسی کے لیے صدقہ حلال نہیں، سنو! میرے لیے اور کسی بھی مسلمان (جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے) کے لیے مسلمانوں کی عیالوں کی ایک چادر کے برابر بھی حلال نہیں۔

۹۶۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي هَاشِمٍ إِنَّا كُنْمُ وَالصَّدَقَةُ لَا تَعْمَلُوا عَلَيْهَا فَإِنَّهَا لَا تَصْلُحُ لَكُمْ وَإِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ. رواه ابو نعيم (كنز العمال ج ۳ ص ۲۸۶ حديث ۴۷۳۱)

حضرت عبد اللہ بن مغیرہ ہاشمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلى الله تعالى عليه وسلم نے اے بنی ہاشم اپنے کو صدقہ (کھانے) سے بچاؤ اس کو استعمال نہ کرو کہ تمہارے لائق نہیں ہے بلکہ صدقہ لوگوں کا میل ہے۔

﴿ صدقہ فطر کا بیان ﴾

احادیث

۹۶۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ. (صحيح البخارى ج ۱ ص ۲۰۴. بَابُ فَرَضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَمَشْكُوتِ الْمَصَابِيحِ بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ الْفَصْلُ الْاَوَّلُ ۱ ص ۱۶۰)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ فطر ایک صاع خرمایا یا غلام و آزاد مرد و عورت چھوٹے بڑے مسلمانوں پر مقرر کی اور یہ حکم فرمایا کہ نماز کو جانے سے پیشتر ادا کر دیں۔ (بہار شریعت ۶۶/۵)

۹۶۷: عَنْ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي آخِرِ رَمَضَانَ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَخْرِجُوا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الصَّدَقَةُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ يَصْفَ صَاعٍ مِّنْ قُمَحٍ. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۲۲۹)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آخر رمضان میں بصرہ کے اندر منبر پر خطبہ دیا اور فرمایا اپنے روزے کا صدقہ ادا کرو۔ اس صدقہ کو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمایا ایک صاع خرمایا یا غص یا نصف صاع گیہوں۔ (بہار شریعت ۶۶/۵)

۹۶۸: عَنْ عُمَرَوِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا هُوَ فُجَّاجٌ مَكَّةَ أَلَّا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ مُّدَّانٍ مِّنْ قُمَحٍ أَوْ سِوَاهُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ.

(جامع الترمذی ج ۱/۴۶۱ باب الزکوۃ)

بروایت عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ کے کوچوں میں اعلان کر دے کہ صدقہ فطر ہر مسلمان مرد، عورت آزاد، غلام، چھوٹے، بڑے پر دو مد (نصف صاع) گیہوں یا اس کے علاوہ ایک صاع غلہ واجب ہے۔

(بہار شریعت ۲۶/۵)

۹۶۹: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرًا لِصِيَامِ مَنْ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطَعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ.

(مشکوۃ المصابیح باب صدقۃ الفطر الفصل الاول ص ۱۶۰)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ فطر مقرر فرمائی کہ لغو اور بے ہودہ کلام سے روزہ کی طہارت اور مساکین کی خوش ہو جائے۔

(بہار شریعت ۲۶/۵)

۹۷۰: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صِيَامُ الرَّجُلِ مُعَلَّقٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى يُؤَدَّى صَدَقَةُ الْفِطْرِ. (الدیلمی)

(کنز العمال ج ۴ ص ۳۱۶. حدیث ۴۶۴۵. باب صدقۃ الفطر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا بندہ کا روزہ آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتا ہے جب تک صدقہ فطر ادا نہ کرے۔ (بہار شریعت ۲۶/۵)

﴿سوال کسے حلال ہے کسے نہیں﴾

احادیث

۹۷۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مَرْعَةٌ لَحْمٍ. (صحيح البخاری ج ۱ ص ۱۹۹. بَابُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكْفُرًا. الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۳۳)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں آدمی سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا۔ یعنی نہایت بے آبرو ہو کر۔ (بہار شریعت ۷۲/۷)

۹۷۲: عَنْ سُمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَسْأَلُ كُذُوحٌ يَكْذِبُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا. (السنن للنسائی ج ۱ ص ۳۶۴. بَابُ مَسْئَلَةِ الرَّجُلِ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ. ابوداؤد ج ۱/۲۳۱. بَابُ مَا تَجُوزُ فِيهِ الْمَسْئَلَةُ)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں سوال ایک قسم کی خراش ہے کہ آدمی سوال کر کے اپنے منہ کو نوچتا ہے تو جو چاہے اپنے منہ پر اس خراش کو باقی رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے ہاں اگر آدمی صاحب سلطنت سے اپنا حق مانگے یا ایسے امر میں سوال کرے کہ اس سے چارہ نہ ہو (تو جائز ہے) (بہار شریعت ۷۲/۷)

۹۷۳: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْمَسْئَلَةُ كُذُوحٌ فِي وَجْهِ صَاحِبِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ شَاءَ اسْتَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ. رواه أحمد (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۷۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ سوال سائل کے چہرے میں بروز قیامت ایک قسم کی خراش ہوگا تو جو چاہے اپنے چہرے

پر خراش باقی رکھے۔

۹۷۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ سَأَلَ وَهُوَ غَنِيٌّ عَنِ الْمَسْئَلَةِ يُحْشَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ خُمُوشٌ فِي وَجْهِهِ. رواه الطبرانی (الترغيب والترهيب ج ۵۷۳/۱) بَابٌ لَوْ يَعْلَمُ صَاحِبُ الْمَسْئَلَةِ مَا لَهُ فِيهَا لَمْ يَسْأَلْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بے حاجت سوال کرے گا قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ اس کے چہرے میں وہ سوال خراش ہوگا۔

۹۷۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ فِي غَيْرِ فَاقَةٍ نَزَلَتْ بِهِ أَوْعِيَالٌ لَا يُطِيقُهُمْ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِوَجْهِهِ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ.

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ فَتَحَ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ مَسْئَلَةٍ مِنْ غَيْرِ فَاقَةٍ نَزَلَتْ بِهِ أَوْعِيَالٌ لَا يُطِيقُهُمْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَاقَةٍ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

(الترغيب والترهيب ج ۵۷۳/۱)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ نہ اسے فاقہ پہنچانہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا۔ اور حضور نے فرمایا جس پر نہ فاقہ گزرا اور نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں اور سوال کا دروازہ کھولے اللہ تعالیٰ اس پر فاقہ کا دروازہ کھول دے گا ایسی جگہ سے جو اس کے خیال میں بھی نہیں۔ (بہار شریعت ۷۲۵)

۹۷۶: عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْأَلُهُ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى أَسْكُفَةِ الْبَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَسْأَلَةِ مَا مَشَى أَحَدٌ إِلَى أَحَدٍ يَسْأَلُهُ. (الترغيب والترهيب ج ۵۷۳/۱ نسائی ۳۶۲/۱. بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْأَقْرَابِ)

عائذ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ سوال کرنے میں کیا ہے تو کوئی کسی کے پاس سوال کرنے نہ جاتا۔ (بہار شریعت ۷۲۵-۷۳)

۹۷۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَوْ يَعْلَمُ

صَاحِبُ الْمَسْئَلَةِ مَالَهُ فِيهَا لَمْ يَسْأَلْ . (الترغيب والترهيب ج ۵/۳۷۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر سوال کرنے والا جانتا سوال میں کیا ہے؟ تو سوال نہ کرتا۔ (مرتب)

۹۷۸: عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ سُؤَالَ الْغَنِيِّ شَيْنٌ فِي وَجْهِهِ إِنْ أُعْطِيَ قَلِيلًا

فَقَلِيلٌ وَإِنْ أُعْطِيَ كَثِيرًا فَكَثِيرٌ . (کنز العمال ج ۲۹۶/۳، حدیث ۴۹۳۷)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں غنی کا سوال کرنا قیامت کے دن اس کے چہرے میں عیب ہوگا تھوڑا دیا گیا تو تھوڑا زیادہ تو زیادہ۔ (بہار شریعت ۷۳/۵)

۹۷۹: عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ : مَسْئَلَةُ الْغَنِيِّ شَيْنٌ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْئَلَةُ الْغَنِيِّ نَارٌ إِنْ أُعْطِيَ قَلِيلًا

فَقَلِيلٌ وَإِنْ أُعْطِيَ كَثِيرًا فَكَثِيرٌ . (الترغيب والترهيب ۵۷۳/۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی کہ غنی کا سوال کرنا قیامت کے دن اس کے چہرے میں عیب ہوگا اور غنی کا سوال آگ ہے اگر تھوڑے دیا گیا تو تھوڑی اور زیادہ تو زیادہ۔ (بہار شریعت ۷۳/۵)

۹۸۰: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ سَأَلَ مَسْئَلَةً

وَهُوَ عَنْهَا غَنِيٌّ كَانَتْ شَيْنًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (الترغيب والترهيب ج ۵/۳۷۸ بَابُ

لَوْ يَعْلَمُ صَاحِبُ الْمَسْئَلَةِ مَالَهُ فِيهَا لَمْ يَسْأَلْ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس نے بے حاجت سوال کیا اس کے چہرے میں قیامت کے دن وہ عیب ہوگا۔ (مرتب)

۹۸۱: عَنْ حَبِشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ

الْمَسْأَلَةُ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِإِدَى مِرَّةٍ سِوَى إِلَّا لِإِدَى فَقَرٍ مُدَقِّعٍ أَوْ غَرَمٍ مُفْطَعٍ فَمَنْ سَأَلَ

النَّاسَ لِيُشْرِيَ بِهِ مَالَهُ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَنْ شَاءَ

فَلْيَقُلْ : مَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ . (جامع الترمذی ج ۱/۴۱۱ أَبْوَابُ الزُّكَاةِ)

حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بغیر حاجت سوال کرتا ہے گویا وہ انگارہ کھاتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۴/۵)

۹۸۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْثُرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لْيَسْتَكْثِرْ.

(الصحيح لمسلم ج ۳۳/۱ باب النهي عن المسئلة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو مال بڑھانے کے لیے سوال کرتا ہے وہ انگارے کا سوال کرتا ہے تو چاہے زیادہ مانگے یا کم سوال کرے۔ (بہار شریعت ج ۴/۵)

۹۸۳: عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا يُغْنِيهِ؟ قَالَ: قَدْرُ مَا يُغْدِيهِ وَيُعْشِيهِ. (السنن لابن داود ج ۲۳/۱۱. باب كتاب الزكوة)

سہل بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سوال کرے اور اسکے پاس اتنا ہے جو اسے بے پرواہ کرے وہ آگ کی زیادتی کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی وہ کیا مقدار ہے؟ جس کے ہوتے سوال جائز نہیں فرمایا صبح و شام کا کھانا۔ (بہار شریعت ج ۴/۵)

۹۸۴: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرَى مَالَهُ فَإِنَّمَا هُوَ رَضْفٌ مِنَ النَّارِ يَلْقَاهُ مَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ.

(كنز العمال ج ۲۹۶/۳. حديث ۴۹۴۹)

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے اس لیے کہ وہ اپنے مال کو بڑھائے تو وہ جہنم کا گرم پتھر ہے اب اسے اختیار ہے چاہے تھوڑا مانگے یا زیادہ طلب کرے۔ (بہار شریعت ج ۴/۵)

۹۸۵: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ كُنْتَ لِحَالِفًا عَلَيْهِنَّ لَا يَنْقُصُ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوا وَلَا يَغْفُو عَبْدٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا عِزًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ. (الترغيب والترهيب ج ۵۸۱/۱-۵۸۲ باب لا يفتح عبد

بَابُ مُسْئَلَةِ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا اور حق معاف کرنے سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندہ کی عزت بڑھائے گا۔ اور بندہ سوال کا دروازہ کھولے گا مگر اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھولے گا۔

(بہار شریعت ۷۳۵-۷۴)

۹۸۶: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ كُنْتَ لِحَالِفًا عَلَيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ فَتَصَدَّقُوا وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا عِزًّا فَأَعْفُوا يُعِزُّكُمْ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مُسْئَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ.

رواہ الطبرانی فی الصغیر (الترغیب والترہیب ج ۵۸۲/۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا تو صدقہ دو اور حق معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدمی کی عزت بڑھائے گا اور بندہ سوال کا دروازہ کھولے گا مگر اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھولے گا۔ (مرتب)

۹۸۷: عَنْ قُبَيْصَةَ بِنِ مَخَارِقِ الْهَلَالِيِّ تَحْمَلْتُ حَمَالَةً فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَقِمِ يَا قُبَيْصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ: يَا قُبَيْصَةُ! إِنْ الْمَسْأَلَةُ لَا تَجُلُ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةَ رَجُلٍ تَحْمِلُ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصَيِّبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَاجْتَا حَتَّى مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصَيِّبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سَدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةَ مِنْ ذُرْوَى الْحِجَابِ مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ قَلَانًا الْفَاقَةَ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصَيِّبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سَدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قُبَيْصَةُ سَحَتْ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سَحْتًا.

(السنن لابن داود ج ۲۳۱/۱-۲۳۲. بَابُ مَا تَجُوزُ فِيهِ الْمَسْأَلَةُ)

قبیصہ بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ کہتے ہیں مجھ پر ایک مرتبہ تاوان لازم آیا میں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا فرمایا ٹھہرو ہمارے پاس صدقہ کا مال

آئے گا تو تمہارے لیے حکم فرمائیں گے پھر فرمایا اے قبیصہ سوال حلال نہیں مگر تین باتوں میں کسی نے ضمانت کی ہو (یعنی کسی قوم کی طرف سے دیت کا ضامن ہو یا آپس کی جنگ میں صلح کرائی اور اس پر کسی مال کا ضامن ہو) تو ایسے کو سوال حلال ہیں یہاں تک کہ وہ مقدار پائے پھر باز رہے یا کسی شخص پر آفت آئی کہ اس کے مال کو تباہ کر دیا تو اسے سوال حلال ہے یہاں تک کہ بسر اوقات کے لیے پا جائے یا کسی کو فاقہ پہنچا اور اس کی قوم کے تین عقلمند شخص گواہی دیں کہ فلاں کو فاقہ پہنچا ہے تو اسے سوال حلال ہے یہاں تک کہ بسر اوقات کے لیے حاصل کرے اور ان تین باتوں کے سوا اے قبیصہ! سوال کرنا حرام ہے کہ سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔ (بہار شریعت ۷۴۵)

۹۸۸: عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةٍ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعُهَا فَيَكْفِ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ. (صحيح البخارى ۱۹۹/۱. بَابُ الْإِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَرَوَى مِثْلَهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْجُزْءِ الْأَوَّلِ ص ۳۶۲)

زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص رسی لے کر جائے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھالا کر بیچے اور سوال کی ذلت سے اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو بچائے یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے کہ لوگ اسے دیں یا نہ دیں۔ (بہار شریعت ۷۴۵)

۹۸۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعُهُ.

(الترغيب والترهيب ج ۵۹۲/۱ بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْعَمَلِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لا کر بیچے یہ اس کے لیے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے اور وہ دے یا نہ دے۔ (مرتب)

۹۹۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ التَّعَفُّفَ مِنْهَا وَالْمَسْئَلَةَ الْيَدِ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدِ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ. (السنن لابی داؤد ۲۳۳/۱. بَابُ فِي الْإِسْتِعْفَافِ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے صدقہ کا اور سوال سے بچنے کا ذکر فرما رہے تھے یہ فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا مانگنے والا۔ (بہار شریعت ۷۴۵-۷۵)

۹۹۱: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَنَسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفَذَ مَا عِنْدَهُ قَالَ : مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْخِرَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُ يَغْفِرُ اللَّهُ وَ مَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِّنْ عَطَاءٍ أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ . (السنن لابی داؤد ۲۳۳۱/۱ باب فی الاستغفار والبخاری ج ۱۹۸/۱۹۹ والنسائی ۳۶۲/۱)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے سوال کیا حضور ﷺ نے عطا فرمایا پھر مانگا حضور نے عطا فرمایا پھر مانگا حضور نے عطا فرمایا یہاں تک کہ وہ مال جو حضور کے پاس تھا ختم ہو گیا پھر فرمایا جو کچھ میرا مال ہوگا اسے میں تم سے اٹھانہ رکھوں گا اور جو سوال سے بچنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا۔ اور جو غنی بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا۔ اور جو صبر کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر دے گا اور صبر سے بڑھ کر اور اس سے زیادہ وسیع عطا کسی کو نہ ملی۔ (بہار شریعت ۷۵)

۹۹۲: عَنْ عُمَرَ قَالَ : إِنَّ الطَّمْعَ فَقْرٌ وَإِنَّ الْيَأْسَ غِنًا وَإِنَّ الْمَرْءَ إِذَا أَيْسَ عَنْ شَيْءٍ اسْتَغْنَى عَنْهُ . (کنز العمال ج ۱۶۹/۲ . بَابُ الطَّمْعِ)

حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لالچ محتاجی ہے اور ناامیدی تو انگری آدمی جب کسی چیز سے ناامید ہو جاتا ہے تو اس کی پرواہ نہیں رہ جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۷۵)

۹۹۳: عَنْ عُمَرَ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ : أُعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ : خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَكَ لَا تَتَّبِعُهُ نَفْسَكَ . (الصحيح للبخاری ۱۹۹/۱ . بَابُ مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَالصحيح لمسلم ۳۳۴/۱)

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ مجھے عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کسی اور کو دیتے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو ارشاد فرمایا اسے لو اور اپنا کر لو اور خیرات کر دو جو مال تمہارے پاس بے طمع اور بے مانگے آجائے اسے لے لو اور جو یہ آئے اسے اپنے نفس کے پیچھے نہ ڈالو۔ (بہار شریعت ۷/۵۷)

۹۹۴: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: بَلَى. جَلَسَ نَلْبَسُ بَعْضُهُ وَنَبْسُطُ بَعْضُهُ وَقَعْبُ نَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ: انْتَبِئِي بِهِمَا قَالَ: فَاتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِي هَذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ: أَنَا أَخُذُهُمَا بِدَرْهَمٍ قَالَ: مَنْ يَزِيدُ عَلَيَّ دَرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ: أَنَا أَخُذُهُمَا بِدَرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَخَذَ الدَّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ: اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَأَنْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قُدُومًا فَاتَبِنِي بِهِ فَاتَاهُ بِهِ فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُودًا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: إِذْهَبْ فَاحْتَطَبْ وَبِعْ وَلَا أُرِيَنَّكَ خُمُسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطَبُ وَيَبِيعُ فَجَاءَ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمٍ فَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تَجِيَّ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لثَلَاثَةٍ لِّدِي فَقَرٍ مُدْقِعٍ أَوْ لِدِي غَرَمٍ مُفْطِعٍ أَوْ لِدِي دَمٍ مُوَجِعٍ.

(السنن لابى داؤد ج ۲۳۲/۱ باب ماتجوز فيه المسألة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک انصاری نے حاضر خدمت اقدس ہو کر سوال کیا ارشاد فرمایا کیا تمہارے گھر میں کچھ نہیں ہے عرض کی ہے تو ایک ٹاٹ ہے جس کا ایک حصہ ہم اوڑھتے ہیں، اور ایک حصہ بچھاتے ہیں اور ایک لکڑی کا پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں ارشاد فرمایا میرے حضور دونوں چیزوں کو حاضر کرو وہ حاضر لائے حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک میں لے کر ارشاد فرمایا انہیں کون خریدتا ہے؟ ایک صاحب نے عرض کی ایک درہم کے عوض میں خریدتا ہوں ارشاد فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ دو یا تین بار فرمایا۔ تو کسی اور صاحب نے عرض کی میں دو درہم پر لیتا ہوں انہیں یہ دونوں چیزیں دیدیں اور درہم لے لیے اور

انصاری کو دونوں درہم دے کر ارشاد فرمایا ایک کا غلہ خرید کر گھر ڈال آؤ اور ایک کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ وہ حاضر لائے حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس میں بینٹ ڈالا اور فرمایا جاؤ لکڑیاں کاٹو اور پیچو اور پندرہ دن تک تمہیں نہ دیکھوں (یعنی اتنے دنوں تک یہاں حاضر نہ ہونا) وہ گئے لکڑیاں کاٹ کر بیچتے رہے اب حاضر ہوئے تو ان کے پاس دس درہم تھے چند درہم کا کپڑا خرید اور چند کا غلہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن سوال تمہارے منہ پر چھالا ہو کر آتا سوال درست نہیں مگر تین شخص کے لیے ایسی محتاجی والے کے لیے جو اسے زمین پر لٹا دے یا تاوان والے کے لیے جو رسوا کر دے یا خون والے (دیت) کے لیے جو اسے تکلیف پہنچائے۔ (بہار شریعت ۷۵/۷۶)

۹۹۵: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تَسُدَّ فَاقَتَهُ وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللَّهِ أَوْ شَكَ اللَّهُ لَهُ بِالْغِنَى إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْ غِنَى عَاجِلٍ. (السنن لابی داود ج ۲۳۳/۱. بَابُ فِي الْإِسْتِغْفَافِ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے فاقہ پہنچا اور اس نے لوگوں کے سامنے بیان کیا تو اس کا فاقہ بند نہ کیا جائے گا اور اگر اس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی تو اللہ عز و جل جلد اسے بے نیاز کر دے گا خواہ جلد موت دیدے یا جلد مالدار کر دے۔ (بہار شریعت ۷۵/۷۶)

۹۹۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَاعَ أَوْ إِحْتَاجَ فَكَتَمَهُ النَّاسَ أَوْ أَفْضَى بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَفْتَحَ لَهُ قُوتَ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ. رواه الطبرانی (الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۵۹۳-۵۹۴ باب الترهيب من المسئلة وتحريمها مع الغنى)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نے فرمایا جو بھوکا یا محتاج ہو اور اس نے آدمیوں سے چھپایا اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ایک سال کی حلال روزی اس پر کشادہ فرمائے (ایک حدیث میں اسے ملعون فرمایا گیا ہے اور ایک حدیث میں بدترین خلاق)۔ (بہار شریعت ۷۵/۷۶)

﴿ صدقات نفل کا بیان ﴾

احادیث

۹۹۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي وَإِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثُ مَا أَكَلَ فَأَقْنَى أَوْ لَبَسَ فَأَبْلَى أَوْ أُعْطِيَ فَأَقْتَنَى مَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ. رواه مسلم

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۶ باب الترغيب في الصدقة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں بندہ کہتا ہے میرا مال ہے میرا مال ہے اور اسے تو اسکے مال سے تین ہی قسم کا فائدہ ہے جو کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا عطا کر کے آخرت کے لیے جمع کیا اور اس کے سوا جانے والا کہ اوروں کے لیے چھوڑ جائے گا۔ (بہار شریعت ج ۸/۵)

۹۹۸: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ: فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٌ وَارِثُهُ مَا أَخَّرَ. رواه البخاری والنسائی

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۷)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں تم میں کون ہے اسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے اپنا مال زیادہ محبوب نہ ہو فرمایا اپنا مال تو وہ جو آگے روانہ کر چکا اور جو پیچھے چھوڑ گیا وہ وارث کا مال ہے۔ (بہار شریعت ج ۸/۵)

۹۹۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا يَسْرُنِي أَنْ لِي أَحَدًا ذَهَبًا تَأْتِي عَلَى ثَالِثَةٍ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ عَلَيَّ.

(الصحيح لمسلم ج ۳۲۰/۱. بَابُ تَغْلِيظِ عُقُوبَةِ مَنْ لَا يُؤَدِّي الزَّكَاةَ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اگر میرے پاس احد برابر سونا ہو تو مجھے یہی پسند آتا ہے کہ تین راتیں نہ گزرنے پائیں اور اس میں کامیرے پاس کچھ رہ جائے ہاں اگر مجھ پر دین ہو تو اسکے لیے کچھ رکھ لوں گا۔ (بہار شریعت ۷۸/۵)

۱۰۰۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ! اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ! اَعْطِ مُتَمِسِكًا تَلَفًا. (صحيح البخارى ۱۹۳/۱-۱۹۴. بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں کہ صبح ہوتی ہے مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان میں ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روکنے والے کے مال کو تلف کر۔ (بہار شریعت ۷۸/۵)

۱۰۰۱: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا وَبِجَنِّيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ اَللّٰهُمَّ! مَنْ أَنْفَقَ فَأَعْقِبْهُ خَلَفًا وَمَنْ أَمْسَكَ فَأَعْقِبْهُ تَلَفًا. رواه ابن حبان (الترغيب والترهيب ج ۹/۲ بَابُ الْإِنْفَاقِ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں طرف دو فرشتے ہوتے ہیں ندا دیتے ہیں اے اللہ! جو خرچ کرے اسے بدل عطا فرما اور جو روک رکھے اس کو تلف کر دے۔ (مرتب)

۱۰۰۲: عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اِنْفَعِحِي أَوْ اِنْصَحِي أَوْ اَنْفِقِي وَلَا تَحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تُؤْعِي فَيُؤْعِي اللَّهُ عَلَيْكَ.

(صحيح المسلم ج ۳۳۱/۱. بَابُ الْمَنَانِ بِمَا أُعْطِيَ)

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا خرچ کر اور شمار نہ کر کہ اللہ تعالیٰ شمار کر کے دے گا اور بندہ نہ کر کہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ پر بند کر دے گا کچھ دے جو تجھے استطاعت ہو۔ (بہار شریعت ۷۸/۵)

۱۰۰۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ! اَنْفِقْ اَنْفِقْ عَلَيْكَ. (الصحيح لمسلم ج ۳۲۲/۱. باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ (بہار شریعت ۷۸۵-۷۹)

۱۰۰۴: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ وَإِنْ تَبَذَلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَإِنْ تُمْسِكُهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامَ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

(جامع الترمذی ج ۶۰/۲. بَابُ الزُّهْدِ بَابُ مَا جَاءَ فِي الزُّهَادِ فِي الرِّضَا.)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابن آدم! بچے ہوئے کا خرچ کرنا تیرے لیے بہتر ہے۔ اور اس کا روکنا تیرے لیے بُرا ہے۔ اور بقدر ضرورت روکنے پر ملامت نہیں اور ان سے شروع کر جو تیری پرورش میں ہے۔ (بہار شریعت ۷۹۵)

۱۰۰۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اضْطَرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى تَدْيِهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنْامِلَهُ وَتَغْفُوَ إِثْرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلَّ حَلَقَةٍ مَلْكَانَهَا.

(الصحيح لمسلم ج ۳۲۸/۱: بَابُ مَثَلِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ. صحيح البخاری ج ۱۹۴/۱ بَابُ مَثَلِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بخیل اور صدقہ والے کی مثال ان دو شخصوں کی ہے جو لوہے کی زرہ پہنے ہوئے ہیں۔ جن کے ہاتھ گلے سے جکڑے ہوئے ہیں۔ تو صدقہ دینے والے نے جب صدقہ دیا وہ زرہ کشادہ ہو گئی۔ اور بخیل جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے۔ ہر کڑی اپنی جگہ کو لیتی ہے۔ وہ کشادہ کرنا ہی چاہتا ہے تو کشادہ نہیں ہوتی۔ (بہار شریعت ۷۹۵)

۱۰۰۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفِكُوا دِمَائِهِمْ وَاسْتَحْلَوْا مَحَارِمَهُمْ. رواه مسلم. (مشکوۃ المصابیح بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ

الإمساك الفصل الاول ص ۱۶۴

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ظلم سے بچو کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہے اور بخل سے بچو کہ بخل نے اگلوں کو ہلاک کیا۔ اسی بخل نے انہیں خون بہانے اور حرام کو حلال کرنے پر آمادہ کیا۔ (بہار شریعت ۷/۵۹۵)

۱۰۰۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَاحِبُ شَيْخٍ تَحْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْغِنَى وَلَا تَمَهِّلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ مُتَّقٍ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۶۴. بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ الْفَصْلُ الْاَوَّلُ)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! اس صدقہ کا زیادہ اجر ہے؟ فرمایا اس کا کہ صحت کی حالت میں ہو اور لالچی ہو محتاجی کا ڈر ہو اور تو نگرہ کی آرزو یہ نہیں کہ چھوڑے رہے اور جان گلے کو آجائے تو کہے اتنا فلاں کو اور اتنا فلاں کو دینا اور یہ تو فلاں کا یہ ہو چکا یعنی وارث کا۔ (بہار شریعت ۷/۵۹۵)

۱۰۰۸: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: فَرَأَيْتُ مُقْبِلًا فَقَالَ: هُمْ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا لِي لَعَلَّهُ أَنْزَلَ فِي شَيْءٍ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ؟ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هُمْ الْأَكْثَرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ: هَكَذَا وَهَكَذَا فَحَتَّى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۳۴. بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَنَعِ الزَّكَاةِ وَمِنْ التَّشْدِيدِ)
ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور کعبہ معظمہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے مجھے دیکھ کر فرمایا قسم ہے رب کی وہ ٹوٹے میں ہیں۔ میں نے عرض کی میرے باپ ماں حضور ﷺ پر قربان وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا زیادہ مال والے مگر جو اس طرح اور اس طرح کرے آگے پیچھے دہنے بائیں یعنی ہر موقع پر خرچ کرے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ (بہار شریعت ۷/۵۹۵)

۱۰۰۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: السَّعِيُّ قَرِيبٌ مِّنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ

الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِّنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ.

(جامع الترمذی ج ۱۷/۲. بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سخی قریب ہے اللہ سے، قریب ہے جنت سے، قریب ہے آدمیوں سے، دور ہے جہنم سے، اور بخیل دور ہے اللہ سے، دور ہے جنت سے، دور ہے آدمیوں سے، قریب ہے جہنم سے اور جاہل سخی اللہ کے نزدیک زیادہ پیارا ہے بخیل عابد سے۔ (بہار شریعت ۸۰/۵)

۱۰۱۰: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ذِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهِمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةِ عِنْدَ مَوْتِهِ.

(مشکوۃ المصابیح بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ الْفَصْلُ الثَّانِي ص ۱۶۵)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کا اپنی زندگی (یعنی صحت) میں ایک درہم صدقہ کرنا مرنے وقت کے سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۸۰/۵)

۱۰۱۱: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ أَوْ يُعْتَقُ كَالَّذِي يُهْدَى إِذَا شَبِعَ. (مشکوۃ المصابیح بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ الْفَصْلُ الثَّانِي ص ۱۶۵)

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مرتے وقت صدقہ دیتا یا آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی ہے جب آسودہ ہو لیا تو ہدیہ کرتا ہے۔

(بہار شریعت ۸۰/۵)

۱۰۱۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ بِقَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ

فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ إِسْقَى حَدِيقَةَ فَلَانٍ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابَ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشَّرَاجِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَبَعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! مَا اسْمُكَ؟

قَالَ فُلَانٌ : الْإِسْمُ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنْ
إِسْمِي؟ فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاءُهُ وَيَقُولُ : اِسْقِ
حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟ قَالَ : أَمَا إِذَا قُلْتُ : هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى
مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَأَكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ.

(مشکوۃ المصابیح باب الإنفاق وکراہیۃ الإمساک الفصل الثالث ص ۱۶۵)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ایک شخص جنگل
میں تھا اس نے ابر میں ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو وہ ایک کنارہ کو ہو گیا اور اس
نے پانی سلگستان میں گرایا اور ایک نالی نے وہ سارا پانی لے لیا وہ شخص پانی کے پیچھے ہولیا ایک
شخص کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا کھرپیا سے پانی پھیر رہا ہے اس نے کہا اے اللہ کے
بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا فلاں نام وہی نام جو اس نے ابر میں سے سنا اس نے کہا اے
اللہ کے بندے تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا میں نے اس ابر میں سے جس کا یہ پانی
ہے ایک آواز سنی کہ وہ تیرا نام لے کر کہتا ہے فلاں کے باغ کو سیراب کر تو تو کیا کرتا ہے (کہ
تیرا نام لیکر پانی بھیجا جاتا ہے) جواب دیا کہ جو کچھ پیدا ہوتا ہے اس میں سے ایک تہائی خیرات
کرتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے بال بچے کھاتے ہیں اور ایک تہائی بونے کے لیے رکھتا
ہوں۔ (بہار شریعت ۸۰/۵)

۱۰۱۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ ثُلُثَهُ فِي بَنِي
إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى، فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاتَى الْأَبْرَصَ
فَقَالَ : أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : لَوْ أَنَّ حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ
قَدَّرَنِي النَّاسُ قَالَ : فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَدْرُهُ وَأَعْطَى لَوْ أَنَّ حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ :
فَأَتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : الْإِبِلُ أَوْ قَالَ : الْبَقَرُ شَكَّ إِسْحَاقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ
أَوْ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلَ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَى نَاقَةً عَشْرَاءَ فَقَالَ :
بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَاتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ فَقَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ
وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدْ قَدَّرَنِي النَّاسُ قَالَ : فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ : وَأَعْطَى

شَعْرًا حَسَنًا قَالَ : فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : الْبَقْرَةُ فَأُعْطِيَ بَقْرَةً حَامِلًا قَالَ :
 بَارَكَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ فِيهَا قَالَ : فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ : أَيُّ شَيْئِي أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ :
 أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ : فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ : فَأَيُّ
 الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَانْتَجَعَ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا
 وَاِدِّ مِّنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَاِدِّ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهَذَا وَاِدِّ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ : ثُمَّ أَنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي
 صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ : رَجُلٌ مُسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ بِي الْجِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي
 الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَى أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللّٰهُنَّ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ
 وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبْلُغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ : الْحَقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ : لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ
 أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْدِرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ : إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ
 كَاِبْرًا عَنْ كَاِبِرٍ فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ كَاَذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ : وَآتَى الْأَفْرَعَ
 فِي صُورَتِهِ فَقَالَ : لَهُ مِثْلُ مَا قَالَ لِهَذَا : وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ
 كَاَذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ : وَآتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ : رَجُلٌ
 مُسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِي الْجِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَى
 أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبْلُغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ : قَدْ كُنْتُ أَعْمَى
 فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذَتْهُ
 إِلَيْهِ فَقَالَ : أُمْسِكْ مَا لَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى
 صَاحِبَيْكَ. (صحيح المسلم ج ۲ ص ۴۰۸. بَابُ كِتَابِ الزُّهْدِ فَضْلٌ فِي حَدِيثِ الْأَبْرَصِ
 وَالْأَفْرَعِ وَالْأَعْمَى)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بنی اسرائیل میں تین
 شخص تھے ایک برص والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا اللہ عزوجل نے ان کا امتحان لینا چاہا ان کے پاس
 ایک فرشتہ بھیجا وہ فرشتہ برص والے کے پاس آیا اس سے پوچھا تجھے کیا چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس
 نے کہا اچھا رنگ اور اچھا چہرہ اور یہ بات جاتی رہے جس سے لوگ گھن کرتے ہیں فرشتہ نے اس
 پر ہاتھ پھیرا وہ گھن کی چیز جاتی رہی اور اچھا رنگ اور اچھی کھال اسے دی گئی فرشتے نے کہا تجھے

کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے اونٹ کہا یا گائے (راوی کو شک ہے مگر برص والے اور گنچے میں سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے) اسے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت دے پھر گنچے کے پاس آیا اس سے کہا تجھے کیا شئی زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا خوبصورت بال اور یہ جاتا رہے جس سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ بات جاتی رہی اور خوبصورت بال اسے دیئے گئے اس سے کہا تجھے کون سا مال محبوب ہے؟ اس نے گائے بتائی ایک گا بھن گائے اسے دی گئی اور کہا اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت دے پھر اندھے کے پاس آیا اور کہا تجھے کیا چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا یہ کہ اللہ تعالیٰ میری نگاہ واپس دے کہ میں لوگوں کو دیکھوں فرشتہ نے ہاتھ پھیرا اللہ تعالیٰ نے اسکی نگاہ واپس دی فرشتہ نے پوچھا تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا بکری اسے ایک گا بھن بکری دی اب اونٹنی اور گائے اور بکری سب کے بچے ہوئے ایک کے لیے اونٹوں سے جنگل بھر گیا دوسرے کے لیے گائے تیسرے کے لیے بکریوں سے پھر وہ فرشتہ برص والے کے پاس اسکی صورت اور ہیئت میں ہو کر آیا (یعنی برص والا بن کر) اور کہا میں مرد مسکین ہوں میرے سفر میں وسائل منقطع ہو گئے پہنچنے کی صورت میرے لیے آج نظر نہیں آتی مگر اللہ کی مدد سے پھر تیری مدد سے میں اس کے واسطے سے جس نے تجھے خوبصورت رنگ اور اچھا چہرہ اور مال دیا ہے۔ ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے میں سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں اس نے جواب دیا حقوق بہت ہیں۔ فرشتے نے کہا گویا میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے فقیر نہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تجھے مال دیا اس نے کہا میں تو اس مال کا نسلابعد نسل وارث کیا گیا ہوں فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔ پھر گنچے کے پاس اسی کی صورت بن کر آیا اس سے بھی وہی کہا اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔ پھر اندھے کے پاس اس کی صورت و ہیئت بن کر آیا اور کہا میں مسکین شخص اور مسافر ہوں وسائل منقطع ہو گئے آج پہنچ نہیں مگر اللہ کی مدد سے پھر تیری مدد سے میں اس کے وسیلہ سے جس نے تجھے بیتائی دی ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس کی وجہ سے میں اپنے سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں اس نے کہا میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے آنکھیں دیں تو جو چاہے لے لے اور جتنا چاہے چھوڑ دے خدا کی قسم اللہ کے لیے

تو جو کچھ لے گا میں تجھ پر مشقت نہ ڈالوں گا فرشتے نے کہا تو اپنا مال اپنے قبضہ میں رکھ بات یہ ہے کہ تم تینوں شخصوں کا امتحان تھا تیرے لیے اللہ کی رضا ہے اور ان دونوں پر ناراضی۔

(بہار شریعت ج ۵ ص ۸۰-۸۱-۸۲)

۱۰۱۴: عَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْكِينِ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِيهِ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مَحْرَقًا فَأَذْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ. (السنن لابی داؤد ج ۱/۲۳۵. بَابُ حَقِّ السَّائِلِ مَشْكُورَةِ الْمَصَابِيحِ

ص ۱۶۶ جامع الترمذی ج ۱ ص ۸۴۷ والترغیب ۳۳/۲)

ام بجید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مسکین دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے اور مجھے شرم آتی ہے کہ گھر میں نہیں ہوتا کہ اسے دوں ارشاد فرمایا اسے کچھ دیدے اگرچہ کھرجلا ہوا۔ (بہار شریعت ۸۲/۵)

۱۰۱۵: عَنْ مَوْلَى لِعُثْمَانَ قَالَ: أَهْدَى لِأُمِّ سَلَمَةَ بِضْعَةَ مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمَةِ ضَعِيهِ فِي الْبَيْتِ؟ لَعَلَّ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُهُ، فَوَضَعَتْهُ فِي كَوِّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ: تَصَدَّقُوا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ، فَقَالُوا: بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا أُمُّ سَلَمَةَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَطْعَمُهُ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ أَقَالَتْ لِلْخَادِمَةِ اذْهَبِي فَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدِ الْكَوِّةَ إِلَّا قِطْعَةً مَرُورَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَإِنَّ ذَلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرُورَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوهُ السَّائِلَ. رواه البيهقي في دلائل النبوة.

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۶۶. بَابُ النِّفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْأَمْسَاكِ الْفَصْلُ الثَّانِي)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں گوشت کا ٹکڑا ہدیہ میں آیا اور حضور اقدس ﷺ کو گوشت پسند تھا انھوں نے خادمہ سے کہا اسے گھر میں رکھ دے شاید حضور تناول فرمائیں اس نے طاق میں رکھ دیا ایک سائل آکر دروازہ پر کھڑا ہوا اور کہا صدقہ کرو اللہ تعالیٰ تم میں برکت دے گا لوگوں نے کہا اللہ تجھے برکت دے سائل چلا گیا

حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا تمہارے یہاں کچھ کھانے کی چیز ہے؟ ام المومنین نے عرض کی ہاں اور خادمہ سے فرمایا جاوہ گوشت لے آوہ گئی تو طاق میں پتھر کا ایک ٹکڑا پایا حضور نے ارشاد فرمایا چونکہ تم نے سائل کو نہ دیا لہذا وہ گوشت پتھر ہو گیا۔ (بہار شریعت ۸۲/۵-۸۳)

۱۰۱۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا أَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتَّى يَدْخُلَهُ الْجَنَّةُ وَالشَّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيحًا أَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. (مشکوۃ المصابیح باب الإنفاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ الْفَصْلُ الثَّالِثُ ص ۱۶۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سخاوت جنت میں ایک درخت ہے جوئی ہے اس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی وہ ٹہنی اس کو نہ چھوڑے گی جب تک جنت میں داخل نہ کر لے اور بخل جہنم میں ایک درخت ہے جو بخیل ہے اس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی ہے وہ ٹہنی اسے جہنم میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑے گی۔ (بہار شریعت ۸۳/۵)

۱۰۱۷: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَاكِرُوا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۲۰)

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا صدقہ میں جلدی کرو کہ بلا صدقہ کو نہیں پھلاگتی۔ (بہار شریعت ۸۳/۵)

۱۰۱۸: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ: فَلْيَعْمَلْ بِيَدِهِ فَيَنْتَفِعَ نَفْسُهُ وَيَتَصَدَّقَ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ: فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ قَالَ: فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ: فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۶۸ باب فضل الصدقة الفصل الاول والجامع الصحيح)

لمسلم ج ۱ ص ۳۲۵ عن أبي بردة)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہر مسلمان پر صدقہ ہے لوگوں نے عرض کی اگر نہ پائے اپنے ہاتھ سے کام کرے اپنے کو نفع پہنچائے۔ اور

صدقہ بھی دے عرض کی اگر استطاعت نہ ہو یا نہ کرے فرمایا صاحب حاجت پریشان کی اعانت کرے عرض کی اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا نیکی کا حکم کرے عرض کی اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا شر سے باز رہے کہ یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔ (بہار شریعت ۸۳/۵)

۱۰۱۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَغْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ تُعِينُ الرَّجُلَ فِي ذَاتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ قَالَ: وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتَمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ.

(الصحيح لمسلم ج ۳۲۰/۱ باب بيان أن اسم الصدقة قد يقع على نوع المعروف)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں دو شخصوں میں عدل کرنا صدقہ ہے کسی کو جانور پر سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا اسباب اتحاد یا صدقہ ہے اور اچھی بات صدقہ ہے اور جو قدم نماز کی طرف چلے گا صدقہ ہے راستہ سے اذیت کی چیز دور کرنا صدقہ ہے۔ (بہار شریعت ۸۳/۵)

۱۰۲۰: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرُسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح باب فضل الصدقة الفصل الاول ص ۱۶۸)
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان پھل لگائے یا کھیت بوئے اس میں سے کسی آدمی یا پرندہ یا چوپایہ نے کھایا وہ سب اس کیلئے صدقہ ہے۔ (بہار شریعت ۸۳/۵)

۱۰۲۱: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَاؤُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِّيَّ الْبَصْرَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشُّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَافْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ. (جامع الترمذی ج ۱۷/۲. باب مَا جَاءَ فِي صَنَائِعِ

الْمَعْرُوفِ، مشکوة المصابیح باب فَضْلِ الصَّدَقَةِ. الفصل الثامن ص ۱۶۸، ۱۶۹

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں اپنے بھائی کے سامنے مسکراتا بھی صدقہ ہے، بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے، راہ بھولے ہوئے کو راہ بتانا صدقہ ہے، کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا صدقہ ہے، راستہ سے پتھر، کانٹا، ہڈی دور کرنا صدقہ ہے، اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے (بہار شریعت ۸۳/۵)

۱۰۲۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنْ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ وَأَنْ تَفْرِغَ مِنْ دَلُوكَ فِي إِبْنَاءِ أَخِيكَ.

(مشکوٰۃ المصابیح ۱۶۸ باب فَضْلِ الصَّدَقَةِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہر بھلائی صدقہ ہے اور یہ بھی بھلائی ہے کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے اور یہ کہ اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دے۔ (مرتب)

۱۰۲۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ: لَا نَجِيْنَ هَذَا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوٰۃ المصابیح باب فَضْلِ الصَّدَقَةِ الفصل الاول ص ۱۶۸)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ایک درخت کی شاخ بچ راستہ پر تھی ایک شخص گیا اور کہا میں اس کو مسلمانوں کے راستہ سے دور کر دوں گا کہ ان کو ایذا نہ دے وہ جنت میں داخل کر دیا گیا۔ (بخاری، مسلم) (بہار شریعت ۸۳/۵)

۱۰۲۴: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَى مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرَى كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضِرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ. (السنن لابن داؤد ج ۲۳۶/۱. باب فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ)

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان ننگے کو کپڑا پہنا دے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی

بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے اللہ تعالیٰ اسے رقیق مختوم (یعنی جنت کے شراب سربند) پلائے۔
(ابوداؤد، ترمذی) (بہار شریعت ۸۴/۵)

۱۰۲۵: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللَّهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ. رواه الترمذی واحمد.
(مشکوٰۃ المصابیح باب فضل الصدقة الفصل الثانی ص ۱۶۹)

عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنا دے تو جب تک اس میں کا اس شخص پر ایک پیوند بھی رہے گا یہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ (بہار شریعت ۸۴/۵)

۱۰۲۶: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِثْقَالَ شَوْءٍ. (جامع الترمذی ج ۱/۱۴۴) باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے (بہار شریعت ۸۴/۵)

۱۰۲۷: عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَعْوَادِ الْمَنْبَرِ يَقُولُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّهَا تَقِيمُ الْعِوَجَ وَتَدْفَعُ مِثْقَالَ الشَّوْءِ وَتَقْعُ مِنَ الْجَانِحِ مَوْقِعَهَا مِنَ الشَّيْءَانِ.

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۱/۱۲) باب التَّوْبَةِ فِي الصَّدَقَةِ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ کہتے سنا کہ آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے کہ صدقہ کچی کو درست کرتا اور بری موت کو دفع کرتا اور بھوکے کو آسودہ کر دیتا ہے۔ (مرتب)

۱۰۲۸: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ: مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا؟ قَالَ: بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرُ كَتِفِهَا. رواه الترمذی وصححه.

(مشکوٰۃ باب فضل الصدقة الفصل الثانی ص ۱۶۹)

ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تھی

حضور نے ارشاد فرمایا اس میں سے کیا باقی رہا؟ عرض کی سوا شانہ کچھ باقی نہیں ارشاد فرمایا شانہ کے سوا سب باقی ہے۔ (بہار شریعت ۸۴/۵)

۱۰۲۹: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يَبْغُضُهُمُ اللَّهُ، فَأَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللَّهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةِ بَيْنِهِمْ وَبَيْنَهُ فَمَنْعُوهُ فَتَحَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهِ فَوَضَعُوا رُؤُسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهَزِمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يَبْغُضُهُمُ اللَّهُ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُومُ.

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۳۲-۳۳. النسائی ج ۱ ص ۳۵۸ مَنْ يَسْأَلُ وَلَا يُعْطَى)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں تین شخصوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور تین شخصوں کو مبغوض، جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے ان میں ایک یہ ہے ایک شخص کسی قوم کے پاس آیا اور ان سے اللہ کے نام پر سوال کیا۔ اس قرابت کے واسطے سے سوال نہ کیا جو سائل اور قوم کے درمیان ہے انھوں نے نہ دیا۔ ان میں سے ایک شخص چلا گیا اور سائل کو چھپا کر دیا کہ اس کو اللہ جانتا ہے اور وہ شخص جس کو دیا اور کسی نے نہ جانا اور ایک قوم رات بھر چلی یہاں تک کہ جب انھیں نیند ہر چیز سے سے زیادہ پیاری ہو گئی سب نے سر رکھ دیئے (یعنی سو گئے) ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر دعا کرنے لگا اور اللہ کی آیتیں پڑھنے لگا اور ایک شخص لشکر میں تھا دشمن سے مقابلہ ہوا اور ان کو شکست ہوئی اس شخص نے اپنا سینہ آگے کر دیا یہاں تک کہ قتل کیا جائے یا فتح ہو اور وہ تین جنھیں اللہ ناپسند فرماتا ہے ایک بوڑھا زانا کا دوسرا فقیر متکبر تیسرا مالدار ظالم۔ (بہار شریعت ۸۵/۵)

۱۰۳۰: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَ تَمِيمًا فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ: بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجَبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ

فَقَالُوا : يَارَبِّ اَهْلُ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ ؟ قَالَ نَعَمْ : الْحَدِيدُ فَقَالُوا :
 يَارَبِّ اَهْلُ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ قَالَ : نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوا : يَارَبِّ اَهْلُ مِنْ
 خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ : نَعَمْ الْمَاءُ فَقَالُوا : يَارَبِّ اَهْلُ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ
 اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ ؟ قَالَ : نَعَمْ . الرِّيحُ فَقَالُوا : يَارَبِّ اَهْلُ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ
 الرِّيحِ قَالَ : نَعَمْ . ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقْ صَدَقَةً بِمِثْلِهِ يُخَفِّفُهَا مِنْ شِمَالِهِ . رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح باب فضل الصدقة الفصل الثانی ص ۱۷۰)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب اللہ نے زمین
 پیدا فرمائی تو اس نے ہلنا شروع کیا تو پہاڑ پیدا فرما کر اس پر نصب فرما دیا اب زمین ٹھہر گئی فرشتوں
 کو پہاڑ کی سختی دیکھ کر تعجب ہوا عرض کی اے پروردگار! تیری مخلوق میں کوئی ایسی شے ہے کہ وہ پہاڑ
 سے سخت ہے؟ فرمایا ہاں لو ہا عرض کی اے رب! لو ہے سے زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا
 ہاں، آگ عرض کی آگ سے بھی زیادہ کوئی سخت ہے؟ فرمایا ہاں، پانی عرض کی پانی سے زیادہ سخت
 کچھ ہے؟ فرمایا ہاں، ہوا عرض کی ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں، ابن آدم کہہ دینے
 ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اسے بائیں سے چھپاتا ہے۔ (ترمذی) (بہار شریعت ۸۵/۵)

۱۰۳۱ : عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ
 كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُنَّ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ
 قُلْتُ : وَكَيْفَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبِعَيْرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقْرَتَيْنِ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۷۰ . باب فضل الصدقة السن للنسائی ج ۳۱۲/۱)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنے کل
 مال سے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرے جنت کے دربان اس کا استقبال کریں گے ہر ایک اسے
 اس کی طرف بلائے گا جو اس کے پاس ہے میں نے عرض کی اس کی صورت کیا ہے؟ فرمایا اگر
 اونٹ دے تو دو اونٹ اور گائے دے تو دو گائیں۔ (بہار شریعت ۸۶/۵)

۱۰۳۲ : عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدُلُّكَ
 عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ قُلْتُ : بَلَى . يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! قَالَ : الصُّومُ

جُنَّةُ الصَّدَقَةِ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ. رواه الترمذی وقال حدیث

حسن صحیح (الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۱۱۰)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ابواب خیر نہ بتا دوں میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ضرور ارشاد فرمائیں فرمایا روزہ سپر ہے صدقہ خطا کو ایسے ہی ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔

۱۰۳۳: عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ظِلُّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَدَقَتُهُ. (الترغیب والترہیب ج ۱۶/۲ باب كُلُّ امْرِئٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ) بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ مسلمان کا سایہ قیامت کے دن اس کا صدقہ ہوگا۔ (بہار شریعت ۸۶/۵)

۱۰۳۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنَى وَابْتِدَاءِ مَنْ تَعُولُ. (صحیح البخاری ج ۱۹۲/۱. بَابُ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنَى، الصَّحِيحُ لِمُسْلِمٍ ج ۱ ص ۳۳۲ بَابُ أَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا حَيِّنٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَأَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُتَّقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ الْآخِذَةُ) ابو ہریرہ و حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بہتر صدقہ وہ ہے کہ پشت غنا سے ہو (یعنی اسکے بعد تو نگری باقی رہے) اور ان سے شروع کرو جو تمہاری عیال میں ہیں (یعنی پہلے ان کو دو پھر اوروں کو) (بہار شریعت ۸۶/۵)

۱۰۳۵: عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً. (الصَّحِيحُ لِمُسْلِمٍ ج ۳۲۴/۱. بَابُ فَضْلِ النِّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْأَقْرَبِينَ وَالزَّوْجِ وَالْأَوْلَادِ وَالْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانُوا مُشْرِكِينَ)

ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرتا ہے اگر ثواب کے لیے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم) (بہار شریعت ۸۶/۵)

۱۰۳۶: عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! وَلَوْ مِنْ خُلْيُكُنَّ قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأَتَيْهِ فَيَسْأَلُهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ

يَخْزِي عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَىٰ غَيْرِكُمْ قَالَتْ: فَقَالَ: لِي عَبْدُ اللَّهِ بَلْ إِنِّيهِ أَنْتِ قَالَتْ:
فَأَنْطَلَقْتُ فَبَإِذَا امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بِيَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاجَتِي حَاجَتُهَا قَالَتْ:
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ:
إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِيكَ أَنْخِزِي الصَّدَقَةَ عَنْهُمَا
عَلَىٰ أَرْوَاحِهِمَا وَعَلَىٰ أَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ
عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ هُمَا؟ فَقَالَ: امْرَأَةٌ مِنَ
الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الزَّيْنَبِ؟ قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ. (الصحيح لمسلم ج
۳۲۳/۱. بَابُ فَضْلِ النِّفْقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْأَقْرَبِينَ وَالزَّوْجِ وَالْأَوْلَادِ وَالْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانُوا
مُشْرِكِينَ وَالْجَامِعُ الصَّحِيحُ لِلْبُخَارِيِّ ج ۱ ص ۱۹۷ بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْأَقْرَابِ)

حضرت عبد اللہ کی بیوی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورتو! تم صدقہ کرو اگر چہ اپنے زیور سے (کہتی ہیں) میں
اپنے شوہر عبد اللہ کے پاس واپس پہنچی اور عرض کی آپ تنگ دست آدمی ہیں جب کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا ہے تو آپ جا کر پوچھیے پھر اگر آپ کو میرا صدقہ دینا
جائز ہے (تو ٹھیک ہے) ورنہ کسی اور کو دوں؟ کہتی ہیں کہ عبد اللہ نے فرمایا تمہیں جاؤ تو میں چل
پڑی اتفاق یہ کہ اس وقت ایک انصاری عورت دروازہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر موجود تھی ہم
دونوں کی حاجت ایک ہی تھی اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جلال میں تھے اتنے میں بلال آئے تو ہم
نے ان سے کہا جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤ کہ دو عورتیں دروازہ پر کھڑی ہیں اور پوچھ
رہی ہیں کہ اپنے شوہر اور اپنی کفالت والے یتیم بچوں کو صدقہ کافی ہو سکتا ہے مگر ہمارے بارے
میں نہ بتانا تو حضرت بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو سرکار
نے ارشاد فرمایا وہ دونوں کون ہیں؟ جواب دیا کہ ایک انصاریہ عورت ہے اور دوسری زینب ہے تو
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون زینب؟ کہا عبد اللہ کی بیوی، سرکار نے ارشاد فرمایا
ان کو دینے میں دونا اجر ہے ایک اجر قربت اور ایک اجر صدقہ ہے۔ (بہار شریعت ۸۶۵)

۱۰۳۷: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّي قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
الْصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ ، وَعَلَى ذِي الْقَرَابَةِ إِثْنَانِ صَدَقَةٌ وَصَلَةٌ

(السنن لابن ماجه ج ۱/۱۳۴. باب فضل الصدقة)

سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسکین کو صدقہ دینا
صرف صدقہ ہے اور رشتہ والے کو دینا صدقہ ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔ (بہار شریعت ۸۶/۵)
۱۰۳۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ
مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُ مَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُ مَا كُتِبَ
وَلِخَازِنِهِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ.

(السنن لابی داؤد ج ۱/۲۳۷. باب الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں گھر میں جو
کھانے کی چیز ہے اگر عورت اس میں کچھ دیدے مگر ضائع کرنے کے طور پر نہ ہو تو اسے دینے کا
ثواب ملے گا اور شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا اور خازن (بھنڈاری) کو بھی اتنا ہی ثواب ملے
گا ایک کا اجر دوسرے کے اجر کو کم نہ کرے گا۔

۱۰۳۹: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :
فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حُجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تَنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا
قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلَا الطَّعَامُ قَالَ: ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا.

(جامع الترمذی ۱۴۵/۱. باب مَا جَاءَ فِي نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا
عورت شوہر کے گھر سے بغیر اجازت کچھ نہ خرچ کرے عرض کی گئی کھانا بھی نہیں۔ فرمایا یہ
تو بہت اچھا مال ہے۔ (بہار شریعت ۸۷/۵)

۱۰۴۰: عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي
يُنْفَقُ وَرَبَّمَا قَالَ : يُعْطَى مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مَوْفِرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَذْفَعُهُ إِلَى الَّذِي
أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ. (صحيح البخاری ج ۱/۱۹۳. باب أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ

بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرُ مُفْسِدٍ . (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۲۹. بَابُ أَجْرِ الْخَازِنِ الْأَمِينِ وَالْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرُ مُفْسِدَةٍ بِأَذْنِ الصَّرِيحِ وَالْعُرْفِ)

ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا خازن مسلمان امانت دار کہ جو اسے حکم کیا پورا پورا اسکو دیدیتا ہے وہ دوصدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔ (بہار شریعت ۸۷/۵)

۱۰۴۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَدْخُلُ بِاللُّقْمَةِ الْخُبْزِ وَقَبْصَةِ التَّمْرِ وَمِنْهُ مِمَّا يَنْتَفِعُ بِهِ الْمُسْكِينُ ثَلَاثَةً، الْجَنَّةَ، رَبُّ الْبَيْتِ الْآمِرُ بِهِ، وَالزَّوْجَةُ تَصْلِحُهَا وَالْخَادِمُ الَّذِي يَنَاولُ الْمُسْكِينُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَنْسَ خِدْمَتَنَا.

(الترغيب والترهيب ج ۵، ۴/۲ بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الصَّدَقَةِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک لقمہ روٹی اور ایک مٹھی خرما اور اس کی مثل کوئی اور چیز جس سے مسکین کو نفع پہونچے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے ایک صاحب خانہ جس نے حکم دیا دوسری زوجہ کہ اسے تیار کیا کرتی ہے تیسرے خادم جو مسکین کو دے آتا ہے پھر حضور نے فرمایا حمد ہے اللہ کے لیے جس نے ہمارے خادموں کو بھی نہ چھوڑا۔ (بہار شریعت ۸۷/۵)

۱۰۴۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا، وَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تَشْغَلُوا، وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعِلَائِيَّةِ تُرْزَقُوا وَتَنْصَرُوا تُجَبَّرُوا. (الترغيب والترهيب ج ۵/۲)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور نے خطبہ میں فرمایا اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ کی طرف رجوع کرو اور مشغولی سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف سبقت کرو اور پوشیدہ و علانیہ صدقہ دے کر اپنے اور اپنے رب کے درمیان کے تعلقات کو ملاؤ تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائیگی اور تمہاری شکستگی دور کی جائے گی۔ (بہار شریعت ۸۷/۵)

۱۰۴۳: عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَا مِنْكُمْ مَنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِّمُهُ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٍ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ لِقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

(الترغيب والترہیب ج ۱۰/۲ باب الترغیب فی الصدقة)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تم میں ہر شخص سے اللہ عز و جل کلام فرمائے گا اس کے اور اللہ تعالیٰ کے مابین کوئی ترجمان نہ ہوگا وہ اپنی داہنی طرف نظر کرے گا تو جو کچھ پہلے کر چکا ہے دکھائی دے گا پھر بائیں طرف دیکھے گا تو وہی دیکھے گا جو پہلے کر چکا ہے پھر اپنے سامنے نظر کرے گا تو منہ کے سامنے آگ دکھائی دے گی تو آگ سے بچو اگرچہ خرے کا ایک ٹکڑا دے کر (اور اسی کے مثل عبد اللہ بن مسعود و صدیق اکبر و ام المومنین صدیقہ و انس و ابو ہریرہ و ابوامامہ و نعمان بن بشیر و غیر ہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی)۔ (بہار شریعت ۸۸/۵)

۱۰۴۴: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ : فِيهِ ثُمَّ قَالَ : يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ أَلَا أَذْلكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ قُلْتُ : بَلَى . يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! قَالَ : الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ . (الترغيب والترہیب ج ۱۱/۲ باب الصدقة تطفيئ الخطيئة)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور نے ارشاد فرمایا صدقہ خطا کو ایسے بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ (بہار شریعت ۸۸/۵)

۱۰۴۵: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ امْرِئٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ . رواه الطبرانی إِنْ الصَّدَقَةُ لَتُطْفِئَ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُورِ . (الترغيب والترہیب ج ۱۶/۲ باب الصدقة تطفيئ الخطيئة)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہر شخص قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔ اس وقت تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے (اور

طبرانی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ صدقہ قبر کی حرارت دور کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۸۸۵)

۱۰۴۶: عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فِيمَا يَرَوْنِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ يَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ أَفْرُغْ مِنْ كَنْزِكَ عِنْدِي وَلَا حَرَقَ وَلَا غَرَقَ وَلَا سَرَقَ أَوْ فَيْكَكَ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ. (الترغيب والترہیب ج ۱۶/۲-۱۷)

حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں رب عزوجل فرماتا ہے اے ابن آدم اپنے خزانہ میں میرے پاس کچھ جمع کر دے نہ جلے گا نہ ڈوبے گا نہ چوری جائیگا تجھے میں پورا دوں گا اس وقت تک کہ تو اسکا زیادہ محتاج ہوگا۔ (بہار شریعت ۸۸۵)

۱۰۴۷: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيْئًا مِّنَ الصَّدَقَةِ حَتَّى يَفُكَّ عَنْهَا لَحْيَيْ سَبْعِينَ شَيْطَانًا.

(الترغيب والترہیب ج ۱۷/۲ باب الترغيب في الصدقة)

حضرت بريدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی جب صدقہ نکالتا ہے تو ستر شیطان کے جڑے چیر کر نکلتا ہے۔ (بہار شریعت ۸۸۵)

۱۰۴۸: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا خَرَجَتْ صَدَقَةٌ حَتَّى يَفُكَّ عَنْهَا لَحْيَا سَبْعِينَ شَيْطَانًا كُلُّهُمْ يَنْهَى عَنْهَا. (الترغيب والترہیب ج ۱۷/۲)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ نے فرمایا کہ صدقہ ستر شیطانوں کے جڑے چیر کر نکلتا ہے۔

۱۰۴۹: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ وَتَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوءِ وَيُذْهِبُ اللَّهُ بِهَا الْكِبْرَ وَالْفُخْرَ. (الترغيب والترہیب ج ۲۱/۲)

عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان کا صدقہ عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تکبر و فخر کو دور فرماتا ہے۔ (بہار شریعت ۸۸۵)

۱۰۵۰: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

الصَّدَقَةُ تُسَدُّ سَبْعِينَ بَابًا مِّنَ الشُّوْءِ . (الترغيب والترهيب ج ۱۹/۲)

رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۸۸/۵)

۱۰۵۱: عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ وَيَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: فِيهِ وَأَمْرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَمِثْلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسْرَهُ الْعَدُوُّ فَأَوْقَعُوا يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ وَقَرَّبُوهُ لِيَضْرِبُوا عُنُقَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: هَلْ لَكُمْ أَنْ أَفْدِيَ نَفْسِي مِنْكُمْ وَجَعَلَ يُعْطَى الْقَلِيلَ وَالْكَثِيرَ حَتَّى فَدَى نَفْسَهُ . (الترغيب والترهيب ج ۲۱/۲ باب الترغيب في الصدقة)

حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے یحییٰ بن زکریا علیہما الصلوٰۃ والسلام کو پانچ باتوں کی وحی بھیجی کہ خود عمل کریں اور بنی اسرائیل کو حکم فرمائیں کہ وہ ان پر عمل کریں ان میں ایک یہ ہے کہ اس نے تمہیں صدقہ کا حکم فرمایا اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو دشمن نے قید کیا اور اس کا ہاتھ گردن سے ملا کر باندھ دیا اور اسے مارنے کے لیے لائے اس وقت تھوڑا بہت جو کچھ تھا سب کو دے کر اپنی جان بچائی۔ (بہار شریعت ۸۹/۵)

۱۰۵۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَكَانَ إِصْرُهُ عَلَيْهِ .

(الترغيب والترهيب ج ۲۲/۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حرام مال جمع کیا پھر اسے صدقہ کیا تو اس میں اسکے لیے کچھ ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے۔ (بہار شریعت ۸۹/۵)

۱۰۵۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: جَهْدُ الْمُقِلِّ وَأَبْدًا بِمَنْ تَعُولُ . رواه ابو داؤد .

(الترغيب والترهيب ج ۲۳، ۲۲/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کون سا صدقہ افضل ہے
فرمایا کم مایہ شخص کا کوشش کر کے صدقہ دینا۔ (بہار شریعت ۸۹/۵)

۱۰۵۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ فَقَالَ رَجُلٌ: وَكَيْفَ ذَاكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! قَالَ رَجُلٌ: لَهُ مَالٌ كَثِيرٌ أَخَذَ مِنْ عَرَضِهِ مِائَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ تَصَدَّقَ بِهَا وَرَجُلٌ لَيْسَ لَهُ إِلَّا دِرْهَمَانِ فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خَزِيمَةَ وَابْنُ حَبَانَ.

(الترغيب والترهيب ج ۲/۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ایک درہم لاکھ درہم سے بڑھ گیا کسی نے عرض کی یہ کیوں کر یا رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا ایک شخص کے پاس مال کثیر ہے اسے اس میں سے لاکھ درہم لیکر صدقہ کئے اور ایک شخص کے پاس صرف دو ہیں اس نے ان میں ایک کو صدقہ کر دیا۔ (بہار شریعت ۸۹/۵)

روزہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۹۷: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝ أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوا هُنَّ وَأَنْتُمْ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوا هُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرُبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لِنَاسٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ (البقرة ۱۸۳، ۱۸۷)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔ گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو تو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانور رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترالوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن نشانیاں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں

میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لیے کہ تم گنہگار ہو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گذار ہو اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہئے میرا حکم مانے اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں روزں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہو اور تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سپیدی کا ڈور سیاہی کے ڈور سے پو پھٹ کر پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کے ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔ (کنز الایمان)

احادیث

۱۰۵۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتَبَحَّ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ.

(صحیح البخاری ج ۲۵۵/۱ باب ۲۵۵/۱ بَابُ هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب رمضان

آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (بہار شریعت ۹۲/۵)

۱۰۵۶: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ

هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَ كُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حَرَمَهَا فَقَدْ حَرَّمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يَحْرُمُ خَيْرَهَا إِلَّا مُحْرَرُومٌ. (السنن لابن ماجہ ج ۱۲۰/۱ باب ماجاء فی فضل شهر رمضان)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ کہتے ہیں رمضان آیا تو حضور نے فرمایا یہ مہینہ آیا

اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا وہ ہر چیز سے محروم رہا اور اس کی

خیر سے وہی محروم ہوگا جو پورا محروم ہے۔ (بہار شریعت ۹۲/۵)

۱۰۵۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلِقْ كُلَّ أَسِيرٍ وَأَعْطِ كُلَّ سَائِلٍ. (مشکوۃ المصابیح کتاب الصوم الفصل الثالث ص ۱۷۴)
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں جب رمضان کا مہینہ آتا ہے سب قیدیوں کو رہا فرما دیا جاتا اور ہر سائل کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۹۲/۵)

۱۰۵۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْجَنَّةَ تَزْخَرُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى حَوْلِ قَابِلٍ قَالَ: فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُورِ الْعِينِ فَيَقْلَنَ: يَا رَبِّ! اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَزْوَاجًا تَقْرُبُهُمْ أَغْنَيْنَا وَتَقْرَأُ عَنْهُمْ بِنَا. (مشکوۃ المصابیح ص ۱۷۴. باب کتاب الصوم)
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنت ابتدائے سال سے سال آئندہ تک رمضان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو جنت کے پتوں سے عرش کے نیچے ایک ہوا حور عین پر چلتی ہے وہ کہتی ہیں اے رب! تو اپنے بندوں سے ہمارے لیے ان کو شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔ (بہار شریعت ۹۲/۵)

۱۰۵۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يُغْفَرُ لِأُمَّتِهِ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: لَا. وَلَكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُؤْتَى أَجْرُهُ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ. رواه... (مشکوۃ المصابیح ۱۷۴ باب الصوم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں رمضان کی آخر شب میں اس امت کی مغفرت ہوتی ہے۔ عرض کی گئی کیا وہ شب قدر ہے؟ فرمایا نہیں، لیکن کام کرنے والے کو اس وقت مزدوری پوری دی جاتی ہے جب وہ کام پورا کر لے۔

(بہار شریعت ۹۲/۵)

۱۰۶۰: عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ أَطْلَكُمُ شَهْرٌ عَظِيمٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ

لَيْلَةَ خَيْرٍ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ شَهْرٌ جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَّنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخُضَلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمَوَاسَاةِ وَشَهْرُ يُزَادُ فِي رِزْقِ الْمُؤْمِنِ فِيهِ مَنْ فَطَرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِّذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يَفْطُرُ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى تَمَرَةٍ أَوْ عَلَى شَرْبَةِ مَاءٍ أَوْ مَذْقَةٍ لَبَنٍ وَهُوَ شَهْرُ أَوَّلِهِ رَحْمَةٌ وَ أَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَ آخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَاعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ وَاسْتَكْبَرُ وَافِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ خَضَلَتَيْنِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ وَخَضَلَتَيْنِ لَا غِنَاءَ بِكُمْ عَنْهُمَا فَأَمَّا الْخَضَلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَسْتَغْفِرُونَ لَهُ وَ أَمَّا الْخَضَلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنَاءَ بِكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْتَلُونَ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَتَعُوذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ وَمَنْ سَقَى صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةٍ لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ. (الترغيب والترهيب ج ۹۴/۲-۹۵)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخر دن میں وعظ فرمایا، فرمایا اے لوگو تمہارے پاس عظمت والا برکت والا مہینہ آیا وہ مہینہ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیام (نماز پڑھنا) تطوع (یعنی سنت) جو اس میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسا اور دنوں میں ستر فرض ادا کیے یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ مہینہ مواسات (غمواری) کا ہے۔ اور اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اسکے گناہوں کے لیے مغفرت ہے۔ اور اسکی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے۔ اور افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا۔ بغیر اس کے کہ اجر میں سے کچھ کم ہو۔

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں کا ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ افطار کرائے حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دے گا۔ جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک خرما یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرائے اور جس نے روزہ دار کو بھر پیٹ کھانا کھلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے یہ وہ مہینہ ہے کہ اس کا اول رحمت اور اس کا اوسط مغفرت ہے اور اس آخر جہنم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے یعنی کام میں کمی کرے اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرما دے گا۔ (بہار شریعت ۹۲/۵-۹۳)

۱۰۶۱: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرِّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ. (مشکوۃ المصابیح ۱۷۳، کتاب الصوم)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازے کا نام ریّان ہے اس دروازہ سے وہی جائیں گے جو روزے رکھتے ہیں۔ (بہار شریعت ۹۳/۵)

۱۰۶۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(مشکوۃ المصابیح کتاب الصوم الفصل الاول ص ۱۷۳)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے رمضان کا روزہ رکھے گا اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے رمضان کی راتوں کا قیام کرے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے شب قدر کا قیام کرے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۹۳/۵)

۱۰۶۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الصَّيَّامُ وَالْفَرَّانُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: الصَّيَّامُ ائْتِ رَبِّ! مَنَعْتَهُ الطَّعَامَ

وَالشَّهْوَةَ فَشَفَعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفَعْنِي فِيهِ
قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ. رواه احمد والطبرانی فی الكبير ورواه ابن ابی الدنيا فی كتاب
الجوع باب الصَّيَامِ وَالْقُرْآنِ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

(الترغیب والترہیب ج ۸۴/۲، مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصوم ص ۱۷۳)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روزہ و قرآن بندہ
کے لیے شفاعت کریں گے روزہ کہے گا اے رب میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں
اسے روک دیا میری شفاعت اسکے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا اے رب! میں نے اسے
رات سونے سے باز رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول کر دوںوں کی شفاعتیں قبول
ہوگی۔ (بہار شریعت ۹۳/۵)

۱۰۶۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
: إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ
فَرَحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرَحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفٌ فِيهِمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ
الْمِسْكِ. وَالصَّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرَفُثُ وَلَا يَصْخَبُ فَإِنْ سَابَهُ
أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ.

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۸۰، ۸۱ باب الترغیب فی الصوم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں آدمی کے ہر نیک کا
م کا بدلہ دس سے سات سو تک دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کہ وہ میرے لیے ہے اور
اس کی جزا میں دوں گا بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کیلئے
دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب سے ملنے کے وقت اور روز دار کے مونہ کی
بو اللہ عز و جل کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ سپر ہے اور جب کسی کے روزہ کا
دن ہو تو نہ بے ہودہ کہے اور نہ چیخے پھر اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو کہہ
دے میں روزہ دار ہوں۔ (بہار شریعت ۹۳/۵)

۱۰۶۵: رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ ﷻ: الْأَعْمَالُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعُ عَمَلَانِ مُوجِبَانِ وَعَمَلَانِ بِأَمْثَالِهِمَا وَعَمَلٌ
بِعَشْرٍ أَمْثَالِهِ وَعَمَلٌ بِسَبْعِ مِائَةٍ وَعَمَلٌ لَا يَعْلَمُ ثَوَابَ غَامِلِهِ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا
الْمُوجِبَانِ فَمَنْ لَقِيَ اللَّهَ يَغْبُذُهُ مُخْلِصًا لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ لَقِيَ
اللَّهَ قَدْ أَشْرَكَ بِهِ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ وَمَنْ عَمِلَ سِتَّةَ جُزْئِ بِهَا وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ
حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا جُزْئِ مِثْلَهَا. وَمَنْ عَمِلَ حَسَنَةً جُزْئِ عَشْرًا وَمَنْ أَنْفَقَ مَالَهُ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ ضَعُفَتْ لَهُ نَفَقَتُهُ وَالذَّرْهُمُ بِسَبْعِ مِائَةٍ وَالذَّيْنَارُ بِسَبْعِ مِائَةٍ وَالصَّيَامُ لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ لَا يَعْلَمُ ثَوَابَ غَامِلِهِ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. رواه الطبرانی في الأوسط والبيهقی .
(الترغیب والترہیب ج ۲/۸۲ - بَابُ رِيحِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کے نزدیک
اعمال سات قسم کے ہیں دو عمل کرنے والے اور دو کا بدلہ ان کے برابر ہے اور ایک عمل کا بدلہ دس
گنا اور ایک عمل کا معاوضہ سات سو ہے اور ایک وہ عمل ہے جس کا ثواب اللہ ہی جانے وہ
دو جو واجب کرنے والے ہیں ان میں -

ایک یہ کہ جو خدا سے اس حال میں ملے کہ خالص اسی کی عبادت کرتا تھا کسی کو اس کے
ساتھ شریک نہ کرتا تھا اس کے لیے جنت واجب -

دوسرا یہ کہ خدا سے ملا اس حال میں کہ اس نے شرک کیا ہے تو اس کے لیے جہنم
واجب اور جس نے برائی کی اس کو اسی قدر سزا دی جائے گی اور جس نے نیکی کا ارادہ کیا مگر
عمل نہ کیا تو اس کو ایک نیکی کا بدلہ دیا جائے اور جس نے نیکی کی اسے دس گنا ثواب ملے گا اور
جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کو سات سو کا ثواب ملے گا ایک درہم کا سات سو درہم
اور ایک دینار کا ثواب سات سو دینار اور روزہ اللہ عزوجل کے لیے ہے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ
کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (بہار شریعت ۹۴/۵)

۱۰۶۶: رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصَّيَامُ جُنَّةٌ وَحِصْنٌ

حَصِينٌ مِنَ النَّارِ. رواه احمد والبيهقی

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۸۳ کتاب الصوم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے اور دوزخ سے حفاظت کا مضبوط قلعہ۔

(بہار شریعت ۹۵/۵)

۱۰۶۷: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ :

الصَّيَامُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ . رواه احمد باسناد حسن والبيهقي .

(الترغيب والترهيب ج ۸۳/۲ کتاب الصوم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا روزہ ڈھال ہے اس سے بندہ جہنم کی آگ سے پناہ حاصل کرے گا۔

۱۰۶۸: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : الصَّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ وَصِيَامٌ حَسَنٌ

ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ . (الترغيب والترهيب ج ۸۳/۲)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرما رہے تھے روزہ سپر ہے دوزخ سے جیسے تم میں کسی کا سپر ہے جنگ میں ہر ماہ میں تین روزے مستحسن ہیں۔

۱۰۶۹: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَهْ أَلَا

أَذْلُكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ قُلْتُ : بَلَى . يَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَالَ : الصَّوْمُ جُنَّةٌ

وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ . رواه الترمذی فی حدیث وصححه .

(الترغيب والترهيب ج ۸۳/۲ باب الصيام جنة وحصن حصين من النار)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں

تمہیں بھلائی کے دروازے بتاؤں؟ میں نے عرض کی ہاں۔ یا رسول اللہ سرکار نے فرمایا روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو ایسے بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو۔

۱۰۷۰، ۱۰۷۱: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْصَرَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ

اللَّهِ تَعَالَى بَاعَدَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غَرَابِ طَارٍ وَهُوَ قَرُخٌ حَتَّى مَاتَ هَرَمًا .

(كنز العمال ج ۳۱۷/۴ . باب الاكمال الترغيب والترهيب ج ۸۴/۲)

سلمہ بن قیسر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ عزوجل کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسکو جہنم سے اتا دور کر دے گا جیسے کوا کا بچہ تھا اس وقت سے اڑتا رہا یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مرا۔ (بہار شریعت ۹۵/۵)

۱۰۷۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

لَوْ أَنَّ رَجُلًا صَامَ يَوْمًا تَطَوُّعًا ثُمَّ أُعْطِيَ مِنْ أَرْضٍ دَهَبًا لَمْ يَسْتَوْفِ ثَوَابَهُ دُونَ يَوْمِ الْحِسَابِ. (الترغيب والترهيب ج ۸۴/۲ باب الصوم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا پھر زمین بھرا سے سونا دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔ (بہار شریعت ۹۵/۵)

۱۰۷۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ

وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ زَادَ مُحَرَّرُ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الصَّيَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ. (السنن لابن ماجہ ج ۱۲۶/۱. بَابُ فِي الصَّوْمِ زَكَاةُ الْجَسَدِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شے کے لیے زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔ (بہار شریعت ۹۵/۵)

۱۰۷۴: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

مُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عَدَلَ لَهُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مُرْنِي بِعَمَلٍ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عَدَلَ لَهُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مُرْنِي بِعَمَلٍ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ. رواه النسائي وابن خزيمة في صحيحه.

(الترغيب والترهيب ج ۸۵/۲. باب لكل شئ زكاة الجسد الصوم)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیے فرمایا روزہ کو لازم کرلو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں میں نے عرض کی مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیے ارشاد فرمایا روزہ کو لازم کرلو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں انہوں نے پھر وہی عرض کی وہی جواب ارشاد ہوا۔ (بہار شریعت ۹۵/۵)

۱۰۷۵: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۷۹. باب صیام التطوع)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور فرمائے گا۔

۱۰۷۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ. (السنن لابن ماجہ ج ۱/۱۲۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ہر شے کی زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے۔ (مرتب)

۱۰۷۷: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. (الترغيب والترهيب ج ۸/۲۶۸ باب ماجاء في فضل الصيام)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کاروزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایسی خندق کر دے گا جیسے آسمان و زمین میں فاصلہ۔ (مرتب)

۱۰۷۸: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. رواه الطبرانی (الترغيب والترهيب ج ۸/۲۸۹ باب ماورد في فضل الصيام)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں روزہ رکھے تو اللہ اس کے درمیان اور دوزخ کے درمیان خندق کر دے گا جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

۱۰۷۹: عَنْ عُمَرَو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بُعِثَتْ مِنْهُ النَّارُ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ. رواه الطبرانی في الكبير.

(الترغيب والترهيب ج ۸/۲۸۶ باب ماورد في فضل الصيام)

عمر و بن عباسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جو اللہ کی راہ میں روزہ رکھے دوزخ اس سے سو برس کی راہ دور ہوگی۔

۱۰۸۰: عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ بَعْدَتْ مِنَ النَّارِ مِائَةُ عَامٍ سِوَرِ الْمَضْمَرِ الْجَوَادِ. رواه أبو يعلى (الترغيب والترهيب ج ۸۶/۲ باب ما ورد في فضل الصيام)

معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ غیر رمضان میں اللہ کی راہ میں روزہ رکھا تو تیز گھوڑے کی رفتار سے سو برس کی مسافت پر جہنم سے دور ہوگا۔ (بہار شریعت ۹۶/۵)

۱۰۸۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لِدَعْوَةَ مَأْتُرْدُ. (الترغيب والترهيب ج ۸۹/۲)

عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روزہ کی دعائے افطار روئیں کی جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۹۶/۵)

۱۰۸۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ ذُوْنَ الْعَمَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ: بَعِزَّتِي لَا نُصْرَتِكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ.

(السنن لابن ماجه ج ۱۲۶/۱ باب في الصائم لا ترد دعوته)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تین شخص کی دعا رد نہیں کی جاتی (۱) روزہ دار جس وقت افطار کرتا ہے (۲) اور بادشاہ عادل (۳) اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ ابر سے اوپر بلند کرتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور رب عزوجل فرماتا ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم تیری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے ہی زمانہ بعد۔ (بہار شریعت ۹۶/۵)

۱۰۷۳: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَعَرَفَ حُدُودَهُ وَتَحَفَّظَ مِمَّا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَحَفَّظَ كَفَّرَ مَا قَبْلَهُ. (الترغيب والترهيب ج ۹۱/۲ باب ما ورد في فضل الصيام)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہے اس سے بچا تو جو پہلے کرچکا ہے اس کا کفارہ ہو گیا۔ (بہار شریعت ۹۶/۵)

۱۰۸۴: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ بِمَكَّةَ فَصَامَهُ وَقَامَ مِنْهُ مَا تيسَّرَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِائَةَ أَلْفِ شَهْرٍ رَمَضَانَ فِيمَا سِوَاهُ وَكَتَبَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ وَبِكُلِّ لَيْلَةٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ وَكُلُّ يَوْمٍ حُمْلَانٍ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي كُلِّ يَوْمٍ حَسَنَةٌ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ حَسَنَةٌ رَوَاهُ . ابن ماجه . (الترغيب والترهيب ج ۹۱/۲ باب الترغيب في صيام رمضان)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے مکہ میں ماہ رمضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا میسر آیا قیام کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اور جگہ کے ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں حسنہ اور ہر رات میں حسنہ لکھے گا۔ (بہار شریعت ۹۶/۵)

۱۰۸۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : أُعْطِيتُ أُمْتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ خُمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ وَمَنْ نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنَّ خُلُوفَ أَفْوَاهِهِمْ حِينَ يُنْمَسُونَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَأَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَا مُرُ جَنَّتَهُ فَيَقُولُ : لَهَا اسْتَعْدَى وَتَزَيَّنَّى لِعِبَادِي أَوْشَكَ أَنْ يَسْتَرِيحُوا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا إِلَى دَارِي وَكَرَامَتِي وَأَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُمْ جَمِيعًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : أَيُّ لَيْلَةٍ الْقَدَرِ؟ فَقَالَ : لَا أَلَمْ تَرَ إِلَى الْعَمَالِ يَعْمَلُونَ فَإِذَا فَرَّغُوا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَفُتُوا أَجُورَهُمْ . (الترغيب والترهيب ج ۹۲/۲)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میری امت کو

ماہ رمضان میں پانچ باتیں دی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں اول یہ کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ عزوجل انکی طرف نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف نظر فرمائے گا اسے کبھی عذاب نہ کرے گا دوسری یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بوا اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ اچھی ہے تیسری یہ کہ ہر دن اور ہر رات میں فرشتے ان کے لیے استغفار کرتے ہیں چوتھی یہ کہ اللہ تعالیٰ جنت کو حکم فرماتا ہے کہتا ہے مستعد ہو جا اور میرے بندوں کے لیے مزین ہو جا قریب ہے کہ دنیا کی تعب سے یہاں آ کر آرام کریں پانچویں یہ کہ جب آخر رات ہوتی ہے تو ان سب کی مغفرت فرما دیتا ہے کسی نے عرض کی کیا وہ شب قدر ہے فرمایا نہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ کام کرنے والے کام کرتے ہیں جب کام سے فارغ ہوتے ہیں اس وقت مزدوری پاتے ہیں۔ (بہار شریعت ۹۷/۵)

۱۰۸۶: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
: أَحْضَرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ : آمِينَ . فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ
قَالَ : آمِينَ . فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ : آمِينَ . فَلَمَّا نَزَلَ أَقْلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ
سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ ؟ قَالَ : إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِي فَقَالَ
: بَعْدَ مَنْ أَذْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ : آمِينَ . فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ : بَعْدَ مَنْ
ذِكْرَتْ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ : آمِينَ . فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ : بَعْدَ مَنْ
أَذْرَكَ أَبُوَيْهِ الْكِبَرُ عَنْدهُ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ : آمِينَ .

(الترغيب والترہیب ۹۲/۲-۹۳ باب من أذرك رمضان فلم يغفر له)

کعب بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب لوگ منبر کے پاس حاضر ہوں ہم حاضر ہوئے جب حضور منبر کے پہلے درجہ پر چڑھے کہا آمین دوسرے پر چڑھے کہا آمین تیسرے پر چڑھے کہا آمین۔ جب منبر سے تشریف لائے ہم نے عرض کی آج ہم نے حضور سے ایسی بات سنی جو کبھی نہ سنتے تھے، فرمایا جبریل نے آ کر عرض کی کہ وہ شخص دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی میں نے کہا جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو کہا کہ وہ شخص دور ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین

جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا کہا کہ وہ شخص دور ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے میں نے کہا آمین۔ (بہار شریعت ۹۷/۵)

۱۰۸۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: آمِينَ، آمِينَ، آمِينَ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ صَعِدْتَ الْمِنْبَرَ فَقُلْتَ آمِينَ، آمِينَ، قَالَا: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ أَذْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ قُلْ: آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ.

(الترغيب والترهيب ج ۹۳/۲ باب مَنْ أَذْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے تو ارشاد فرمایا آمین، آمین، آمین۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ منبر پر چڑھے تو آپ نے فرمایا آمین، آمین، آمین تو فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا کہ جو رمضان شریف پائے اور اس کی بخشش نہ ہوئی تو جہنم میں داخل ہوگا اور اللہ اس کو دور کرے آپ کہتے آمین تو میں نے کہا آمین۔ (مرتب)

۱۰۸۸: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا رَفَى عَتَبَةَ قَالَ "آمِينَ" ثُمَّ رَفَى أُخْرَى فَقَالَ: آمِينَ ثُمَّ رَفَى عَتَبَةَ ثَالِثَةً فَقَالَ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَنْ أَذْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ فَقُلْتُ: آمِينَ قَالَ: وَمَنْ أَذْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ فَقُلْتُ: آمِينَ قَالَ: وَمَنْ ذَكَرَتْ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ فَقُلْتُ: آمِينَ.

(الترغيب والترهيب ج ۹۳/۲ باب من اذرك رمضان فلم يغفر له)

حضرت حسن بن حویرث عن ابیہ عن جدہ مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے تو جب اس کے پہلے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین دوسرے زینے پر چڑھے تو فرمایا آمین تیسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین پھر ارشاد فرمایا کہ جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد جو ماہ رمضان پایا اور اس کی بخشش نہ ہوئی اللہ اس کو دور کرے میں نے کہا آمین جبرائیل

نے کہا جو ماں باپ دونوں یا ایک کو پائے اور جہنم میں داخل ہو تو اللہ اسے دور کرے میں نے کہا
آمین جبریل نے کہا جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور آپ پر درود نہ پڑھے تو اللہ اسے دور کرے
تو میں نے کہا آمین۔ (مرتب)

۱۰۸۹: رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللَّهُ إِلَى خَلْقِهِ وَإِذَا نَظَرَ اللَّهُ إِلَى
عَبْدٍ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا وَلِلَّهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَلْفُ أَلْفٍ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ بَسْعٍ
وَعِشْرِينَ أَعْتَقَ اللَّهُ فِيهَا مِثْلَ جَمِيعِ مَا عَتَقَ فِي الشَّهْرِ كُلِّهِ فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْفِطْرِ
ارْتَجَتِ الْمَلَائِكَةُ وَتَجَلَّى الْجَبَّارُ تَعَالَى بِنُورِهِ مَعَ أَنَّهُ لَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ فَيَقُولُ
الْمَلَائِكَةُ: وَهُمْ فِي عِيْدِهِمْ مِنَ الْعَدِ يَا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ أَيُوحَى إِلَيْهِمْ مَا جَزَاءُ
الْأَجِيرِ إِذَا وَفَى عَمَلَهُ؟ تَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يُوفَى أَجْرُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَشْهَدُكُمْ
أَنِّي قَدْ عَفَرْتُ لَهُمْ.

(الترغيب والترهيب ج ۹۸/۲ باب ماجاء في العتقاء في شهر في رمضان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی
پہلی رات ہوتی ہے اللہ عز و جل اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ کسی بندہ کی طرف
نظر فرمائے تو اسے کبھی عذاب نہ دے گا اور ہر دس لاکھ کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب
اثنیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کئے ان کے مجموعہ کے برابر اس ایک رات
میں آزاد کرتا ہے پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے ملائکہ خوشی کرتے ہیں اور اللہ عز و جل اپنے
نور کی خاص تجلی فرماتا ہے (جس کے وصف و صف بیان کرنے والے بیان نہیں کر سکتے)
فرشتوں سے فرماتا ہے اے گروہ ملائکہ اس مزدور کا کیا بدلہ ہے؟ جس نے کام پورا کر لیا فرشتے
عرض کرتے ہیں اس کا پورا اجر دیا جائے اللہ عز و جل فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں
نے ان سب کو بخش دیا۔ (بہار شریعت ۹۷/۵-۹۸)

۱۰۹۰: عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ دِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَهْلَ رَمَضَانَ فَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا رَمَضَانُ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي

أَنْ تَكُونَ السَّنةُ كُلُّهَا رَمَضَانَ فَقَالَ رَجُلٌ : مِنْ خَزَاعَةَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ حَدِّثْنَا فَقَالَ : إِنَّ
الْجَنَّةَ لَتُرَيَّنَ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ
هَبَّتْ رِيحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فَصَفَّقَتْ وَرَقَ أَشْجَارِ الْجَنَّةِ فَتَنَظَّرُ الْحُورُ الْعَيْنُ إِلَى
ذَلِكَ فَيَقُلْنَ : يَا رَبَّنَا ! اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِي هَذَا الشَّهْرِ أَزْوَاجًا تَقْرَأُ أَعْيُنُنَا بِهِمْ
وَتَقْرَأُ أَعْيُنُهُمْ بِنَا قَالَ : فَمَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا زُوجٌ زَوْجَةٌ مِنَ الْحُورِ
الْعَيْنِ فِي خِيَمَةٍ مِنْ ذَرَّةٍ كَمَا نَعَتَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ "حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ" عَلَى
كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ حُلَّةً لَيْسَ مِنْهَا حُلَّةٌ عَلَى لَوْنٍ الْآخَرَى وَتُعْطَى سَبْعِينَ لَوْنًا
مِنَ الطَّيِّبِ لَيْسَ مِنْهُ لَوْنٌ عَلَى رِيحِ الْآخِرِ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفَةٍ
لِحَاجَتِهَا وَسَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفٍ مَعَ كُلِّ وَصِيفٍ صَحْفَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا لَوْنُ الطَّعَامِ
يَسْجُدُ لِآخِرِ لُقْمَةٍ مِنْهَا لَذَّةٌ لَمْ يَجِدْهُ لَأَوَّلِهِ وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ سَرِيرًا مِنْ يَاقُوتَةٍ
حُمْرَاءَ عَلَى كُلِّ سَرِيرٍ سَبْعُونَ فِرَاشًا بَطَانُهَا مِنْ اسْتَبْرَقٍ فَوْقَ كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُونَ
أَرِيكَةً وَيُعْطَى زَوْجُهَا مِثْلَ ذَلِكَ عَلَى سَرِيرٍ مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرٍ مُوشَّحًا بِالذَّهَبِ عَلَيْهِ
سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ هَذَا بِكُلِّ يَوْمٍ صَامَةٍ مِنْ رَمَضَانَ سِوَى مَا عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ .

(الترغيب والترهيب ج ۲/۱۰ باب أن الجنة تزين رمضان)

حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک دن سنا رمضان شریف کا چاند نکل چکا تھا سرکار اقدس نے فرمایا
اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے؟ تو میری امت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی
ہو تو قبیلہ خزاعہ سے ایک شخص بولا اے اللہ کے نبی! بیان فرمائیں تو سرکار نے فرمایا رمضان کے
لیے آغاز سال سے لے کر پورے سال تک جنت سجائی جاتی ہے اور جب رمضان کا پہلا دن
ہوتا ہے عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جو جنتی درختوں کے پتوں کو حرکت دیتی ہے اسے
حوریں دیکھتی ہیں تو عرض کرتی ہیں اے رب! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے لیے
شوہر مقرر فرما جن کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں اور ہماری آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں سرکار
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو جو بندہ رمضان کا ایک روزہ رکھتا ہے موتی کے خیمہ تلے

ایک حور سے اس کی شادی کی جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حوروں کا وصف بیان فرمایا ہے ”حوریں ہیں خیموں میں پردہ نہیں“ ان میں ہر ایک کے اوپر ستر کپڑے ہوں گے ہر کپڑے کا رنگ الگ ہوگا اور انہیں ستر رنگ کی خوشبودی جائے گی ہر ایک کی بوالگ ہوگی ان حوروں میں سے ہر ایک کے لیے ستر ہزار خادمائیں اور ستر ہزار خادم ہوں گے اور ہر خادم کے ساتھ سونے کی تھالی ہوگی جس میں قسم قسم کے کھانے ہوں گے ہر آخری لقمے میں وہ لذت پائے گا جو پہلے میں نہیں پائی تھی اور ان میں ہر ایک کے لیے سرخ یا قوت کے ستر تخت ہوں گے ہر تخت پر ستر ایسے بستر ہوں گے جن کا ستر استبرق کا ہوگا ہر بستر پر ستر مزین آراستہ تخت ہوں گے ان کے شوہر کو بھی اسی کے مثل دیا جائے گا۔ اور ہر سرخ یا قوت کے تخت پر موتی سے آراستہ سونے کے دو کنگن ہوں گے یہ رمضان کے ہر روز روزہ رکھنے کے بدلے میں ہے دیگر اعمال حسنہ کے علاوہ۔

(بہار شریعت ۹۸/۵)

۱۰۹۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَرَأَيْتَ أَنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَلَّيْتُ الصَّلَاةَ الْخَمْسَ وَأَدَيْتُ الزَّكَاةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُ فَمِمَّنْ أَنَا؟ قَالَ : مِنَ الصَّادِقِينَ وَالشَّاهِدَاءِ .

(الترغيب والترهيب ج ۱۰۵/۲-۱۰۶ باب من قام رمضان ايمانا واحتسابا)

عمر بن مرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ فرمائیے اگر میں اس کی گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں پڑھوں اور زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں کا قیام کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟ فرمایا صدیقین اور شہداء میں سے۔ (بہار شریعت ۹۸/۵)

۱۰۹۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتَبَحَّتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَخُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ .

(صحیح البخاری ج ۲۵۵/۱ ربابُ هل يقال رمضان أو شهر رمضان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب

رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

۱۰۹۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَنَادَى مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ. (السنن لابن ماجه ج ۱/۱۹۱، ۱۲۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر لیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا ہے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور منادی پکارتا ہے اے خیر طلب کرنے والے متوجہ ہو اور اے شر کے چاہنے والے! باز رہ اور کچھ لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہیں اور یہ ہر رات میں ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۹۲/۵)

۱۰۹۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَبَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مِنْ حُرْمٍ خَيْرُهَا فَقَدْ حُرِّمَ. (السنن للنسائي ج ۱/۲۹۹-۳۰۰، باب فضل شهر رمضان)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا رمضان آیایہ برکت کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسکے روزے تم پر فرض کیے اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو طوق ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اسکی بھلائی سے محروم رہا وہ بیشک محروم ہے۔ (بہار شریعت ۹۲/۵)

﴿چاند دیکھنے کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۱۹۸: يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاِهْلَةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ . (البقرة ۱۸۰/۲)
تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرما دو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لیے۔ (کنز الایمان)

احادیث

۱۰۹۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ : لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ وَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدِرُوا لَهُ .

(صحیح البخاری ج ۲۵۶/۱ . باب قول النبی ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا . والصحیح لمسلم ج ۱ ص ۳۴۷ . باب کتاب الصیام)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور افطار نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور اگر ابرہہ تو مقدار پوری کرلو۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۵)

۱۰۹۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : (أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ) صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ كَيْنَ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ .

(صحیح البخاری ج ۲۵۶/۱ . باب قول النبی ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَيْلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا . والجامع الصحیح لمسلم ج ۳۴۷/۱ . باب کتاب الصیام . والسنن للنسائی

ج ۳۰۱/۱ . باب قبول شهادة الرجل الواحد)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر ابرہہ تو شعبان کی گنتی پوری کرلو۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۵)

۱۰۹۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ

الْهَلَالُ (قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي رَمَضَانَ) فَقَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: يَا بِلَالُ! اأَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا. (السنن لابی داؤد ج ۳۲۰/۱. باب فی شهادة الواحد علی رؤية هلال رمضان والنسائی ج ۳۰۰/۱. باب قبول شهادة الرجل الواحد علی هلال شهر رمضان. والسنن لابن ماجه ج ۱۲۰/۱. باب ماجاء فی الشهادة علی روية الهلال. (جامع الترمذی ۱۴۸/۱. باب ماجاء فی الصوم بالشهادة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ایک اعرابی نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ عرض کی ہاں فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا ہاں ارشاد فرمایا اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۵)

۱۰۹۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَايَا النَّاسَ الْهَلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ؛ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ (۱). (ابو داؤد ج ۳۲۰/۱. باب فی شهادة الواحد رؤية هلال رمضان) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ لوگوں نے باہم چاند دیکھنا شروع کیا میں نے حضور کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے حضور نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۵)

۱۰۹۹: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَا رَمَضَانَ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْهِ غَدٌ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ. (السنن لابی داؤد ج ۳۱۸/۱. باب إِذَا أُغْمِيَ الشَّهْرُ)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کا اس قدر تحفظ کرتے کہ اتنا اور کسی کا نہ کرتے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے اور اگر ابر ہوتا تو تیس دن پورے کر کے روزہ رکھتے۔ (بہار شریعت ۱۰۵/۵)

۱۱۰۰: عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَحْلَةَ قَالَ:

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کے چاند کے لیے ایک مسلمان کی گواہی مقبول و کافی ہے۔

تَرَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ :
 فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ
 الْقَوْمِ : هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ : أَى لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قَالَ : قُلْنَا : لَيْلَةٌ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ : إِنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَدَّةُ لِلرُّؤْيَا فَهِيَ لِلَّيْلَةِ رَأَيْتُمُوهُ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۱/۳۴۸)

ابو النجری سے مروی کہتے ہیں ہم عمرہ کے لیے گئے جب بطن نخلہ میں پہنچے تو
 چاند دیکھ کر کسی نے کہا تین دن کا ہے کسی نے کہا دو دن کا کسی نے کہا دو رات ہے ابن عباس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے ہم ملے اور ان سے واقعہ بیان کیا فرمایا تم نے دیکھا کس رات میں؟ ہم نے کہا
 فلاں رات میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسکی مدت دیکھنے سے مقرر فرمائی لہذا اس رات کا
 مقرر فرمایا جائے گا جس رات کو تم نے دیکھا۔ (بہار شریعت ۱۰۶/۵)

﴿ان چیزوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا﴾

احادیث

۱۱۰۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا نَسِيَ فَآكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلَيْتَمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ.

(صحیح البخاری ج ۲۰۹/۱. بَابُ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ وَشَرِبَ نَاسِيًا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس روزہ دار نے بھول کر کھایا یا پیادہ اپنے روزہ کو پورا کرے کہ اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا۔ (بہار شریعت ۱۱۱/۵)

۱۱۰۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ ذَرَعَهُ فُيٌّ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنْ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ. (السنن لابی داؤد ج ۳۲۴/۱ باب

الصائم ليستقي عامداو جامع الترمذی ج ۱۵۳/۱. باب ماجاء فی من استقاء عمدا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پر قے نے غلبہ کیا اس پر قضا نہیں اور جس نے قصداً قے کی اس پر روزہ کی قضا ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۱/۵)

۱۱۰۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اشْتَكَيْتُ عَيْنِي أَفَاكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ: نَعَمْ. (جامع الترمذی ج ۱۵۴/۱. باب ماجاء فی الکحل للصائم)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک شخص نے خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کی میری آنکھ میں مرض ہے کیا روزہ کی حالت میں سرمہ لگاؤں؟ فرمایا ہاں۔ (بہار شریعت ۱۱۲/۵)

۱۱۰۴: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ لَا يُفْطَرْنَ الصَّائِمَ الْحَجَامَةُ وَالْقَيُّْ وَالْإِحْتِلَامُ.

(جامع الترمذی ج ۱۵۲/۱. باب ماجاء فی الصائم یدرعه القي)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں پچھنا اور قے اور احتلام۔ (بہار شریعت ۱۱۲/۵)

﴿روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان﴾

احادیث

۱۱۰۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ . (صحیح البخاری ج ۲۵۹/۱ باب قول النبی ﷺ اذ تَوْضًا . والسنن لابی داود ج ۳۲۶/۱ باب التغلیظ فیمن افطر عمدا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان کے ایک دن کا روزہ بغیر رخصت و بغیر مرض افطار کیا تو زمانہ بھر کا روزہ اس کی قضا نہیں ہو سکتا ہے اگرچہ رکھ بھی لے۔ (بہار شریعت ۱۱۵/۵)

۱۱۰۶: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَتَانِي رَجُلَانِ فَأَخَذَا بِضَبْعِي فَاتَيَا بِي جَبَلًا وَغَرًّا فَقَالَ : اصْعَدْ فَقُلْتُ : إِنِّي لَا أَطِيقُهُ فَقَالَ : إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ فَصَعِدْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي سَوَاءِ الْجَبَلِ إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ قُلْتُ : مَا هَذِهِ الْأَصْوَاتُ ؟ قَالُوا : هَذَا عَوَاءُ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيهِمْ مُشَقَّقَةً أَشَدَّ أَقْهَمُ تَسِيلُ أَشَدَّ أَقْهَمُ دَمَا قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ قَالَ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ . (الترغيب والترهيب ج ۲/۱۰۸/۱۰۹ باب الترهيب من افطار شيء من رمضان من غير عذر).

ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ حضور فرماتے ہیں میں سو رہا تھا دو شخص حاضر ہوئے اور میرے بازو پکڑ کر ایک پہاڑ کے پاس لے گئے اور مجھ سے کہا چڑھئے میں نے کہا مجھ میں اس کی طاقت نہیں انہوں نے کہا ہم سہل کر دیں گے میں چڑھ گیا جب بچ پہاڑ پر پہنچا تو سخت آوازیں سنائی دیں میں نے کہا یہ کیسی آوازیں

ہیں؟ انہوں نے کہا یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں پھر مجھے آگے لے گئے میں نے ایک قوم کو دیکھا کہ وہ لوگ اٹنے لٹکائے گئے ہیں اور ان کی باچھیں چیری جارہی ہیں جن سے خون بہتا ہے میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ وقت سے پہلے روزہ افطار کر دیتے تھے۔

(بہار شریعت ۱۱۵/۵)

۱۱۰۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: غُرِيَ الْإِسْلَامُ وَقَوَاعِدُ الدِّينِ ثَلَاثَةٌ عَلَيْهِنَّ أُسِّسَ الْإِسْلَامُ، مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ خَلَالَ الدَّمِّ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ وَصَوْمُ رَمَضَانَ. رواه أبو يعلى بإسناد حسن. وفي رواية: مَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللَّهِ كَافِرٌ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ، وَلَا عَدْلٌ وَقَدْ حُلَّ دَمُهُ وَمَالُهُ. (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۰۹، ۱۱۰)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اسلام کے کڑے اور دین کے قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنا مضبوط کی گئی جو ان میں ایک کو ترک کرے وہ کافر ہے اس کا خون حلال ہے کلمہ توحید کی شہادت اور نماز فرض اور روزہ رمضان اور ایک روایت میں ہے جو ان میں سے ایک کو ترک کرے وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتا ہے اور اس کا فرض و نفل کچھ مقبول نہیں۔

﴿روزہ کے مکروہات کا بیان﴾

۱۱۰۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. (صحیح البخاری ج ۲۵۵/۱. باب من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم. والسنن لابی داؤد ج ۳۲۲/۱. باب الغيبة للصائم. والترغيب والترهيب ج ۱۴۶/۲. باب الصائم من الغيبة والفحش) وكذا في الطبرانی عن أنس رضي الله تعالى عنه .

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بری بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے اور اسی کے مثل طبرانی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۵)

۱۱۰۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَبُّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ وَرَبُّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ. (رواه ابن ماجه والنسائي وابن خزيمة في صحيحه .

(الترغيب والترهيب ج ۱۴۸/۲. باب رب صائم ليس له من صيامه الا الجوع) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ انہیں روزہ سے سوا پیاس کے کچھ نہیں اور بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے کہ انہیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۵)

۱۱۱۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَبُّ صَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ صِيَامِهِ الْجُوعُ وَالْعَطَشُ وَرَبُّ قَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ قِيَامِهِ السَّهَرُ. رواه الطبرانی (الترغيب والترهيب ج ۱۴۸/۲. باب ترهيب الصائم من الغيبة والفحش)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ انہیں روزہ سے سوا پیاس کے کچھ نہیں اور بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ انہیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

یعنی وہ فضیلت جو رمضان میں رکھنے کی تھی کسی طرح حاصل نہیں کر سکتا تو جب روزہ نہ رکھنے میں یہ سخت وعید ہے رکھ کر توڑ دینا تو اس سے سخت تر ہے۔ ۱۲

۱۱۱۱: عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الصَّيَامُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا. رواه النسائي باسناد حسن وابن خزيمة في صحيحه والبيهقي. (الترغيب والترهيب ج ۱۴۷/۲. باب الصيام جنة ما لم يخرقها) ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا روزہ سپر ہے جب تک اسے پھاڑا نہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۵)

۱۱۱۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: الصَّيَامُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا بِكَذِبٍ أَوْ غِيْبَةٍ. (کنز العمال ج ۲۹۲/۴ حدیث نمبر ۵۸۸۳ باب فی فضل الصوم مطلقاً) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ روزہ سپر ہے جب تک اسے جھوٹ یا غیبیت سے پھاڑا نہ ہو۔ (مرتب)

۱۱۱۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ الصَّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ إِنَّمَا الصَّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ. (الترغيب والترهيب ج ۱۴۷/۲، ۱۴۸. باب الصيام جنة ما لم يخرقها)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا روزہ اس کا نام نہیں کہ کھانے اور پینے سے باز رہنا، روزہ تو یہ ہے کہ لغو و بیہودہ باتوں سے بچا جائے۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۵)

۱۱۱۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَآتَاهُ آخِرُ قَتْلَاهُ فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَالَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ.

(السنن لابی داؤد ج ۱/۳۲۴. باب الصائم يبلغ الریق)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے روزہ دار کو مباشرت کرنے کے بارے میں سوال کیا حضور نے انھیں اجازت دی پھر ایک دوسرے صاحب نے حاضر ہو کر یہی سوال کیا تو انہیں منع فرمایا اور جن کو اجازت دی تھی وہ بوڑھے تھے اور جن کو منع فرمایا وہ جوان تھے۔ (۱) (بہار شریعت ۱۲۳/۵)

۱۱۱۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ زَادَ مُسَدَّدًا مَا لَا أَعُدُّ وَلَا أَحْصِي. (السنن لابی داؤد ج ۱/۳۲۲. باب السواك للصائم)

عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے راوی کہتے ہیں میں نے بے شمار بار نبی ﷺ کو روزہ میں مسواک کرتے دیکھا۔ (بہار شریعت ۱۲۳/۵)

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ حلال، حرام، کرنے، اسلام کے آئین بنانے کے مکمل مختار ہیں۔

﴿سحری و افطار کا بیان﴾

احادیث

۱۱۱۶: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ

بَرَكَةً. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۵۰. باب فضل السحور. السنن لابن ماجه ۱۲۲/۱ و. صحيح البخاری ۲۵۷/۱)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں

برکت ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۷/۵)

۱۱۱۷: عَنْ عُمَرَوْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا

وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحْرِ. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۵۰. باب فضل السحور)

عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے اور اہل

کتاب کے روزے میں فرق سحری کا لقمہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۷/۵)

۱۱۱۸: عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْبَرَكَةُ

فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْجَمَاعَةِ وَالْثَرِيدِ وَالسَّحُورِ. رواه الطبرانی في الكبير

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۳۷. باب في السحور سيما بالتمر)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تین

چیزوں میں برکت ہے جماعت اور ثرید اور سحری میں۔ (بہار شریعت ۱۲۷/۵-۱۲۸)

۱۱۱۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ

اللَّهَ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ. رواه الطبرانی في الاوسط وابن حبان في صحيحه.

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۳۷. باب في السحور سيما بالتمر)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اس

کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۵)

۱۱۲۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :

اسْتَعِينُوا بِطَعَامِ السَّحْرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ وَالْقِيلُولَةِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ . رواه ابن ماجه وابن خزيمة في صححه والبيهقي (الترغيب والترهيب ج ۱۲/۱۳۸۱۲ . باب استعينوا بطعام السحر على قيام النهار ابن ماجه ج ۱۲/۱۲۳)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھانے

سے دن کے روزہ پر استعانت کرو اور قیلولہ سے رات کے قیام پر۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۵)

۱۱۲۱: عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ

يَتَسَحَّرُ فَقَالَ : إِنَّهَا بَرَكَهٌ أَعْطَاكُمْ اللَّهُ إِيَّاهَا فَلَا تَدْعُوهُ .

(السنن للنسائی ج ۱/۴۰۳ . باب فضلي السحور)

ایک صحابی راوی کہتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور سحری تناول فرما رہے

تھے ارشاد فرمایا یہ برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی تو اسے نہ چھوڑنا۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۵)

۱۱۲۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :

ثَلَاثَةٌ لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ فِيمَا طَعِمُوا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا كَانَ حَلَالًا الصَّائِمِ وَالْمُتَسَحِّرِ وَالْمُرَابِطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ . رواه البزار والطبرانی في الكبير .

(الترغيب والترهيب ج ۲/۱۳۹۱۲ . تُسَحَّرُوا وَلَوْ بِجُرْعَةٍ مَاءٍ)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین

شخصوں پر کھانے میں انشاء اللہ تعالیٰ حساب نہیں جبکہ حلال کھایا روزہ دار سحری کھانے والا اور سرحد پر گھوڑا باندھنے والا۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۵)

۱۱۲۳: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ :

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : السَّحُورُ كُلُّهُ بَرَكَهٌ فَلَا تَدْعُوهُ وَلَوْ أَنْ يَجُوعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِّنْ مَّاءٍ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ .

(الترغيب والترهيب ج ۲/۱۳۹۱۲ . باب تسحروا ولو بجُرْعَةٍ مَّاءٍ)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کل کی کل

برکت ہے اسے نہ چھوڑنا اگرچہ ایک گھونٹ پانی پی لے کیوں کہ سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۵)

۱۱۲۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

: تَسَحَّرُوا وَلَوْ بِجُرْعَةٍ مِنْ مَاءٍ (الترغيب والترهيب ج ۱۳۹/۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی پی کر۔ (مرتب)

۱۱۲۵: عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

نِعْمَ السَّحُورُ التَّمْرُ وَقَالَ: يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُتَسَحِّرِينَ. (الترغيب والترهيب ج ۱۳۹/۲)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سحری میں کھجور بہت عمدہ ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحم فرمائے۔ (مرتب)

۱۱۲۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ. (الترغيب والترهيب ج ۱۳۹/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کی سحری میں کھجور بہت اچھی ہے۔ (مرتب)

۱۱۲۷: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ

بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفَطْرَ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۳۵۰/۱، ۳۵۱. باب فضل

السحور والترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۳۹)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۵)

۱۱۲۸: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى سُنتِي مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النَّجُومَ. رواه ابن حبان في صحيحه.

(الترغيب والترهيب ج ۱۴۰/۲. بَابُ أَنْ أَحَبَّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا)

حضرت سہل بن سعد سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میری سنت پر رہے گی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۵)

۱۱۲۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا.

(جامع الترمذی ج ۱/۱۵۰، باب تعجیل الافطار، ترغیب ج ۲/۱۴۰)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۸/۵-۱۲۹)

۱۱۳۰: رَوَى عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَتَأْخِيرُ السُّحُورِ وَضَرْبُ الْيَدَيْنِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فِي الصَّلَاةِ. رواه الطبرانی في الأوسط.

(الترغیب والترہیب ج ۲/۱۴۰، باب ان احب عبادى الى اعجلهم فطرا)

یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرمایا تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر اور نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۵)

۱۱۳۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخَّرُونَ. (السنن لابی داؤد ج ۱/۳۲۱، باب تَعْجِيلُ الْفِطْرِ وَالتَّرْغِيبُ وَالتَّرْهِيْبُ ج ۲/۱۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۵)

۱۱۳۲: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَلْيَفْطِرْ عَلَى الْمَاءِ فَإِنَّهُ طَهُورٌ. رواه ابو داود و الترمذی و ابن خزيمة في صحيحه.

(الترغیب والترہیب ج ۲/۱۴۱، ابن ماجہ ج ۱/۱۲۳، باب ماجاء على يسجد الفطر)

سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور ﷺ فرماتے ہیں جب تم میں کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ برکت ہے اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۵)

۱۱۳۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُفْطِرُ عَلَى رَطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فَعَلَى تَمْرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ.

(السنن لابی داود ج ۱/۳۲۱. باب ما يفطر عليه)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نماز سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوروں سے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی پیتے۔

۱۱۳۴: عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ. (السنن لابی داود ج ۱/۳۲۲. باب القول عند الافطار)

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے

”اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت“ (بہار شریعت ۱۲۹/۵)

۱۱۳۵: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ بن الجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ فْطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُنْقَضُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ. رواه الترمذی والنسائی وابن ماجه وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما.

(الترغيب والترهيب ج ۲/۱۴۴. ماجاء في من فطر صائما في رمضان)

خالد بن جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا جو روزدار کا روزہ افطار کرائے تو اسے بھی اتنا ہی ملے گا۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۵)

۱۱۳۶: رُوِيَ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ فْطَرَ صَائِمًا عَلَى طَعَامٍ وَشَرَابٍ مِنْ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ فِي سَاعَاتِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَصَلَّى عَلَيْهِ جِبْرَائِيلُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ. رواه الطبرانی في الكبير

(الترغيب والترهيب ج ۲/۱۴۴. باب ماجاء فيمن فطر صائما في رمضان)

سلمان قاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے

حلال کھانے یا پانی سے روزہ افطار کرایا فرشتے ماہ رمضان کے اوقات میں ان کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام شب قدر میں اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۲۹/۵-۱۳۰)

۱۱۳۷: عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى طَعَامٍ وَشَرَابٍ مِّنْ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ فِي سَاعَاتِ رَمَضَانَ وَصَافَحَهُ جِبْرِئِيلُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ. رواه ابو الشيخ

(الترغيب والترهيب ج ۱۴/۲ باب الترغيب في الطعام)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو حلال کماٹی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور شب قدر میں حضرت جبرئیل اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۳۰/۵)

۱۱۳۸: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةٍ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شُرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شُرْبَةٍ لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ (مشکوۃ المصابیح ص ۱۷۴ کتاب الصوم)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا کھجور یا شربت سے افطار کرائے اور جو روزہ دار کو آسودہ کرے اللہ اسے میرے حوض سے پلائے گا وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔ (مرتب)

﴿ان وجوه کا بیان جن سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے﴾

احادیث

۱۱۳۹: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حُمَزَةَ بْنَ عَمْرِوَالْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ :
يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! إِنِّي رَجُلٌ أَسْرَدُ الصَّوْمَ فَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ : صُمْ إِنْ شِئْتَ
وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ. (الصحيح لمسلم ج ۳۵۷/۱ . بَابُ جَوَازِ صَوْمِ الْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ
لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ . وجامع الترمذی ج ۱۵۲/۱ . بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي
السَّفَرِ . وَالسَّنَنُ لِابْنِ مَاجَه ج ۱۲۱/۱ . بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی بہت
روزے رکھا کرتے تھے انھوں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ سفر میں روزہ رکھوں
ارشاد فرمایا چاہے رکھو اور چاہے نہ رکھو۔ (بہار شریعت ۱۳۰/۵)

۱۱۴۰: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِسِتِّ
عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِْبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ
وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ. (صحيح المسلم ج ۳۵۶/۱ . بَابُ جَوَازِ صَوْمِ الْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ
لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ . وجامع الترمذی ج ۱۵۲/۱ . بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں سولہویں رمضان کو رسول اللہ ﷺ
کے ساتھ ہم جہاد میں گئے ہم میں بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا تو نہ روزہ داروں نے
غیر روزہ داروں پر عیب لگایا اور نہ انھوں نے ان پر۔ (بہار شریعت ۱۳۰/۵)

۱۱۴۱: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : أَغَارَتْ
عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدْتُهُ يَتَغَدَّى فَقَالَ : أَدْنُ فِكُلْ

فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ: أَدْنُ أَحَدُكَ عَنِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ أَنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحَامِلِ أَوْ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ أَوْ الصَّيَّامَ وَاللَّهُ لَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ كِلَيْهِمَا أَوْ أَحَدَهُمَا فَيَا لَهْفَ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ ﷺ

(جامع الترمذی ج ۱/۵۲۱. باب ماجاء فی الرخصة فی الافطار للجلی والمرضع)

والسنن لابن ماجه ج ۱/۸۹. باب ماجاء فی الافطار للحامل والمرضع)

حضرت انس بن مالک کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف فرمادی یعنی چار رکعت والی دو پڑھے گا اور مسافر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ سے روزہ معاف فرمادیا کہ ان کو اجازت ہے کہ اس وقت نہ رکھیں بعد میں وہ مقدار پوری کر لیں۔ (بہار شریعت ۱۳۰/۵)

روزہ نفل کے فضائل

۱۱۴۲: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي تَصُومُونَهُ؟ قَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَتَحْنُ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَتَحْنُ أَحَقَّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۳۵۹/۱ باب صوم يوم عاشوراء)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ شریف تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشوراء کا روزہ رکھے ہوئے پایا تو ارشاد فرمایا آج کون سا دن ہے؟ کہ روزہ رکھے ہوئے ہو یہودیوں نے عرض کیا کہ یہ عظمت والادن ہے اس میں اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات بخشی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق فرمایا تو موسیٰ علیہ السلام نے شکر یہ میں روزہ رکھا اس لیے ہم لوگ بھی روزہ رکھتے ہیں تو سرکار اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں اور آپ نے عاشوراء کا روزہ خود رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۳۵/۵)

۱۱۴۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ وَإِذَا أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوضَةِ صَلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ.

(السنن لابن داؤد ج ۳۳۰/۱ باب فی صوم المحرم. جامع الترمذی ص ۱۵۶)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے اور فرض کے بعد افضل نماز صلوٰۃ اللیل ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۵/۵، ۱۳۶)

۱۱۴۴: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ؟ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْآيَامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا إِلَّا هَذَا الشَّهْرَ. يَعْنِي رَمَضَانَ.

(الجامع الصحيح لمسلم ج ۳۵۹/۱ باب صوم يوم عاشوراء)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو کسی دن کے روزہ کو اوروں پر فضیلت دے کر جستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ عاشورا کا دن اور یہ رمضان کا مہینہ۔ (بہار شریعت ۱۳۶/۵)

۱۱۴۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ؟ قَالُوا: هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَتَخُنْ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَتَخُنْ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

(صحیح المسلم ج ۳۵۹/۱ باب صوم یوم عاشوراء)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے یہود کو عاشورا کے دن روزہ دار پایا ارشاد فرمایا یہ دن کیا ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو عرض کی یہ عظمت والا دن ہے اس میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی فرعون اور اس کی قوم کو ڈبو دیا لہذا موسیٰ علیہ السلام نے بطور شکر اس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی رکھتے ہیں ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں تو حضور ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا۔ (۱) (بہار شریعت ۱۳۶/۵)

۱۱۴۶: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أُحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ. (السنن لابن ماجہ ج ۱۲۵/۲ باب صیام یوم عاشوراء. الصحیح لمسلم ج ۳۶۷/۱)

ابوقنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ پر گمان ہے

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ عزوجل کوئی خاص نعت عطا فرمائے اس کی یادگار قائم کرنا درست و محبوب ہے کہ وہ نعت خاصہ یا دائی ہوگی اور اس کا شکر ادا کرنے کا سبب ہوگا خود قرآن عظیم میں ارشاد فرمایا "ذُكِّرْتُمْ بآيَاتِ اللَّهِ" خدا کے انعام کے دنوں کو یاد کرو اور ہم مسلمانوں کے لیے یوم ولادت اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہتر کون سا دن ہوگا؟ جس کی یادگار قائم کریں کہ تمام نعمتیں انہیں کے طفیل میں ہیں اور یہ دن عید سے بھی بہتر کہ انہیں کے صدقہ میں تو عید عید ہوئی اسی وجہ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا کہ فیہ ولدتنا سن دن میری ولادت ہوئی ۱۲

کہ عاشوراروزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۶/۵)
 ۱۱۴۷: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي
 أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالَّتِي بَعْدَهُ.

(السنن لابن ماجہ ج ۱/۲۵۰. باب صیام یوم عرفہ)

ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ پر گمان ہے
 کہ عرفہ کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۶/۵-۱۳۷)
 ۱۱۴۸: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ
 صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَابَعَتَيْنِ. رواه ابو يعلى

(الترغيب والترهيب ج ۱۲/۲ باب الترغيب في صيام يوم عرفه)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے
 ارشاد فرمایا کہ جو عرفہ کے دن روزہ رکھے گا اس کے دو سال مسلسل کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔
 ۱۱۴۹: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَ لَهُ سَنَةٌ أَمَامِهِ وَسَنَةٌ خَلْفِهِ وَمَنْ صَامَ عَاشُورَاءَ غُفِرَ لَهُ
 سَنَةٌ. (رواه الطبرانی في الاوسط) (الترغيب والترهيب ج ۱۲/۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا جو یوم عرفہ کا روزہ رکھے اس کے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف ہو جائیں
 گے اور جو عاشورہ کا روزہ رکھے اس کے ایک سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (مرتب)
 ۱۱۵۰: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ: كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَعْدِلُهُ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ
 . رواه الطبرانی في الاوسط (الترغيب والترهيب ج ۱۳/۲)

سعید بن جبیر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 سے عرفہ کے روزہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ہم اس کو دو سال کے روزے کے
 برابر گردانتے ہیں یہ اس وقت فرمایا جب ہم لوگ سرکار اقدس کے ساتھ تھے۔ (مرتب)

۱۱۵۱: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ: يُكْفَرُ السَّنَةَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهَا. رواه الطبرانی فی الكبير . (الترغیب والترہیب ج ۱۱۲/۲)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کا روزہ موجودہ اور آئندہ سال کا گناہ مٹا دیتا ہے۔ (مرتب)

۱۱۵۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ أَلْفِ يَوْمٍ (الترغیب والترہیب ج ۱۱۲/۲)
ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کے روزہ کو ہزار دن کے روزے کے برابر بتاتے۔ (بہار شریعت ج ۱۳۷/۵)

۱۱۵۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ.
(السنن ابی داؤد ج ۳۳۱/۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور نے عرفہ کے دن عرفہ میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔
(بہار شریعت ج ۱۳۷/۵)

۱۱۵۴: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَكَانَ صَامَ الدَّهْرِ. (الصحيح لمسلم ج ۳۶۹/۱ باب استحباب صوم ستة من شوال و ابو داؤد ج ۳۳۰/۱ باب فی صوم ستة ایام من شوال و ترمذی ج ۹۴/۱)
ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے دہر کا روزہ رکھا۔ (بہار شریعت ج ۱۳۷/۵)

۱۱۵۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاتَّبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَكَانَ صَامَ الدَّهْرِ. رواه البزار والطبرانی (الترغیب والترہیب ج ۱۱۱/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے

رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا وہ ایسا ہے جیسے اس نے دہر کا روزہ رکھا۔ (مرتب)

۱۱۵۶: عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا.

(السنن لابن ماجه ج ۱/۱۲۴. باب ستة ايام من شوال)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھ لیے تو اس نے پورے سال کا روزہ رکھا کہ جو ایک نیلی لائے گا اسے دس ملے گی (تو ماہ رمضان کا روزہ دس مہینے کے برابر اور ان چھ دنوں کے بدلے میں دو مہینے تو پورے سال کے روزے ہو گئے)۔ (بہار شریعت ۱۳۷/۵)

۱۱۵۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَسِتًّا

مَنْ شَوَّالٍ فَقَدْ صَامَ السَّنَةَ. رواه احمد والبخاري والطبراني (الترغيب والترهيب ج ۱/۱۱۲)
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور شوال کے چھ روزے رکھا تو اس نے پورے سال کا روزہ رکھا۔ (مرتب)

۱۱۵۸: رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رواه الطبراني في الاوسط (الترغيب والترهيب ج ۱/۱۱۲. باب في صوم ست من شوال)
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (بہار شریعت ۱۳۷/۵)

۱۱۵۹: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَطَّلِعُ اللَّهُ إِلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لَجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ. رواه الطبراني وابن حبان وفي صحيحه.

(الترغيب والترهيب ج ۱/۱۱۸. باب ماجاء في صيام النبي ﷺ)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ شعبان کی

پندرہویں شب میں اللہ عزوجل تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافر اور عداوت والے کو۔ (بہار شریعت ج ۵/۱۳۸)

۱۱۶۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: هَذِهِ لَيْلَةُ النُّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلَّهِ فِيهَا عِتْقَاءُ مِنَ النَّارِ بَعْدَهُ شُعُورٌ غَنِمَ كُلُّبٌ وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ فِيهَا إِلَى مُشْرِكٍ وَلَا إِلَى مُشَاحِنٍ وَلَا إِلَى قَاطِعِ رَحِمٍ وَلَا إِلَى مُسْبِلٍ وَلَا إِلَى عَاقٍ لَوْ الْذِيهِ وَلَا إِلَى مُذْمِنٍ خَمِيرٍ.

(الترغيب والترهيب ج ۱۱۸/۲. باب ماجاء في صيام النبي ﷺ)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل آئے اور کہا یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنسی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کی مداومت کرنے والے کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۵/۱۳۸)

۱۱۶۱: رَوَى الْإِمَامُ أَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَطْلُعُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى خَلْقِهِ لَيْلَةَ النُّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهِ إِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ نَفْسٍ. (الترغيب والترهيب ج ۱۱۹/۲)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کو اپنی مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے تو اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے دو شخصوں کے ایک عداوت والا دوسرا (ناحق) جان مارنے والا۔ (بہار شریعت ج ۵/۱۳۸)

۱۱۶۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَطْلُعُ عَلَى عِبَادِهِ فِي لَيْلَةِ النُّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِينَ وَيَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِينَ وَيُوَخِّرُ أَهْلَ الْحَقْدِ كَمَا هُمْ. (الترغيب والترهيب ج ۱۱۹/۲)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل شعبان کی پندرہویں شب میں تجلی فرماتا ہے استغفار کرنے والوں کو بخش دیتا ہے

اور طالب رحمت پر رحم فرماتا ہے اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں اسی پر چھوڑ دیتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۳۸/۵)

۱۱۶۳: رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا يَوْمَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَنْزِلُ فِيهَا لِيُغْرِبَ الشَّمْسُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: الْآمِنُ مُسْتَغْفِرٌ فَأَغْفِرْ لَهُ الْآمِنُ مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقْهُ الْآمِنُ مُبْتَلَىٌ فَأَعَافِيهِ إِلَّا كَذَّاءً إِلَّا كَذَّاءَ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

(الترغيب والترهيب ج ۱۱۹/۲۔ ۱۲۰۔ باب ماجاء في صيام النبي ﷺ)

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں جب شعبان کی پندرہویں رات آجائے تو اس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ رب تبارک و تعالیٰ غروب آفتاب سے آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اسے روزی دوں، ہے کوئی مبتلا کہ اسے عافیت دوں ہے کوئی ایسا، ہے کوئی ایسا اور یہ اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔ (بہار شریعت ۱۳۸/۵۔ ۱۳۹)

۱۱۶۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ. رَوَاهُ

البخاری ومسلم وابوداؤد ورواه النسائي والترمذی (بیہقی ج ۲۹۲/۴۔ باب فی فضل

صوم شعبان۔ والترغيب والترهيب ج ۱۱۷/۲۔ باب ماجاء في صيام النبي ﷺ)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور اقدس ﷺ کو شعبان سے زیادہ

کسی مہینے میں روزہ رکھتے میں نے نہیں دیکھا۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۵)

۱۱۶۵: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ! أَوْصَانِي حَبِيبِي

بِثَلَاثٍ لَنْ أَدْعَهُنَّ مَاعِشْتُ بِصِيَامٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلْوَةِ الصُّحَى وَبِأَنْ

لَا أَنَامَ حَتَّى أُوقِرَ (الترغيب والترهيب ج ۱۲۰/۲۔ باب الترغيب في صوم ثلثة ايام)

حضرت ابو دردار رضی اللہ عنہ سے مروی میرے حبیب سرکار اقدس ﷺ نے مجھے تین

باتوں کا حکم دیا جنہیں تاحیات نہ چھوڑوں ایک یہ ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھو دوسرے

نماز چاشت تیسرے یہ کہ وتر پڑھنے سے پہلے نہ سوؤں۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۵)

۱۱۶۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثِ

صِيَامٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ. رواه البخاری
ومسلم والنسائی. (الترغیب والترہیب ج ۱۲/۲ باب فی صوم ثلاثة ايام من كل شهر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں مجھے میرے خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین باتوں کا حکم دیا ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے چاشت کی دو رکعت پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا۔ (مرتب)

۱۱۶۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ.

(الترغیب والترہیب ج ۱۲/۲. باب فی صوم ثلاثة ايام من كل شهر)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر

مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دہر (ہمیشہ) کا روزہ۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۵)

۱۱۶۸: عَنْ قُرَّةَ بِنِ إِيَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صِيَامُ

ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِفْطَارُهُ.

(الترغیب والترہیب ج ۱۲/۲ باب الترغیب فی صوم ثلاثة ايام من كل شهر)

حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ہر مہینے کے

تین دن کے روزے دہر کے روزے اور افطار کی طرح ہیں۔ (مرتب)

۱۱۶۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبُ وَخْرَ الصَّدْرِ.

(الترغیب والترہیب ج ۱۲/۲. باب فی صوم ثلاثة ايام من كل شهر)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں رمضان کے

روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینہ کی خرابی کو دور کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۵)

۱۱۷۰: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ

وَصَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ وَهُنَّ يُذْهِبُ بَلَابَ الصَّدْرِ.

(کنز العمال ج ۳۴۵/۴ حدیث ۶۷۴۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابیوں کو دور کرتے ہیں۔ (مرتب)

۱۱۷۱: رَوَى عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَفْتِنَا عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ: مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَصُومَهُنَّ فَإِنَّ كُلَّ يَوْمٍ يُكَفِّرُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ يُنْقَى مِنَ الْإِثْمِ كَمَا يُنْقَى الْمَاءُ التُّرْبُ. ورواه الطبرانی

(الترغیب والترہیب ج ۱۲/۱۲۱. باب فی صوم ثلاثة ایام من کل شهر)

میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جس سے ہو سکے ہر مہینہ میں تین روزے رکھے ہر روزہ دس گناہ مٹاتا ہے اور گناہ سے ایسا پاک کرتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۵)

۱۱۷۲: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا صُمْتُ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثًا فَصُمْتُ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

(الترغیب والترہیب ج ۲/۱۲۳)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ چودہ پندرہ کو رکھو۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۵)

۱۱۷۳: عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: أَرَبَعَ لَمْ يَكُنْ يَدْعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ.

(السنن للنسائی ج ۱/۳۲۸. مشکوٰۃ المصابیح باب صیام التطوع ص ۱۸۰)

ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے عاشوراء اور عشرہ ذی الحجہ اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور فجر کے پہلے دو رکعتیں۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۵)

۱۱۷۴: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفْطِرُ أَيَّامَ الْبَيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ. رواه النسائي. (مشکوٰۃ المصابیح باب صیام التطوع ص ۱۸۰)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ ایام بیض میں بغیر روزے کے نہ

رہتے خواہ حضر ہو یا سفر۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۵ تا ۱۴۰)

۱۱۷۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأَحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ. رواه الترمذی (الترغیب والترہیب ج ۱۲/۲ باب فی صوم الاثنين والخميس)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں پیر اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس وقت پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ (بہار شریعت ۱۴۰/۵)

۱۱۷۶: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لَا تَكَادَ تُفْطِرُ وَتُفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ تَصُومُ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَالْأَصُمْتُهُمَا قَالَ: أَيُّ يَوْمَيْنِ؟ قُلْتُ: يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ قَالَ: ذَلِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأَحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ. رواه ابو داؤد (الترغیب والترہیب ج ۱۲/۲ باب تعرض الأعمال يوم الاثنين والخميس)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مسلسل روزہ رکھتے تو افطار نہیں کرتے اور لگاتار افطار کرتے تو روزہ نہیں رکھتے لیکن دو دن اگر آپ کے روزہ میں آجائیں تو ضرور روزہ رکھتے ہیں ارشاد فرمایا کون دو دن؟ میں نے عرض کیا پیر اور جمعرات ارشاد فرمایا ان دنوں دنوں میں اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل پیش ہو تو میں روزہ دار ہوں۔

۱۱۷۷: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَمَنْ مُسْتَغْفِرٌ فَيُغْفَرُ لَهُ وَمِنْ تَائِبٍ فَيَتَابُ عَلَيْهِ وَيُرَدُّ أَهْلُ الضَّغَائِنِ بِضَغَائِنِهِمْ حَتَّى يَتُوبُوا.

(الترغیب والترہیب ج ۱۲/۲ باب تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس)

۱۱۷۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنَّكَ تَصُومُ الْاِثْنَيْنِ

وَالْخَمِيسَ فَقَالَ : إِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ يَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ
الْأَمْهَتَجَرَيْنِ يَقُولُ : دَعَهُمَا حَتَّى يَصْطَلِحَا. رواه ابن ماجه.

(الترغيب والترهيب ج ۱۲۴/۲-۱۲۵. باب فی صوم الاثنین والخمیس)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی حضور ﷺ پیر اور جمعرات کو روزے رکھا کرتے تھے اس
کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا ان دنوں میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر وہ
دو شخص جنہوں نے باہم جدائی کر لی ہے ان کی نسبت ملائکہ سے فرماتا ہے انہیں چھوڑو یہاں تک
صلح کر لیں۔ (بہار شریعت ۱۴۰/۵)

۱۱۷۹: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يَتَحَرَّى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ. رواه نسائي وابن ماجه والترمذی.

(الترغيب والترهيب ج ۱۲۶/۲. باب فی صوم الاثنین والخمیس)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کو
خیال کر کے روزہ رکھتے تھے۔ (بہار شریعت ۱۴۰/۵)

۱۱۸۰: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سِئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ :

فِيهِ وَلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ. (الصحيح لمسلم ج ۱/۳۶۸. باب صوم شهر شعبان. وبيهقي

ج ۲۹۳/۴. باب صوم يوم الاثنین والخمیس)

ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور ﷺ سے پیر کے دن روزے کا سبب
دریافت کیا گیا فرمایا اسی میں میری ولادت ہوئی اور اسی میں مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

(بہار شریعت ۱۴۰/۵)

۱۱۸۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيسِ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ. رواه ابويعلى.

(الترغيب والترهيب ج ۱۲۶/۲. باب فی صوم الاربعاء والخمیس والجمعة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چہار شنبہ اور پنج شنبہ
کو روزے رکھے اس کے لیے دوزخ سے براءت لکھ دی جائے گی۔ (بہار شریعت ۱۴۰/۵)

۱۱۷۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ يُرَى ظَاهِرُهُ مِنْ بَاطِنِهِ وَبَاطِنُهُ مِنْ ظَاهِرِهِ. رواه الطبرانی فی الاوسط.

(الترغیب والترہیب ج ۱۲۶/۲ باب صوم الاربعاء والخميس والجمعة).

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جس نے چہار شنبہ و پنج شنبہ اور جمعہ کو روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا جس کے باہر کا حصہ اندر سے دکھائی دے گا اندر کا باہر سے۔

۱۱۸۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ لَوْلُوٍّ وَيَأْقُوتٍ وَزَبَرَجِدٍ، وَكُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ. رواه الطبرانی فی الاوسط والبيهقي.

(الترغیب والترہیب ج ۱۲۶/۲ باب صوم الاربعاء والخميس والجمعة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو بدھ، جمعرات، جمعہ کے دن روزہ رکھے گا اللہ اس کے لیے جنت میں موتی اور یاقوت و زبرجد کا محل بنائے گا اور اس کے لیے دوزخ سے براءت لکھ دی جائے گی۔

۱۱۸۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيسَ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ تَصَدَّقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ غُفِرَ لَهُ كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهُ حَتَّى يَصِيرَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا. رواه الطبرانی فی الكبير والبيهقي (الترغیب والترہیب ج ۱۲۶/۲)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ان تین دنوں کے روزے رکھے پھر جمعہ کو تھوڑا یا زیادہ صدق کرے تو جو گناہ کیا ہے بخش دیا جائے گا۔ اور ایسا ہو جائے گا جیسے اس دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا مگر خصوصیت کے ساتھ جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۴۰/۵-۱۴۱)

۱۱۸۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَخْتَصُّوا

لَيْسَ الْجُمُعَةُ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخْصُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۳۶۱/۱ باب كراهة إفراد يوم الجمعة النخ. والترغيب والترهيب ج ۱۲۷/۲. باب لا يصوم من أحدكم يوم الجمعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا راتوں میں سے جمعہ کی رات کو قیام کے لیے اور دنوں میں جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے خاص نہ کرو ہاں کوئی کسی قسم کا روزہ رکھنا تھا اور جمعہ کے دن روزہ میں واقع ہو گیا تو حرج نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۳۱/۵)

۱۱۸۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ. (صحيح البخاری ج ۲۶۶/۱ والصحيح لمسلم ج ۳۶۱/۱ باب كراهة إفراد يوم الجمعة بصوم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کے دن کوئی روزہ نہ رکھے مگر اس صورت میں کہ اس کے پہلے یا بعد ایک دن اور روزہ رکھے۔

(بہار شریعت ج ۱۳۱/۵)

۱۱۸۷: وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ عِيدٌ فَلَا تَجْعَلُوا يَوْمَ عِيدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ إِلَّا أَنْ تَصُومُوا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ. (رواه البخاری ومسلم ترمذی ابن ماجہ خزیمہ. الترغيب والترهيب ج ۱۲۷/۲ باب لا يصوم من احدكم يوم الجمعة)

ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ جمعہ کا دن عید ہے لہذا عید کے دن کو روزہ کا دن نہ کرو مگر یہ کہ اس کے قبل یا بعد روزہ رکھو۔ (بہار شریعت ج ۱۳۱/۵)

۱۱۸۸: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِبَادٍ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ.

(صحيح البخاری ج ۲۶۶/۱. باب صوم يوم الجمعة. ومسلم ج ۳۶۱/۱. باب كراهة

إفراد يوم الجمعة)

محمد بن عباد سے مروی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے میں نے ان سے پوچھا کیا نبی ﷺ نے جمعہ کے روزہ سے منع فرمایا؟ کہا ہاں اس گھر کے رب کی قسم۔ (بہار شریعت ج ۱۳۱/۵)

﴿اعتکاف کا بیان﴾

۱۹۹: وَلَا تَبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ (بقرہ ۱۸۷/۲)
اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔ (کنز الایمان)

احادیث

۱۱۸۹: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اغْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ. (صحیح البخاری ج ۲۷۱/۱ جزء ۸)
ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے یہاں تک وصال فرما گئے پھر ان کی ازواج نے اعتکاف کیا۔ (بہار شریعت ۱۳۶/۵)

۱۱۹۰: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: السُّنَّةُ عَلَى الْمُغْتَكِفِ أَنْ لَا يَفُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمْسُ امْرَأَةً وَلَا يَبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اغْتِكَافٍ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اغْتِكَافٍ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ.

(السنن لابن داؤد ج ۱ کتاب الصیام ص ۳۳۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی وہ کہتی ہیں معتکف پر سنت یعنی حدیث سے ثابت یہ ہے کہ مریض کی عیادت کو جائے، نہ جنازہ میں حاضر ہو، نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے اور نہ کسی حاجت کے لیے جائے مگر اس حاجت کے لیے جاسکتا ہے جو ضروری ہے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں اور اعتکاف جماعت والی مسجد میں کرے۔ (بہار شریعت ۱۳۶/۵)

۱۱۹۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فِي الْمُغْتَكِفِ هُوَ يَغْتَكِفُ النُّتُوبَ

يُجْزَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا.

(السنن لابن ماجه ج ۱/۱۲۸. باب في ثواب الاعتكاف)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں کیں۔ (بہار شریعت ۱۳۶/۵)

۱۱۹۲: عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِي رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ.

(الترغيب والترهيب ج ۲/۱۴۹)

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کر لیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کیے۔ (بہار شریعت ۱۳۶/۵-۱۳۷)

☆☆☆

حج کا بیان (۱)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۰۰: إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ فِيهِ
آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ
إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ. (آل عمران ۹۶/۳، ۹۷)

بیشک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا
اور سارے جہاں کا راہنما اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس
میں آئے امان میں ہو۔ اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو
منکر ہو تو اللہ سارے جہاں سے بے پرواہ ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۰۱: وَاتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ. (البقرة ۱۹۶)

اور حج و عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو۔

احادیث

(۱) ۱۱۹۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ
فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلُّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَسَكَتَ
حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ:
ذَرُونِي مَا تَرَكْتُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَيَّ

(۱) حج بقول رائج ۹ھ میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے اس کے فرائض یہ ہیں۔

(۱) احرام (۲) عرفہ میں وقوف (۳) طواف زیارت۔ واجبات یہ ہیں (۱) مزدلفہ میں وقوف، صفا و مروہ کے درمیان سعی (۳)

ری جمار (۴) اور آفاقی کے لیے طواف رجوع اور حلق یا تقصیر۔ (غزائن العرفان) ۱۲

أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ .

(الجامع الصحيح لمسلم ۴۳۲/۱ باب فرض الحج مرة في العمر)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا لہذا حج کرو ایک شخص نے عرض کیا ہر سال یا رسول اللہ ﷺ؟ حضور نے سکوت فرمایا انہوں نے تین بار کلمہ کہا ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا پھر فرمایا جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو اگلے لوگ کثرت سوال اور انبیا کی مخالفت سے ہلاک ہو گئے لہذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔ (۱) (بہار شریعت ۳۶۶)

۲ ۱۱۹۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ. (صحيح البخاري ج ۱ ص ۲۰۶ باب فضل الحج المبرور)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ سے عرض کی گئی کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا حج مبرور۔ (بہار شریعت ج ۳۶۶)

۳ ۱۱۹۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۴۳۶/۱ باب فضل الحج والعمرة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے آمد و رفت میں فحش کلام نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہو۔ (بہار شریعت ج ۳۶۶)

۴ ۱۱۹۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۴۳۶/۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی، عمرہ سے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من جانب اللہ مختار کل اور شارع و قانون ساز ہیں ان کا حکم خدا کا حکم ان کا بتایا ہوا قانون الہی قانون اور لازم العمل ہے۔ ۱۲

درمیان میں ہوتے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (بہار شریعت ۳۷۶)

۱۱۹۷: عَنْ شَمَّاسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَضَرْنَا عُمَرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيلًا وَقَالَ: فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قُلُوبِنَا أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبْسُطْ يَمِينَكَ لِأُبَايِعَكَ فَبَسَطَ يَدَهُ فَقَبَضْتُ يَدَيْ وَقَالَ: مَا لَكَ يَا عُمَرُو؟ قَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ: تَشْتَرِطُ مَاذَا؟ قَالَ: أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ يَا عُمَرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهَجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَإِنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ. (التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۶۳/۲ باب التَّوْبَةُ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ)

حضرت شماسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم حضرت عمرو بن عاص کے پاس حاضر ہوئے وہ جاگتی کے عالم میں تھے تو دیر تک روتے رہے اور فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام ڈال دیا تو میں نبی ﷺ کے حضور آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اپنا دست اقدس پھیلائیں تاکہ میں بیعت ہو جاؤں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست پاک پھیلا یا میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو ارشاد فرمایا یا عمرو کیا بات ہے؟ عرض کیا کہ میں شرط رکھنا چاہتا ہوں ارشاد فرمایا کیا شرط رکھو گے؟ عرض کیا کہ مجھے بخش دیا جائے ارشاد فرمایا اے عمرو کیا تجھے معلوم نہیں؟ کہ اسلام ان گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو پیشتر ہوئے اور ہجرت ان گناہوں کو مٹو کر دیتی ہے جو پہلے ہوئے اور حج ان گناہوں کو دفع کر دیتا ہے جو پیشتر ہوئے۔ (بہار شریعت ج ۳۷۶)

۱۱۹۸ ۶: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحَجُّ جِهَادٌ كُلُّ ضَعِيفٍ.

(السنن لابن ماجہ ج ۱۲۴/۲ باب الحج جہاد النساء)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حج کمزوروں کے لیے جہاد ہے۔

۱۱۹۹ ۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالُ فِيهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.

(السنن لابن ماجہ ج ۲ ص ۱۲۴ باب الحج جہاد النساء)

اور ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کمزوروں

پر جہاد ہے فرمایا ہاں ان کے ذمہ وہ جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں حج و عمرہ ہے۔ (بہار شریعت ۳۷۶)

۶۷ (ب) ۱۲۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ. متفق عليه. (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۲۱ کتاب المناسک)

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت طلب کی تو فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔ (بہار شریعت)

۸ ۱۲۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ حَبْتَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.

(الترغیب والترہیب ج ۱۶۵/۲، ابن ماجہ ج ۲/۲۱۳)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں حج و عمرہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (بہار شریعت ج ۲/۶۳)

۹ ۱۲۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي (الجامع الصحيح لمسلم ج ۱/۹۰۹ باب فضل العمرة في رمضان)

ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی حضور ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔ (بہار شریعت ج ۲/۶۳)

۱۵ ۱۲۰: عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْحَاجُّ يَشْفَعُ فِي أَرْبَعِ مِائَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ وَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. (الترغیب والترہیب ج ۱۶۶/۲ باب حَجُّوا فَإِنَّ الْحَجَّ يَغْسِلُ الذُّنُوبَ كَمَا يَغْسِلُ الْمَاءُ الدَّرَنَ)

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اس دن کہ ماں سے پیدا ہوا۔

۱۱ ۱۲۰: رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ جَاءَ يَوْمَ النَّبِيِّ الْحَرَامَ فَرَكِبَ بَعِيرَهُ فَمَا يَرْفَعُ الْبَعِيرُ خُفًّا وَلَا يَضَعُ خُفًّا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً حَتَّى إِذَا

انْتَهَى إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَقَ أَوْ قَصَرَ إِلَّا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَهَلُمَّ نَسْتَأْنِفُ الْعَمَلَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. رواه البيهقي

(الترغيب والترهيب ج ۱۶۶/۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا جو خانہ کعبہ کے قصد سے آیا اور اونٹ پر سوار ہوا تو اونٹ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور خطا کو مٹاتا ہے اور درجہ بلند فرماتا ہے یہاں تک کہ جب کعبہ معظمہ کے پاس پہنچا اور طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور سر منڈایا بال کتروائے تو گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ (بہار شریعت ۴۶)

۱۲۰۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَا تَرَفُعَ إِبِلُ الْحَاجِّ رَجُلًا وَلَا تَضَعُ يَدًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً أَوْ مَحَا عَنْهُ سَيِّئَةً أَوْ رَفَعَ بِهَا دَرَجَةً. (الترغيب والترهيب ج ۱۶۶/۲ باب حَجُّوا فَإِنَّ الْحَجَّ يَغْفِلُ الذُّنُوبَ كَمَا يَغْفِلُ الْمَاءُ الدَّرَنَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا کہ حاجی کا اونٹ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے اللہ اس کے بدلے حاجی کے لیے ایک نیکی لکھتا یا گناہ مٹاتا درجہ بلند فرماتا ہے۔ (مرتب)

۱۲۰۶: عَنْ زَادَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَضًا شَدِيدًا فَدَعَا وَلَدَهُ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَا شِئًا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَكَّةَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعَ مِائَةِ حَسَنَةٍ كُلُّ حَسَنَةٍ مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ قِيلَ: لَهُ وَمَا حَسَنَاتُ الْحَرَمِ؟ قَالَ: بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِائَةُ أَلْفِ حَسَنَةٍ. رواه ابن خزيمة في صحيحه. (الترغيب والترهيب ج ۱۶۶/۲ باب حَجُّوا فَإِنَّ الْحَجَّ

يَغْفِلُ الذُّنُوبَ كَمَا يَغْفِلُ الْمَاءُ الدَّرَنَ)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ واپس آئے اس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کے مثل لکھی جائیں گی کہا گیا حرم کی نیکیوں کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا ہر نیکی لاکھ

نیکی ہے تو اس حساب سے ہر قدم پر سات سو کروڑ نیکیاں ہو جائیں گی۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔ (بہار شریعت ۴/۶)

۱۶ ۱۲۰۷: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحُجَّاجُ وَالْعُمَارُ وَقَدْ دَعَاهُمُ فَاجَابُوهُ وَسَلَّوْهُ فَأَعْطَاهُمْ.

(الترغیب والترہیب ج ۱۶۷/۲ یغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں اللہ نے انہیں بلایا یہ حاضر ہوئے انہوں نے اللہ سے سوال کیا اس نے انہیں دیا۔ (بہار شریعت ۴/۶)

۱۵ ۱۲۰۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَقَدْ دَعَاهُمُ فَاجَابُوهُ وَسَلَّوْهُ فَأَعْطَاهُمْ.

(الترغیب والترہیب ج ۱۶۷/۲ یغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا غازی راہ خدا میں اور حاجی اور عمرہ کرنے والا (یہ سب) اللہ کے وفد ہیں۔ اللہ نے انہیں بلایا یہ حاضر ہوئے اور انہوں نے اللہ سے سوال کیا اللہ نے انہیں دیا۔ (مرتب)

۱۶ ۱۲۰۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحُجَّاجُ وَالْعُمَارُ وَقَدْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَإِنْ اسْتَغْفَرُوهُ غُفِرَ لَهُمْ.

(الترغیب والترہیب ج ۱۶۷/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اعظم ﷺ نے فرمایا کہ حاجی و عمرہ والے اللہ کے وفد ہیں اگر اللہ سے دعا کریں تو قبول فرمائے اور مغفرت چاہیں تو ان کی مغفرت فرمادے۔

۱۷ ۱۲۱۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُغْفَرُ لِلْحَاجِّ وَلِمَنْ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ. (الترغیب والترہیب ج ۱۶۷/۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا کہ حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جس کے لیے استغفار کرے اس کے لیے بھی۔ (بہار شریعت ۵/۴۶)

۱۲۱۱: رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَعَجَّلُوا إِلَى الْحَجِّ (الْفَرِيضَةِ) فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَعْزُضُ لَهُ.

(الترغيب والترهيب ۱۶۸/۲ باب تعجلوا إلى الحج)

حضرت ابن عباس راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں حج فرض جلد ادا کیا کرو کہ کیا معلوم کیا پیش آئے۔ (بہار شریعت ۵/۶)

۱۲۱۲: وَرُوِيَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِلَهِي مَا لِعِبَادِكَ عَلَيْكَ إِذَا هُمْ زَارُوكَ فِي بَيْتِكَ قَالَ "لِكُلِّ زَائِرٍ حَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ حَقًّا يَا دَاوُدُ إِنَّ لَهُمْ عَلَى أَنْ أَعَافِيَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَأُغْفِرَ لَهُمْ إِذَا لَقِيتُهُمْ". (الترغيب والترهيب ج ۱۶۹/۲ باب ماجاء في فضل الحج)

ابو ذر رضی اللہ عنہ راوی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ جب تیرے بندے تیرے گھر کی زیارت کو آئیں گے تو تو انہیں کیا عطا فرمائے گا فرمایا یہ زائر کا اس پر حق ہے جس کی زیارت کو جائے ان کا مجھ پر یہ حق کہ دنیا میں انہیں عافیت دوں گا اور جب مجھ سے ملیں گے تو ان کی مغفرت فرما دوں گا۔ (بہار شریعت ۵/۶)

۱۲۱۳: رَوَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسْجِدٍ مِنْى فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ فَسَلَّمَا ثُمَّ قَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْنَا نَسْأَلُكَ فَقَالَ: إِنْ شِئْتُمَا أَخْبَرْتُكُمَا بِمَا جِئْتُمَا تَسْأَلَانِي عَنْهُ فَعَلْتُ وَإِنْ شِئْتُمَا أَنْ أُمْسِكَ وَتَسْأَلَانِي فَعَلْتُ فَقَالَا "أَخْبِرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ الثَّقِيفِيُّ: لَيْلًا نَصَارِي سَلُّ، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: جِئْتَنِي تَسْأَلَانِي عَنْ مَخْرَجِكَ مِنْ بَيْتِكَ تَوْمُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَمَالِكَ فِيهِ وَعَنْ رُكْعَتَيْكَ بَعْدَ الطَّوَافِ؟ وَمَالِكَ فِيهِمَا وَعَنْ طَوَافِكَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ وَمَالِكَ فِيهِ وَعَنْ وَقُوفِكَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَمَا لَكَ فِيهِ وَعَنْ رَمِيكَ الْجِمَارِ وَمَالِكَ فِيهِ وَعَنْ نَحْرِكَ؟ وَمَالِكَ فِيهِ مَعَ الْإِضَافَةِ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَعَنَ هَذَا جِئْتِكَ أَسْأَلُكَ قَالَ: فَإِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ تَوْمُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ لَا تَضَعُ نَاقَتَكَ خُفًّا وَلَا تَرْفَعُهُ إِلَّا كَتَبَ

اللَّهُ لَكَ بِهِ حَسَنَةٌ وَمَعَا عَنكَ خَطِيئَةٌ وَأَمَّا رَكْعَتُكَ بَعْدَ الطَّوَافِ كَعَتَقِ رَقَبَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَّا طَوَافُكَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ كَعَتَقِ سَبْعِينَ رَقَبَةً وَأَمَّا وَقُوفُكَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَإِنَّ اللَّهَ يَهْبِطُ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ يَقُولُ عِبَادِي جَاءَ وَبَنِي شُعْثًا مِّنْ كُلِّ قَبْجٍ عَمِيقٍ يَرْجُونَ جَنَّتِي فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكُمْ كَعَدَدِ الرَّمْلِ أَوْ كَقَطْرِ الْمَطَرِ أَوْ كَزَبَدِ الْبَحْرِ لَغَفَرْتُهَا.

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۲ ص ۱۷۰ باب ماجاء في فضل الحج)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں مسجد منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا ایک انصاری اور ایک ثقفی نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا پھر کہا یا رسول اللہ ہم کچھ پوچھنے کے لیے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں حضور نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں بتا دوں کہ کیا پوچھنے آئے ہو اور اگر تم چاہو تو میں کچھ نہ کہوں تمہیں سوال کرو عرض کی یا رسول اللہ ہمیں بتا دیجئے ارشاد فرمایا تو اس لیے حاضر ہوا ہے کہ گھر سے نکل کر بیت الحرام کے قصد سے جانے کو دریافت کرے اور یہ اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے؟ اور طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے؟ اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کو اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور عرفہ کی شام کے وقوف کو اور تیرے لیے اس میں کیا ثواب ہے اور جمار کی رمی کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے؟ اور قربانی کرنے کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے؟ اور اس کے ساتھ طوافِ افاضہ کو اس شخص نے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا اسی لیے حاضر ہوا تھا کہ ان باتوں کو حضور سے دریافت کروں ارشاد فرمایا جب تو بیت الحرام کے قصد سے گھر سے نکلے گا تو اونٹ کے ہر قدم رکھنے اور ہر قدم اٹھانے پر تیرے لیے حسہ لکھا جائے گا اور تیری خطا مٹا دی جائے گی اور طواف کے بعد کی دو رکعتیں ایسی ہیں جیسے اولاد اسمعیل میں کوئی غلام ہو اور اس کو آزاد کرنے کا ثواب اور صفا و مروہ کے درمیان سعی ستر (۷۰) غلام آزاد کرنے کی مثل ہے اور عرفہ کے دن وقوف کرنے کا حال یہ ہے کہ اللہ عز و جل آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور تمہارے ساتھ ملائے کہ پر مباہات فرماتا ہے ارشاد فرماتا ہے میرے بندے دور سے پراگندہ سر میری رحمت کے امیدوار ہو کر حاضر ہوئے اگر تمہارے گناہ ریتوں کی گنتی اور بارش کے قطروں

اور سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو میں سب کو بخش دوں گا میرے بندو! واپس جاؤ تمہاری مغفرت ہوگئی اور اس کی جس کی تم شفاعت کرو اور جہروں کی رمی کرنے میں ہر کنکری پر ایک ایسا کبیرہ مٹا دیا جائے جو ہلاک کرنے والا ہے اور قربانی کرنا تیرے رب کے حضور تیرے لیے ذخیرہ ہے اور سرمنڈانے میں ہر بال کے بدلے میں حنہ لکھا جائے گا اور ایک گناہ مٹایا جائے گا اس کے بعد خانہ کعبہ کے طواف کا یہ حال ہے کہ تو طواف کر رہا ہے اور تیرے لیے کچھ گناہ نہیں ایک فرشتہ آئے گا وہ تیرے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا کہ زمانہ آئندہ میں عمل کرو اور زمانہ گذشتہ میں جو کچھ تھا معاف کر دیا گیا۔ (بہار شریعت ۵۶)

۲۱ ۱۲۱۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْحَاجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْمُعْتَمِرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ خَرَجَ غَازِيًا فَمَاتَ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ الْغَازِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (الترغيب والترهيب ج ۱۷۸/۲ باب ما جاء في فضل الحج والعمرة)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو حج کے لیے نکلا اور مر گیا قیامت تک اس کے لیے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اس کے لیے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جہاد میں مر گیا تو قیامت تک اس کے لیے غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔ (بہار شریعت ۶۶)

۲۲ ۱۲۱۵: رَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ فِي هَذَا الْوَجْهِ لِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَمَاتَ فِيهِ لَمْ يَعْزُضْ وَلَمْ يُحَاسَبْ وَقِيلَ لَهُ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ. (الترغيب والترهيب ج ۱۷۸/۲ باب من خرج حاجًا فمات)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اس کی پیشی نہیں ہوگی اور نہ حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا تو جنت میں داخل ہو جا۔ (بہار شریعت ۶۶)

۲۳ ۱۲۱۶: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْبَيْتَ دِعَامَةٌ مِنْ دَعَائِمِ الْإِسْلَامِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ فَإِنْ مَاتَ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ رَدَّهِ إِلَى أَهْلِهِ رَدَّهِ بِأَجْرِ غَنِيمَةٍ. ورواه. الطبرانی في الاوس اجر الحاج

جابر رضی اللہ عنہ راوی نبی ﷺ نے فرمایا یہ گھر اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے پھر جس نے حج کیا یا عمرہ وہ اللہ کے ضمان میں ہے اگر مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور گھر کو واپس کر دے تو اجر و غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا۔
(بہار شریعت ۷/۶۶)

۲۵۷: ۱۲۱۷: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ عَنِ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَاسٍ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَيْمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا. (سنن الدارمی ج ۳۶۰/۱ بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ)
ابو امامہ رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے حج کرنے سے نہ جاحت ظاہرہ مانع ہوئی نہ بادشاہ ظالم نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے پھر بغیر حج کے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (بہار شریعت ۷/۶۶)

۲۵۸: ۱۲۱۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَلَكَ زَاذًا وَرَاحِلَةً تَبْلَغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا وَنَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ إِنْ اللَّهَ يَقُولُ: فِي كِتَابِهِ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا.

(جامع الترمذی ج ۱۶۷/۱ بَابُ مَا جَاءَ مِنَ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْحَجِّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو توشہ اور سواری کا مالک ہو جس سے بیت اللہ شریف پہنچ سکتا ہے مگر حج نہ کیا تو خواہ یہودی مرے یا نصرانی وہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔ (مرتب)

۲۵۹: ۱۲۱۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ: الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ. (السنن لابن ماجہ ۱۲۴/۲ بَابُ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ وَجَامِعُ التَّرْمِذِي ۱۶۸/۱ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی کہ ایک شخص نے عرض کی کہ کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ فرمایا توشہ اور سواری۔ (بہار شریعت ۷/۶۶)

۲۶۰: ۱۲۲۰: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَا

الْحَاجُّ؟ قَالَ الشَّعْبُ، التَّيْلُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ؟
قَالَ: أَلْعَجُّ وَالتَّحُّ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّيْلُ؟ قَالَ زَادَ وَ
رَاجَلَةٌ.

(مشکوۃ المصابیح ۲۲۲ باب المناسک فصل الاول)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ حاجی کو کیسا
ہونا چاہئے؟ فرمایا پر اگندہ سر میلا کچھلا دوسرے نے عرض کی یا رسول اللہ حج کا کون سا عمل افضل
ہے؟ فرمایا بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا کسی اور نے عرض کی سبیل کیا ہے؟ فرمایا توشہ اور
سواری۔ (بہار شریعت ۷۰۶)

۸ ۱۲۲۱: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ
بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ كَانَتْ لَهُ كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ.

(السنن لابن ماجہ ج ۲/۲۲۲ باب مَنْ أَهْلُ بَعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے
سنا کہ جو مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ سب
بخش دیئے جائیں گے یا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (بہار شریعت ۷۰۶)

﴿احرام کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۰۲: اَلْحَجُّ اشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَنْ قَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفْعَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللّٰهُ وَتَزُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْا يٰ اُولٰٓئِى الْاَلْبَابِ (سورة البقرة ۱۹۷/۲)

حج کے کئی مہینہ ہیں جانے ہوئے تو جوان میں حج کی نیت کرے تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت تک اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور تو شہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پر ہیز گاری ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔ اور فرماتا ہے:

۲۰۳: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اَوْفَوْا بِالْعُقُوْدِ اٰحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةَ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرْمٌ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَحِلُّوْا شَعَائِرَ اللّٰهِ وَلَا الشُّهُرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدٰى وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا اٰمِيْنَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَتَتَفَعُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا. (المائدة الآية)

اے ایمان والو! عقود پورے کرو تمہارے لیے چوپائے جانور حلال کیے گئے سوا ان کے جن کا تم پر بیان ہوگا مگر حالت احرام میں شکار کا قصد نہ کرو بے شک اللہ جو جانتا ہے حکم فرماتا ہے اے ایمان والو! اللہ نے شعائر اور ماہ حرام اور حرم کی قربانی اور جن جانوروں کے گلوں میں ہار ڈالے گئے (قربانی کی علامت کے لیے) ان کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ ان لوگوں کی جو خانہ کعبہ کا قصد اپنے رب کے فضل اور رضا طلب کرنے کے لیے کرتے ہیں اور جب احرام کھولو اس وقت شکار کر سکتے ہو۔

احادیث

۱۲۲۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِاحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَ

لَا حَلَالَهُ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الْمُسْكِ فِي مَفْرَقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحَرَّمٌ . (السنن لابن داود ج ۲۴۲/۱ بَاب

الطَّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ ، السنن لابن ماجه ج ۲۱۶/۱ ، الصحيح للبخاری ج ۲۰۸/۱)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو احرام کے لیے احرام سے پہلے اور احرام کھولنے کے لیے طواف سے پہلے خوشبو لگاتی جس میں مشک تھی اس کی چمک حضور کی مانگ میں احرام کی حالت میں گویا میں اب دیکھ رہی ہوں۔ (بہار شریعت ۳۷/۶)

2 ۱۲۲۳ : عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاعْتَسَلَ . (جامع الترمذی ج ۱۷۱/۱ باب ماجاء فی الاغتسال عند الاحرام)

زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی ﷺ نے احرام باندھنے کے لیے غسل فرمایا۔ (بہار شریعت ۳۷/۶)

5 ۱۲۲۴ : عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَصْرُخُ

بِالْحَجِّ صُرَاخًا . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۳ بَابُ الْإِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم حضور کے ساتھ حج کو نکلے اپنی آواز حج کے ساتھ خوب بلند کرتے۔ (بہار شریعت ۳۷/۶)

1 ۱۲۲۵ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَلْبِي إِلَّا

لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدْرٍ حَتَّى يَنْقُطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا .

(جامع الترمذی ج ۱۷۰/۱ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالتَّحْرِيمِ)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان لبیک کہتا ہے تو دہنے بائیں جو پتھر یا درخت یا ڈھیلا ختم زمین تک ہے لبیک کہتا ہے۔

(بہار شریعت ۳۷/۶)

6 ۱۲۲۶ : عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : مُرْ أَصْحَابِيْكَ ، فَلْيَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ

بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ (الترغيب والترهيب ج ۱۸۹/۲)

زید بن خالد جہنی راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر مجھ سے یہ کہا کہ اپنے اصحاب کو حکم فرما دیجئے کہ لبیک میں اپنی آوازیں بلند کریں کہ یہ حج کا شعار ہے۔

(بہار شریعت ۳۸۰/۶)

۶ ۱۲۲۷: عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَتَانِي جِبْرِئِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أُمِرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ وَالتَّلْبِيَةِ

(الترغيب والترهيب ج ۱۸۹/۲ باب الترغيب في الاحرام والتلبية ورفع الصوت)

حضرت خلاد بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے تو مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابیوں کو حکم دوں کہ احرام باندھنے اور تلبیہ کہتے وقت آواز بلند کریں۔ (مرتب)

7 ۱۲۲۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَهْلٌ مُهْلٌ قَطُّ وَلَا كَبِيرٌ مُكَبَّرٌ قَطُّ إِلَّا بُشِّرَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(الترغيب والترهيب ج ۲/ص ۱۸۹ باب الترغيب في الاحرام)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لبیک کہنے والا جب لبیک کہتا ہے تو اسے بشارت دی جاتی ہے، عرض کی گئی جنت کی بشارت دی جاتی ہے؟ فرمایا ہاں! (بہار شریعت ۳۸۰/۶)

8 ۱۲۲۹: رَوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُحْرِمٍ يُصْحَى لِلَّهِ يَوْمَهُ يَلْبِي حَتَّى تَغِيْبَ الشَّمْسُ إِلَّا غَابَتْ بِذُنُوبِهِ فَعَادَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. (راہ احمد وابن ماجہ) (الترغيب والترهيب ج ۱۸۹/۲، ۱۹۰ ورواه

الطبرانی في الكبير والبيهقي من حيث عامر بن ربيعة رضي الله تعالى عنه)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور طبرانی و بیہقی عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں محرم جب آفتاب ڈوبنے تک لبیک کہتا ہے تو آفتاب ڈوبنے کے ساتھ اس کے گناہ غائب ہو جاتے ہیں اور ایسا ہو جاتا ہے جیسا اس دن کہ پیدا ہوا۔

(بہار شریعت ۳۸۰/۶)

9 ۱۲۳۰: عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ الْعَجُّ وَالشَّجُّ. (السنن لابن ماجه ۲/۲۱۵ باب رَفْعِ الصَّوْتِ

بِالتَّلْبِيَةِ، جامع الترمذی ۱/۱۷۰، سنن الدارمی ج ۱/۳۶۳)

امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ حج کے افضل اعمال کیا ہیں؟ فرمایا بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا۔ (بہار شریعت ۶/۳۸)

۱۵ ۱۲۳۱: عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَّغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللَّهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ. رواه الشافعي (مشکوٰۃ المصابيح باب الْأَحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ ص ۲۲۳ الفصل الثاني)

خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ جب لبیک سے فارغ ہوتے تو اللہ سے اس کی رضا اور جنت کا سوال کرتے اور دوزخ سے پناہ مانگتے۔ (بہار شریعت ۶/۳۸)

۱۱ ۱۲۳۲: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَهَلَ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

(الترغيب والترهيب ج ۲/۱۹۰ باب الترغيب في الاحرام من المسجد الاقصى)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو مسجد اقصیٰ سے مسجد الحرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ یا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (بہار شریعت ۶/۳۸)

﴿داخلی حرم محترم﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۰۴: وَادِّ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَاَرْزُقْ اَهْلَهُ مِنَ الشَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ : وَمَنْ كَفَرَ فَاَمَتَّعْهُ قَلِيْلًا ثُمَّ اضْطَرْهُ اِلَى عَذَابِ النَّارِ وِبَنَسِ الْمَصِيْرُ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمَاعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةٌ مُّسْلِمَةٌ لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. (البقرة ج ۱۲۶/۲، ۱۲۷، ۱۲۸)

اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے میرے رب اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کروں گا۔ اور وہ بری جگہ ہے پلٹنے کی۔ اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسماعیل یہ کہتے ہوئے۔ اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی جانتا ہے اے رب ہمارے اور کہ ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما۔ بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

اور فرماتا ہے:

۲۰۵: اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُجْبٰى اِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. (القصص ۵۷/۲۸)

اور کیا ہم نے ان کو امان والے حرم میں قدرت نہ دی کہ وہاں ہر قسم کے پھل لائے جاتے ہیں جو ہماری جانب سے رزق ہیں مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

اور فرماتا ہے:

۲۰۶: اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ

وَأُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (النمل ۹۱/۲۷)

مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ اس شہر کے پروردگار کی عبادت کروں جس نے اسے حرم کیا اور اسی کے لیے ہر شے ہے اور مجھے حکم ہوا کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

احادیث

۱۲۳۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ

وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتَفْرُغْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ: يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمَةُ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُغْضَدُ شَوْكُهُ وَيُغْفَرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لِقَطْعِهِ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خِلَافَهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا الْإِذْخَرُ فَإِنَّهُ لَقَيْنَهُمْ وَلِيُوتِيَهُمْ فَقَالَ: إِلَّا الْإِذْخَرُ (مشق عليه) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُغْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقُهَا إِلَّا مُنْشِدٌ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۳۸، ۲۳۷ بَابُ الْإِخْصَارِ وَقَوْبُ الْحَجِّ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن یہ ارشاد فرمایا اس شہر کو اللہ نے حرم (بزرگ) کر دیا ہے جس دن آسمان وزمین کو پیدا کیا تو وہ روز قیامت تک کے لیے اللہ کے حرم سے حرم ہے مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس میں قتال حلال نہ ہوا اور میرے لیے صرف تھوڑے سے وقت میں حلال ہوا اب پھر وہ قیامت تک کے لیے حرام ہے نہ یہاں کا کاٹنے والا درخت کاٹا جائے نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ یہاں کا پڑا ہوا مال کوئی اٹھائے مگر جو اعلان کرنا چاہتا ہو (اسے اٹھانا جائز ہے) اور نہ یہاں کی تر گھاس کاٹی جائے، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مگر اذخر (ایک قسم کی گھاس ہے کہ اس کے کاٹنے کی اجازت دیجئے) کہ یہ لوہاروں اور گھر کے بنانے میں کام آتی ہے۔ حضور نے اس کی اجازت دیدی۔ (بہار شریعت ۶/۳۸، ۳۹)

۱۲۳۴: عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ : لِعُمَرَوِ بْنِ سَعِيدٍ نِيْعَتْ الْبُعُوْثُ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ أَيُّهَا الْاَمِيْرُ اْحَدْتُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ اُذْنَايَ وَوَعَاةَ قَلْبِيْ وَابْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمْدُ اللّٰهِ وَاتَّسَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِأَمْرٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْصُدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اٰذَنَ لِرَسُوْلِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اٰذَنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْغَايِبَ فَقِيْلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عُمَرَوُ : قَالَ : قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْدُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخُرْبَةٍ . متفق عليه

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۲۳۸ باب حرم المدينة)

حضرت ابی شریح عدوی سے مروی انہوں نے عمرو بن سعید سے فرمایا اس حال میں کہ وہ مکہ کو لشکر بھیج رہے تھے کہ اے امیر آپ اجازت دیجئے کہ میں آپ کو ایسی بات بتاؤں جو سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کی صبح کی جس کو میرے کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ کر لیا اور میری آنکھوں نے اسے دیکھا۔ سرکار نے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرم کیا لوگوں نے حرم نہیں بنایا تو کسی کو حلال نہیں جو اللہ و آخرت پر ایمان رکھے کہ وہاں خوں ریزی کرے اور نہ درخت کاٹے تو اگر کوئی سرکار کے قتال سے رخصت لے تو تم اس سے کہہ دو کہ اللہ نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے اور تمہیں اجازت نہیں دی ہے اور مجھے دن میں تھوڑی دیر کے لیے اجازت ملی پھر کل ہی کی طرح آج بھی حرمت آگئی حاضر غائب کو بتادے تو ابو شریح سے کہا گیا عمرو نے تم سے کیا کہا؟ تو کہا کہ انہوں نے فرمایا اب ابو شریح اسے تم سے زیادہ میں جانتا ہوں بے شک حرم گنہگار کو پناہ نہیں دیتا اور نہ خون کر کے بھاگنے والے کو نہ مجرم کو۔

۱۲۳۵: عَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَزَالُ هَلِكُ الْاُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظُمُوْهَا هَذِهِ الْحُرْمَةُ حَقٌّ تَعْظِيْمُهَا فَاِذَا ضَيَعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا .

(السنن لابن ماجہ ص ۲۱/۲۳۱ باب فَضْلِ مَكَّةَ، مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۳۸ باب حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی الْفَصْلُ الثَّالِثُ)

عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ امت ہمیشہ خیر کے ساتھ رہے گی جب تک اس حرمت کی پوری تعظیم کرتی رہے گی اور جب لوگ اسے ضائع کریں گے ہلاک ہو جائیں گے۔ (بہار شریعت ۴۹/۶)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کعبہ کے لیے زبان اور ہونٹ ہیں اس نے شکایت کی کہ اے رب میرے پاس آنے والے اور میری زیارت کرنے والے کم ہیں، اللہ عزوجل نے وحی کی کہ میں خشوع کرنے والے سجدہ کرنے والے آدمیوں کو پیدا کر دوں گا جو تیری طرف ایسے مائل ہوں گے جیسے کبوتری اپنے انڈے کی طرف مائل ہوتی ہے۔ (بہار شریعت ۴۹/۶)

۱۲۳۶: عَنْ ابْنِ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْلُمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَإِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ .
(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۴۱۰ بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَيْتِ بِذِي طُوًى، مشكوة

المصابيح ص ۲۲۶، بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ الْفَصْلُ الْاَوَّلُ)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف لاتے تو ذی طویٰ میں رات گزارتے جب صبح ہوتی غسل کرتے اور نماز پڑھتے اور دن میں داخل مکہ ہوتے اور جب مکہ سے تشریف لے جاتے تو صبح تک ذی طویٰ میں قیام فرماتے۔ (بہار شریعت ۴۹/۶)

﴿طواف وسعی﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۰۷: وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنَا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ (البقرة ۱۲۵/۲)

اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسماعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے۔

اور فرماتا ہے:

۲۰۸: وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَاكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا أَمْرَ الْفَقِيرِ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ذَلِكُمْ وَمَنْ يُعْظَمْ حُرْمَتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ . (الحج : ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹)

اور جب کہ ہم نے ابراہیم کی پناہ دی خانہ کعبہ کی جگہ میں یوں کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک کر اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے لوگ تیرے پاس پیدل آئیں گے اور لاغر اونٹنیوں پر کہ ہر راہ بعید سے آئیں گی تاکہ اپنے نفع کی جگہ میں حاضر ہوں اور اللہ کے نام کو یاد کریں معلوم دنوں میں اس پر کہ انہیں چوپائے جانور عطا کیے تو ان میں سے کھاؤ اور نا امید فقیر کو کھلاؤ پھر اپنے میل کچیل اتاریں اور اپنی متیں پوری کریں اور اس آزاد گھر (کعبہ) کا طواف

کریں۔ بات یہ ہے اور جو اللہ کے حرمت کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لیے اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے۔

۲۰۹: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ (البقرة ۱۵۸/۲)

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں جس نے کعبہ کا حج یا عمرہ کیا اس پر اس میں گناہ نہیں کہ ان دنوں کا طواف کرے اور جس نے زیادہ خیر کیا تو اللہ بدلہ دینے والا علم ہے۔ (بہار شریعت ۵۴/۶)

احادیث

۱۲۳۷: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ . (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۴۰۵ باب بيان أن المحرم بعمره لا يتحلل بالطواف قبل السعي)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ حج کے لیے مکہ تشریف لائے سب کاموں سے پہلے وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا۔ (بہار شریعت ۵۴/۶)

۱۲۳۸: عَنِ ابْنِ عُصَمَرَ: قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا . (سنن الدارمی ج ۱ ص ۳۷۳ بَابُ مَنْ رَمَلَ ثَلَاثًا أَوْ مَشَى أَرْبَعًا)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیروں میں رمل کیا اور چار پھیرے چل کر کیے اور ایک روایت میں ہے پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ (بہار شریعت ۵۴/۶)

۱۲۳۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا .

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۷ بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ الْفَصْلُ الْاَوَّلُ)

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں تشریف لائے تو حجر اسود

کے پاس آکر اسے بوسہ دیا پھر داہنے ہاتھ کو چلے اور تین پھیروں میں رٹ کیا۔ (بہار شریعت ۵۴۶)
 ۱۲۴۰: عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ
 الرُّكْنَ بِمُحَجِّنٍ مَعَهُ وَيَقْبَلُ الْمُحَجِّجِينَ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۷ باب دُخُولُ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ الْفَصْلُ الْاَوَّلُ)

ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت
 اللہ کا طواف کرتے دیکھا اور حضور کے دست مبارک میں چھڑی تھی اور اس چھڑی کو حجر اسود سے
 لگا کر بوسہ دیتے۔ (بہار شریعت ۵۴۶)

۱۲۴۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصُّفَا فَعَلَاهُ حَيْثُ
 يُنْظَرُ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ أَنْ يُذَكِّرَهُ وَيَذْعُوهُ قَالَ :
 وَالْأَنْصَابُ تَحْتَهُ قَالَ هَاشِمٌ : فَذَعَا وَحَمِدَ اللَّهَ وَذَعَا بِمَا شَاءَ أَنْ يَذْعُوَ .

(السنن لابی داؤد ج ۱ ص ۲۵۸ باب رفع اليد اذا رأى البيت)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو حجر
 اسود کی طرف متوجہ ہوئے اسے بوسہ دیا پھر طواف کیا پھر صفا کے پاس اور اس پر چڑھے یہاں
 تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگا پھر ہاتھ اٹھا کر ذکر الہی میں مشغول رہے جب تک خدا نے چاہا
 اور دعا کی۔ (بہار شریعت ۵۴۶)

۱۲۴۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ
 يَقُولُ : لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَالِي لَا أَرَاكَ تَسْتَلِمُ إِلَّا لِهَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ
 الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنْ أَفْعَلُ فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ يَقُولُ : إِنَّ اسْتِلَامَهُمَا يَحُطُّ الْخَطَايَا قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ طَافَ أُسْبُوعًا
 يُخَصِّصَ لَهُ صَلَاتِي رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا رَفَعَ رَجُلٌ قَدَمًا وَلَا
 وَضَعَهَا إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطُّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ .
 رواه احمد (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۹۱ باب مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ)

حضرت عبد بن عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ حجر اسود و رکن یمانی کو بوسہ دیتے ہیں جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ان کو بوسہ دینا خطاؤں کو گرا دیتا ہے اور میں نے حضور کو فرماتے سنا جس نے سات پھیرے طواف کیا اس طرح کہ اس کے آداب کو ملحوظ رکھا اور دو رکعت نماز پڑھی تو یہ گردن آزاد کرنے کی مثل ہے اور میں نے حضور کو فرماتے سنا کہ طواف میں ہر قدم کو اٹھانا اور رکھنا ہے اس پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔

(بہار شریعت ۵۵۰/۲)

۱۲۴۳: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أَسْبُوعًا لَا يَلْغُو فِيهِ كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ يُعْتَقُهَا. رواه الطبرانی في الكبير. (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۹۱ بَابُ فِي الطَّوَافِ وَإِسْلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ) محمد بن ملند ر راوی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بیت اللہ سات پھیرے طواف کرے اور اس میں کوئی لغو بات نہ کرے تو ایسا ہے جیسے گردن آزاد کی۔ (بہار شریعت ۵۵۰/۲)

۱۲۴۴: رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَاسْبَغَ الوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الرُّكْنَ يَسْتَلِمُهُ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ فَإِذَا اسْتَلَمَهُ فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَحَظَّ عَنْهُ سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ وَرَفَعَ لَهُ سَبْعِينَ أَلْفَ دَرَجَةٍ وَشَفَعَ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَإِذَا أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ فَصَلَّى عِنْدَهُ رَكَعَتَيْنِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عِتْقَ رَقَبَةٍ مُحَرَّرَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَخَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

(الترغيب والترهيب ج ۲/۱۹۳)

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای میں کہتے ہیں جس نے کامل وضو کیا پھر حجر اسود کے پاس بوسہ دینے کو آیا وہ رحمت میں داخل ہوا پھر جیسے بوسہ دیا اور یہ پڑھا بسم اللہ واللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان

محمد اعبده ورسولہ اسے رحمت نے ڈھانک لیا پھر جب بیت اللہ کا طواف کیا تو بر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستر کی شفاعت کرے گا پھر جب مقام ابراہیم پر آیا اور وہاں دو رکعت نماز ایمان کی وجہ سے اور طلب ثواب کے لیے پڑھی تو اس کے لیے اولاد اسمعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔ (بہار شریعت ۵۵/۶)

۱۲۴۵: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُنْزَلُ اللَّهُ كُلَّ يَوْمٍ عَلَى حُجَّاجِ بَيْتِهِ الْحَرَامِ عَشْرِينَ وَمِائَةً رَحْمَةً سِتِّينَ لِلطَّائِفِينَ وَأَرْبَعِينَ لِلْمُصَلِّينَ وَعَشْرِينَ لِلنَّاطِرِينَ. رواه البيهقي

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۱۹۲ باب من طاف بالبيت خمسين مرة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ بیت الحرام کے حج کرنے والوں پر ہر روز اللہ تعالیٰ ایک سو بیس رحمت نازل فرماتا ہے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس نظر کرنے والوں کے لیے۔

(بہار شریعت ۵۵/۶)

۱۲۴۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَكُلُّ بِهِ (ای الركن اليماني) سَبْعُونَ مَلَكًا فَمَنْ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوا آمِينَ.

(السنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۱۸ باب فضل الطواف باب فضل الطواف)

۱۲۴۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مُجِيبَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ بِهَا عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرَجُلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرَجُلَيْهِ.

(السنن لابن ماجه ج ۲ ص ۲۱۸ باب فضل الطواف)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نبی ﷺ نے فرمایا رکن یمانی پر ستر فرشتے موکل ہیں جو یہ دعا پڑھے ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ وہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔ اور جو سات پھیرے طواف کرے اور یہ پڑھتا رہے ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس درجے بلند کیے جائیں گے جس نے طواف میں یہی کلام پڑھا وہ رحمت میں اپنے پاؤں سے چل رہا ہے جیسے کوئی پانی میں پاؤں سے چلتا ہے۔

(بہار شریعت ۵۶۲/۲)

۱۲۴۸: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ طَافَ بِالنَّبِيِّتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

(جامع الترمذی ج ۱۷۵/۱ باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے پچاس مرتبہ طواف کیا گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔

(بہار شریعت ۵۶۲/۲)

۱۲۴۹: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الطَّوَافُ بِالنَّبِيِّتِ صَلَوةٌ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَبَاحَ فِيهِ الْمَنَطِقَ فَمَنْ نَطَقَ فِيهِ فَلَا يَنْطِقُ إِلَّا بِخَيْرٍ

(سنن الدارمی ج ۳۷۴/۱ باب الْكَلَامُ فِي الطَّوَافِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیت اللہ کے گرد طواف نماز کے مثل ہے فرق یہ ہے کہ تم اس میں کلام کرتے ہو تو جو کلام کرے خیر کے سوا ہرگز کوئی بات نہ کہے۔ (بہار شریعت ۵۶۲/۲)

۱۲۵۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ. (التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ)

ج ۲ ص ۱۹۴ باب التَّوْبَةُ فِي الطَّوَافِ وَاسْتِطْلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ ج ۱ ص ۱۷۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں حجر اسود جب جنت سے نازل ہوا دودھ سے زیادہ سفید تھا بنی آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا۔

(بہار شریعت ۵۶۲/۲)

۱۲۵۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرُّكْنََ وَالْمَقَامَ يَأْقُوتَانِ مِنْ يَأْقُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْبَسْ نُورُهُمَا لَاضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ .

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۷۷ باب فضل الحجر الاسود والركن والمقام)

ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حجر اسود مقام ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں اللہ نے ان کے نور کو مٹا دیا اور اگر نہ مٹاتا تو جو کچھ مشرق مغرب کے درمیان ہے سب کو روشن کر دیتے۔ (بہار شریعت ۵۶/۶)

۱۲۵۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فِي الْحَجَرِ وَاللَّهِ لَيَسْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ، يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ . رواه الترمذی

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۹۳ باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ)

ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجر اسود کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا جس نے حق کے ساتھ اسے بوسہ دیا ہے اس کے لیے شہادت دے گا۔

(بہار شریعت ۵۶/۶)

﴿ منی کی روانگی اور عرفہ کا وقوف ﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۰: ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

(البقرة ۱۹۹/۲)

پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ سے معافی مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

۱۲۵۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينُهَا يَقْفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يَسْمُونَ الْحِمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقْفُونَ بَعْرَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَافَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يَفِضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ.

(مشکوۃ المصابیح باب الوقوف بعرفة ص ۲۲۹)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ قریش اور جو لوگ ان کے طریقے پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے اور تمام عرب عرفات میں وقوف کرتے جب اسلام آیا عزوجل نے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ عرفات میں جا کر وقوف کریں پھر وہاں سے واپس ہوں۔

(بہار شریعت ۷۸/۶)

۱۲۵۴: عَنْ جَابِرٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنَى وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلُوا بِالْحَجِّ إِلَى مِنَى فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقِيَّةٍ مِّنْ شَعْرِ تَضْرِبُ لَهُ بِنَمْرَةٍ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا

كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاجَاَزَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى آتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ
 قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمْرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا رَاغَبَ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقُصْوَاءِ فَرَجَلَتْ لَهُ فَآتَى
 بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَانَكُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ
 يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا (إِلَى أَنْ قَالَ) ثُمَّ أَذَّنَ بِإِلَالٍ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى
 الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى آتَى الْمَوْقِفَ: حَتَّى
 غَرَبَتِ الشَّمْسُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۴، ۲۲۵ بَابُ حُجَّةِ الْوَدَاعِ)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجۃ الوداع شریف کی حدیث مروی اسی میں ہے
 کہ یوم الترویہ آٹھویں ذی الحجہ کو لوگ منیٰ کو روانہ ہوئے اور حضور اقدس ﷺ نے منیٰ میں ظہر
 وعصر و مغرب و عشاء فجر کی نمازیں پڑھیں پھر تھوڑا توقف کیا یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوا اور حکم
 فرمایا کہ نمرہ میں ایک قبہ نصب کیا جائے اس کے بعد حضور یہاں سے روانہ ہوئے اور قریش کا یہ
 گمان تھا کہ مزدلفہ میں وقوف فرمائیں گے جیسا کہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے مگر رسول اللہ
 ﷺ مزدلفہ سے آگے چلے گئے یہاں تک کہ عرفہ میں پہنچے یہاں نمرہ میں قبہ نصب ہو چکا تھا اس
 میں تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا سواری تیار کی گئی پھر بطن وادی میں
 تشریف لائے پھر خطبہ پڑھا پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان و اقامت کہی حضور نے
 نماز ظہر پڑھی پھر اقامت ہوئی اور عصر کی نماز پڑھی اور دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہ
 پڑھا پھر موقف میں تشریف لائے اور وقوف کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

(بہار شریعت ۷/۴۸، ۴۹)

۱۲۵۵: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: نَحَرْتُ هَهُنَا وَمِنْهُ كُلُّهَا مَنْحَرٌ
 فَأَنْحَرُوا فِي رِجَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هَهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَهُنَا وَجَمْعُ كُلِّهَا
 مَوْقِفٌ. رواه مسلم (وفی روایۃ ابی داؤد والدارمی) کل المزدلفۃ موقف.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۸ باب الوقوف)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہاں وقوف
 کیا اور پورا عرفات جائے وقوف ہے اور میں نے اس جگہ وقوف کیا اور پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ
 ہے۔ (بہار شریعت ۷/۴۹)

۱۲۵۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتَقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَأَنَّهُ لَيَذْنُوْهُ ثُمَّ يَبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۸ باب الوقوف بعرفہ)
 ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر فخر کرتا ہے۔

۱۲۵۷: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. رواه الترمذی.
 (مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۹ باب الوقوف بعرفہ)

۱۲۵۸: عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كُرَيْزٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا رَوَى الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيهِ أَصْغَرُ، وَلَا أَذْهَرُ، وَلَا أَحَقَرُ وَلَا أَعْظَمُ مِنْهُ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ، وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَرَى فِيهِ مِنْ تَنْزِيلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللَّهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا رَأَى يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهُ رَأَى جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَزْعُ الْمَلَائِكَةَ.

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۲۰۱ باب الترغيب في وقوف العرفة والمزدلفة)
 حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل و حقیر اور غیظ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن میں رحمت کا نزول اور اللہ کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ معاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔

۱۲۵۹: عَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَاجْتَبَى أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَإِنِّي أَخِذُ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ قَالَ : أَيُّ رَبِّ ! إِنْ شِئْتُ أَعْطَيْتُ الْمَظْلُومَ الْجَنَّةَ وَغَفَرْتُ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجِبْ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ فَاجْتَبَى إِلَيَّ مَا سَأَلَ قَالَ : فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ قَالَ : تَبَسَّمَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعَمْرُو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ

هَذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتُ تَضْحَكُ فِيهَا فَمَا الَّذِي أَضْحَكَكَ، اضْحَكِ اللَّهُ سِنَكَ،
قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ لَمَّا عَنِمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لَأُمْتِي أَخَذَ التُّرَابَ
فَجَعَلَ يَحْشُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَدْعُوهُ بِالْوَيْلِ وَالتَّبُورِ فَأَضْحَكْنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ .
رواه ابن ماجه (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۲۰۲)

عباس بن مرداس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لیے دعا مانگی اور وہ دعا قبول ہوئی فرمایا میں نے انہیں بخش دیا سوا حقوق العباد کے کہ مظلوم کے لیے ظالم سے مواخذہ کروں گا حضور نے عرض کی اے رب اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا کر دے اور ظالم کی مغفرت فرما دے۔ اس دن یہ دعا مقبول نہ ہوئی پھر مزدلفہ میں صبح کے وقت حضور نے اسی دعا کا اعادہ کیا اس وقت یہ دعا مقبول ہوئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا، صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی۔ ہمارے ماں باپ حضور پر قربان، اس وقت تبسم فرمانے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا، دشمن خدا ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ عز و جل نے میری دعا قبول کی اور میری امت کی بخشش فرمائی۔ تو اپنے سر پر خاک اڑانے لگا اور واویلا کرنے لگا اس کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر مجھے ہنسی آئی۔ (بہار شریعت ۸۰، ۷۹، ۶)

۱۲۶۰: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا مِنْ أَيَّامٍ عِنْدَ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! هُنَّ أَفْضَلُ أَمْ مِنْ عِدَّتِهِنَّ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ : هُنَّ أَفْضَلُ مِنْ عِدَّتِهِنَّ جِهَادًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا مِنْ يَوْمٍ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ يَوْمٍ عَرَفَةَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَبْهِي بِأَهْلِ الْأَرْضِ أَهْلَ السَّمَاءِ فَيَقُولُ : أَنْظِرُوا إِلَى عِبَادِي جَاءَ وَنِي شُعْنًا وَغُبْرًا ضَاحِكِينَ جَاءَ وَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ يَرْجُونَ رَحْمَتِي وَلَمْ يَرَوْا عَذَابِي فَلَمْ يَرَوْا يَوْمَ أَكْثَرُ عَتِيقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمٍ عَرَفَةَ . رواه ابو يعلى والبخاري، ابن خزيمة ابن حبان .

(الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۲۰۰ و ۲۰۱ بَابُ فِي الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ) وَزَادَ صَاحِبُ الْمَشْكُوتَةِ (قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ) أَشْهَدُكُمْ أَنِّي غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبَّنَا فَلَا تَكُنْ يَرْهَقُ وَفَلَانٌ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ . (مشكوة المصابيح ص ۲۲۹)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذی الحجہ کے دس دنوں سے کوئی

دن اللہ کے نزدیک افضل نہیں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ یہ افضل ہے یا اتنے دنوں میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنا؟ ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں اس تعداد میں جہاد کرنے سے بھی یہ افضل ہے اور اللہ کے نزدیک عرفہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں عرفہ کا دن اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے۔ اور زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں پر مباحثات کرتا ہے اور ان سے فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو پراگندہ سرگرد آلودہ دھوپ کھاتے ہوئے دور دور سے میری رحمت کے امیدوار حاضر ہوئے اور انہوں نے میرا عذاب نہ دیکھا تو عرفہ سے زیادہ جہنم سے آزاد ہونے والے کسی دن میں دیکھے نہ گئے۔ بیہقی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل ملائکہ سے فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے انہیں بخش دیا فرشتے کہتے ہیں ان میں فلاں وفلاں حرام کام کرنے والے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے سب کو بخش دیا۔ (بہار شریعت ۸۰:۶)

۱۲۶۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كَانَ فَلَانٌ رَذِفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَجَعَلَ الْفَتَى يُلَاحِظُ النِّسَاءَ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ابْنُ أَخِي! إِنَّ هَذَا يَوْمٌ مِّنْ مَّلَكٍ فِيهِ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ وَلِسَانُهُ غُفِرَ لَهُ.

(الترغيب والترهيب ج ۷ ص ۲۰۴ بَابُ مَن حَفِظَ لِسَانَهُ وَسَمْعَهُ)

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فلاں عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا چنانچہ نوجوان عورتوں کو دیکھنے لگا اور ان کی طرف نظر کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج وہ دن ہے کہ جو شخص آنکھ اور زبان کو قابو میں رکھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

(بہار شریعت ۶ ص ۸۰، ۸۱)

۱۲۶۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقِفُ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِوَجْهِهِ ثُمَّ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ مِائَةَ مَرَّةٍ إِلَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا مَلَكُتِي! مَا جَزَاءُ عَبْدِي هَذَا سَبَّحَنِي وَهَلَّلَنِي وَكَبَّرَنِي وَعَظَّمَنِي وَعَرَفَنِي وَأَتَى عَلَيَّ وَصَلَّى عَلَيَّ نَبِيٍّ أَشْهَدُ وَأَمْلَأُ لَكَتِي!

إِنِّي قَدْ عَفَرْتُ لَهُ وَشَفَعْتُهُ فِي نَفْسِهِ وَلَوْ سَأَلْنِي عَبْدِي هَذَا فَشَفَعْتُهُ فِي أَهْلِ الْمَوْقِفِ .

رواہ البیہقی (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۰۶، ۲۰۵ باب ما یقال عند الوقوف بعرفة)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان عرفہ کے دن پچھلے موقف میں وقف کرے پھر سو بار کہے ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحییٰ ویمیت وهو علیٰ کل شیء قدير“ اور سو بار ”قل هو اللہ احد“ پڑھے پھر سو بار یہ درود پڑھے ”اللہم صل علی محمد کما صلیت علی ال ابراہیم وعلیٰ ال ابراہیم انک حمید مجید وعلینا معہم“ اللہ عزوجل فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے۔ جس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور تکبیر و تعظیم کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا، اے میرے فرشتو! گواہ رہو، میں نے اسے بخش دیا اور اس کی شفاء تہ خود اس کے حق میں قبول کی اور اگر میرا بندہ مجھ سے سوال کرے تو اس کی شفاعت جو یہاں ہیں سب کے حق میں قبول کروں۔

(بہار شریعت ۸۱/۶)

۱۲۶۳: عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الدَّرَانِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْوُقُوفِ بِالْجَبَلِ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْحَرَامِ قَالَ: لِأَنَّ الْكُعْبَةَ بَيْتُ اللَّهِ وَالْحَرَمُ بَابُ اللَّهِ فَلَمَّا قَصَدُوهُ وَافِدِينَ أَوْقَفَهُمْ بِالْبَابِ يَتَضَرَّعُونَ قِيلَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَالْوُقُوفُ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ أَمَّا أَذِنَ لَهُمْ بِالْدُخُولِ إِلَيْهِ وَقَفَهُمْ بِالْحِجَابِ الثَّانِي وَهُوَ الْمَزْدَلِفَةُ فَلَمَّا أَنْ طَالَ تَضَرُّعُهُمْ أَذِنَ لَهُمْ بِتَقْرِيبِ قُرْبَانِهِمْ بِمَنْىَ فَلَمَّا أَنْ قَضَوْا تَفَتُّهُمْ وَقَرَّبُوا قُرْبَانَهُمْ فَتَطَهَّرُوا بِهَا مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ أَذِنَ لَهُمْ بِالزِّيَادَةِ إِلَيْهِ عَلَى الطَّهَارَةِ قِيلَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمِنْ أَيْنَ حُرْمَ الصِّيَامِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ قَالَ: لِأَنَّ الْقَوْمَ زُورُوا اللَّهَ وَهُمْ فِي ضِيَافَتِهِ وَلَا يَجُوزُ الضَّيْفُ أَنْ يَصُومَ دُونَ أَذِنَ مَنْ أَصَافَهُ قِيلَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَعَلَّقَ الرَّجُلُ بِاسْتَارِ الْكُعْبَةِ لَا يَ مَعْنَى هُوَ؟ قَالَ: هُوَ مِثْلُ الرَّجُلِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ جَنَائَةٌ فَيَتَعَلَّقُ بِثَوْبِهِ وَيَتَصَلَّلُ إِلَيْهِ وَيَتَخَذَعُ لَهُ لِيَهَبَ لَهُ جَنَائَتَهُ . رواه البیہقی (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۰۶)

ابوسلمان درانی راوی کہ امیر المؤمنین مولانا علی کرم اللہ وجہہ سے وقف کے بارے میں

سوال ہوا کہ اس پہاڑ میں کیوں مقرر ہوا؟ حرم میں کیوں نہ مقرر ہوا؟ فرمایا کعبہ بیت اللہ ہے اور حرم اس کا دروازہ تو جب لوگ اس کی زیارت کے قصد سے آئے، دروازے پر کھڑے کیے گئے کہ تضرع کریں عرض کی یا امیر المؤمنین! پھر وقوف مزدلفہ کا کیا سبب ہے؟ فرمایا جب انہیں آنے کی اجازت ملی تو اب اس دوسری ڈیوڑھی پر روکے گئے پھر جب تضرع زیادہ ہوا تو حکم ہوا کہ منیٰ میں قربانی کریں، پھر اپنے میل کچیل اتار چکے اور قربانیاں کر چکے اور گناہوں سے پاک ہو چکے تو اب باطہارت زیارت کی انہیں اجازت ملی، عرض کی گئی، اے امیر المؤمنین ایام تشریق میں روزے کیوں حرام ہیں؟ فرمایا وہ لوگ اللہ کے زوار اور مہمان ہیں اور مہمان کو بے اجازت میزبان روزہ رکھنا جائز نہیں؟ عرض کی گئی، یا امیر المؤمنین! غلاف کعبہ سے لپٹنا کس لیے ہے؟ فرمایا: اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے دوسرے کا گناہ کیا وہ اس کے کپڑوں سے لپٹتا اور عاجزی کرتا ہے یہ اسے بخش دے۔ (بہار شریعت ۸۱۶/۸۲)

۱۲۶۴: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ الدُّعَاءِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ: أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (الترمذی ج ۲ ص ۹۹)

باب ماجاء جامع الدعاء، مشکوة المصابیح ص ۲۲۹ باب الوقوف بعرفة الفصل الثانی

عمر و بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی نبی ﷺ فرماتے ہیں سب میں بہتر وہ چیز جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کہی یہ ہے ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر“

اور چاہے اس کے ساتھ یہ بھی کہے ”لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ وَلَا نَعْرِفُ رَبًّا سِوَاهُ ٱللَّهِ ۚ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا ۝ ٱللَّهُمَّ اشرحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاعْزُذْ بِيكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصُّدْرِ ۝ وَتَشَيَّبِ الْأَمْرَ ۝ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۝ ٱللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهْبُتُ بِهِ الرِّيحُ ۝ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ ۝ ٱللَّهُمَّ هَذَا مَقَامُ الْمُسْتَجِيرِ الْعَائِلِ مِنَ النَّارِ ۝ أَجْرِنِي مِنَ النَّارِ بِعَفْوِكَ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، ٱللَّهُمَّ إِذْ هَدَيْتَنِي ٱلْإِسْلَامَ فَلَا تَنْزِعْهُ مِنِّي حَتَّى تَقْبِضَنِي وَأَنَا عَلَيْهِ“ (بہار شریعت ۸۵/۸۶)

﴿مزدلفہ کی روانگی اور اس کا موقف﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۱: فَإِذَا أَقَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ

كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الضَّالِّينَ . (البقرة ۱۹۸، ۲)

جب تم عرفات سے واپس ہو تو مشعر حرام (مزدلفہ) کے نزدیک اللہ کا ذکر کرو اور اس کو یاد کرو جیسے اس نے تمہیں بتایا اور بے شک اس سے پہلے تم گمراہوں سے تھے۔

۱۲۶۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى

بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَأَقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَأَقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقُصُوءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جَدًّا فَلَدَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۵ قصۃ حجۃ الوداع)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ (حجۃ الوداع میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(عرفات سے) مزدلفہ میں تشریف لائے یہاں مغرب و عشا کی نماز ایک اذان و اقامت سے

پڑھی درمیان میں کچھ تسبیح نہ کی پھر لیٹے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی جب صبح ہو گئی اس وقت اذان

و اقامت کے ساتھ نماز فجر پڑھی پھر قصوا پر سوار ہو کر مشعر حرام میں آئے اور قبلہ کی جانب منہ

کر کے دعا و تکبیر و تہلیل و تو حید میں مشغول ہوئے اور وقوف کیا یہاں تک کہ خوب اجالا ہو گیا اور

طلوع آفتاب سے قبل یہاں سے روانہ ہوئے۔ (بہار شریعت ۶/۹۴)

۱۲۶۶: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَذْفَعُونَ عَرَفَةَ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ كَانَتْهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِينَ تَكُونُ كَانَتْهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ وَإِنَّا لَا نَذْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَذْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَذَيْنَا مُخَالَفٌ لِهَذِي عَبْدَةُ الْأَوْثَانِ وَالشَّرِكِ . رواه البيهقي (مشكوة المصابيح ۲۳۰ الفصل الثاني باب الدفع من عرفة والمزدلفة)

محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اہل جاہلیت عرفات سے اس وقت روانہ ہوتے تھے جب آفتاب منہ کے سامنے ہوتا غروب سے پہلے اور مزدلفہ سے بعد طلوع آفتاب روانہ ہوتے جب آفتاب چہرے کے سامنے ہوتا اور ہم عرفات سے نہ جائیں گے جب تک آفتاب ڈوب نہ جائے اور مزدلفہ سے طلوع کے قبل روانہ ہوں گے ہمارا طریقہ بت پرستوں اور مشرکوں کے طریقہ کے خلاف تھا۔

(بہار شریعت ج ۶ ص ۹۴)

﴿منی کے اعمال﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۲: فَإِذَا قُضِيَتْ مَنَاسِكُكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَائَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ. وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. أُولَئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَى وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ. (البقرة ۲/۲۰۲، ۲۰۳)

پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ، دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ ہے اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ ایسوں کو ان کی کمائی سے بھاگ ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے اور اللہ کی یاد کرو گئے ہوئے دنوں میں تو جلدی کر کے دودن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں۔ اور جو رہ جائے تو اس پر گناہ نہیں پر ہیزگار کے لیے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو۔ یہی اسی طرف اٹھنا ہے۔

۱۲۶۷: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى آتَى (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى آتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حِصَاةٍ مِنْهَا مِثْلُ حَصَى الْخَذَفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَحَرَّ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَحَرَّمَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بُذْنَةٍ بِبِضْعَةٍ فَجَعَلَتْ فِي قَدْرِ فَطَبَخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرَبَا مِنْ مَرْقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَافَاضَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ . (صحيح المسلم ج ۱/۳۹۹، ۴۰۰)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچے اور یہاں جانور کو تیز کر دیا، پھر وہاں وہاں سے بچ والے راستے سے چلے جو جرہ کبریٰ کو گیا ہے جب اس جرہ پر پہنچے تو اس پر سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہتے اور بطن وادی سے رمی کی پھر منخر میں آ کر ترسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا بقیہ کو انہوں نے نحر کیا اور حضور نے اپنی قربانی میں انہیں شریک کر لیا پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ایک ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے دونوں صاحبوں نے اس گوشت میں سے کھایا اور شور باپیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے اور ظہر کی نماز مکہ میں پڑھی۔ (بہار شریعت ۱۰۰/۶)

۱۲۶۸: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حِصْيِ الْخَذَفِ وَقَالَ: لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا. (جامع الترمذی ۱۷۸۸/۱ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَاقَاتٍ وَمَشْكُوةِ الْمَصَابِيحِ ص ۲۳۰ الفصل الاول)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے سکون کے ساتھ روانہ ہوئے اور لوگوں کو حکم فرمایا کہ اطمینان کے ساتھ چلیں اور وادی محسر میں سواری کو تیز کر دیا اور لوگوں سے فرمایا کہ چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے رمی کریں اور یہ فرمایا کہ شاید اس سال کے بعد اب تمہیں نہ دیکھوں گا۔ (بہار شریعت ۱۰۰/۶، ۱۰۱)

۱۲۶۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۳۰ باب رمی الجمار)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر (دسویں تاریخ) میں چاشت کے وقت رمی کی اور اس کے بعد دنوں میں آفتاب کے ڈھلنے کے بعد۔

(بہار شریعت ۱۰۱/۶)

۱۲۷۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجُمُرَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ الْيَتَّ عَنْ يَسَارِهِ

وَمِنَى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى بِسَبْعٍ وَقَالَ : هَكَذَا رَمَى الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

(صحیح البخاری ج ۱، ۲۳۵ باب رمی الجمار من بطن الوادی)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمرہ کبریٰ کے پاس پہنچے تو کعبہ معظمہ کو بائیں جانب کی اور منیٰ کو دہنی طرف اور سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری پر تکبیر کہی، پھر فرمایا کہ اسی طرح انہوں نے رمی کی جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی۔ (بہار شریعت ۱۰/۶)

۱۲۷۱: عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجُمُرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

وُقُوفًا طَوِيلًا يُكَبِّرُ اللَّهَ وَيُسَبِّحُهُ وَيُحَمِّدُهُ وَيَذْعُرُ اللَّهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جُمُرَةِ الْعُقْبَةِ.

(موطا امام مالک علی ہامش ابن ماجہ ص ۱۱۶)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے راوی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دونوں پہلے جمروں

کے پاس دیر تک ٹھہرے، تکبیر و تسبیح و حمد و دعا کرتے اور جمرہ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے۔

(بہار شریعت ۱۰/۶)

۱۲۷۲: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَمَى الْجِمَارِ مَا لَنَا فِيهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : تَجِدُ ذَلِكَ عِنْدَ رَبِّكَ

أَحْوَجُ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ . (الترغيب والترهيب ج ۲، ۲۰۷ باب الترغيب في رمي الجمار)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ رمی

جمار میں کیا ثواب ہے؟ میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا، تو اپنے رب کے نزدیک اس کا

ثواب اس وقت پائے گا کہ تجھے اس کی زیادہ حاجت ہوگی۔ (بہار شریعت ۱۰/۶)

۱۲۷۳: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَمَّا أَتَى

إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ الْمَنَاسِكَ عَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ عِنْدَ

جُمُرَةِ الْعُقْبَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتَّى سَاخَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ عَرَضَ لَهُ عِنْدَ الْجُمُرَةِ

الثَّانِيَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتَّى سَاخَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ عَرَضَ لَهُ عِنْدَ الْجُمُرَةِ الثَّالِثَةِ

فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتَّى سَاخَ فِي الْأَرْضِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

الشَّيْطَانُ تَرَجُمُونَ وَمِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ تَتَّبِعُونَ . رواه خزيمه

(الترغيب والترهيب ج ۲۰۷/۲)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مناسک میں آئے حجرہ عقبہ کے پاس شیطان سامنے آیا اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر حجرہ ثانیہ کے پاس آیا پھر اسے سات کنکریاں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر تیسرے حجرہ کے پاس آیا تو اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک وہ زمین میں دھنس گیا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم شیطان کو رجم کرتے اور ملت ابراہیم کی اتباع کرتے ہو۔ (بہار شریعت ۱۰۱/۶)

۱۲۷۴: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَمَيْتَ الْجِمَارَ كَانَ لَكَ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

(الترغيب والترهيب ج ۲۰۷/۲ باب الترغيب في رمي الجمار)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجروں کی رمی کرنا تیرے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (بہار شریعت ۱۰۱/۶)

۱۲۷۵: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ اهْذِهِ الْجِمَارُ الَّتِي تُرْمَى كُلَّ سَنَةٍ فَتُحْسَبُ أَنَّهَا تَنْقُضُ قَالَ: مَا تَقْبَلُ مِنْهَا رُفِعَ وَلَوْ لَا ذَلِكَ رَأَيْتُمُوهَا مِثْلَ الْجِبَالِ . (الترغيب والترهيب ج ۲۰۸/۲۰۷/۲ باب الترغيب في رمي الجمار)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کی یا رسول اللہ یہ حجروں پر جو کنکریاں ہر سال ماری جاتی ہیں ہمارا گمان ہے کہ کم ہو جاتی ہیں فرمایا کہ جو قبول ہوتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں ایسا نہ ہوتا تو پہاڑوں کے مثل تم دیکھتے۔ (بہار شریعت ۱۰۲/۱۰۱/۶)

۱۲۷۶: وَغَنَّ أُمُّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَاحِدَةً .

(الترغيب والترهيب ج ۲۰۸/۲ باب في حلق الراس بمئني)

ام الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں سر

مونڈانے والوں کے لیے تین بار دعا کی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار، اسی کے مثل ابو ہریرہ مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔ (بہار شریعت ۱۰۲/۶)

۱۲۷۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُقَصِّرِينَ. (الترغيب والترهيب ۲۰۸/۲ باب حلق الرأس بمنى)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ سر مونڈانے والوں کو بخش دے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ اور کتروانے والوں کو، فرمایا اے اللہ سر مونڈانے والوں کو بخش دے صحابہ نے عرض کی اور کتروانے والوں کو، سرکار نے کہا اے اللہ سر مونڈانے والوں کو بخش دے۔ صحابہ نے عرض کی اور کتروانے والوں کو، سرکار نے کہا اور کتروانے والوں کو۔ (مرتب)

۱۲۷۸: عَنْ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالَ: يَقُولُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَلِلْمُقَصِّرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَفِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ ثُمَّ قَالَ: وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْلُوقُ الرَّأْسِ فَمَا يَسْرُنِي بِحَلْقِ رَأْسِي حُمْرُ النَّعَمِ (الترغيب والترهيب ۲۰۸/۲ باب حلق الرأس بمنى)

حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ بخش دے سر مونڈانے والوں کو، اے اللہ بخش دے سر مونڈانے والوں کو، کہتے ہیں ایک شخص کہہ رہا تھا یا رسول اللہ اور کتروانے والوں کو تو سرکار ﷺ نے تیسری یا چوتھی بار میں کہا اور کتروانے والوں کو بخش دے (راوی) نے کہا میں اس وقت سر مونڈائے ہوئے تھا تو مجھے اپنے سر مونڈانے پر اتنی خوشی ہوئی جیسے مجھے سرخ اونٹ ملے ہوں۔ (مرتب)

۱۲۷۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْأَنْصَارِيِّ وَأَمَّا جِلَافُكَ رَأْسُكَ فَلَكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَلَقْتُهَا حَسَنَةٌ وَتُمْحَى

عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ. (الترغيب والترهيب ج ۲/ص ۲۰۹)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بال موٹا نے میں ہر مال کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۰۲/۶)

۱۲۸۰: عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَمَّا خَلْقُكَ رَأْسُكَ فَإِنَّهُ فَلَيْسَ مِنْ شَعْرِكَ

شَعْرَةٌ تَقَعُ فِي الْأَرْضِ إِلَّا كَانَتْ لَكَ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (الترغيب والترهيب ج ۲/ص ۲۰۹)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سر موٹا نے میں جو بال زمین پر گرے گا وہ تیرے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔

(بہار شریعت ۱۰۲/۶)

﴿قرآن کا بیان﴾^(۱)

اللہ عروجل فرماتا ہے:

۲۱۳: اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ (البقرة ۱۹۲)
اور اللہ کے لیے حج و عمرہ کو پورا کرو۔

احادیث

۱۲۸۱: عَنِ الصَّبِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ يَقُولُ: كُنْتُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمْتُ فَأَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَسَمِعَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صَوْحَانَ وَأَنَا أَهْلُ بِهِمَا جَمِيعًا بِالْقَادِسِيَّةِ فَقَالَا: هَذَا أَضَلُّ مِنْ بَعِيرِهِ فَكَانَمَا حَمَلًا عَلَى جَبَلٍ بِكَلِمَتَيْهِمَا فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَقْبَلَ عَلَيَّهِمَا فَلَا مَهْمَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: هَدَيْتَ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ هَدَيْتَ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(السنن لابن ماجه ۲/۲۱۹ باب من قرن الحج والعمرة)

حضرت صبی بن معبد سے مروی کہتے ہیں میں ایک نصرانی آدمی تھا مسلمان ہو گیا تو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تو سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان نے سنا جب میں قادیسیہ میں دونوں کا احرام باندھ رہا تھا تو انہوں نے کہا کہ یہ اپنے اونٹ سے بھی زیادہ بہکا ہوا ہے تو انہوں نے اپنی بات سے گویا میرے اوپر پہاڑ رکھ دیا میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ذکر کیا تو ان دونوں کے پاس گئے اور ان کی ملامت کی اور پھر میرے پاس آئے اور فرمایا تو نے سنت رسول کی پیروی کی۔

(۱) ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے احرام باندھنے کو قرآن کہتے ہیں۔ ۱۳

۱۲۸۲: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَأَنَّهُمْ لَيَضْرُخُونَ بِهِمَا

جميعاً الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ (مشکوۃ المصابیح باب الاحرام والتلبیۃ ص ۲۲۳ الفصل الاول)

حضرت انس سے مروی کہ میں ابوطلیحہ کا ردیف تھا اور سب لوگ حج و عمرہ دونوں کو لپیک

میں باواز بلند ذکر فرماتے۔ (بہار شریعت ۱۱۶/۶)

۱۲۸۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَتَّبَانِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ .

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۹ حدیث ابی طلحہ)

ابوطلیحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و عمرہ کو جمع فرمایا۔

(بہار شریعت ۱۱۶/۶)

تمتع کا بیان (۱)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۴: فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

(البقرة ۱۹۶/۲)

جس نے عمرہ سے حج کی طرف تمتع کیا اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جیسے قربانی کی قدرت نہ ہو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات واپسی کے بعد یہ دس پورے ہیں یہ اس کے لیے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(بہار شریعت ۱۱۹/۶)

(۱) تمتع یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اشہر حج میں یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور اشہر حج میں عمرہ کرے یا اس کے اکثر طواف اس کے اشہر حج میں ہوں اور حلال ہو کر حج کے لیے احرام باندھے اور اسی سال حج کرے اور حج و عمرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ المام صحیح نہ کرے۔ (خزانة العرفان) ۱۲

﴿ جرم اور ان کے کفارے کا بیان ﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۵: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمَّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ أَوْ عَدْلٌ ذَلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ عَفَا اللَّهُ عَنْمَا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ. وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ أَحِلَّ لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ وَطَعَامَهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدَ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرْمًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ.

(سورة المائدہ ۹۵/۹۶)

اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصد قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے۔ تم میں کے ثقہ آدمی اس کا حکم کریں۔ یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ ایسے کام کا وبال چکھے۔ اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جواب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔ حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھنا ہے۔

۱۲۸۴: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحَدِيثِيَّةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرِ وَالْقَمْلُ تَهَافَّتَ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ: أَيُوذِيكَ هَوَاؤُكَ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِخْلُقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرْقَ ثَلَاثَةُ أَصْعٍ أَوْ صُمُّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَنْسُكَ نَسِيكَةً.

(مشکوۃ المصابیح باب ما یجتنبه المعمر ص ۲۳۵، ۲۳۶ الفصل الاول)

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور یہ محرم تھے اور ہانڈی کے نیچے آگے جلا رہے تھے اور جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں۔ ارشاد فرمایا، کیا یہ کیڑے تمہیں تکلیف دے رہے ہیں؟ عرض کی ہاں، فرمایا سر موٹو واڈالو اور تین صاع کھانا چھ مسکینوں کو دے دو یا تین روزے رکھو یا قربانی کرو۔ (بہار شریعت ج ۶)

﴿محصر^(۱) کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۶: فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَخْلِقُوا رِءً وُسْكُمْ حَتَّىٰ

يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَجْلَهُ . (البقرة ۱۹۶/۲)

پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو میسر آئے اور اپنے سر نہ مونڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے۔

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۷: إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِالْحَادِ بِظُلْمٍ نَذَقْهُ مِنْ عَذَابِ الْيَمِيمِ . (الحج ۲۲: ۲۵)

بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ اور اس ادب والی مسجد سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے مقرر کیا کہ اس میں ایک ساحق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردہ کی کا اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

احادیث

۱۲۸۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُعْتَمِرِينَ فَحَالَ كُفَّارٌ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُذْنَهُ وَخَلَقَ رَأْسَهُ . (صحيح البخاری ج ۲/۱ باب التَّحْرِيقِ قَبْلَ الْحَقِّ فِي الْحَصْرِ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے کفار قریش

(۱) حج یا عمرہ سے شروع کرنے یا گھر سے نکلنے اور محرم ہو جانے کے بعد عازم حج کو حج یا عمرہ کی ادائیگی سے مانع درپیش ہو جائے مثلاً مرض یا دشمن کا خوف تو محصر ہے، محصر کو احرام کھولنا جائز ہے۔ (غزائن العرفان) ۱۲

کعبہ تک جانے سے مانع ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں کیں اور سر موٹا دیا۔

(بہار شریعت ۱۳۸/۶)

۱۲۷۶: عَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ الْمُخْرَمَةِ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ.

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۲۴۳ باب النحر قبل الخلق في الحصر)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق سے پہلے قربانی کی اور اپنے صحابہ کو بھی اسی کا حکم فرمایا۔

۱۲۷۷: عَنْ الْحُجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَسَرَ أَوْ عَرَجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى أَوْ مَرَضَ.

(مشکوٰۃ المصابیح ۲۳۷ باب الاحصار وفوت الحج)

حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو احرام کھول سکتا ہے اور سال آئندہ اس کو حج کرنا ہوگا۔ اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے یا بیمار ہو جائے۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۶)

﴿حج فوت ہونے کا بیان﴾

۱۲۸۸: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ : شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاتَاهُ نَاسٌ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْحَجُّ عَرَفَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةٍ جَمَعَ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ .

(السنن للنسائی ج ۴۵/۲ باب فرض الوقوف بعرفة والدار قطنی ج ۲۴۱/۲)

حضرت عبداللہ بن یحمر دلمی رضی اللہ عنہ راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حج عرفہ ہے جس نے مزدلفہ کی رات میں طلوع فجر سے قبل وقوف عرفہ پالیا اس نے حج پالیا۔ (بہار شریعت ۱۵۱/۶)

۱۲۸۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ بَلِيلٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ فَاتَهُ عَرَفَاتُ بَلِيلٍ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجَّ فَلْيُحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ . (والدار قطنی ج ۲۴۱/۲ باب کتاب الحج)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا وقوف عرفہ رات تک میں فوت ہو گیا اس کا حج فوت ہو گیا تو اب اسے چاہئے کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ حج کرے۔ (بہار شریعت ۱۵۲/۶)

۱۲۹۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَاتٍ فَوَقَفَ بِهَا وَالْمُزْدَلِفَةَ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَمَنْ فَاتَهُ عَرَفَاتُ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجَّ فَلْيُحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ . (الدار قطنی ج ۲۴۱/۲ باب کتاب الحج)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا وقوف عرفہ رات تک میں فوت ہو گیا اس کا حج فوت ہو گیا تو اب اسے چاہئے کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ حج کرے۔ (بہار شریعت ۱۵۲/۶)

﴿ حج بدل کا بیان ﴾

۱۲۹۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ قَضَىٰ

عَنْهُمَا مُغْرِمًا بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَبْرَارِ. (سنن الدار قطنی ج ۲/۲۶۰ باب کتاب الحج)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے والدین کی طرف سے حج کرے یا ان کے طرف سے تاوان ادا کرے روز قیامت ابرار کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۵۲/۶)

۱۲۹۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ

وَأُمِّهِ فَقَدْ قَضَىٰ عَنْهُ حَجَّتَهُ وَكَانَ لَهُ فَضْلٌ عَشَرَ حَجَجٍ. (سنن الدار قطنی ج ۲/۲۶۰)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو ان کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اس کے لیے دس حج کا ثواب ہوگا۔ (بہار شریعت ۱۵۲/۶)

۱۲۹۳: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ

وَالِدَيْهِ تَقَبَّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا وَاسْتَبْشَرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَىٰ بُرًّا.

(سنن الدار قطنی ج ۲/۲۶۰)

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی اپنے والدین

کی طرف سے حج کرے گا تو مقبول ہوگا اور ان کی روحوں خوش ہوں گی اور یہ اللہ کے نزدیک

نیکی کا رلکھا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۵۲/۶، ۱۵۳)

۱۲۹۴: عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَأَلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا

نَتَصَدَّقُ عَنْ مَوْتَانَا وَنَحْجُ عَنْهُمْ وَنَدْعُو لَهُمْ فَهَلْ يَصِلُ ذَلِكَ إِلَيْهِمْ قَالَ: نَعَمْ. إِنَّهُ

لَيَصِلُ إِلَيْهِمْ وَإِنَّهُمْ لَيَفْرَحُونَ بِهِ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِالطَّبْقِ إِذَا أُهْدِيَ إِلَيْهِ. رواه

ابو حفص الکبیر العکبری (فتح القدیر شرح الہدایہ ج ۲/۳۰۹ باب الحج عن الغیر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے اور ان کی طرف سے حج کرتے اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں آیا یہ ان کو پہنچتا ہے؟ فرمایا ہاں بیشک ان کو پہنچتا ہے اور بیشک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی دی جائے تو تم خوش ہو جاتے ہو۔

(بہار شریعت ۱۵۳/۶)

۱۲۹۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : إِنَّ امْرَأَةً مِّنْ خَنَعَمَ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْرَكْتُ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَنْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَاحْجُ عَنْهُ ؟ قَالَ نَعَمْ . وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(مشکوۃ المصابیح کتاب المناسک الفصل الاول ص ۲۲۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ کر نہیں جاسکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں فرمایا، ہاں! اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۵۳/۶)

۱۲۹۶: عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَا الظُّعْنَ قَالَ : احْجُجْ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ .

ابو داؤد ۲۵۲/۱ باب الرجل يحج عن غيره ، مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۲ باب المناسک)

ابی رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے باپ بہت بوڑھے ہیں حج و عمرہ نہیں کر سکتے اور ہودج پر بھی نہیں بیٹھ سکتے، فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرو۔ (بہار شریعت ۱۵۳/۶)

ہدی (۱) کا بیان ﴿

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۱۸: وَمَنْ يُعْظَمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةٍ الْأَنْعَامِ.

(الحج ۲۲/۲۳، ۳۴، ۳۵)

اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کریں تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے تمہارے لیے چوپایوں میں فائدے ہیں۔ ایک مقرر میعاد تک پھر ان کا پہنچنا ہے اس سے آزاد گھر اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لے لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر۔

اور فرماتا ہے:

۲۱۹: وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافٍ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَذَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ.

(سورة الحج آیت ۳۶، ۳۷)

اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں سے کیے تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے

(۱) ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو قربانی کے لیے حرم کو لے جایا جائے۔ (بہار شریعت ج ۶ ص ۱۶۴) ۱۲

کھڑے پھر جب ان کی کرڈٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یوں ہی ان کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہونچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے یوں ہی ان کو تمہارے بس میں کر دیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی اور اے محبوب خوش خبری سناؤ نیکی والوں کو۔ (کنز الایمان)

احادیث

۱۲۹۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَابِدَ بُذْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِيَدِي ثُمَّ قَلَدَهَا وَاشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أَحِلَّ لَهَا.

(الصحيح لمسلم ج ۴/۲۵۱، مشکوة المصابيح ۲۳۱ باب الہدی)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں میں نے نبی ﷺ کو قربانیوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بنائے پھر حضور نے ان کے گلوں میں ڈالے اور ان کے کوہان چیرے اور حرم کو روانہ کیں۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۶)

۱۲۹۸: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقْرَةً يَوْمَ النَّحْرِ وَعَنْهُ قَالَ: نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ

(الصحيح لمسلم ج ۴/۲۴۱، مشکوة المصابيح باب الہدی ص ۲۳۱)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے دسویں ذی الحجہ کو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح فرمائی اور دوسری روایت میں ہے کہ ازواج مطہرات کی طرف سے حج میں گائے ذبح کی۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۶)

۱۲۹۹: عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ عَنْ زُكُوبٍ

الْهَدْيِ فَقَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : إِرْكَبُهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْحِثَتْ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا . رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح باب الہدی ص ۲۳۱)

حضرت ابو زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہدی پر سوار ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب تو مجبور ہو جائے تو ہدی پر معروف کے ساتھ سوار ہو جب تک دوسری سواری نہ ملے۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۶)

۱۳۰۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِتَّةَ عَشَرَ بُذْنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَرَهُ فِيهَا فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أَبْدُعُ عَلَى مِنْهَا قَالَ : انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دِمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُقَفَتِكَ . (مشکوۃ المصابیح ۲۳۱ باب الہدی)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ساتھ حرم کو بھیجے انہوں نے عرض کی ان میں سے اگر کوئی تھک جائے تو کیا کروں؟ فرمایا اسے نحر کر دینا اور خون سے اس کے پاؤں رنگ دینا اور پہلو پر اس کا چھاپا لگا دینا اور اس میں تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی نہ کھائے۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۶)

۱۳۰۱ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُذْنِهِ وَأَنْ أَتَصَلَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجْلَتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَارَ مِنْهَا قَالَ : نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عَيْنِدَا .

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۳۲ باب الہدی)

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کے جانور پر مامور فرمایا اور مجھے حکم دیا کہ گوشت اور کھالیں اور جھول تصدق کر دوں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں، فرمایا کہ ہم اسے اپنے پاس سے دیدیں گے۔ (بہار شریعت ۱۶۳/۶)

۱۳۰۲ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْطٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِنْ أَعْظَمَ الْأَيَّامَ

عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمَ الْقَرِّ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي قَالَ : وَقَرَّبَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 بَدَنَاتٍ خَمْسٌ أَوْ سِتٌّ فَطَفَقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بَايِتِهِنَّ يَبْدَأُ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا
 قَالَ : فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ : مَا قَالَ : قَالَ : مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ .

(السنن لابی داؤد ج ۲/۴۵۱ باب الہدی اذا عطب قبل ان يبلغ)

عبداللہ بن قرطریضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ پانچ چھ اونٹ حضور کی خدمت میں قربانی
 کے لیے پیش کئے گئے وہ سب حضور سے قریب ہونے لگے کہ کس سے شروع فرمائیں یعنی
 ہر ایک کی یہ خواہش تھی کہ پہلے مجھے ذبح فرمائیں یا اس لیے کہ پہلے جسے چاہیں ذبح فرمائیں
 پھر جب ان کی کروٹیں زمین سے الگ گئیں تو فرمایا جو چاہے ٹکڑا لے لے۔

(بہار شریعت ۱۶۳/۶)

﴿فضائل مدینہ طیبہ﴾

۱۳۰۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَصِيرُ عَلَى لَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا. رواه مسلم والترمذی وغیرها (الصحيح لمسلم ج ۴/۱ ۴۴۴) الترغیب والترہیب ج ۲/۲۱۹ (ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ کی تکلیف و شدت پر میری امت میں سے جو کوئی صبر کرے قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔

(بہار شریعت ۱۶۸/۶)

۱۳۰۴: عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي أُحْرِمُ مَا بَيْنَ لَا بَتِي الْمَدِينَةِ أَنْ يُقَطَعَ عَظَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيِّدُهَا وَقَالَ: الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدْعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَوَائِهَا وَجُهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا، أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (زاد فی رواہ) وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ ذُوبَ الرِّصَاصِ وَذُوبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ. (الصحيح لمسلم ج ۴/۱ ۴۴۰) الترغیب والترہیب ج ۲/۲۲۰ باب لا یرید احد اهل المدينة بسوء الا اذابه الله في النار

سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا مدینہ لوگوں کے لیے بہتر ہے اگر جانتے مدینہ کو جو شخص بطور اعراض چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے لائے گا جو اس سے بہتر ہوگا اور مدینہ کی تکلیف و مشقت پر جو ثابت قدم رہے گا، روز قیامت میں اس کا شفیع ہوں گا۔ اور ایک روایت میں ہے جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ اسے آگ میں اس طرح پگھلائے گا جیسے سیسہ، یا اس طرح جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۶۸/۶ ص)

۱۳۰۵: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَلَا السَّعْرُ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَدَّ الْجَهْدُ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اصْبِرُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنِّي قَدْ بَارَكْتُ عَلَى صَاعِكُمْ وَمَذْكُمُ
وَكُلُّوْا وَلَا تَتَفَرَّقُوا فَإِنَّ طَعَامَ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ
وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الْخَمْسَةَ وَالسَّتَةَ وَإِنَّ الْبُرْكَةَ فِي الْجَمَاعَةِ فَمَنْ صَبَرَ عَلَى
لَاوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ خَرَجَ عَنْهَا رَغْبَةً عَمَّا فِيهَا
أَبْدَلَ اللَّهُ بِهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فِيهَا وَمَنْ أَرَادَهَا بِسُوءٍ آذَانَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي
الْمَاءِ. رواه البزار. (التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۲۲۲/۲ باب التَّوْبَةُ فِي سَكَنِ الْمَدِينَةِ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ مدینہ پاک میں نرخ مہنگا ہو گیا تو
پریشانی سخت ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبر کرو اور خوش ہو جاؤ کہ میں نے تمہارے صاع
اور مد میں برکت ڈال دی ہے۔ کھاؤ اور متفرق نہ ہو بے شک ایک آدمی کا کھانا دو آدمی کو کافی ہوگا
اور دو کا چار کو اور چار کا پانچ اور چھ کو اور بے شک جماعت میں برکت ہے تو جو اس کی تکلیف اور سختی
پر صبر کرے گا میں روز قیامت اس کا شفیق اور گواہ ہوں گا۔ اور جو اس سے اعراض کر کے نکل جائے
اللہ اس کے بدلے اس سے بہتر کو لائے گا اور جو مدینہ میں برائی اور تکلیف کا ارادہ کرے گا اس کو
اللہ ایسا پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ (مرتب)

۱۳۰۶: عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسْئُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ
لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسْئُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ
أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسْئُونَ
فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ.

(صحيح البخارى ج ۲۵۲/۱ باب مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ)

ابوسفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو
فرماتے سنا کہ یمن فتح ہوگا اس وقت کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور
ان کو جو ان کی اطاعت میں ہیں لے جائیں گے۔ حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔
اور شام فتح ہوگا، کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور فرمانبرداروں کو لے
جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے اور عراق فتح ہوگا کچھ لوگ جلدی کرتے

آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔ (بہار شریعت ۱۶۸۶/۶، ۱۷۹)

۱۳۰۷: عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَبْرِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَعَلُوا يَجْرُونَ النَّبْرَةَ عَلَى وَجْهِهِ فَتَنَكَّشَفَ قَدَمَاهُ وَيَجْرُونَهَا عَلَى قَدَمَيْهِ فَيَنكَشِفُ وَجْهُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اجْعَلُوهَا عَلَى وَجْهِهِ وَاجْعَلُوا عَلَى قَدَمَيْهِ مِنْ هَذَا الشَّجَرِ قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ فَإِذَا أَصْحَابُهُ يَكُونُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّهُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُونَ إِلَى الْأَرْيَافِ فَيَضُبُّونَ مِنْهَا مَطْعَمًا وَمَلْبَسًا وَمَرْكَبًا أَوْ قَالَ: مَرَائِبَ فَيَكْتُبُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا فَإِنَّكُمْ بَارِضٌ حِجَازٍ جَدُوبَةٍ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. رواه الطبرانی فی الكبير. (الترغیب والترہیب ج ۲/ ص ۲۲۱، ۲۲۲ باب ما جاء فی فضل المدينة)

ابی اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر حاضر تھے ان کے کفن کے لیے صرف ایک کملی تھی جب لوگ اسے کھینچ کر ان کا منہ چھپاتے قدم کھل جاتے اور قدم پر ڈالتے تو چہرہ کھل جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کملی سے منہ چھپاؤ اور پاؤں پر گھاس ڈال دو پھر حضور نے سر اقدس اٹھایا صحابہ کو روتا پایا فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا، سرسبز ملک کی طرف چلے جائیں گے وہاں کھانا اور لباس اور سواری انہیں ملے گی، پھر وہاں سے گھر والوں کو لکھ کر بھیجیں گے کہ ہمارے پاس چلے آؤ کہ تم حجاز کی خشک زمین میں پڑے ہو حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔ (بہار شریعت ۱۶۹/۶)

۱۳۰۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيُمُتْ بِهَا، فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا. رواه الترمذی وابن ماجہ وابن حبان فی صحيحه والبيهقي.

(الترغیب والترہیب ج ۲/ ص ۲۲۳ باب مات بالمدينة شفعت له يوم القيامة)
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے ہو سکے مدینہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت فرماؤں گا۔ (بہار شریعت ۱۶۹/۶)

۱۳۰۹: عَنْ الصُّمَيْمَةِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَمُوتَ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنَّهُ مَنْ يَمُتْ بِهَا نَشَفَعُ لَهُ أَوْ نَشْهَدُ لَهُ . رواه ابن حبان (الترغيب والترهيب ج ۲/۲۲۳)

حضرت صمیمہ رضی اللہ عنہا سے مروی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ تم میں جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو چاہئے کہ وہ مدینہ میں مرے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کی گواہی دوں گا۔ (مرتب)

۱۳۱۰: عَنْ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ فَإِنَّهُ لَا يَمُوتُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ . رواه الطبرانی فی الكبير (الترغيب والترهيب ج ۲/۲۲۳، ۲۲۴)

حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے مدینہ ہی میں مرے تو جو بھی مدینہ میں مرے گا میں بروز قیامت اس کا شفیق یا گواہ ہوں گا۔ (مرتب)

۱۳۱۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدَّنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ : ثُمَّ يَدْعُوا أَصْغَرَ وَلَيْدَهُ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرُ .

(الصحيح لمسلم ج ۱/۴۴۲ والترغيب والترهيب ج ۲/۲۲۵، ۲۲۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب لوگ شروع شروع پھل دیکھتے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر لاتے حضور اسے لے کر یہ کہتے الہی تو ہمارے لیے

(۱) یہ دعا اس وقت کی تھی جب ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے اور یہاں آپ و ہوا صحابہ کرام کو نا موافق ہوئی کہ بیشتر یہاں وہابی بیماریاں بکثرت ہوتیں۔ یہ مضمون کہ حضور نے مدینہ طیبہ کے لیے دعا کی کہ مکہ سے دو چند یہاں برکتیں ہوں مولا علی والی سعید و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔

ہماری کھجوروں میں برکت دے اور ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں برکت کر اور ہمارے لیے ہمارے صاع و مد میں برکت کر یا اللہ بیشک ابراہیم تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بیشک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں انہوں نے مکہ کے لیے تجھ سے دعا کی اور میں مدینہ کے لیے تجھ سے دعا کرتا ہوں اسی کے مثل جس کی دعا مکہ کے لیے انہوں نے کی اور اتنی ہی اور یعنی مدینہ کی برکتیں مکہ سے دو چند ہوں پھر جو چھوٹا بچہ سامنے ہوتا اسے بلا کر وہ کھجور عطا فرما دیتے۔ (بہار شریعت ۱۶۹، ۱۷۰)

۱۳۱۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا لَنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ. (الترغيب والترهيب ج ۲/۲۶۲)

ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تو مدینہ کو ہمارا محبوب بنادے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے لیے درست فرما دے اور اس کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما اور یہاں کے بخار کو منتقل کر کے جھہ میں بھیج دے۔ (۱) (بہار شریعت ۱۷۰، ۱۷۱)

۱۳۱۳: عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا عِنْدَ السَّقِيَا الَّتِي كَانَتْ لِسَعْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ دَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ تَبَارِكَ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ. رواه الطبرانی (الترغيب والترهيب ج ۲/۲۶۲، ۲۶۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ سعد کی سیراب کھیتی کے پاس پہنچے تو سر کا رسول ﷺ نے کہا اے اللہ ابراہیم تیرے بندے اور خلیل ہیں انہوں نے تیری بارگاہ میں مکہ والوں کے لیے برکت کی دعا کی اور میں ”محمد“ تیرا بندہ اور رسول ہوں میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مدینہ والوں کے صاع، مد میں ویسی ہی برکت عطا فرمایا جیسی اہل مکہ کے لیے برکت دی اور دونی برکت دے۔

۱۳۱۴: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اَللَّهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبُرْكَاتِ بَرَكَتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ اَلْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَلَا شِعْبٌ وَلَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا. (الترغيب والترهيب ج ۲۲۷/۲ باب الترغيب في سكنى المدينة والصحيح لمسلم ج ۴۴۳/۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ہمیں ہمارے مدینہ میں برکت دے اے اللہ ایک برکت کو دو برکتیں بنا اور جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مدینہ کی ہر چیز۔ قلیلے، راستے سب پر دوفرشتے نگہبانی کرتے ہیں۔

۱۳۱۵: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْ بِاَلْمَدِينَةِ ضِعْفَيَّ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبُرْكَاتِ (الترغيب والترهيب ج ۲۲۷/۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ مدینہ میں مکہ کی برکت دوئی بنا۔

۱۳۱۶: عَنْ سَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يَكِيدُ أَهْلَ اَلْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا اِنْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ اَلْمِلْحُ فِي الْمَاءِ. (صحيح البخارى ج ۲۵۲/۱ باب الايمان يارز الى المدينة والترغيب والترهيب ج ۲۳۱/۲ باب من اخافة اهل المدينة)

حضرت سعد سے مروی وہ فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۷۰۶)

۱۳۱۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَخَافَ أَهْلَ اَلْمَدِينَةِ أَخَافَهُ اللَّهُ.

(الترغيب والترهيب ج ۲۳۲/۲ باب الترغيب من اخافة اهل المدينة)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو ڈرائے گا اے اللہ تعالیٰ خوف میں ڈالے گا۔ (بہار شریعت ۱۷۰۲)

۱۳۱۸: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اَللَّهُمَّ مَنْ ظَلَمَ أَهْلَ اَلْمَدِينَةِ وَأَخَافَهُمْ فَأَخِفْهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. رواه الطبرانی في الاوسط الكبير

باسناد جید . (الترغیب والترہیب ج ۲/۲۳۲، ۲۳۳)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے تو خوف میں مبتلا کر اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔ (بہار شریعت ۱۷۶/۱)

۱۳۱۹: عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَلَّهُمْ مَنْ ظَلَمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَأَخَافَهُمْ فَأَخِفْهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. رواه النسائي والطبرانی.

(الترغیب والترہیب ج ۲/۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴ باب إخالفة اهل المدينة)

حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے اللہ جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے تو اسے خوف میں مبتلا فرما اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اللہ نہ اس کا فرض قبول فرمائے، نہ نفل۔ (مرتب)

۱۳۲۰: رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَذَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِذَا هُوَ اللَّهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. (الترغیب والترہیب ج ۲/۲۴۱)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو ایذا دے گا اللہ اسے ایذا دے گا اور اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔ (بہار شریعت ۱۷۶/۱، ۱۷۷)

۱۳۲۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُمِرْتُ بِقَرِيَّةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ: يَغْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ حَبَّتِ الْحَدِيدِ.

(صحیح البخاری ج ۱/۲۵۲ باب فضل المدينة)

(۱) ہجرت سے پیشتر لوگ یثرت کہتے تھے مگر اس نام سے پکارنا جائز نہیں کہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے بعض شاعر اپنے اشعار میں مدینہ طیبہ کو یثرب لکھا کرتے ہیں انہیں اس سے احتراز لازم اور ایسے شعر پڑھیں تو اس لفظ کی جگہ طیبہ پڑھیں کہ یہ نام حضور نے رکھا ہے بلکہ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے۔ ۱۲ صدر الشریعہ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے ایک ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی، سب پر غالب آئے گی لوگ اسے یثرب (۱) کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے، لوگوں کو اس طرح پاک و صاف کرے گی جیسے بھیٹی لوہے کے میل کو۔ (بہار شریعت ۱۷۶/۱)

۱۳۲۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ .

(صحیح البخاری ج ۲۵۲/۱ بَاب لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں اس میں دجال آئے نہ طاعون۔ (بہار شریعت ۱۷۶/۱)

۱۳۲۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ مِنْ بَقَائِهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجْفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ .

(صحیح البخاری ج ۲۵۳/۱ بَاب لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مکہ و مدینہ کے سوا کوئی شہر ایسا نہیں کہ وہاں دجال نہ آئے مدینے کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر ملائکہ پرا باندھ کر پہرہ نہ دیتے ہوں دجال قریب (مدینہ) شورش زمین میں اترے گا اس وقت مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جن سے ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶۹/۶)



﴿حاضری سرکار اعظم مدینہ طیبہ حضور نبی پاک ﷺ﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۰: وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا. (النساء ۶۴/۴)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا پائیں۔

احادیث

۱۳۲۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ

شَفَاعَتِي. (وفاء الوفا ج ۲/۳۹۴، جامع صغیر ص ۱۷۱)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لیے میری شفاعت واجب۔ (بہار شریعت ۱۴۲/۶)

۱۳۲۵: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا يَهْمُهُ

إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (وفاء الوفاء ج ۲/۳۹۶)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری زیارت کو آئے سوا میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لیے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع میں بنوں۔ (بہار شریعت ۱۴۲/۶)

۱۳۲۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ فَرَّارَ

قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي.

(وفاء الوفاء ج ۲/۳۹۷، مشکوٰۃ المصابیح ۲۴۱ باب حرم المدینۃ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔

(بہار شریعت ۱۷۲/۶)

۱۳۲۷: عَنْ حَاطِبِ بْنِ حَارِثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْأَمْنِينَ. (کنز العمال ج ۳ ص ۲۷ حدیث ۵۶۱)

حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا تو قیامت کے دن امن والوں میں اٹھے گا۔ (بہار شریعت ۱۷۲/۶)

۱۳۲۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ زَارَنِي مُعْتَمِدًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَرَ عَلَى بِلَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْأَمْنِينَ.

(وفاء الوفا ج ۲ ص ۳۹۹، مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۴۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے سنا کہ جو شخص میری زیارت کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا اور جو حرمین میں مرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن امن والوں میں اٹھائے گا۔ (بہار شریعت ۱۷۲/۶)

۱۳۲۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي. (وفاء الوفا ج ۲ ص ۳۹۸/۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔ (بہار شریعت ۱۷۲/۶)

☆☆☆

[illegible]